روح یارم

ارتیج شاہ کے قلم سے

ناول ہی ناول پبلیشرز

انتباہ!

یہ ناول ہماری ویب ناول ہی ناول نے رائٹر کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے

اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے ہماری جی میل پر رابطہ کریں

Website : Www.NovelHiNovel.Com

FaceBook : FB/NovelHiNovel

Gmail : NovelHiNovel@Gmail.Com

Email :Support@NovelHiNovel.Com

شکریہ

ادارہ ناول ہی ناول

روح یارم

از ارتیج شاہ

یہ منظر دبئ کے بہت بڑے شہر راس الخیمہ کا ہے۔اس شہر کو راس الخیمہ اس لیے بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں خیموں سے مشابہت رکھنے والے چھوٹے چھوٹے مکان ہیں جو ساحل سمندر پر موجود ہیں۔

وہ اس طرح کے چھوٹے چھوٹے کام کرنے کے لیے خود نہیں آتا تھا لیکن اس وقت سوال اس کے لایفٹ ہینڈ شارف کا تھا

وہ جو بچپن سے اس کے ساتھ تھا اس کے ہر کام میں برابر کا شریک۔

آج وہ اسے تنہا نہیں چھوڑ سکتا تھا وہ اس وقت دبئ کی ایک بہت بڑی جیل میں تھا۔اس کا وفادار ساتھی اس پر جان نچھاور کرنے والے کو وہ اس طرح سے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

یہ سچ تھا کہ ڈان کو اس سے کوئی محبت نہ تھی اس کے ساتھ کوئی دلی وابستگی نہ تھی مگر وہ اس کے لئے جان دینے کا حوصلہ رکھتا تھا اور ڈان کو ایسے ہی لوگوں کی ضرورت تھی۔

رات ایک بجے کا وقت تھا راس الخیمہ شہر دن میں جتنا ویران اور خاموش ہوتا رات میں اتنا

ہی روشنیوں سے بھرا ہوتا۔

اور ڈان اکثر اپنے کام روشنیوں میں کرنے کا عادی تھا کیونکہ اسے پتہ تھا۔ کہ گناہ کار کو اس کا گناہ نہیں بلکہ گناہ چھپانے کا طریقہ مار دیتا ہے

اس لیے وہ جو بھی کرتا کھلے عام کرتا وہ اپنے کسی بھی کام میں کوئی غلطی نہیں کرتا تھا۔

شاید یہی وجہ تھی کہ 32 سال کی عمر میں وہ انڈر ورلڈ کا رڈان تھا۔ گناہوں کی دنیا میں قدم رکھتے ہی ڈان نے اس شہر میں ڈان نامی کہیں کیڑے مکوڑوں کو مسل ڈالا

دوبئ کا بچہ بچہ ڈان داڈیول کو جانتا تھا لیکن کوئی بھی اس کی شکل سے واقف نہ تھا

وہ اتنی صفائی اور ہوشیاری سے کام کرتا تھا کے ساتھ کھڑے خضر کو بھی پتا نہیں چلتا۔

شارف بے گناہ نہیں تھا اس نے بھی کہیں گناہ کیے تھے لیکن جس چیز کا الزام ابھی اسے دیا جارہا تھا وہ اس نے نہیں کیا تھا اور ڈان کو یہ منظور نہ تھا کہ اس کی ٹیم میں کسی کو اس طرح سے ٹارگٹ کیا جائے

اسے جن لوگوں سے مطلب نہ ہوتا ان سے وہ کوئی تعلق نہیں رکھتا تھا نہ ہی دوستی اور نہ ہی دشمنی لیکن

واثق ملک نے اسے سامنے سے لکارا تھا اس کے لایفٹ ہینڈ شارف پر الزام لگا کے اسے

جیل کے اندر کروادیا تھااور یہی چیز ڈان کو غصہ دلا رہی تھی۔

واثق ملک جو کہ فون پر اسے دھمکیاں دے چکا تھا کہ وہ شارف کو پھانسی کے پھندے تک پہنچائے گا۔اس وقت اس سے چھپ کر ان چھوٹے چھوٹے مکانوں میں سے کسی ایک مکان میں تھا۔

اس نے واثق ملک کو کہا تھا کہ چھپنے سے بہتر ہے کہ وہ سامنے آکر اس سے بات کرے لیکن واثق ملک نہ مانا اسی کی وجہ سے آج شارف ایک ہفتے سے زیادہ وقت سے جیل میں تھا۔

وہ ڈان کا لایفٹ ہینڈ تھا اسے جیل میں کسی چیز کی کمی نہ تھی اے۔سی'ٹی وی'بیڈ وہ ڈان کا خاص بندہ تھا اسے ہر چیز مہیا کی گئی تھی۔

لیکن جیل سے زیادہ ڈان کو یہاں اس کی ضرورت تھی جس کی وجہ سے اس کا باہر ہونا ضروری تھا۔

وہ تنگ گلی سے نکلتا ہوا ایک گھر کے اندر داخل ہوا جہاں اس کے کچھ آدمی ایک آدمی کو زمین پر بیٹھائے اس کے سر پر بندوقیں تانے کھڑے تھے۔

وہ بالکل خاموشی سے آکر صوفے پر بیٹھ گیا اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔

واثق ملک نے ذرا سی نگاہ اٹھا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔گنے کالے بال جو پیچھے کی طرف پونی میں بندے ہونے کے باوجود بھی ماتھے کو کور کیے ہوئے تھے۔سرخ و سفید رنگت۔سبز آنکھیں ہلکی ہلکی داڑھی ذرا ذرا سی موچ۔وہ جب بات کرتا تھا اس کے گال پر ایک ڈمپل نمایاں ہوتا۔لیکن یہ شخص ہنستا نہیں تھا۔

اس لیے آج تک جس نے بھی اس کے گال کا ڈمپل دیکھا تھا اس سے بات کرتے ہوئے ہی دیکھا تھا۔

بے شک وہ عربی شہزادہ ہنستے ہوئے بھی قیامت ڈاہتا ہو گا

جب کاٹنے کی اوقات نہ ہو تو بھونکنا بھی نہیں چاہیے وہ اس کے سامنے شان بے نیازی سے صوفے پر بیٹھتا ہوا بولا

اب تک واثق ملک کو ڈان کے سامنے اپنی اوقات کا اندازہ اچھے سے ہو چکا تھا۔

وہ اتنے چھوٹے سے علاقے میں آ کر چھپ کے بیٹھ چکا تھا لیکن ڈان نے اسے یہاں سے بھی ڈھونڈ نکالا۔

مجھے معاف کر دو ڈیول مجھ سے غلطی ہو گئی۔تم جیسا کہو گے میں ویسا کروں گا پلیز مجھے مت مارنا۔

اسے جیسے ہی اندازہ ہوا کہ اب وہ ڈان سے بچ نہیں سکتا وہ رونے لگا۔

تم۔ تمہیں ثبوت چاہیے نا اپنے آدمی کے بے گناہ ہونے کا میں تمہیں ابھی ثبوت دیتا ہوں

وہ جلدی سے زمین سے اٹھنے لگا جب اس کے آدمیوں نے بندوق پر زور ڈال کر اسے واپس بٹھا دیا

تمہیں کیا لگتا ہے اگر میں یہاں تک پہنچ سکتا ہوں تو کیا تم سے ثبوت نکالنا میرے لیے مشکل ہے وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھنے لگا

ویسے بہت صفائی سے کام کیا ہے تم نے مجھے تمہارا کام کرنے کا انداز پسند آیا اس کے لہجے میں واثق ملک اپنا مذاق اڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا

تمہیں کیا لگتا ہے واثق میرے لیے شارف کو چھڑوانا مشکل ہے نہیں میں جب چاہوں اسے جیل سے نکلوا سکتا ہوں ایسے ایسے اس نے اپنے ہاتھ کی دو انگلیوں سے چٹکی اس کے آنکھوں کے سامنے بجاتے ہوئے کہا

تم جانتے ہو میں تمہیں کیوں ڈھونڈ رہا ہوں واثق ملک میں تمہیں شارف کے لئے نہیں بلکہ ان لڑکیوں کے لیے ڈھونڈ رہا ہوں جس کی ویڈیو تمہارے پاس ہے

وہ لڑکیاں جو باحفاظت ترکی میں ہیں لیکن ان کی فحاش ویڈیو آج بھی تمہارے پاس موجود

ہیں

میں یہاں شارف کے لئے نہیں بلکہ ان لڑکیوں کے لئے آیا ہوں۔

اس ویڈیو کا اور جنل پرنٹ میرے سامنے ریمو کرو اور باقی کی خود کرواؤ ابھی تمہارے پاس

صرف 10 منٹ ہے۔

اس نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا

لیکن اب میں کچھ نہیں کر سکتا وہ ویڈیو تو سائٹ پر ریلیز ہو چکی ہے۔اب تو کروڑوں لوگ

دیکھ چکے ہوں گے

کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے ڈان نے اس کے سر پر بندوق تانتے ہوئے اس کی بات کاٹی۔

نہ نہیں رکو میں کچھ کرواتا ہوں مجھے مت مارنا وہ پھر سے التجا کرنے لگا

دس منٹ ڈان کا لہجہ سفاک تھا۔

اور پھر سامنے کھڑا شخص اسے اپنے کرتب دکھانے لگا اپنی جان بچانے کے لئے یہ شخص

کچھ بھی کرنے کو تیار تھا وہ کپکپاتے ہاتھوں سے کبھی ایک طرف فون کرتا تو کبھی دوسری

طرف۔جبکہ اس کے آدمی اس کے گھر کی تلاشی لے رہے تھے۔

کیونکہ جو بھی تھا اس کے سارے آدمیوں کا ریکارڈ بہت صاف تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ

شارف کے خلاف بھی ایسا کوئی جھوٹا ثبوت رہے

اور پھر وہی ہوا دس منٹ کے اندر ان لڑکیوں کی ہر ویڈیو سائٹ سے ہر قسم کی دوسری فحاش جگہ سے دور کر دی گئی۔

وہ لڑکیوں جو شادی کے بعد اپنے خاوند کے ساتھ ہنی مون کے لیے یہاں آئی تھی۔واثق ملک نے ہوٹل کے رومز میں کیمرہ لگا کر ان کی ویڈیوز بنائیں جینے بعد میں سائیڈ پر ریلیز کر کے بہت پیسہ کمانے کا ارادہ تھا۔

وہ کپلز شاید یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ ان کے ساتھ کیا ہونے جا رہا تھا۔لیکن ڈیول جانتا تھا وہ جانتا تھا کہ ان کی زندگی کس طرح سے برباد ہو سکتی ہے۔

ڈیول میں نے ہر قسم کا پرنٹ ریموو کروا دیا ہے لیکن وہ رکا

لیکن کیا۔۔۔۔؟ وہ غصے سے چلایا

ان ویڈیوز کا ایک پرینٹ پاکستان پہنچا دیا گیا ہے۔اس کی بات سن کر ڈیول نے ایک نگاہ اپنے دائیں طرف کھڑے خضر پر ڈالی جو کہتا تھا کہ اس کا ملک بہت پاک صاف ہے بہت نیک ہے۔اس کے ملک میں کوئی فحاش کام نہیں ہوتا لیکن اب پاکستان بھی دنیا کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا خضر اس سے نگاہ نہیں ملا پا رہا تھا

کوئی بات نہیں پاکستان سے میں نکلوالوں گا اسے ایک ہفتے بعد صدیق کی بیٹی معصومہ یہاں آنے والی ہے میں اسے کہہ دوں گا وہ لے آئے گی۔ خضر نے حل پیش کیا۔ تو ڈان اٹھ کر کھڑا ہو گیا اب اس کا یہاں کوئی کام نہ تھا

پھر پیچھے مڑا اور واپس اس کے سامنے آ کر رکا

جانتے ہو واثق لوگ کہتے ہیں کہ جس کا کوئی اپنا نہیں ہوتا وہ دوسروں کی ماں بیٹیوں کی عزت کرتے ہیں لیکن آج تم نے ثابت کر دیا کہ یہ بات بالکل غلط ہے۔

جن لڑکیوں کے تم نے وہ ویڈیو بنائی وہ ابھی اپنی زندگی شروع کر رہی تھی ذرا سوچو اگر وہ ویڈیو ان لڑکیوں تک پہنچ جاتی تو کیا کبھی زندگی میں خود سے نظر ملانے کے قابل رہتی۔

چوری کرو ڈاکہ ڈالو قتل کرو لیکن ڈیول زنا نہیں کرنے دے گا۔

تم ایک اچھے آدمی تھے وہ رکا

مگر تھے

واثق ملک کو بات سمجھنے کا موقع دینے سے پہلے ہی گولی چلی سامنے کھڑا وجود بے جان ہو گیا

❤

وہ صبح سات بجے کے اٹھی ہوئی تھی روز کی بانسبت آج کام اتنا زیادہ تھا کہ اسے عصر پڑھنے

کا وقت بھی نہ ملا صبح سے سانس لینے کی بھی فرصت نہ تھی آج گھر میں نو قسم کے کھانے بنائے گئے آخر رانیہ اپی کا رشتہ جو آرہا تھا۔ وہ اندر تیار ہو رہی تھی اپنی دو بہنوں تانیہ ماریا کے ساتھ

اس کے ہاتھ میں لذت تھی

وہ صبح سے ہی کچن میں گھسی تھی سب کام کر چکی تھی اسے تین بجے سے پہلے ہی گھر سے نکلنا تھا کیونکہ امی کا حکم تھا کہ جب تک یہ رشتے والے یہاں سے چلے نہ جائے تب تک اپنی شکل کسی کو نہ دکھائے ان کا گھر اتنا چھوٹا سا تھا کہ کوئی بھی چھپ کر نہ بیٹھ سکتا پورے گھر میں صرف دو ہی کمرے تھے ایک میں جہاں ان کی بیٹیاں رانیہ تانیہ اور ماریا رہتی تھی دوسرا کمرا جہاں امی رہا کرتی تھی اور تیسرا کچن یہ اتنا چھوٹا سا گھر تھا کہ باہر کھڑے شخص کو پورا پورا کمرہ نظر آتا۔

اس لئے امی کا حکم تھا کہ جیسے ہی کھانا بن جائے اور سارا کام ختم ہو جائے وہ جلدی سے یہاں سے اٹھ کر فاطمہ بی کے گھر چلی جائے۔

کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ سوتیلی بیٹی ایک بار پھر سے اس کی بیٹیوں کا کام خراب کر دے ۔وہ صبح سے گھن چکر بنی ہوئی تھی۔اور آج اتفاق ایسا تھا کہ امی نے صبح سے اسے ایک بھی

تھپڑ نہ مارا تھا۔

اسے صرف فاطمہ بی بی کے گھر جانے کی اجازت تھی جہاں دوپہر میں وہ بچوں کو قرآن پڑھاتی تھی جس کی فاطمہ بی بی اس کی امی کو تنخواہ دیتی تھی۔

اسکے علاوہ محلے کے بچوں کے والدین بھی اسے کچھ نہ کچھ دیتے رہتے اگر اسے روح کے وجود سے کوئی فائدہ نہ ہوتا تو تنظیم اسے کب کا اس گھر سے نکال چکی ہوتی۔

آخر ان کے شوہر کے دھوکے سے تو یہ اولاد تھی۔

انکے شوہر نے دو شادیاں کی تھیں پہلی شادی تنظیم سے جن میں سے ان کی تین بیٹیاں تھی بیٹا نہ ہونے کی صورت میں انہوں نے دوسری شادی کر لی لیکن تنظیم سے چھپ کر جب تنظیم کو یہ بات پتا چلی تو بہت دیر ہو چکی تھی بیٹا تو انہیں دوسری بیوی سے بھی نہ ہوا بس ایک ان چاہا وجود روح دنیا میں آ گئی۔

وہ معصوم سی لڑکی ہر کسی سے پیار کرنے والی لیکن یہاں اسے کوئی پیار نہیں کرتا تھا سوائے فاطمہ بی بی کے۔

وہ معصوم لڑکی اپنا بچپن کھو چکی تھی وہ 19 سال کی ہو چکی تھی گورنمنٹ سکول میں اس نے میٹرک کر لیا لیکن اس کے آگے اپنا تعلیمی سلسلہ جاری نہ رکھ سکی وہ پڑھنا چاہتی تھی

کچھ بننا چاہتی تھی لیکن کچھ بھی نہ کر پائی

اس کے حصہ میں محبتیں نہ تھی اگر کچھ تھا تو تین بہنوں یا امی کے تھپڑ وہ دن میں درجنوں کے حساب سے اس کے منہ پر اپنے نقش بناتے

وہ احساس کمتری کا شکار لڑکی اپنے آپ سے بھی محبت نہیں کرتی تھی اسے فاطمہ بی بی کے گھر میں جانے کی اجازت بھی صرف اس لئے تھی کیونکہ وہ اس کی امی کو مہینے کے پانچ ہزار روپے دیتی تھی۔

فاطمہ بی بی جانتی تھی کہ اس کے ساتھ اس گھر میں کیا کیا ہوتا ہے روح بچپن سے ان کے پاس آتی تھی کہ انہیں وہ پیاری سی لڑکی بہت عزیز تھی

اس کی ماں کا نام نور تھا۔اور اس کے باپ کو اس سے محبت نہ تھی۔اس کی ماں نے اس کا نام روح نور رکھا تھا یعنی کہ وہ اپنی ماں کی روح تھی اس سے اس کی بچپن کی یادیں چھین لی گئ ۔وہ صرف چند دنوں کی تھی جب اس کی ماں اسے دنیا کی ٹھوکروں میں چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے چلی گئیں اس کے باپ کو اس۔سے کوئی مطلب نہ تھا وہ تو بس اسے اٹھا کے اس کی سوتیلی ماں کے پاس لے آیا تھا۔

سوتیلی اولاد سے بھی بلا کوئی محبت کرتا ہے۔اس کے باپ نے کبھی اسے پیار سے نہ دیکھا

اور سات سال کی عمر میں ہی وہ یتیم ہو گئی۔

اس کی سوتیلی ماں کو جو ذرا سا اپنے شوہر کا ڈر تھا کہ اس کے سامنے روح کو کچھ نہ کہتی وہ ختم ہو گیا سات سال کی عمر میں ہی اس سے اس کا بچپن چھین لیا گیا تظیم نے صاف لفظوں میں کہا کہ فری کی روٹی نہیں ملے گی کام کرنا ہو گا۔

سات سال کا بچہ جو اپنے کپڑے بھی خود نہیں بدل سکتا روح نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں جارو اٹھا لیا اسے ساتھ بیٹھ کر کھانے کی اجازت نہ تھی جو بچتا ہے وہی کھانے کو ملتا۔

وہ روتی نہ تھی اسے ان سب چیزوں کی عادت ہو چکی تھی۔

اسے آواز نکالنے کی اجازت نہ تھی وہ بھی انسان تھی اسے بھی غصہ آتا تھا لیکن اسے جب غصہ آتا ہے وہ اپنے آپ پر نکالتی تھی

امی کے چھوٹے سے کمرے میں بس ایک ہی بیڈ تھا اسے زمین پر سونے کی جگہ میسر تھی اسے یہ پتہ نہ تھا کہ یہ چٹائی کب سے اس کے پاس ہے لیکن وہ جب سے سو رہی تھی اسے یہی پھٹی پرانی چٹائی دی گئی تھی۔

میٹرک تک سکول جاتی رہی جو اسی کے محلے میں ایک گورنمنٹ سکول تھا یہ بھی فاطمہ بی

بی کی ہی مہربانی تھی جو اس کی امی کی منتیں کر کے اسکول میں داخل کروادیا۔ وہ پڑھائی میں بہت اچھی تھی فاطمہ بی بی کا کہنا تھا کہ اگر وہ ایسی پڑھتی رہے تو کچھ بن سکتی ہے۔

15 سال کی عمر میں جب اس نے میٹرک پاس کیا تو امی نے کہہ دیا کہ آب گھر کے کام کاج سیکھے گی وہ کیا سیکھتی اسے سب کچھ آتا تھا۔

بچپن سے ہی وہ سب کچھ کر لیتی تھی مگر اسے کسی کے سامنے بولنے کی اجازت نہ تھی غلطی سے ان کے گھر میں کوئی مہمان یا کوئی رشتہ دار آتا تو یہی سوچتا کہ شاید یہ بچی گونگی ہے۔

اس کی سب سے چھوٹی بہن ماریا بھی اس سے 6 سال بڑی تھی اور تینوں ابھی کنواری تھی اس سے پہلے رانیا کے لئے ایک رشتہ آیا تھا لیکن جب انہوں نے روح کو سامنے دیکھا تو کہہ دیا کہ ہمیں اس سے شادی کروانی ہے اگر آپ کو منظور ہو تو

جس کے بعد روح بیچاری کے جسم پر نہ جانے کتنے ہی زخم تھے امی بات بات پر اسے مارنے لگتی کہتی تو جوان کے سامنے آئی اسی لیے میری بچی کا رشتہ ٹوٹ گیا

وہ روتی تڑپتی لیکن کون سنتا تھا اس کی وہ ساری رات روتی تھی اور وہ بے حس عورت جسے لوگ ماں کہتے تھے بے خبر سوتی رہتی۔

وہ جانتی تھی کہ اس دنیا میں اس کا کوئی نہیں ہے اور فاطمہ بی بی وہ تو صرف پروسن ہے وہ

بس اس کے نام پر پانچ ہزار روپیہ اس کی ماں کی ہتھیلی پر رکھ دیتی تھی اسے ایک گھنٹہ گھر سے باہر رہنے کی اجازت تھی لیکن صرف فاطمہ بی بی کے گھر اور کہیں جانے کی خواہش بھی نہ تھی وہ صرف فاطمہ بی بی سے اپنا دکھ بانٹتی اس کے زخم دیکھ کر وہ رحمدل عورت اکثر رو پڑتی

اور کہتی

وہ دن دور نہیں جب تمہاری زندگی میں ایک شہزادہ آئے گا اور تمہیں اس دنیا سے نکال کر اپنے ساتھ لے جائے گا۔ تمہیں خوشیاں دے گا محبت دے گا تمہاری ہر خواہش کو پورا کرے گا ان کی بات سن کر وہ ہنس دیتی

شہزادے شہزادیوں کی زندگی میں آتے ہیں فاطمہ بی بی۔

میری زندگی میں کوئی شہزادہ نہیں آئے گا اگر اسے آنا ہوتا تو اب تک آچکا ہوتا۔

امی بہت زیادہ پریشان بیٹھی تھی مہمانوں کو گئے ہوئے ابھی تقریبا دو سے تین منٹ ہی ہوئے تھے لیکن ان کی شکلیں ہی بتا گئی تھی رانیہ ان لوگوں کو کچھ خاص پسند نہیں آئی۔

امی مجھے نہیں لگتا کہ یہ لوگ رشتہ کریں گے دیکھو کیسے عجیب سے سوال پوچھ رہے تھے

ہماری رانی سے۔ماریہ نے بات شروع کی۔

ٹیبل پر کھانے پینے کی چیزیں بکھری ہوئی تھی اچھی خاصی مہنگی ترین دعوت کی گئی تھی

تانیہ کو تو خرچے کا سوچ سوچ کر ہول اٹھ رہے تھے۔

ارے پریشان مت ہو مجھے تو لگتا ہے یہ رشتہ ہو جائے گا اب میری رانی ہے ہی اتنی

خوبصورت امی نے رانیہ کا میک اپ سے لدا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

جبکہ لڑکے کی بہن نے بڑی مہارت سے پوچھا تھا ارے رانیہ جی پارٹی میک اپ کرتے

ہوئے تو تین سے چار گھنٹے لگ جاتے ہیں آپ نے یہ اتنا سارا کھانا کیسے بنایا۔

جس پر امی نے کہا کہ ان کی بیٹی ہر فن مولا ہے۔

ویسے امی ایک بات آپ نے نوٹ کی ان لوگوں نے صرف کھانے کی ہی تعریف کی وہ بھی

اس منحوس کے ہاتھ کے بنے ہوئے کھانے کی۔تانیہ نے ساری توجہ روح کی طرف

دلوائیں۔

ہاں امی بلائیں اسے یہ سارا سامان اٹھائے یہاں سے مجھے تو اس رشتے کوئی اچھی امید نہیں

ہے ماریہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اور گھر کی دیوار پہ جا کے کھڑی ہوئی

فاطمہ بی بی روح کو گھر بھیجیں لہجے میں دنیا بھر کی عزت اور محبت سمو کر کہا کیونکہ دنیا کے سامنے وہ روح کی سوتیلی نہیں بلکہ سگی بہنیں تھیں

یہ بات الگ تھی کہ فاطمہ بی بی سے کچھ بھی چھپا ہوا نہ تھا

اسی لئے تو ماریا کی آواز سنتے ہی روح نے کانپتی آواز سے کہا آپی میں بس ابھی آئی اور دوڑتے ہوئے دروازے سے نکل کر اپنے گھر کے دروازے کے اندر آ گئی

آ گئی منحوس۔اٹھائو یہ سب۔رانیہ نے اپنے چہرے پر آئے ہوئے بالوں کو اسٹائل سے پیچھے کرتے ہوئے اسے کہا

تو وہ تیزی سے آگے بڑھی اور سامان اٹھانے لگی

جب کہ وہ چاروں ٹانگ پہ ٹانگ رکھے وہی باہر صحن میں کرسیوں پر بیٹھی تھی

جب دروازہ بجا اور ایک خوبصورت سا نوجوان اندر داخل ہوا رانیہ فورا الرٹ ہو گئی۔۔

جب کہ ماریہ اور تانیہ بھی کھڑی ہو کر اسے دیکھنے لگی سب سے پہلے امی سمبھلی

ارے واحد بیٹا کچھ بھول گئے تھے کیا آؤ نا امی نے خوشامدی انداز میں کہا

آنٹی دراصل میرا موبائل وہاں ٹیبل پر رہ گیا ہے واحد مسکراتے ہوئے آگے بڑھا اور میز سے اپنا فون اٹھانے لگا تب ہی روح کچن سے نکلی اور ٹیبل کی طرف آئی

وہ سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھے بغیر ہی ٹیبل سے سامان اٹھانے لگی۔ لیکن اس کا سارا دھیان روح پے دیکھ کے رانیہ کہ آنکھیں غصے سے سرخ ہونے لگی

اسے کیا مسئلہ تھا واحد کے سامنے باہر آنے کی ضرورت کیا تھی۔

یہ ہمارے گھر میں کام کرتی ہے امی نے واحد کا دھیان روح کی طرف دیکھتے ہوئے روح کو ہاتھ سے کھینچ کر پیچھے کیا سخت نظروں سے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا روح فوراً ہی کچن میں جا کر چھپ گئی۔

آنٹی آپ کے گھر میں کوئی نوکر کام کرتا ہے اس کا ذکر آپ نے پہلے نہیں کیا واحد کا دھیان ابھی بھی کچن کے دروازے کی طرف ہے جہاں روح ابھی غائب ہوئی تھی

ہاں بیٹا وہ دراصل اسی محلے سے ہی آتی ہے تھوڑا بہت کام کرتی ہے تو میری رانیہ اسے کچھ نہ کچھ دے دیتی ہے انہوں نے اس کا دھیان ایک بار پھر سے رانیہ کی طرح دلانے کی کوشش کی لیکن اس کی شکل کی بیزاری ہی بتا رہی تھی کہ اسے رانیہ میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے

اسی محلے میں گھر ہے اس کا۔۔۔۔ کہاں۔۔۔۔؟ واحد نے جیسے ان کی اگلی بات سنی ہی نہ تھی

جبکہ اندر بیٹھی روح کو ایک بار پھر سے اپنی شامت آتی ہوئی نظر آ رہی تھی

اور پھر ویسا ہی ہوا تقریبا کچھ ہی دیر بعد باہر سب سے پہلے رانیہ کے چیخنے چلانے کی آوازیں آنا شروع ہوئیں

میں نے کہا تھا نا امی یہ لڑکی میرا گھر نہیں بسنے دے گی دیکھا دیکھا آپ نے کیسے وہ اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور اسی کے بارے میں پوچھ رہا تھا اور اس کے گھر کی انویسٹیگیشن کر رہا تھا

یہ لڑکی کبھی میرا گھر نہیں بسنے دے گی میں اسے جان سے مار ڈالوں گی جان بوجھ کر یہ واحد کے سامنے آئی ہے وہ تیزی سے کچن کی طرف کی اور روح کے کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ کر باہر لانے لگی۔

جب کہ ایسا کرنے سے تانیہ اور ماریا کی آنکھیں چمک اٹھیں انہیں بھی تو ہاتھ صاف کرنے کا موقع مل ہی گیا تھا۔انہیں تو صبح سے ایک بار بھی ہاتھ اٹھانے کا موقع نہ ملا تھا

دیوار سے دیوار جڑی ہونے کی وجہ سے اسے چلانے کی اجازت نہ تھی نہ جانے کتنی دیر خاموشی سے ان چاروں کی مار کھاتی رہی۔

کبھی کبھی دل چاہتا تھا کہ وہ بھاگ جائے اس دنیا سے یا خودکشی کر کے مر ہی جائے وہ اکثر

اللہ سے پوچھتی تھی اگر اس کے ماں باپ مار ڈالے تو اسے زندہ کیوں زندہ رکھا محبت کے قابل لڑکی تو ہر گز نہ تھی اگر محبت کے قابل ہوتی تو کوئی تو اس سے محبت کرتا۔

کوئی تو ہوتا جو اس کے زخموں پر مرہم لگاتا وہ ایک انچا ہاوجود تھی اتنی مار کھانے کے باوجود اتنی ذلت کے باوجود اس اٹھ کر رات کا کھانا بنایا خود کھانے کی ہمت نہ تھی۔

عشاء کی نماز ادا کر کے چٹائی پر لیٹ گئی

اگلے دن دوپہر گیارہ کے قریب وہ لوگ واپس آئے انہیں اتنی جلدی جواب کی امید نہ تھی اور نہ ہی رانی کل کے طرح آج تیار تھی بلکہ وہ تو ابھی ابھی اٹھی تھی

امی نے خوشامدی انداز میں انہیں بلایا لیکن اگلی بات پر ان کا چہرہ اُفق ہو گیا

وہ لڑکی جو آپ کے گھر میں کام کرتی ہے ذرا بتائیں اس کا گھر کہاں ہے وہ دراصل واحد نے جب سے اسے دیکھا ہے ہمیں ایک پل کو بھی چین نہیں لینے دیا

کچن میں کھڑی روح کی روح ایک بار پھر سے کانپ گئی بھی تو کل کے زخم ہرے تھے۔

جب کہ کچھ ہی دیر میں باہر امی کی آواز آنے لگی وہ تمام لہٰذ و مروت بھولی انہیں سنانے میں مصروف تھی۔

امی نے اونچی اونچی آواز میں کہا اگر اسے رانیہ پسند نہیں ہے تو روح بھی نہیں ملے گی کیونکہ

وہ اسی گھر کی لڑکی ہے۔

اسی منحوس نے دورے ڈالے ہونگے اس پر پہلے تو میں اسے رفع دفع کرونگی اس گھر سے

۔امی نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔

جبکہ ان لوگوں کو اندازہ ہو چکا تھا کہ اس گھر میں آکر انہوں نے اس بچی کی جان مشکل میں

ڈال دی ہے

اس عورت نے ایک نظر کچن کی کھڑکی سے جھانکتی معصوم سی اس لڑکی پر ڈالیں جو اپنی

شامت کا انتظار کر رہی تھی

اور چلی گئی

امی اونچی اونچی آواز میں روح کو پکار رہی تھی وہ سست قدموں سے چلتی باہر نکلی۔ جہاں امی

ہاتھ میں پائپ اٹھائے۔۔اسے پاس آنے کا اشارہ کر رہی تھی۔

❤

سر وہ فائل میرے ہاتھ لگ چکی ہے جس پر ان سب لوگوں کے نام لکھے ہیں جن کے پاس

وہ ویڈیو تھی۔

اس کے علاوہ میں نے وہ ویڈیو ریموو کر دی ہے

اور میں کچھ ہی دنوں میں دبئ پہنچ آؤں گی

ڈان کے ساتھ کام کرنا تو میرا خواب ہے ڈان کے ساتھ کام کر کے ہی میں اپنے بابا کا بدلہ لونگی مجھے پتا ہے کہ وہ بابا کا بدلہ لینے میں میری مدد ضرور کریں گے معصومہ نے انفارمیشن دیتے ہوئے کال بند کر دی۔

خضر نے یہ بات آ کر ڈان کو بتائی

ڈان پہلے ہی اپنی ٹیم میں ایک لڑکی کو رکھ کر پچھتا رہا تھا اب دوسری لڑکی کو اپنے ساتھ رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا

اس لیے اس نے خضر کو کہا کہ جتنی جلدی ہو سکے لڑکی کے سامنے اس کے باپ کے قاتل کو ختم کیا جائے تا کہ وہ لڑکی اپنی زندگی میں آگے بڑھے

جب کہ کسی اور لڑکی کا نہ سن کر ڈان کے قریب صوفے پر بیٹھی اسٹائلش لیلیٰ کے لب مسکرا اٹھے

مجھے پتا ہے اس دنیا میں کوئی بھی لڑکی میری جگہ نہیں لے سکتی اس نے قدرے ہلکی آواز میں خضر سے کہا کیونکہ ڈان کے سامنے اس طرح کی کوئی بھی بات کرنا آلاوڈ نہیں تھا

کچھ دیر بعد لیلیٰ بھی چلی گئ

تم لیلیٰ کے بارے میں کیا سوچتے ہو خضر نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

لیلیٰ کے بارے میں کیا سوچتا ہوں وہ ایک لڑکی ہے میری ٹیم میں کام کرتی ہے اگر اچھی ور کر نہ ہوتی تو شاید میں اسے اپنے ساتھ نہیں رکھتا

لیلیٰ ایک بہت اچھی ہیکر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت خوبصورت بھی تھی۔

لیلیٰ تمہیں پسند کرتی ہے وہ تم سے شادی کرنا چاہتی ہے خضر نے اس کا دھیان لیلیٰ پر لے جانے کی ناکام سی کوشش کی

توڈان نے اس چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

تم شادی کر لو گھر بسا وو وہ تمہارا کام بھی سمجھتی ہے لیلیٰ کے ساتھ اچھی گزرے گی

خضر تم میرے بچپن کے دوست ہو بچپن کا ساتھ ہے ہمارا میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں نہیں مارنا چاہتا اسی لیے کسی دن ٹائم نکال کے زیادہ نہیں بس آدھا گھنٹہ تم خودکشی کر لو کیونکہ مجھے تمہیں اپنے ہاتھوں سے مارتے ہوئے بالکل اچھا نہیں لگے گا۔

وہ سفاک انداز میں بولا۔

وہ محبت کرتی ہے تم سے صرف تمہارے لئے ہے وہ یہاں پر تمہیں اس کے بارے میں

سوچنا چاہیے وہ تمہارے ساتھ وفادار ہے۔

خضر نے ایک اور ناکام کوشش کی لیکن اس بار ڈیول کی گھوری نے اس کا منہ بند کر دیا

میں انڈر ورلڈ کا ڈان ہوں خضر عشق سے حسین ہے میری دنیا

وہ کہہ کر جانے لگا

اور اگر تمہیں عشق ہو گیا تو۔۔۔؟ خضر نے جیسے آج ہار نہ ماننے کی ٹھان رکھی تھی

اس دنیا میں وہ لڑکی ہی نہیں بنی جس کے عشق میں یارم کاظمی گرفتار ہو جائے

وہ اسے سخت نظروں سے گھورتا وہاں سے نکل گیا

ہر انسان کا جوڑ بنا ہے اس دنیا میں تمہیں بھی کوئی نہ کوئی ضرور ملے گی پھر پوچھوں گا تم سے

عشق حسین ہے یا تمہاری دنیا

-

میں نے تو اس وقت ہی کہا تھا اس لڑکی کو گھر سے نکال دو جب اس کا باپ مرا تھا تب تو تم

نے میری بات سنی نہیں اس وقت تمہیں فری کی نوکرانی چاہیے تھی

ابھی تو کچھ نہیں اس کی خوبصورتی تیری ساری بچیوں کی زندگی برباد نہ کر گئی تو نام بدل دینا

اقصی خالہ جو کہ امی کی بچپن کی سہیلی تھی ان کے گھر میں آئی تھی

تو میں کیا کروں تم ہی بتاو یہ لڑکی میری بچیوں کی زندگی برباد کر دے گی دوسری بار رانیہ کا

رشتہ ٹوٹا ہے 29 سال کی ہو گئی ہے وہ لیکن ابھی تک کنواری بیٹھی ہے

ہائے یہ منحوس تیری بیٹیوں کا نصیب کھا جائے گی

اقصی خالا نے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا

اپنی بیٹیوں کو بٹھا ایک طرف اور جلدی سے اس کے ہاتھ پیلے کر کے اس کو رفع دفع کرتا

کہ تیری بیٹیوں کے اچھے رشتے آئے خالہ نے کہا

ارے کہاں سے کروں شادی میرے پاس اسکیلئے پھوٹی کوڑی نہیں ہے بڑی مشکل سے میں

نے اپنی بیٹیوں کے لئے جہز جمع کیا ہے

ارے تجھ سے جہز مانگ کون رہا ہے میں ایک عورت کو جانتی ہوں وہ نہ رشتے کرواتی ہے

لیکن کچھ نہیں لیتی الٹے پیسے دیتی ہے

اقصی خالہ نے سرگوشی والے انداز میں کہا

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا امی کا انداز بھی سرگوشانہ تھا۔

ارے وہ کوئی دبئ میں شیخ رہتا ہے لڑکی خوبصورت اور کم عمر ہونی چاہیے فون پر لڑکی سے

نکاح پڑھاتے ہیں اور دبئی بلا لیتے ہیں پہلے لڑکی اس شیخ کے ساتھ رہتی ہے اور بعد میں۔

خالہ بولتے بولتے خاموش ہو گئی

بعد میں۔۔۔؟

بعد میں شیخ لڑکی کو آگے بھیج دیتا ہے آخر جو لڑکی کے آباؤاجداد کو رقم دیتا ہے وہ واپس وصول بھی تو کرنی ہوتی ہے

کیا مطلب ہے لڑکی بیچ دیتے ہیں امی اب بات کو سمجھیں تھی

توبہ توبہ معصوم سی لڑکی ہے میں اس کے ساتھ ایسا ہر گز نہیں کروں گی چند پیسوں کے لیے نہیں بیچوں گی امی نے فوراً انکار کر دیا

اقصی کی سہیلی جو کافی عرصے سے مشہور تھی کہ لڑکیوں کے نکاح دبئی میں پڑھاتی ہے اس نے کہی بار کہا کہ میری بیٹیوں کے نکاح کروا دو لیکن اقصی خالہ ہمیشہ ہی ٹال دیتی

ارے ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی میں یہ تھوڑی کہہ رہی ہوں اسے بھیج دو میں تو بس

تم کہہ رہی تھی کہ راستے سے ہٹاؤ میں نے تو بس آئیڈیا دیا

اب تمہاری بیٹوں کی زندگی برباد کر رہی ہے 25 سال کی تو ماریا ہو گئی ہے اور جب تک یہ یہاں رہیں گی تب تک تمہاری بیٹیوں کا کہیں کوئی چانس نہیں ہے

اور جنہیں تم چند پیسے کہہ رہی ہوں نہ بی بیس لاکھ ہیں ارے دھوم دھام سے اپنی بیٹیوں کی شادی کر سکتی ہو تم خالا بس اتنا بول کر اپنا بیگ اٹھا کر اٹھنے لگی

بیس لاکھ۔امی کا منہ رقم سن کر کھل گیا

ارے یہ تو کچھ بھی نہیں لڑکی خوبصورت اور کم عمر ہو جیسی کہ روح ہے تو بیس پچیس اور تیس میں بھی بدل سکتے ہیں خالہ مزید لالچ دیتے ہوئے گھر سے باہر نکل گئی

رات کے تقریبا تین بجے کا وقت تھا تظیم نہ جانے کب سے نگاہیں روح کے سوئے ہوئے وجود پر ڈالے اسے اپنی نظروں میں لیے ہوئے تھی۔

جب کے دماغ میں بار بار اقصی کی باتیں گونج رہی تھی۔

ذرا سوچو تظیم تمہاری بیٹیوں کی زندگی سمبھل جائیگی اور ساتھ میں اس مصیبت سے بھی چھٹکارہ مل جائے گا۔

بھولو مت یہ تمہاری شوہر کے دھوکے کا نتیجہ ہے وہ تم سے محبت کے دعوے کرتا تھا اور تم سے چھپ چھپا کر کسی اور لڑکی سے نہ صرف شادی کر رکھی تھی بلکہ اس میں سے ایک اولاد بھی پیدا کی ہوئی تھی

ارے سوتیلی مائیں کہاں پوچھتی ہیں مگر تم نے نہ صرف اسے گھر میں رکھا بلکہ اس کی

پرورش بھی کی۔

کب تک اسی کے بارے میں سوچتی رہو گی تمہاری بیٹیاں اس کی وجہ سے کنواری بیٹھی ہیں رانیہ کا دوبار رشتہ اس کی وجہ سے ٹوٹ چکا ہے۔

تظیم بیگم کے دماغ میں اقصی خالہ کی باتیں چل رہی تھی جبکہ کی آنکھیں اب تک روح کے معصوم سے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

ویسے تو وہ ہر لڑکی کے بیس لاکھ روپے دیتا ہے لیکن اس کے پورے تیس لاکھ مانگوں گی ارے زرا سوچو تیس لاکھ روپے دے گا شیخ اور کوئی ایسے ہی نہیں اٹھا لے جائے گا پہلے نکاح پڑھا آئے گا جائز رشتے میں باندھ کر پھر بلائے گا اسے وہاں۔اور دبئ جائے گی ذرا سوچ باہر ے ملک جا کر بھی کبھی کسی کی زندگی برباد ہوئی ہے۔

اور یہ تو اتنی تیز طراز ہے خود ہی سب سنبھال لے گی۔

اقصی کی اس بات پر تظیم نے ایک بار پھر سے اس کے معصوم چہرے کو دیکھا کیا واقعی وہ اتنی تیز ہے کہ اپنا آپ خود سنبھال لے۔

نہیں نہیں۔میں اس لڑکی کے ساتھ ایسا نہیں کروں گی اتنا بڑا گناہ میں سوچ بھی کیسے سکتی ہوں نہیں میں نہیں کروں گی اس کے ساتھ ایسا نا جانے وہ شیخ اس کا کیا حال کر دے۔

وہ اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئی

تین تین بیٹیاں ہیں تیری عمریں نکلتی جا رہی ہیں کل کون بہائے گا انہیں پہلے اس مصیبت سے جان چھڑا۔

ایک بار پھر سے اقصی کی باتوں نے اسے کا دھیان اپنی طرف کھینچا۔

ایک طرف اس کی تین بیٹیاں تھیں جن سے وہ بے تحاشہ محبت کرتی تھی اور ان کی زندگی میں بے انتہا خوشیاں دیکھنا چاہتی تھی ہر ماں کی طرح اس کا بھی خواب تھا کہ اس کی بیٹیاں خوشحال زندگی گزارے۔

جبکہ دوسری طرف معصوم سی روحِ نور جو صرف اس کے سہارے پر بیٹھی تھی جو صرف اس۔ کو جانتی تھی صرف اس پر بھروسہ کرتی تھی جو اسے امی کہہ کر بلاتی تھی وہ بھی تو اس کی بیٹی تھی ہاں مگر سوتیلی۔

❤

وہ آج شارف سے ملنے جیل میں آیا تھا

نہیں بھائی میں بالکل ٹھیک ہوں یہاں مجھے ہر چیز مہیا کی گئی ہے لیکن پھر بھی ایسا لگتا ہے جیسے اپنا فرض نہیں نبھا رہا موت کبھی بھی آسکتی ہے چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے انسان کبھی

بھی مر سکتا ہے مجھے ڈر ہے بھائی میں اس طرح سے نہ مر جاؤں

صرف شارف ہی اسے بھائی کہہ کر بلا سکتا تھا کیونکہ وہ بچپن سے ہی اس کے ساتھ تھا زیادہ تر وہ بھی اسے ڈیول کہتا تھا اس کی ٹیم میں کام کرنے والے باقی سب لوگ اسے سر یا ڈیول کہہ کر پکارتے تھے جب کہ خضر اسے کبھی ڈیول یا اس کے نام سے بلاتا تھا

میں چاہتا ہوں مجھے موت آئے تو میں آپ کے لئے کچھ نہ کچھ کر رہا ہوں بھائی میں آپ کے لئے جان دینا چاہتا ہوں۔

اور دیکھیے گا میں ایک نا ایک دن آپ کے لیے جان ضرور دوں گا۔

ہو گئی تمہاری تقریر اب بند کرو یہ ڈرامہ میں تمہیں یہ بتانے آیا تھا کہ کچھ دنوں میں پاکستان سے ایک لڑکی آنے والی ہے اس کے پاس ایک فائل ہو گی جس نے ان سب لوگوں کے نام لکھے ہیں جن کے پاس وہ فحاش ویڈیو ہے۔اور ان سب کے بھی جن کے پاس کبھی وہ ویڈیو تھی۔

اگر چاہتا تو میں اس فائل کو کسی اور طریقے سے بھی یہاں منگوا سکتا تھا۔

لیکن صدیق کی بیٹی بھروسے کے قابل ہے اسی لئے میں نے یہ کام اسے دیا ہے۔

اور آگے یہ کام تم کرو گے میں کچھ ہی دنوں میں تمہیں یہاں سے نکلوا لوں گا تمہاری بے

گناہی کا ثبوت میرے پاس ہے اگلے کچھ دنوں میں کورٹ میں پیشی ہو گی اور تمہیں باعزت بری کر دیا جائے گا۔

اور اگر یہاں پر مسئلہ ہو تو خود سنبھال لینا ہر وقت میری طرف مت دیکھا کرو چھوٹے موٹے جھگڑے کر کر تمہیں کیا لگتا ہے میں سارے کام کاج چھوڑ کر تمہاری صلح کروانے یہاں آؤنگا۔تو تمہاری غلط فہمی ہے کوئی چھوٹے سکول کے بچے نہیں ہو جو دوسرے بچے سے لڑو گے تو والدین تمہیں بچانے آئیں گے۔اس لیے بہتر ہو گا کہ آئندہ مجھے یہاں تمہاری کوئی شکایت نہ ملے۔

وہ بہت دنوں سے آپ کو دیکھا نہیں تھا اس لئے میں آپ کو مس کر رہا تھا بھائی۔آپ کو تو پتہ ہے آپ کے علاوہ میرا ہے ہی کون بات کرتے کرتے وہ ایمو شنل ہو گیا

وہ جب اسے بھائی کہتا تو آپ کہہ کر پکارتا اور جب ڈیول کہتا تو تم کہہ کر بلاتا

تمہاری گرل فرینڈ ہوں جو تم مجھے مس کر رہے تھے۔اور اب تم مجھے دیکھو گے تو تمہیں چین آجائے اور سکون سے بیٹھ جاؤ گے کسی لوفر عاشق کی طرح۔وہ کب سے خاموش بیٹھا سے سن رہا تھا لیکن اب بولا تو پاس کھڑے خضر اور سامنے بیٹھے شارف دونوں کی ہنسی چھوٹ گئی

لیکن وہ نہیں ہنسا وہ ہنستا نہیں تھا۔

اب تمہاری کوئی شکایت نہ ملے مجھے ایک ہی ہفتے میں تمہیں یہاں سے نکلوالوں گا۔

وہ اٹھتے ہوئے سخت نظروں سے ان دونوں کو گھورتے ہوئے بولا تو دونوں کی بتیسی خاموش ہو کر اندر بیٹھ گئی

❤

ڈان اٹھ کر باہر چلا گیا تو خضر اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا

لیلیٰ کیا ٹھیک سے ان کو تنگ نہیں کر رہی جو اس طرح سے مرچیں چھپائے ہوئے ہیں شارف نے غصے کی وجہ پوچھی

ارے وہ کیا تنگ کرے گی جب سے اس سے پتہ چل رہا ہے کہ ہماری ٹیم میں کوئی اور لڑکی آنے والی ہے بچاری جل جل کر دھواں ہو رہی ہے۔

ہزار بار تو کل کا یہ کہہ چکی ہے کہ اگر وہ لڑکی معصومہ اس سے زیادہ خوبصورت ہوئی تو اس کا کیا ہو گا۔

جبکہ یہ بات وہ اچھے طریقے سے جانتی ہے کہ ڈان کو اس میں بالکل بھی کوئی انٹریسٹ نہیں ہے۔

پھر بھی ڈان کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑی ہے مجھے تو لگتا ہے کسی دن تنگ آ کر ڈان اس سے شادی کر ہی لے گا۔

مجھے بھی یقین ہے کہ بھائی کی شادی لیلیٰ بھابھی سے ہو گی اسی لیے تو میں نے اسے ابھی سے بھابھی بلانا شروع کر دیا ہے۔

ہاں بیٹا ایک بار ڈان کے سامنے بھی بلانا اسے بھابھی میں بھی تو دیکھوں تیرے منہ میں زبان رہتی ہے کہ نہیں

خضر نے گویا اسے چیلنج کیا۔

ایم سوری میں ابھی تیرا یہ چیلنج قبول نہیں کر سکتا کیونکہ میری یہ زبان ابھی بہت سارے کارنامے سرانجام دینے والی ہے اس لیے مجھے اس کی ضرورت ہے۔

جسے میں رسک میں نہیں ڈال سکتا۔

آخر اسی زبان سے ہی تو میں نے اللہ کے سامنے بھائی کے لیے دعائیں کرنی ہے کہ جلدی سے انہیں لیلیٰ سے محبت ہو جائے آئے اور پھر اس سے شادی ہو جائے۔

لیکن پھر یہ محبت والی بات سوچ کے نہ میں تھوڑا کنفیوز ہو جاتا ہوں۔ کیونکہ محبت تو ان لوگوں کو ہوتی جن کے اندر کوئی جذبات ہوں۔ بھائی کے اندر تو کوئی جذبات ہی نہیں

ہیں۔

لیکن پھر میں یہ سوچتا ہوں کے سارے دل اللہ پاک نے بنائے ہیں سب کے اندر جذبات بھی وہی پیدا کرتے ہیں۔ایک نا ایک دن بھائی کے دل میں بھی محبت جیسا جذبہ ضرور پیدا ہو گا۔

شارف نے کہا۔

اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ اللہ وہ جذبات لیلی کے لیے پیدا کرے گا۔ خضر نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

لیلیٰ کی محبت میں سچائی ہے لیلیٰ سے زیادہ پیارا نہیں اور پیار کوئی نہیں کر سکتا اور اللہ کسی کے دل میں محبت اسی کے لئے ڈالتا ہے جو اس سے سچی محبت کرتا ہو

اور تمہیں یہ بھی لگتا ہے کہ ڈیول کو لیلیٰ سے زیادہ اور کوئی پیار نہیں کر سکتا

ہاں بالکل تم نے شاید دیکھا نہیں لیلیٰ نے دو بار بھائی کے لئے گولی کھائی ہے جہاں بھی بھائی کی جان خطرے میں ہوتی ہے وہ سب سے آگے ہوتی ہے۔

لیلیٰ بھائی سے بہت پیار کرتی ہے اس کے پیار کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا اور مجھے یقین ہے کہ لیلیٰ بھائی کو خود سے پیار کرنے پر مجبور کر دے گی

اور اگر ڈیول کو کسی اور سے پیار ہو گیا میرا مطلب ہے کسی تیسرے سے تو۔

خضر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہاہاہاہا تمہیں کیا لگتا ہے ایسا کبھی ہو سکتا ہے بھائی کو پیار ہاہاہا (جوک آف داڈے) بھائی کو کبھی کسی سے محبت نہیں ہو سکتی۔

اور اگر ہو بھی گئی تو تمہیں کیا لگتا ہے لیلیٰ کسی تیسرے کو برداشت کرے گی اپنے اور بھائی کے بیچ میں۔

اسی لیے تو میں معصومہ کو لے کر پریشان ہوں۔

سمجھ میں نہیں آرہا کہ بیچاری کیسے کہوں معصومہ کوئی لیلیٰ کو

❤❤

تمہیں کیا لگتا ہے ڈیول میں اتنی آسانی سے تمہارے آدمی کو جیل سے باہر آنے دوں گا ۔ نہیں ایسا نہیں ہو گا نہیں ہونے دوں گا شارف کو اب پھانسی کے پھندے تک پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

اب تم بھی اپنے وفادار آدمی کو بھول جاؤں انسپیکٹر صائم نے اس کے سامنے آتے ہوئے

کہا۔

ارے انسپیکٹر صائم آپ یہاں یہ وقت تو آپ کی بچی کے سکول سے چھٹی کا ہے نہ اب یہ مت کہیے گا کہ میرا دیدار کرنے کے لئے آپ اپنی بچی کو اسکول سے لینے نہیں گئے۔

اتنی لاپروائی اچھی نہیں ہوتی وہ بھی تب جب آپ نے شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالا ہو۔

مجھے اس طرح سے مت دیکھیں انسپکٹر صاحب ارے میں آپ کی بچی کو کچھ نہیں کروں گا ڈیول اپنے دشمنوں کی کمزوریوں کو استعمال نہیں کرتا یہ ڈیول کے کام کرنے کا انداز نہیں ہے۔

مگر آپ کی بیٹی بہت پیاری ہے۔ میں اور کچھ نہیں چاہتا بس اتنا چاہتا ہوں کہ آئندہ مجھ سے مخاطب ہونے سے پہلے آپ یاد رکھیں کہ آپ کی بیٹی بہت پیاری ہے۔

بات کرتے ہوئے اس کے گال پر ڈمپل نمایاں ہو رہا تھا۔

جبکہ سامنے کھڑے انسپکٹر صائم کا دل چاہا کہ اس کے خوبصورت چہرے کو بگاڑ کر رکھ دے جو اس کے چار سالہ بیٹی کے بارے میں بات کر رہا تھا۔

لیکن وہ مجبور تھا دوبئ کی پولیس کسی عام باشندے پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتی تھی اور دبئ کی عوام کی نظروں میں ڈان ایک عام آدمی تھا جس سے بہت کم لوگوں نے دیکھ رکھا تھا۔

❤

ارے میں نے صرف تصویر بھیجی تھی ان لوگوں نے ایڈوانس میں پانچ لاکھ بھیج دیے میں نے تو ابھی کہا بھی نہیں تھا کہ لڑکی کو بیچیں گے بھی کے نہیں

اقصیٰ نے اس کے سامنے پانچ لاکھ کی گڈی رکھتے ہوئے کہا۔

اقصی میں ایسا کوئی کام نہیں کروں گی میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا میں روح کو نہیں بیچوں گی کہیں نہیں جائے گی وہ یہی رہے گی۔

اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری اجازت کے بغیر تم نے ان لوگوں کو تصویر بھیجی کیوں۔۔۔۔؟ تظیم بیگم کو غصہ آگیا تھا۔

اوہو اس وقت میری منتیں کر رہی تھی کہ اس لڑکی نے میری زندگی تباہ کر دی ہے اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہوں میں نے تمہاری ہمدردی ہی کی تھی۔

مگر مجھے کیا پتا تھا کہ یہ ہمدردی میرے ہی گلے پر جائے گی۔

ان لوگوں کو لڑکی پسند آئی اور وہ لوگ تیس لاکھ دینے کو بھی تیار ہیں۔

لیکن تمہیں کیا ضرورت ہے ان پیسوں کی تمہیں تو اپنی بیٹیوں کی زندگی برباد کرنی ہے۔

ایسے ہی ساری زندگی بیٹھی کنواری رہ جاینگی میرا کیا ہے میں تو یہ پیسے واپس بھیجوا دوں گی

صرف تصویر دیکھ کر پانچ لاکھ پیچ ڈالے 30 لاکھ زرا سوچ کہاں سے کہاں پہنچ جائیں گی تیری بیٹیاں۔

خیر تیری مرضی ابھی میں ذرا بھائی کے گھر جا رہی ہوں یہ پیسے تم اپنے پاس رکھو واپسی پر لے جاؤں گی۔

اقصی نے شاطرانہ انداز میں کہتے ہوئے بیگ اٹھایا اور باہر نکل گئی۔

جبکہ تعظیم نے کپکپاتے ہاتھوں سے وہ گڈی پکڑی اور اندر جا کر اپنے کمرے میں رکھنے لگیں اس کا سارا دھیان ان پیسوں پر تھا

اس کی تینوں بیٹیوں کی زندگی سمبھل سکتی تھی اور ساتھ میں روح سے جان بھی چھوٹ سکتی تھی لیکن اس کا ضمیر اسے بار بار ایسا کرنے سے روک رہا تھا اس کا ضمیر ایک معصوم لڑکی کی زندگی برباد ہونے نہیں دے رہا تھا لیکن کب تک۔۔۔۔؟

اب مجھے صرف روح چاہیے روحِ نور

مجھے روحِ نور ہر قیمت پہ چاہیے سن لو اقصی۔

تم نے اس کی تصویر مجھے بھیجی تھی تمہیں بھیجنے سے پہلے یاد رکھنا چاہیے تھا کہ اگر اس لڑکی پر شیخ کا دل آگیا تو کسی بھی طرح اسے حاصل کر لے گا۔اس لڑکی کے گھر والے مانے یا نہ

مانے لیکن اب وہ لڑکی مجھے چاہیے تمہارے پاس 24 گھنٹے کا وقت ہے ان 24 گھنٹے میں اگر تم نے ان لوگوں کو نکاح کے لئے تیار نہ کیا تو میں تمہارا وہ حال کروں گا جو تم نے کبھی خواب میں بھی نہ سوچا ہو گا

شیخ صاحب میں ہر کوشش کر چکی ہوں لیکن اس کی سوتیلی ماں اسے بیچنے پر تیار ہی نہیں ہے۔

یہاں تک کہ میں نے یہ بھی بتا دیا کہ آپ اسے تیس لاکھ دینے کو تیار ہیں لیکن وہ ماننے کو تیار ہی نہیں۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ میں کیا کروں لیکن اگر آپ کہتے ہیں تو میں ایک اور کوشش کر لوں گی۔

اگر 30 لاکھ پر نہیں مانتے تو پھر انہیں چالیس پے مناؤ اور اگر پھر بھی نہیں مانتی تو میرے لوگ اسے اٹھا لائیں گے۔ اور یاد رکھنا کہ اس وقت صرف وہ لڑکی نہیں بلکہ تمھاری بیٹیاں بھی ساتھ ہوں گی

شیخ کے بات نے اقصی کے رونگٹے کھڑے کر دیے ایسا بھی کیا ہے اس لڑکی میں کہ شیخ اس پر اتنے پیسے لٹانے کو تیار ہے ہمیں تو کبھی اتنی اچھی نہیں لگی مانا بہت خوبصورت ہے لیکن

شیخ نے اس سے پہلے بھی تو بہت خوبصورتی دیکھی ہو گی

مجھے وہ لڑکی چاہیے کسی بھی قیمت پر جب سے میں نے اسے دیکھا ہے میرا دل کسی کام پے

نہیں لگ رہا اب جب تک میں اس لڑکی کو حاصل نہ کر لوں تب تک سکون سے نہیں

بیٹھوں گا

شیخ دھاڑتے ہوئے بول رہا تھا

جبکہ اس سے کوسوں دور کھڑی اقصیٰ تھر تھر کانپ رہی تھی

شیخ صاحب میں آخری کوشش کرتی ہوں ہو سکتا ہے اس بار وہ مان جائے آپ مہربانی

کر کے میری بیٹیوں کو کچھ مت کیجئے گا میں اسے منالوں گی۔

کیا ضرورت پڑی تھی مجھے بھی روح کی فوٹو اتنی جلدی بھیجنے کی یہ شیخ تو بالکل پاگل ہو گیا

ہے۔

ٹھیک ہی کہتی ہے تظیم ایک نمبر کی فسادان ہے یہ اپنے ساتھ ساتھ میری بیٹیوں کو بھی

پھسائے گی منحوس

صبح ہوتے ہی پہلے تظیم کے گھر جاؤں گی شیخ کا فون بند کر کے وہ تظیم کے گھر جانے کا پلان

بنانے لگی

میرا ایسی پارٹیز میں جانا ضروری نہیں تم لوگ جاؤ وہ سامنے کھڑے خضر سے کہہ رہا تھا جو اسے کتنی دیر سے پارٹی پر جانے کے لیے منا رہا تھا۔

جانا ضروری ہے ڈیول ان لوگوں نے اتنا اصرار کر کے بلایا ہے اور ساتھ میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ ان لوگوں کو تم سے بہت ضروری کام ہے جو تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا تا۔ خضر کا ارادہ آج پکا اسے اپنے ساتھ لے جانے کا تھا

کام ان کو ہے۔ مجھے نہیں پیاسا خود کنوے کے پاس آتا ہے کنوا چل کر نہیں جاتا پیاسے کے پاس۔ انہیں اگر مجھ سے اتنا ہی ضروری کام ہے تو آ کر مجھ سے مل سکتے ہیں لیکن اپاریمنٹ لیکر

اگر میرا ارادہ ہوا تو میں ملوں گا اب تم لوگ یہاں سے جا سکتے ہو۔

ڈیول ڈارلنگ چلتے ہیں نہ ہم تھوڑی دیر انجوائے کریں گے۔ لیلیٰ اپنے تنگ چست لباس میں چلتی ہوئی اس کے قریب آئی اور اس کی گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے بولی۔

میں تمہیں کتنی بار کہہ چکا ہوں لیلیٰ اپنی لمٹس میں رہا کرو یہ نہ ہو کے تمہیں اٹھا کر ایک بار

پھر سے وہی پھینک آوں جہاں سے اٹھا کر لایا تھا ویسے بھی تمہارے ہونے یا نہ ہونے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بہت کچھ جتلا رہا تھا۔

جانتی ہوں تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن مجھے تو پڑتا ہے۔اور یقین کرو بس ایک بار مجھے اپنی خدمت کا موقع دو تمہیں بھی فرق پڑنے لگے گا۔

لیلیٰ اس طرح کی گفتگو صرف ڈیول کے سامنے ہی کرتی تھی اور کسی میں اتنی ہمت نہ ہوتی کہ لیلیٰ کے سامنے زبان بھی کھول پائے

بند کرو اپنی بکواس اور نکلو یہاں سے خبردار جو آئندہ اس لہجے میں مجھ سے بات کی ایک بات کان کھول کر سن لو تمہارے ہونے یا نہ ہونے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی آگے زندگی میں کبھی پڑے گا

تمہیں اپنے ساتھ رکھ کر میں کچھ زیادہ خوش بھی نہیں ہوں اس لیے بہتر ہو گا کہ جتنا جلدی ہو سکے اپنا بوریا بستر سمیٹو اور میری نظروں سے دور ہو جاؤ کیونکہ اگر میں نے دور کیا تو شاید تم دنیا سے ہی دور ہو جاؤ

ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا

میں تم سے پیار کرتی ہوں ڈیول بہت پیار تمہیں ایک دن نہ دیکھوں تو ایسا لگتا ہے جیسے

میری سانسیں گھٹ رہی ہوں اور تم کہتے ہو کہ تمہیں چھوڑ کر چلی جاؤں نہیں جا سکتی ڈیول میں تم سے دور نہیں جا سکتی بہت بہت پیار کرتی ہوں تم سے اور مجھے یقین ہے کہ ایک دن تم بھی مجھ سے پیار کرو گے۔

اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔

خضر کو برا لگا لیکن جس کے لیے وہ یہ سب کچھ بول رہی تھی اس کے تو کان میں جوں بھی نہ رینگی۔

میری زندگی میں لڑکی کا وجود کوئی اہمیت نہیں رکھتا لیلیٰ۔ مجھے کبھی کسی عورت سے محبت نہیں ہو سکتی۔ میں ہر عورت کی عزت کرتا ہوں تمہاری بھی۔ مجھے عورت اچھی لگتی ہے ماں کے روپ میں بہن کے روپ میں یہ خدا کا تحفہ ہے لیکن افسوس کے خدا نے یہ تحفے مجھے نہیں دیے۔ پیار محبت سے میں بہت دور ہوں اور بہت دور رہنا بھی چاہتا ہوں میرے لیے یہ پیار محبت صرف ویسٹ آف ٹائم ہے۔ میں نہیں مانتا کہ ایک انسان کو ایک دوسرے انسان سے اتنی ٹوٹ کر محبت ہو سکتی ہے کہ وہ اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جائے۔ اور اگر ایسا ہوتا بھی ہے تو یارم کاظمی کو نہیں ہو گا مجھے کبھی کسی لڑکی سے محبت

نہیں ہو سکتی۔

آج اس نے بہت دنوں بعد اس سے نرم لہجے میں بات کی تھی۔

اب تم لوگ پارٹی میں جاؤ بس اتنا کہہ کر وہ جانے لگا۔

اور اگر تمہیں کسی سے ایسی محبت ہو گئی تو پھر کیا کرو گے۔۔۔۔۔۔؟آواز اب بھی رندھی

ہوئی تھی شاید وہ اپنے آنسوؤں کو بہنے سے روک رہی تھی

نہیں ہو گئی وہ ایڑیوں کے بل گھوم کر بولا

اور اگر ہو گئی تو۔۔۔۔۔۔۔۔؟اس نے پھر وہی سوال کیا۔۔۔

کہا نا نہیں ہو گی۔وہ پھر سے جانے لگا

اگر ہو گئی تو۔۔۔۔۔۔۔۔؟وہ ٹوٹی بکھری حالت میں بولی

تو میں خود اسے اپنے ہاتھوں سے مار دوں گا اس بار وہ اتنے زور سے چلایا تھا کہ پورے ہال

میں اس کی آواز کے بعد سناٹا پھیل گیا۔

اور وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ ہال سے نکل گیا

تظیم پانچویں بار اٹھ کر الماری کے پاس آئی تھی اور الماری کھول کر دیکھا تو وہ پیسوں سے بھرا لفافہ ابھی بھی وہیں پر موجود تھا

نہ جانے سے کیا ڈر تھا کہ بار بار اٹھ کر ان پیسوں کو دیکھتی اور پھر ایک نظر زمین پر سوئی روح کو دیکھتی

وہ اسے ہر روز مارتی پیٹتی گالیاں دیتی لیکن اس کے بارے میں کبھی اتنا غلط نہ سوچا تھا جتنا غلط اقصیٰ نے سوچ لیا وہ کبھی سے بیچنے کا نہیں سوچ سکتی تھی۔

ان کے گھر کے حالات اتنے تنگ تھے کہ دو وقت کا کھانا بھی مشکل سے نصیب ہوتا۔

نور کا باپ ایک سرکاری بینک میں چھوٹے عہدے کا آفیسر تھا۔

اس کی پنشن آج بھی آتی تھی لیکن اس سے گھر کا گزارہ کرنا مشکل تھا اور تین بیٹیوں کی شادی تو نا ممکن تھا

ایسے میں اسے گولڈن چانس مل رہا تھا اپنی بیٹیوں کی زندگی سنوارنے کا بلکہ اچھے سے اچھے طریقے سے شادی کرنے کا

لیکن اس سب کے لئے اسے روح کی قربانی دینی تھی اپنی تین بیٹیوں کی محبت میں یہ مشکل تو نہ تھا وہ تو ویسے بھی اس کے سر پر تھوپی گئی تھی۔

وہ کوئی اس سے محبت تو نہیں کرتی تھی اور نہ ہی وہ اس کی اولاد تھی وہ تو ایک دھوکے کا نتیجہ تھا جو اس کے شوہر نے دیا تھا۔

وہ کیوں اتنی فکر کرتی اس کی۔روح تو منحوس تھی جس نے اس کی بیٹی رانیہ کی دو بار شادی توڑوادی

اسے نفرت تھی اس سے پھر کیوں سوچتی اس کے بارے میں

وہ نہیں تھی وہ اس کی بیٹی اور اگر بیٹی تھی بھی تو سوتیلی اسے اپنی سگی بیٹیوں کے بارے میں سوچنا تھا

❤

شیخ صاحب میں ان کے گھر جا رہی ہوں آخری بار بات کرنے کے لئے آپ کی بے چینیاں تو حد سے سوا رہیں مجھے سمجھ میں نہیں آتا اگر میں نے ان لوگوں کو منا بھی لیا تو روح سے نکاح کے لیے تو کیسے آپ ایک ہی دن میں اسے اپنے پاس لے کے جائیں گے کیوں کہ اس لڑکی کے پاس نہ تو پاسپورٹ ہے اور نہ ہی ابھی تک اس کا شناختی کارڈ بنا ہے۔

شناختی کارڈ نہیں بنایہ کیسے ممکن ہے تم نے تو کہا تھا وہ 19 سال کی ہے۔ شیخ نے پوچھا

ہاں شیخ صاحب اس کا کچھ نہیں بنا اس کی سوتیلی ماں نے ضروری نہیں سمجھا اس کا شناختی کارڈ بنوانا۔

اور کوئی پاسپورٹ بھی نہیں ہے اس کے پاس کیسے لے کے جائیں گے آپ اسے ایک ہی دن میں بتائیں مجھے۔ آپ صبر کریں مجھے تھوڑا وقت دیں میں اس کی ماں کو بھی منالوں گی اور شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کا انتظام بھی کروالوں گی اقصیٰ نے اسے پھسلانا چاہا

نہیں میں مزید انتظار نہیں کر سکتا مجھے وہ لڑکی چاہیے اور یہ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کی فکر مت کرو سب کچھ میں ہنڈل کر لونگا ایسے بہت سارے لوگوں کو بلایا ہے میں نے۔ شیخ نے اقصیٰ کے ارادوں پر پانی پھیرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے شیخ صاحب میں اس کی ماں سے بات کرتی ہوں اس نے کال بند کرتے ہوئے دروازہ کھٹکھٹایا

اندر آئی تو تظیم چارپائی پہ بیٹھی تھی۔

ہاں تظیم لاؤ دو میرے پیسے مجھے واپس کرو جو شیخ صاحب کو واپس کرنے ہیں۔

وہ ساتھ میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی

میں نے کل رات تمہاری اس بات کے بارے میں سوچا اور یہی فیصلہ کیا کہ مجھے میری بیٹیوں کی زندگی سنوارنے کے بارے میں سوچنا چاہیے تظیم نے تحمل سے کہا

مطلب مطلب تم روح کا نکاح کروانے کو تیار ہو۔اقصی خوشی سے چہکتے ہوئے بولی

ہاں میں روح کا نکاح کروانے کے لیے تیار ہوں جب تم چاہو مولوی اور شیخ کو لے کر یہاں آجاؤ ہم نکاح پڑھوا دیں گے۔

تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے مولوی صاحب کو میں لے آوں گی اور شیخ صاحب فون پر ہی نکاح کریں گے اس کے بعد اسے ہم دبئی بھیج دیں گے۔اقصیٰ نے اسے جلدی جلدی بتانا شروع کیا۔

لیکن روح اتنی جلدی نہیں جا سکتی کارڈ اور پاسپورٹ بننے میں وقت تو لگے گا نا۔ تظیم نے کہا۔

ارے نہیں نہیں اس کے پاس بالکل وقت نہیں ہے وہ اسے ایسے ہی لے جائے گا۔اقصیٰ نے ناک سے مکھی اڑائی

ایسے مطلب غیر قانونی طریقے سے تظیم نے پریشان ہوتے ہوئے کہا

ارے ہاں اور فکر مت کرو شیخ ایسا پہلے بھی کر چکا ہے وہ کئی لوگوں کو ایسے لے کے جا چکا

ہے اس کے لیے کوئی بڑا مسئلہ نہیں

اگر کچھ الٹا سیدھا ہو بھی گیا تو ہمارا نام کہیں نہیں آئے گا اب تم رانیہ کی شادی کے بارے میں سوچو میں ذرا شیخ کو خوشخبری سنا کے آتی ہوں۔۔

روح چائے بنا کر لائی تو اقصیٰ اٹھ چکی تھی۔

روح تو کل تیار رہنا کل میں مولوی صاحب کو لے کے آؤں گی کل تیرا نکاح ہے دبئ جائے گی تو دبئ اقصیٰ روح کے سر پر دھماکہ کرتی جلدی سے گیٹ سے باہر نکل گئ جبکہ وہ بے یقینی سے اپنی ماں کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جو نظریں جھکائے زمین پر گاڑے ہوئے تھی

کچھ ہی دیر میں اس کا نکاح تھا کسی نے اس سے کچھ نہ پوچھا

اس پر تو یہ بھی احسان تھا کہ نکاح سے پہلے بتا دیا گیا کہ کل تمہارا نکاح ہے۔

فاطمہ بی بی اس کے پاس آ بیٹھی لیکن اس سے پہلے کے فاطمہ بی بی اس سے کچھ پوچھتی ماریا اسکے قریب آ بیٹھی گئ

جسے اس کی امی نے سخت نظروں سے گھور کر بھیجا تھا کہ کہیں وہ فاطمہ کو کچھ بتا ہی نہ دے

اور پھر پورے محلے میں ان کی بدنامی ہو

وہ خاموشی سے سر جھکائیں بیٹھی رہی نہ تو کسی کو دیکھا اور نہ ہی کسی سے کوئی بات کی۔

اسے تو یہ بھی نہ پتا تھا کہ اس کے ہونے والے شوہر کا نام کیا ہے۔اور نہ ہی اسے جاننے میں دلچسپی تھی وہ تو آج اپنی یتیمی کا رونا رو رہی تھی آج صحیح معنوں میں ثابت ہو چکا تھا کہ وہ ایک یتیم تھی اس کے ماں باپ اسے دنیا میں تنہا چھوڑ کر چلے گئے۔

اور اب کسی بھیر بکری کی طرح اس کی رسی کو کسی اور کے حوالے کیا جا رہا ہے۔

اسے مار کھانے اور گالیوں سہنے کی عادت تھی لیکن نہ جانے وہ شخص اس کے ساتھ کیا کرے گا جس کے حوالے وہ کر دی جا رہی تھی۔

❤

سنو وہ لڑکی معصومہ آج چھے بجے کی فلائٹ سے پاکستان سے یہاں آنے والی ہے جیسے ہی وہ پیپرز تمہیں ملیں تم انہیں شارف کے حوالے کر دینا وہ کل جیل سے چھوٹ جائے گا

لیکن شمس کا کیا کریں گے۔۔۔۔۔؟خضر نے پوچھا

اس کا تم کچھ نہیں کرو گے اسے میں خود ہینڈل کر رہا ہوں۔ابھی کچھ ہی دیر میں میں اس

سے ملنے جاؤں گا اگر سیدھے طریقے سے مان گیا تو ٹھیک ہے

ورنہ ویسے بھی بہت دنوں سے میں نے اپنے فیورٹ ہتھیار کا استعمال نہیں کیا اس نے اپنے

ہاتھ میں رکھیں بلیڈ کی طرف اشارہ کیا۔

خضر کا تو اس کے ساتھ جانے کا ارادہ تھا وہ ایک ہی پل میں کینسل ہو گیا۔

وہ بلیڈ سے ان لوگوں کو مارتا تھا جن پر اسے حد سے زیادہ غصہ ہو۔

اور بلیڈ سے وہ اتنی خطرناک موت دیتا تھا کہ کسی کے بھی رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔۔

خضر کو اس کے اس کہ اس ہتھیار سے نفرت تھی۔

اس کا بلیڈ کسی سانپ کی طرح اگلے بندے کے جسم پر رینگتا اور سرخ لکیریں چھوڑتا جاتا۔

وہ بلیڈ کا استعمال تب کرتا تھا جب اگلے بندے کو تڑپا تڑپا کر مارنا ہو۔

خضر کو اس کے بلیڈ سے جتنی نفرت تھی اتنا ہی ڈر لگتا تھا اکثر اپنی پریشانیوں کی وجہ وہ اسی

سے مٹاتا تھا

❤

کچھ ہی دیر میں مولوی صاحب کی آواز آئی نکاح نامے پر شیخ کے دستخط پہلے ہی ہو چکے تھے

۔

اس نے ایک نظر بھی اٹھا کر پورا نکاح نامہ نہ دیکھا اسے جہاں کہا گیا اس نے سائن کر دیے

۔

مولوی صاحب نے رسم ادا کی تین بار اس سے اس کی مرضی پوچھی گئی جس کا ہونا یا نہ ہونا کسی کیلئے اہمیت نہ رکھتا تھا وہ خاموشی سے ساری کاروائی دیکھتی رہی

اس سے کیے گئے سوالوں پر اس نے حامی بھر دی

ہاں اسے وہ شخص قبول تھا جسے اس نے کبھی دیکھا بھی نہ تھا۔

امی تو محلے والی عورتوں کے سامنے شیخ کی تعریفیں کئے جا رہی تھی

خود اس کی شکل تو نہ دیکھی تھی لیکن پھر بھی اسے خوش شکل کہہ رہی تھی۔

ارے میں اپنی بیٹیوں کے بارے میں پہلے سوچتی تو لوگ کہتے کہ سوتیلی ماں ہے سوتیلی ماں بہت بری ہوتی ہے اس لئے میں نے پہلے اس کے بارے میں سوچا

آخر کل اگلے جہان میں جا کر اس کے باپ کو منہ بھی تو دکھانا ہے۔امی تعریفیں سمیٹتی اسے بار بار اپنے سینے سے لگاتی پیار کر رہی تھی۔

یہ بھی اس کی زندگی میں پہلی بار ہی ہو رہا تھا۔

پھر ماریہ اور رانیہ اس کے قریب آگئی تھی۔

تمہیں پتا ہے تمہارا شوہر کتنا امیر آدمی ہے اس کے پاس اتنا پیسہ کہ کوئی گن بھی نہ سکے۔ راج کرو گی راج اور وہاں جا کے ہمیں بھول مت جانا۔ میرا مطلب ہے ہمیں فون وغیرہ کرتی رہنا۔

آپی آپ تو ایسی کہہ رہی ہیں جیسے میں آج ہی جا رہی ہوں روح نے بے دلی سے کہا۔

ہاں تو آج ہی تو جا رہی ہو ماریہ نے اس کے سر پر دھماکہ کیا۔

کیا مطلب۔۔۔۔؟اس نے حیرت سے پوچھا

ارے مطلب ہم نے تمہارا سامان وغیرہ پیک کر دیا ہے خیر تمہارا سامان ہے ہی کتنا تمہارے کپڑوں میں تو وہی ہمارے پرانے دیئے ہوئے کپڑے تھے لیکن میں نے اور ماریا نے ہمارے عید والے سوٹ تھے نہ وہ تمہارے کپڑوں میں رکھے ہیں اس کے علاوہ بھی میں نے اپنے کچھ سوٹ تمہارے کپڑوں میں رکھ دیے ہیں تانیہ اور رانیہ کے کپڑے تمہیں ٹھیک سے پورے نہیں آتے لیکن میرے کپڑوں میں تم اچھے سے اجسٹ کر سکتی ہو۔

ابھی تو تم دبئی جا رہی ہو وہاں تمہیں تمہارا شوہر لے ہی دے گا اور کپڑے۔ لیکن گزارے

کے لئے ہم نے رکھ دیے ہیں اب وہ یہ نہ کہے کہ ہم نے تمہیں کچھ دیا ہی نہیں۔

وہ اپنے پرانے کپڑوں کا احسان بھی اس طرح سے جتا رہی تھی جیسے نئے خرید کر لائیں ہوں

۔

وہ کچھ نہ بولی خاموشی سے انہیں سنتی رہی۔

❤

تھوڑی دیر کے بعد فاطمہ بی بی ایک بار پھر سے اس کے قریب آ گئی

مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ تم آج ہی جا رہی ہو یہ تو ابھی تظیم نے بتایا تم نے مجھے اپنی شادی کے بارے میں کیوں نہیں بتایا انہوں نے پریشانی سے پوچھا

سچ تو یہ تھا کہ انہیں تظیم پر بھروسہ نہیں تھا نجانے وہ عورت اس کے ساتھ کیا سے کیا کر دے۔

میں تمہیں بہت کچھ دینا چاہتی تھی لیکن تم نے پہلے مجھے بتایا ہی نہیں یہ کچھ چیزیں میں تمہارے لئے لائی ہوں۔

انہوں نے اس چھوٹے سائز کا قرآن جس کا سائز ایک پاکٹ جتنا تھا۔اس کے ساتھ ایک جائے نماز۔ایک عبایا دیا جس کے ساتھ ہم رنگ سکاف تھا اس کا رنگ ہلکا آسمانی تھا۔

یقیناانہوں نے اپنے ہاتھ سے اسے سلائی کیا تھا۔

وہ ایک غیر عورت ہو کر اسے نئ چیزیں لا کر دے رہی تھی اور اس کے اپنے جو آج اسے

یہاں سے بھیجتے ہوئے بھی اپنی اترن دے رہے تھے۔

اس نے خاموشی سے وہ تینوں چیزیں پکڑ لی۔

مجھے نہیں پتا تمہارا شوہر کیسا ہو گا میں نے تو سنا ہے کہ دبئ کے مردوں نے چار چار نکاح کیے

ہوتے ہیں لیکن پھر بھی میں تمہارے لئے دعا کرتی ہوں کہ تمہارے ساتھ ایسا کچھ نہ ہو۔

میں چاہوں گی کہ تم حقیقت پسند بنو ہر طرح کی سچویشن کے لئے تیار رہو وہ غور سے فاطمہ

بی بی کو سن رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ عورت اسے کبھی غلط مشورہ نہیں دے گی

میں نے تمہارے شوہر کو نہیں دیکھا میں نہیں بتا سکتی کہ وہ کیسا ہو گا۔ مگر اتنا کہہ سکتی ہوں

۔کہ مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے مجھے یقین ہے کہ تمہاری معصومیت اور خوبصورتی اسے

تمہاری طرف راغب کر لے گی بلکہ تم اسے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دو گی۔

تم خود صبر سے کام لینا میری بچی تیری زندگی میں کبھی کچھ اچھا نہیں ہوا اب اللہ تیرے

ساتھ اتنا برا نہیں کرے گا۔

بس تو ہر قسم کی سچویشن کے لیے تیار رہنا وہ تیرا شوہر ہے تیرا سائبان اس کی مرضی کے

خلاف کبھی کوئی کام مت کرنا۔یہ میرا نمبر ہے تیرا شوہر مجھ سے بات کرنے کی اجازت دے تو مجھے فون ضرور کرنا۔انہوں نے ایک چھوٹا سا کاغذ اس کی طرف دیتے ہوئے کہا۔

اپنا بہت سارا خیال رکھنا زندگی رہی تو دوبارہ ضرور ملیں گے وہ اس کا ماتھا چومتے اس کے قریب سے اٹھی۔

جب روح نے ان کا ہاتھ تھاما اور اٹھ کر کھڑی ہوئی اور ان کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

تھوڑی دیر کے بعد اسے بتایا گیا کہ چھ بجے کی فلائٹ سے سے دبئ جانا ہے وہ پریشان سی کھڑی سب کو دیکھ رہی تھی

وہ کیسے کسی دوسرے ملک جا سکتی تھی اس کے پاس کسی دوسرے ملک جانے کے کاغذات ہی کہاں تھے اس کے پاس تو کچھ بھی نہ تھا۔

امی اور ان کی تین بیٹیاں اسے چھوڑنے ایئرپورٹ تک آئی تھی پھر اسے کچھ کاغذات اور ایک فائل دی جس میں نکاح نامہ تھا یہ تو وہ جانتی تھی لیکن دوسرے کاغذات میں پاسپورٹ اور شناختی کارڈ تھا۔

جو کم از کم اس کے نام پر نہ تھا لیکن شناختی کارڈ پر اسی کی تصویر لگی تھی۔یہ سب کچھ جھوٹا تھا

وہ پکڑی جاسکتی تھی لیکن یہاں کیسے پروا تھی اسے غیر قانونی طریقے سے دوسرے ملک بھیجا جارہا تھا۔

ان لوگوں کو اتنی بھی کیا جلدی تھی صبر کر لیتے اس کا شوہر آ گر اتنا خرچہ کرنے کو تیار تھا تو اصلی کارڈ اور پاسپورٹ بھی تو بنوا سکتا تھا۔

پھر کچھ ہی دیر میں کچھ آفیسر اس کے پاس آئے

آپ پریشان نہ ہونا آپ کی مسز کو ہم صحیح سلامت دبئ پہنچا دیں گے وہ فون پر کسی سے بات کر رہا تھا یقینا اس کا شوہر تھا۔

ماریارانیہ اور تانیہ نے سرسری سے اسے گلے سے لگایا وہ رونا چاہتی تھی اپنوں سے جدا ہونے کے غم میں وہ بہت رونا چاہتی تھی۔

لیکن ان تینوں کا رونے کا کوئی پلان نہ تھا لیکن جب امی نے اسے گلے لگایا تو ان کی آواز میں نمی تھی

سن روح میں نے تیرے ساتھ جو کچھ بھی کیا مجھے معاف کر دینا مجھے کبھی بد دعا مت دینا اس کا ماتھا چومتے ہوئے انہوں نے روتے ہوئے کہا اس نے کہاں کبھی امی کا یہ لہجہ سنا تھا۔

اور پھر سب سے مل کر وہ چلی گئ افیسرز نے اسے لا کر جہاز میں بٹھایا۔

اس کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے وہ بالکل اکیلی تھی کوئی نہیں تھا اس کے ساتھ کسی کو نہیں جانتی تھی وہ بس اسے اپنے شوہر کے پاس پہنچنا تھا

وہی اس کا آسرا تھا وہی سہارا تھا۔

❤

اس نے شمس کو بہت سمجھانے کی کوشش کی مگر اس نے ڈیول کی بات نہ مانی شاید وہ اسے ٹھیک سے جانتا نہیں تھا اس کا یہی کہنا تھا کہ ایک تیس بتیس سال کا مرد 45 سال کے آدمی کا کیا بگاڑ سکتا ہے

اور پھر اس نے وہ کیا جو اس 45 سالہ آدمی نے کبھی نہیں سوچا تھا۔

خضر کی سوچ کے مطابق بلیڈ شمس کے جسم پر رینگ رہا تھا کسی سانپ کی طرح اپنی سرخ لکیریں چھوڑتا ہوا۔

لیلیٰ نے اسے ایک ہی بار اس انداز میں دیکھا تھا اس کے بعد وہ ایک مہینہ اس سے دور رہیں

۔

اس نے آج بھی لیلیٰ کو اپنے ساتھ آنے کی آفر کی تھی لیکن اس کے ہاتھ میں بلیڈ دیکھ کر وہ اس کے ساتھ نہ آئی۔

اس نے شمس کے نہ صرف ہاتھوں کی بلکہ پوری جسم کی رگیں کاٹ ڈالیں۔

وہ اس کے سامنے تڑپ تڑپ کر مر رہا تھا لیکن وہ ساتھ والی کرسی پر بیٹھ کر سگریٹ سلگا رہا تھا۔

اس کی چیخیں سن کر اسے عجیب سا سکون مل رہا تھا۔

اس نے اس کی ساری رگیں کاٹ دی لیکن گردن کی رگ نہیں کاٹ پایا کیونکہ وہ اپنے ساتھ صرف تیس بلیڈ لایا تھا اگر ایک بھی فالتو لایا ہوتا تو اسے اتنی دیر اس کی چیخیں برداشت نہ کرنی پڑتی۔

❤

جبکہ دوسری طرف خضر معصومہ کو لانے ایئرپورٹ کے لئے نکل چکا تھا۔

معصومہ نے اس سے کہا تھا کہ وہ اس سے کوریڈور میں بات کرے گی تاکہ اسے کوئی بھی پہچان نہ پائے لیکن خضر کو اپنی بیوقوفی پر بہت افسوس ہو رہا تھا کیونکہ اس نے معصومہ سے اس کی تصویر تک نہ مانگی۔

اب وہ اسے کیسے پہچانے گا۔

چلو یہ بھی شکر تھا کہ اس نے معصومہ سے اس کے کپڑوں کا رنگ پوچھ لیا۔ ورنہ آج تو یقیناً

ڈیول نے اس کا کچھ نہ چھوڑنا تھا ویسے بھی وہ آج بلیڈیوز کر رہا تھا۔

وہ ابھی کھڑا ہر طرف نظریں دوڑا رہا تھا جب نظر سامنے سے آتی ایک معصوم سی لڑکی پر پڑی جو کافی ڈری سہمی تھی۔

اس نے آسمانی رنگ کا عبایا پہنا تھا جس کے ساتھ اس نے ہم رنگ آسمانی رنگ کا ہی اسکاف لیا تھا۔

مل گئی معصومہ۔وہ تیزی سے چلتا ہے اس کے قریب آیا

تم پہنچ گئی میں تو پریشان ہو گیا تھا کہ تمہیں پہچانوں گا کیسے۔خیر وہ پیپرز تو لائی ہو نا تم ۔۔۔؟اس نے فکر مندی سے پوچھا کیوں کہ اگر اس بار پیپرز میں کچھ گڑ بڑ ہو جاتی تو ڈیول اسے نہیں چھوڑنے والا تھا۔

جی ہاں میں پیپر لے آئی ہوں تو آپ ہیں میرے شوہر اس نے حیرانگی سے پوچھا۔

شوہر۔۔۔؟خضر کو جھٹکا لگا

سر آپ مجھے ایئرپورٹ پر لینے آئے گے تو میں آپ کو وہاں کورڈوا ڈ میں مخاطب کروں گی کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ میرے پیچھے کچھ لوگ لگے ہیں۔اسے معصومہ کی فون پر کی گئی گفتگو یاد آئی۔

شوہر۔۔۔۔ہاں شوہر تمہارا گھر پے ہے چلو میں تمہیں اسی کے پاس لے جانے آیا ہوں

پیپرز مجھے دو۔ خضر نے بات سنبھالتے ہوئے پیپر مانگے

نہیں پیپر تو ہیں انہی کو دونگی اس نے معصومیت سے کہا

تم مجھ پر یقین کر سکتی ہو میں اس کا وفادار آدمی ہوں۔ خضر نے کہا

نہیں پیپرز میں انہی کو دوں گی۔ خضر کو لگا کے اس نے ایک بار پھر سے اس سے پیپر مانگے تو

معصومہ رونے لگے گی وہ صرف نام کی معصومہ نہیں پھر وہ سچ میں بہت معصوم تھی

فون پر بات کرنے والی لڑکی تو نہیں لگ رہی تھی وہ تو بہت بولڈ اور ٹیلنٹڈ لگ رہی تھی

❤

وہ آکر گاڑی میں بیٹھے تب بھی روح کافی زیادہ ڈری ہوئی تھی

اب نورمل ہو جاؤ۔ مزید ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے خضر نے اس کی طرف دیکھتے

ہوئے کہا جبکہ اس کی چھٹی حس اسے کچھ غلط ہونے کا اشارہ کر رہی تھی۔

کیا مطلب روح نے معصومیت سے پوچھا

مطلب یہ کہ اب تمہیں ڈرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے محترمہ اپنی اصلیت پر آ

جاؤ۔ اور وہ فائل میرے حوالے کر دو۔۔

خضر سے اب مزید برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بھائی مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا اور میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ یہ فائل میں اپنے شوہر کو دوں گی تو آپ بار بار کیوں مانگ رہے ہیں مجھ سے۔ روح نے اس کی طرف دیکھ کر پریشانی سے کہا کیونکہ اس کی باتیں روح کے سر کے اوپر سے گزر رہی تھی۔

بھائی میں تمہیں بھائی لگتا ہوں۔ خضر نے اسے گھور کے دیکھا کچھ نہیں کہہ رہا میں تمہیں تو ڈیول ہی سنبھالے گا اس نے اکتا کر کہا اور گاڑی کی سپیڈ تیز کر دی۔

جبکہ روح اس کی باتوں کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرنے لگی ڈیول کیا یہ بے ڈنگا نام اس کے شوہر کا تھا لیکن یہ کیسا نام ہے اس نے تو کبھی پہلے نہیں سنا۔

ہو سکتا ہے پیار سے کہتے ہوں روح نے سوچا اور دبئی کی صاف ستھری خوبصورت سڑکوں کو دوڑتے ہوئے دیکھنے لگی۔

جبکہ خضر کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا فون پر تو اس سے کافی بے باکی سے بات کر رہی تھی اور اب وہ اسے بھائی کہہ کے پکار رہی تھی یہ فون والی لڑکی تو ہرگز نہیں لگ رہی تھی۔

سڑک پر چیکنگ پوسٹ دیکھ کر خضر کو اچھا خاصا غصہ آگیا اس کا منہ ویسے بھی بنا ہوا تھا کیونکہ معصومہ اس سے سیدھے طریقے سے بات نہیں کر رہی تھی۔

جس کی وجہ سے وہ کافی زیادہ غصے میں تھا۔

وہ جلدی سے جلدی اسے ڈیول کے سامنے لے کے جانا چاہتا تھا کہ تاکہ وہ خود ہی اس سے بات کر کے فائل معصومہ سے لے کر اس کے حوالے کر دے تاکہ وہ شارف تک وہ فائل پہنچائے۔

وہ ایسا ہی تھا ڈیول اسے جو بھی کام دیتا وہ جلدی سے جلدی اپنا کام ختم کرنے کی کوشش کرتا لیکن اس لڑکی کی وجہ سے وہ اب تک اپنا کام ختم نہیں کر پا رہا تھا اس کا ارادہ معصومہ کو اپنے آدمی کے ساتھ گھر بھیج کر خود جیل جانے کا تھا لیکن وہ تو تب ہوتا جب معصومہ اسے وہ فائل دیتی۔

جبکہ معصومہ نے آگے انہیں کے ساتھ کام کرنا تھا جس کی وجہ سے وہ کسی بھی قسم کی بدمزگی نہیں چاہتا تھا۔

اور اب غصے سے اس کا برا حال ہو رہا تھا

روح پہلے اسے اسی طرح سے غصہ کرتے دیکھتی رہی پھر گاڑی میں رکھیں پانی کی بوتل اٹھا کر اس کی طرف برائی

یہ پانی پی لیں آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا اس نے معصومیت سے کہا

تم اپنا منہ بند کرو اور خاموشی سے بیٹھی رہو وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا

کوئی اس حد تک ایکٹنگ کیسے کر سکتا ہے

برا مت منایئے گا بھائی لیکن غصہ اس سلگتی ہوئی لکڑی کی مانند ہے جو دوسروں کو جلانے سے پہلے خود جلتی ہے۔

پلیز آپ غصہ مت کریں اس میں آپ کا اپنا ہی نقصان ہے میں جانتی ہوں آپ بہت بزی ہیں بہت کام ہو گا آپ کو میری وجہ سے آپ کو اتنی پریشانی ہو رہی ہے وہ بولے جا رہی تھی جب کہ خضر حیرانگی اور پریشانی سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا

لڑکی میری بات سنو تم اپنی یاداشت بھول تو نہیں آئی۔ دیکھو اگر ایسا ہے تو پلیز مجھے بتا دو تمہارا سر کسی بھاری چیز سے تو نہیں ٹکرایا میں تمہیں ابھی ڈاکٹر کے پاس لے کے چلتا ہوں لیکن پلیز اپنی یہ بیکار بے فضول سی ایکٹنگ خبردار جو تم نے ڈیول کے سامنے کی وہ سیدھا شوٹ کر دے گا تمہیں۔

خضر نے اسے تحمل سے سمجھانے کی کوشش کی۔

آپ کیا کہہ رہے ہیں مجھے سمجھ نہیں آرہا اب روح بھی اس کی بہکی بہکی باتوں سے پریشان ہوئی تو آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آ گئے

جبکہ اس کے آنسو دیکھ کر خضر بری طرح سے کھٹکا

کچھ نہیں کہہ رہا بہن جی۔ ہم گھر چلتے ہیں باقی باتیں وہی ہوں گی آپ کے شوہر کے سامنے

خضر نے جیسے ہار مانتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔اس نے نم آواز میں کہا۔ تو خضر کو ایک بار پھر سے اپنے معصوم چہرے کو دیکھنے پر مجبور کر گئی۔

❤

وہ وائٹ پینٹ اور ریڈ شرٹ میں ہونٹوں کو لال لپسٹک سے رنگے بہت حسین لگ رہی تھی۔۔

وہ عام سے حلیے میں بھی غضب ڈھاتی تھی اور اگر اتفاق سے کوئی ڈارک کلر پہن لے تو اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگ جاتے

اور آج اس نے جان بوجھ کر یہ رنگ پہنا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس رنگ میں وہ بے حد حسین لگتی ہے خیر آنے والی لڑکی کو بتانا بھی تو تھا کہ یہاں اس سے زیادہ خوبصورت لڑکی اور کوئی نہیں اور ڈیول صرف اسی کا ہے۔

اس لیے آنے والی لڑکی ان کے ساتھ کام کرنے والے ہر لڑکے کے ساتھ فلرٹ کر سکتی ہے لیکن ڈیول کے ساتھ نہیں کیونکہ اس کا حق صرف اور صرف لیلیٰ رکھتی ہے۔

گاڑی اپنے مقام پر رکی اور خضر تیزی سے گاڑی سے باہر نکل گیا۔

جب کہ وہ حیران پریشان سی اس کے پیچھے آئی۔

تو نظر سامنے خوبصورت نازک سی لڑکی لیلیٰ پر پڑی اسے کچھ اطمینان ہوا یہاں تو لڑکیاں بھی ہیں

وہ لیلیٰ کے سامنے آکر ذرا سا مسکرائی مگر لیلیٰ کا ایسا کچھ بھی کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

ڈیول واپس آگیا۔۔۔۔؟اس نے پوچھا۔

ہاں ابھی کچھ دیر پہلے آیا ہے میں گئی تھی اس کے پاس کہنے لگا ڈسٹرب مت کرو۔

وہ ریسٹ کرنا چاہتا ہے اسی لئے میں باہر آگئی

ٹھیک ہے میں اس سے مل کر آتا ہوں تم میرے ساتھ آؤ اس نے روح کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہا۔

اس نے کہا ہے کہ اسے کوئی بھی ڈسٹرب نہ کرے لیلیٰ نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے ایک سلگتی نظر پاس کھڑی روح پر ڈالی۔

جو کہ آسمانی رنگ کے برقعے اور ہم رنگ اسکاف میں مکمل قید تھی۔ سوائے چہرے کے اس کے جسم کا کوئی بھی حصہ بے لباس نہ تھا۔

خیر لیلی کے لئے یہ کوئی نئی بات نہ تھی دبئی میں زیادہ تر عورتیں ایسے ہی برقعے میں پائی جاتی تھی۔

اس نے مجھ سے کہا تھا کہ میں جیسے ہی آؤں اس سے ملوں۔ اور تمہیں مجھے میرا کام سکھانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہاں پے صرف تم ہی اسے ڈسٹرب کرتی ہو۔ باقی ہم سب تو اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔

اب خضر کو کسی نہ کسی پہ تو اپنا غصہ نکالنا ہی تھا تو لیلیٰ ہی سہی۔

جبکہ اس نئی لڑکی کے سامنے اتنی بے عزتی کے بعد لیلیٰ بالکل اپنے شرٹ کے کلر کی طرح ہو چکی تھی۔

❤

آو خضر ایک کام کہا تھا تم سے وہ بھی ڈھنگ سے نہیں ہوا خضر کو اپنے کمرے میں آتے دیکھ کر ڈیول نے کہا۔

کیا مطلب میں کچھ سمجھا نہیں۔

خضر کو اس نے صرف اور صرف معصومہ کو ایئرپورٹ سے لانے کا کام دیا تھا وہ تو اس نے بالکل ٹھیک طریقے سے کیا اب کون سے کام کی بات کر رہا تھا وہ خضر کچھ سمجھ نہیں پایا۔

میں نے اکرم کو بھیجا ہے معصومہ کو ایئرپورٹ سے لانے کے لیے تم جس لڑکی کو لے کے آئے ہو وہ کوئی اور ہے۔

ابھی وہ خضر کی طبیعت صاف کرنے ہی والا تھا کہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی پورے حال کا جائزہ لیتی وہ کمرے میں داخل ہوئی

کیا مطلب یہ وہ لڑکی نہیں ہے خضر نے آہستہ آواز میں کہا

اس کے پاس وہ فائل ہے یہ کہہ رہی تھی کہ وہ تمہیں دے گی۔ روح خضر کے قریب آ کر کھڑی ہوئی تو وہ کہنے لگا۔

جبکہ روح کا سارا دھیان سامنے کھڑے آدمی پر تھا۔

کہتے ہیں نکاح کے دو بول میں بہت میں بہت طاقت ہوتی ہے لیکن گھر سے لے کر یہاں تک اس نے اپنے شوہر کے بارے میں کچھ محسوس نہ کیا وہ تو اسے سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

لیکن اب تو اس کے چہرے سے نظریں ہٹانا بھی نا ممکن لگ رہا تھا۔

وہ شہزادہ نہیں بلکہ شہزادوں کو مات دینے والوں میں سے تھا۔ بلکل ٹھیک کہتی تھی فاطمہ بی بی اس کی زندگی میں کوئی شہزادہ ہی آئے گا۔

آج اسے یقین آچکا تھا کہ اس کی قسمت اتنی بھی بری نہیں ہے جتنی کے سب کہتے ہیں۔

اسے تو خوش ہونا چاہیے تھا لیکن نہ جانے کیوں اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

وہ اس کے سامنے کھڑا اس سے نہ جانے کیا بات کر رہا تھا لیکن روح تو بس اس کے گال پر نمایاں ہونے والا وہ ڈمپل دیکھتی جو بولتے ہوئے اس کے گال پر روشن ستارے کی طرح چمکتا۔ اور پھر جب وہ خاموش ہوتا تب وہ ستارا بھی خاموش ہو جاتا۔

دیکھو تمہیں یہاں نہیں آنا تھا تم غلط سے یہاں آگئی ہو۔ تمہیں اپنے گھر جانا چاہیے تھا لیکن فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے خضر تمہیں چھوڑ آئے گا

وہ اس کے قریب کھڑا آہستہ سے اسے بتانے لگا۔

لیکن پھر اس نے نوٹ کیا کہ یہ لڑکی تو اس کی باتوں پر بالکل دھیان نہیں دے رہی۔

تم سن رہی ہو نا میں کیا کہہ رہا ہوں اس بار ذرا اونچی آواز میں بولا نار وح جیسے خیالوں کی دنیا سے باہر نکلی۔

یہ کاغذات۔روح کو کچھ سمجھ نہ آیا تو فوراً اپنے ہاتھ میں رکھے نکاح نامہ کے پیپرز اسے دکھانے لگی۔

یہ کیا ہے۔۔؟وہ ذرا سا الجھا لیکن اس کے ہاتھ سے پیپرز لے لئے۔

یہ ایک نکاح نامہ تھا۔یقیناسامنے کھڑی اس لڑکی کا تھا۔

روح نور۔اس نے اس کا نام لے کر اس کی طرف دیکھا۔

جی۔مجھے تو سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ میں آپ کے پاس پہنچوں گی بھی کے نہیں بہت ڈر لگ رہا تھا آپ کو پتہ ہے جہاز کتنا بڑا تھا وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کھول کر اسے بتا رہی تھی جبکہ اس کا سارا جسم لرز رہا تھا۔میں تو پہلے کبھی بیٹھی بھی نہیں ابھی بھی ہاتھ کانپ رہے ہیں۔

وہ ذرا سا مسکرا کر بولی وہ کیا بول رہی تھی وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

سامنے کھڑا آدمی اس کا شوہر تھا اس کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا تو کیا وہ یہ نہ جانتا ہو گا

کہ وہ پہلی دفعہ سفر کرنے پر گھبرائی ہوئی ہے۔

لیکن پھر بھی روح کا دل چاہا کہ آج اس کے سامنے کھل کر سب کچھ بتادے اس نے کتنی تکلیفیں سہی ہیں بات بات پر گالی بات بات پر مار پیٹ پچھلے 19 سال سے وہ کتنی اذیت سہ رہی ہے۔یہی تو تھا اس کا ہمدرد یہی تو تھا اس کا اپنا۔اسی کے سامنے تو کھلنا تھا اسے۔اسے ہی تو اپنے دل کا حال بتانا تھا۔

وہی تو تھا اس کا سائبان اس کا شوہر اس کا سب کچھ۔

اب ڈر نہیں لگ رہا۔آپ مل گئے نا اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے لیکن پھر بھی اس کو دیکھ کر وہ مسکرائی۔

او محترمہ کیا بول رہی ہو تم خضر جو نہ جانے کب سے اس کی باتوں سے تنگ آیا ہوا تھا اب مزید اس غلط فہمی کو ہوا نہیں دے سکتا تھا۔

خضر ویٹ۔تم بیٹھو۔اس نے خضر کو روک کر روح کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

وہ آنکھوں سے آنسو صاف کرتی مسکراتی ہوئی بیٹھی۔

تم نے کچھ کھایا۔اس نے آرام سے روح کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔وہ سمجھ چکا تھا کہ یہ لڑکی اس سفر سے کافی گھبرائی ہوئی تھی ہے اور اگر اب وہ اسے یہ کہتا کہ وہ اس کا شوہر

نہیں بلکہ ایک ڈان ہے اور وہ غلط پتے پر پہنچائی ہے تو وہ مزید گھبرا سکتی تھی۔

اسی لئے وہ اسے تحمل سے اس سے بات کر رہا تھا

اکبر سے کہوں کہ کھانے کے لئے کچھ لے کے آئے تم آرام سے کھانا کھاؤ پھر بات کرتے ہیں اس نے نرمی سے روح کو کہا اور خضر کو لے کر باہر نکل آیا

❤

یہ نکاح نامہ لو اور پتہ کرو اس لڑکی کا شوہر کہاں ہے۔اس طرح سے کرتا ہے کوئی۔ایسے کیسے اکیلے بھیج دیا لڑکی کو۔

ہاں بیچاری کتنی ڈری ہوئی ہے وہ ڈیول کی وجہ سے اس سے سختی سے بات کر رہا تھا اب نورمل ہو گیا کیوں کہ ڈیول خود اس سے اتنی۔نرمی سے بات کر رہا تھا تو وہ کیا پاگل تھا اتنی معصوم لڑکی سے اتنی سختی سے پیش آتا۔

میں پتا کرواتا ہوں اس کے شوہر کا تب تک ہم اس لڑکی کو نہیں بتائیں گے کہ وہ انجان لوگوں کے پاس ہے۔

اور لیلیٰ سے بھی کہو نورمل انسانوں کی طرح اس کے قریب رہے۔ضروری نہیں کہ جیسا ہم سوچ رہے ہو وہ ایسی ہی ہو اس بار ڈیول کے لہجے میں کچھ اور تھا

مطلب میں کچھ سمجھا نہیں خضر کو یہ بات کہتے ہوئے ہمیشہ ہی شرمندگی ہوتی تھی لیکن وہ بھی کیا کرتا ڈیول ہمیشہ ادھی بات چھوڑ دیتا تھا

ضروری نہیں کہ معصوم چہروں کے پیچھے لوگ بھی معصوم ہوں یہ ہمارے کسی دشمن کی چال بھی ہو سکتی ہے

لیلیٰ سے کہنا اکرم آجائے تو فائل لے کر جیل چلی جائے

اس نے خضر کا کندھا تھپتھپایا اور باہر نکل گیا۔

ایک ہی دن میں زندگی کتنی حسین لگنے لگی تھی۔

اس کا شوہر نہ صرف دیکھنے میں اچھا تھا بلکہ بات بھی کتنی محبت سے کرتا تھا۔

یہاں تو سب ہی لوگ عربی میں بات کرتے ہیں۔ لیکن وہ اس سے اردو میں ہی بات کر رہا تھا۔

امی اتنی اچھی کیسے ہو گئی کہ اس کی شادی اتنی حسین آدمی سے کر دی تو کیا انہیں تب اپنی بیٹیوں کا خیال نہ آیا تھا۔

یا سچ میں وہ اس کی بھلائی چاہتی تھی۔

وہ اپنی سوچوں الجھی پورا حال دیکھ چکی تھی۔

اسے تو گھر ہی لگ رہا تھا۔ لیکن کھانا رکھ کے جانے والے آدمی نے اسے بتایا تھا کہ یہ گھر نہیں ہے بلکہ کام کی جگہ ہے۔ کمرے میں آرام کرنے کے لیے بھی کوئی چیز نہ تھی سوائے کرسی کے

وہ اسے جس کمرے میں چھوڑ کر گیا تھا وہیں بیٹھی گئی۔

آگے پیچھے جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اگر وہ اپنے شوہر کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرتی اور وہ اس سے روٹھ جاتا تو۔۔۔۔؟

ابھی تو وہ ٹھیک سے جانتی بھی نہیں تو کیسے مناتی وہ اسے۔

اس نے کہا تھا تم کھانا کھا کر یہی آرام کرو واپس آ کے باتیں کریں گے۔

میں کیا بات کروں گی ان سے۔ وہ شرماتی گھبراتی بیٹھ کے سوچتی رہی۔

کیا پہلے بھی بے وقوفوں کی طرح بولنا شروع ہو گئی اب نہیں بولوں گی ایسے۔ سوچ سمجھ کر بات کروں گی وہ یہ نہ سمجھے کہ میں پاگل ہوں۔

❤

میں آپ کی کچھ مدد کر دوں۔ اس نے یہاں ایک چیز جو بہت زیادہ نوٹ کی وہ یہ تھی ایک آدمی ہال صاف کرنے کی چیزیں لے کے کھڑا تھا۔

اور ہر پانچ دس منٹ کے بعد صفائی کرنا شروع کر دیتا۔

جب کہ روح کو تو ہال بہت صاف ستھرا لگ رہا تھا شاید ایسی آدمی کی محنت کا کمال تھا۔

نو میم ہم کر لینگے آپ آرام کریں۔

آدمی کا لہجہ عربی لیکن بات وہ اردو میں کر رہا تھا۔

یہاں پہ سب لوگ اردو میں بات کرتے ہیں۔۔۔؟اس سے رہا نہ گیا تو پوچھنے لگی۔

جی میم یہاں سب ہی لوگ اردو میں بات کرتے ہیں جس کو اردو نہیں آتی وہ سیکھ لیتا ہے

جیسے میں نے سیکھی۔

ڈیول اپنے سارے کام اردو میں کرواتے ہیں۔

تاکہ مخالف پارٹی ہمیں نہ سمجھ سکے۔

سامنے کھڑے آدمی نے اسے تفصیل سے سمجھایا۔شاید اسے ابھی تک یہ بات پتا نہیں تھی

کہ وہ معصومہ نہیں بلکہ کوئی اور ہے

حسن تم جاؤ میں ان سے بات کرتی ہوں

روح نے مڑ کر دیکھا تو صبح دروازے والی لڑکی کھڑی تھی لیکن اب اس کے کپڑے کچھ اور تھے

اسے دیکھ کر ذرا مسکرائی اور اشارے سے اسے اندر کمرے میں بلایا روح بھی اس کے پیچھے چل دی

نام کیا ہے تمہارا اسنے مسکرا کر پوچھا تو روح بھی ذرا سا مسکرائی

روحِ نور

میں لیلیٰ ہوں یہاں کام کرتی ہو

تمہارا نکاح کیسے ہوا میرا مطلب ہے تم اپنے شوہر کو پہچان نہیں پائی۔ لیلیٰ کو اس لڑکی کے بارے میں پوچھنے کے لئے کہا گیا تھا سو وہ نورملی اپنا کام کرنے لگی۔

یارم نے اس پر سختی کرنے سے منع کیا تھا۔

کیونکہ اس کا ارادہ اس لڑکی کو صحیح سلامت اس کے گھر تک پہنچانا تھا۔

جی وہ دراصل فون پر نکاح ہوا تھا میں نے دیکھا نہیں ان کو اس لئے پہچان نہیں پائی۔

مطلب تم نے اس کی کوئی تصویر بھی نہیں دیکھی تھی آئی مین پہلے لڑکی سے پوچھا جاتا ہے

کہ تم شادی کرنے کے لیے تیار ہو تصویر دکھائی جاتی ہے بات وغیرہ ہوتی ہے فون پر۔

نہیں ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔مجھے تو نکاح سے ایک دن پہلے پتہ چلا تھا کہ میرا نکاح ہے روح نے مسکراتے ہوئے بتایا جیسے اپنا ہی مزاق بنا رہی ہو۔

اوا چھا یعنی ارینج میرج ہے لیلیٰ نے اس کے احساس کمتری دور کرنے کی کوشش کی

جی وہ بس اتنا ہی بولی

او کے دن مجھے تمہارا پاسپورٹ اور آئی ڈی کارڈ مل سکتا ہے۔

لیلی مطلب کی بات پر آچکی تھی

جی میں دیتی ہوں لیکن وہ اصل نہیں ہے یہ تو آپ جانتی ہی ہوں گی وہ کچھ کنفیوز ہو کر بولی

اصل نہیں ہے۔۔۔؟تم یہاں کیسے آئی پھر لیلیٰ کو جھٹکا لگا

وہ سب کچھ تو مجھے نہیں پتا یہ سب کچھ تو میرے شوہر ہی جانتے ہوں کہ آپ ان سے پوچھیں اس نے اپنا پاسپورٹ آئی ڈی کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

جبکہ لیلی اپنا گھومتا ہوا سر لے کر باہر نکل گئی۔

❤

اس کا مطلب وہ لڑکی غیر قانونی طریقے سے یہاں آئی ہے

اور اس کا یہ شوہر رمیز شیخ اس نام کا کوئی آدمی نہیں ہے اس شہر میں

اور میں نے ایئرپورٹ سے بھی پتہ کیا ہے اس نام کی کوئی بھی لڑکی دبئی آئی ہی نہیں

اور نہ ہی اسے لینے کوئی ایئرپورٹ آیا تھا اور نہ انتظامیہ میں کوئی رپورٹ درج ہوتی

آئی ڈی کارڈ پر کیا نام لکھا ہے اور پاسپورٹ کہاں ہے اس لڑکی کا لیلیٰ خضر نے پوچھا

ہاں میں نے لے لیا تھا یہ ہے اپنے ہاتھ میں پکڑا پاسپورٹ اور آئی ڈی کارڈ اس کے حوالے

کیا

جس پر تصویر تو اسی کی لگی تھی لیکن نام کسی اور کا درج تھا

مجھے تو یہ کوئی گیم لگ رہا ہے شارف نے کہا جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی جیل سے چھوٹ کر آیا

تھا

گیم تو ہے یہ لیکن ہمارے ساتھ نہیں اس لڑکی کے ساتھ

اس لڑکی کے گھر والوں کے بارے میں پتہ کرواؤ۔

اس گیم میں اس کے گھر والے بھی شامل ہیں

اس نے تحمل سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

مطلب تمہیں لگتا ہے کہ اس لڑکی کے گھر والوں نے ہی اسے یہاں بھیجا ہے۔

خضر نے بات میں حصہ لیا

مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہے

خیر لیلیٰ آج کی رات اسے اپنے ساتھ لے جاو اس نے لیلیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

نہیں ڈیول میں تو کلب جانے والی ہوں اور میرا تو کافی دیر تک وہاں رہنے کا ارادہ ہے یہ اکیلی میرے گھر میں کیا کرے گی اور اسے دیکھ کر لگتا نہیں ہے کہ یہ میرے ساتھ کلب آنا چاہے گی۔ لیلیٰ نے پریشانی سے کہا جو بہن جی ٹائپ کو اپنے ساتھ کلب تو نہیں لے جا سکتی تھی

۔میرے ساتھ بھیج دو شارف نے ذرا شرارتی مگر کم آواز میں کہا

جس پر خضر نے اسے گھور کر دیکھا یقیناً ڈیول نے نہیں سنا تھا اگر سن لیتا تو اس کا قورمہ بنا دیتا

معصومہ کا کیا انتظام کیا ہے آج کی رات ڈیول نے پوچھا

نئی لڑکی ہے اس طرح اسے چھوڑ تو نہیں سکتے اس لیے میں نے گودام میں اس کا انتظام کروایا تھا اس کے بابا بھی وہیں رہتے تھے اس کا کہنا ہے کہ جہاں اس کے بابا رہتے تھے یہ وہی رہنا چاہتی ہے خضر نے تفصیل سے بتایا

وہاں پر بھی اس لڑکی کو نہیں رکھ سکتے وہاں اسلحہ ہے اسلحہ دیکھ کر کہیں کچھ گڑبڑ ہی نہ

ہو جائے لیلیٰ نے کہا

اور کسی ہوٹل میں بھی نہیں رکھ سکتے اگر پولیس کو شک ہو گیا تو مزید مصیبت شارف نے کہا

ٹھیک ہے یہ میرے ساتھ رہ گئی ڈیول نے کچھ سوچتے ہوئے تینوں کے سر پر دھماکہ کیا

تمہارے ساتھ کیوں رہے گی وہ لیلیٰ نے اپنا غصہ دباتے ہوئے کہا

لیلیٰ میں تمہارے آگے جواب دہ نہیں ہوں اور یہ بات آخری بار بتا رہا ہوں۔

اسے لگتا ہے کہ میں اس کا شوہر ہے اگر میرے ہوتے ہوئے وہ کہیں بھی اور گئی تو مزید مسئلہ بن جائے گا

میں گناہ گار بندہ ہوں اس لڑکی کے ساتھ کچھ بھی برا نہیں ہونے دے سکتا اور اس کی مدد نہ کر کے مزید گناہگار نہیں ہو سکتا

اسے صحیح سلامت اس کے گھر پہنچاوں گا۔

تب تک اس لڑکی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ ہم کیا کرتے ہیں اور کون ہیں۔

نورمل انسانوں کی طرح اس کے ساتھ رہو خاص کر کے تم اس نے لیلی کو گھورتے ہوئے کہا۔

لیکن وہ تمہیں اپنا ہز بنڈ سمجھتی ہے ڈیول اس نے ہز بنڈ پر زور دیتے ہوئے کہا

ہاں لیکن میں اس سے اپنی بیوی نہیں سمجھوں گا میری نظر میں وہ کسی اور کی بیوی ہے اور

ہم تب تک اس کی غلط فہمی ہم دور نہیں کر سکتے جب تک یہاں سے چلی نہیں جاتی۔

اگر کسی کو پتا چل گیا کہ یہاں کوئی انجان لڑکی ہمارے ساتھ ہے سب سے پہلے انسپیکٹر

صارم الرٹ ہو گا۔

وہ تو پہلے ہی ہمارے پیچھے پڑا ہے

صرف ایک موقع کی تلاش میں ہے وہ صرف ایک

وہ بھی تم میں سے کسی کی نہیں بلکہ میری ایک غلطی پر نظر رکھے ہوئے ہے اور میں اسے

موقع نہیں دے سکتا۔

اور اگر لڑکی کو پتہ چل گیا کہ ہم کون ہیں تو سب سے پہلے یہ پولیس میں جائے گی۔

مجھے سمجھ میں نہیں آتا انسپیکٹر صارم تمہارے پیچھے کیوں پڑا ہے ہم سب بھی تو ہیں میں

کتنی بار اس کا دھیان تمہارے اوپر سے ہٹا کر اپنے طرف دلانے کی کوشش کی لیکن پھر

سے وہ تمہارے خلاف ثبوت کیوں ڈھونڈنے لگتا ہے انسپکٹر صارم ہمیں کیوں کچھ نہیں

کہتا

کیونکہ اگر درخت سے سارے پتے اتار کر پھینک بھی دیے جائیں تو بھی درخت نئے پتے اگالیتا ہے۔ لیکن اگر اسی درخت کو زمین سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے تو وہ بنجر ہو جائے گا اور اس کے سب پتے سوکھ جائیں گے انسپیکٹر صارم کی نظر درخت پہ ہے پتوں پر نہیں

وہ صبح دس بجے سے لے کر اب تک اسی کمرے میں بیٹھی تھی۔ وہ سفر کی وجہ سے اتنی تھکی ہوئی تھی لیکن پھر بھی یہاں پر کوئی آرام کرنے کے لئے جگہ نہ تھی اسے آرام کرنے کی عادت بھی نہ تھی سارا دن تو وہ کسی نہ کسی کام پر لگی رہتی اور اب بھی کمرے میں گھوم رہی تھی جب آہیستہ سے دروازہ کھٹکھٹا کر وہ اندر آیا

گھر چلیں لہجے میں اب بھی وہی نرماہٹ تھی

وہ مسکرائی۔

جی چلیں

اس نے صبح سے وہی برقہ پہن رکھا تھا

وہ اپنا سامان اٹھانے لگی تو یارم نے اسے منع کر دیا

تم رہنے دو میرا آدمی لے آئے گا اسے چلنے کا اشارہ کر کے وہ آگے چل دیا وہ بھی جلدی سے اس کے پیچھے آئی

وہاں کھڑے آدمی نے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا۔

ٹی وی ڈراموں میں اسی طرح سے نوکروں کو دروازہ کھولتے دیکھتی تھی آج اپنے لیے ایسی خاطر تواضو دیکھ کر اس کی ہنسی نکل گئی

پھر دھیرے سے تھینک یو بول دیا

گاڑی میں ان دونوں میں کوئی بات نہ ہوئی

پھر ایک جگہ یارم نے گاڑی روکی اور گاڑی سے نکل کر نہ جانے کہاں چلا گیا

آگے پیچھے نظر دوڑاتی جب روح کی نظر سڑک پر گئی اس نے جب چھوٹے چھوٹے بچوں کو سڑک پر لیٹے ہوئے دیکھا تو سوچنے لگی

یا اللہ یہ سب ضرور میری طرح یتیم ہوں گے بچوں کی بے بسی دیکھا اسے اپنا بچپن یاد آنے لگا

اسے پتہ بھی نہ چلا کہ کب یارم گاڑی میں آ کر بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ ہو گئی

خاموشی طویل تھی۔

لگتا ہے ہوا پانی بدلنے کی وجہ سے تمہاری طبیعت خراب ہو رہی ہے کب سے اس کی سوں

سوں کی آواز سنتا بولا

نہیں میں تو بالکل ٹھیک ہوں اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا

اوّا چھا تم رو رہی ہو۔۔یارم نے اب اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

کیوں رو رہی ہو تم یارم خود بھی سمجھ نہ پایا کہ یہ سوال اس نے کیوں پوچھا ہے شاید اس نے

اس طرح سے کسی کو کبھی روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا

وہاں چھوٹے بچے۔۔۔اس نے بات ادھوری چھوڑ دی

کیا پاکستان میں بیکاری نہیں ہیں۔۔۔؟اس نے آرام سے پوچھا

ہیں لیکن سڑک پے نہیں سوتے۔وہ اس سے یہ نہیں کہہ پائی کہ وہ کبھی گھر سے باہر نکل

کر سڑکوں پر ایسے سوتے کسی بیکاری کو دیکھ نہیں پائی۔

ہمم

خاموشی ایک پر پھر سے چھا گئی

گاڑی ایک بلڈنگ کے قریب آکر رکی۔

یہاں سے اندر چلی جاو یہ چابی پکر و فلیٹ نمبر 8 اور یہ کھانا بھی لے جاؤ۔ میں گاڑی پارک کر کے آتا ہوں

یارم نے اسے چابی اور کھانا پکڑاتے ہوئے کہا

وہ فوراً گاڑی سے باہر نکل گئی۔

لیکن اندر نہیں گئی بلکہ وہیں کھڑا ہو کر اس کا انتظار کرنے لگی۔

وہ اسے یہ کیسے کہتی کہ اسے اکیلے جانے میں ڈر لگتا ہے کیا سوچے گئے وہ کہ یہ ہر چیز سے ڈرتی ہے۔ اسی لئے وہیں رک کر اس کا انتظار کرنے لگی

تقریباً چار پانچ منٹ میں وہ اس کے ساتھ آکر رکا

وہ میں آپ کا انتظار کر رہی تھی اس نے پوچھا نہیں لیکن پھر بھی روح بتانے لگی

ٹھیک ہے چلو۔ اس کے ہاتھ سے چابی لے کر وہ آگے کی طرف چلنے لگا۔

ایک نیا سفر تھا اس کے لیے وہ اس کی قدم سے قدم ملا کر چلنے لگی۔

اس نے لفٹ کا بٹن پریس کیا۔ لفٹ نے انہیں ان کی منزل تک پہنچایا۔ وہ اس کی ہر حرکت کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے کو دیکھ کر بار بار ایک عجیب سی شرم اسے آگھیرتی تھی۔۔ کبھی وہ شرماتے ہوئے اپنی انگلیاں چٹکتی۔ کبھی اپنی آنے والی زندگی کا سوچ کر مسکراتی۔ لیکن وہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی انجان بنا رہا۔

❤

اس نے آکر فلیٹ کا دروازہ کھولا فلیٹ بہت برا نہ تھا دروازے پر رک کر ایک ہی نظر میں اس نے سارا فلیٹ دیکھ لیا۔

دو بیڈ روم ایک کچن باتھ روم کا دروازہ کہیں نہیں تھا ضرور بیڈ روم کے ساتھ تھے۔ لیکن فلیٹ بالکل صاف ستھرا تھا

تم یہاں بیٹھو میں کھانا نکل کے لاتا ہوں اس نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا

آپ کیوں کریں گے میں کرتی ہو نا یہ تو عورتوں کے کام ہیں اس نے جلدی سے اس کے ہاتھ سے کھانے کے شاپر لئے اور اوپن کیچن کی طرف آگئی

یار م کچھ نہیں بولا کیونکہ وہ کسی بھی طرح اسے شک میں نہیں ڈال سکتا تھا

جبکہ اس کی نظریں کچن کی طرف تھی

پورے گھر کی طرح یہ بھی صاف ستھرا تھا اس کا مطلب تھا کہ اس کا شوہر صفائی پسند ہے

روح نے اچھی بیویوں کے طرح جلدی سے یہ بات اپنے دماغ میں بٹھالی

پھر کھانا برتنوں میں نکال کر لائی

دونوں نے آرام سے کھانا کھایا

نہ جانے اس ڈش کا کیا نام تھا مگر تھی بہت مزے کی

وہ یہ تو نہیں جانتا تھا کہ اسے کیا پسند ہے اور کیا نہیں لیکن پھر بھی وہ اپنی طرف سے ایسی

چیز لے کے آیا تھا جسے وہ سکون سے کھالے اور ایسا ہی ہوا تھا

اس نے سکون سے کھانا کھایا اور پھر برتن نہ صرف وہاں سے اٹھ کے لے گئی بلکہ اچھے

سے دھو کر واپس اسی جگہ پر رکھ کر باہر آئی

آپ چائے پیتے ہیں۔۔۔؟ یار م کھانا کھا کر آرام سے آنکھیں بند کر کے صوفے سے ٹیک

لگا کر بیٹھا تھا جب پیچھے سے نرم سی آواز سنی

ہاں۔اسے سوال عجیب لگا لیکن پھر جواب دیا شاید وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی تبھی بے

تکے سوال پوچھ رہی تھی

میں بناؤں آپ کے لیے۔۔۔۔؟اس نے پیار سے پوچھا۔

ہاں بناؤ وہ اس وقت تنہائی چاہتا تھا اب وہ اسے کسی بھی بہانے سے میسر ہو کیا فرق پڑتا ہے

لیکن اس کی بات سن کر روح خوشی سے اٹھی اور چائے بنانے چلی گئی

اور پھر اگلے پانچ منٹ بعد وہ چائے کے ساتھ حاضر تھی

وہ ویسے بھی رات کو چائے پینے کا عادی تھا لیکن ہمیشہ وہ خود بناتا تھا آج پہلی بار کسی

دوسرے کے ہاتھ کی چائے پینے جا رہا تھا

تم اس کمرے میں سو جانا میں اس کمرے میں سوؤں گا اسنے چائے پیتے ہوئے کہا

کیا مطلب میں کچھ سمجھی نہیں چہرے کی رونق غائب ہوئی تھی۔

میرا مطلب ہے مجھے کچھ کام کرنا ہے تم بیکار میں ڈسٹرب ہو گی ویسے بھی سفر سے تھکی

ہوئی ہو تم اس کمرے میں جا کر آرام کرو میں اپنا کام ختم کر لوں۔

جی اچھا۔ وہ کہہ کر چائے کے کپ اٹھانے لگی۔

یہ رہنے دو میں اٹھا لوں گا تم جاؤ آرام کرو وہ ہمیشہ سے اپنے کام خود کرتا تھا۔

میرے ہوتے ہوئے آپ کام کیوں کریں گے۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بولی اور کپ اٹھا کر

کچن میں چلی گئی۔

تقریبا پانچ منٹ کے بعد گیلے ہاتھ اسکارف سے صاف کرتی باہر نکلی۔اس نے اپنا برقعہ اب تک نہ اتارا تھا

ایک بات کہوں آپ سے کمرے میں جاتی ہوئی واپس پلٹی کہو۔یارم نے اس تھوڑی دیر میں یہ اندازہ لگایا تھا یہ لڑکی بہت شرمیلی اور بہت باتونی ہے۔

مسکرانا صدقہ جاریہ ہے۔وہ بنا پلٹے فوراً اپنے کمرے کی میں چلی گئی

جبکہ یارم نے اپنے گال پے ابھرنے والے بے ساختہ ڈمپل کو بڑی مشکل سے روکا تھا

صبح یارم کی آنکھ کھلی تو پورے گھر میں خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

وہ آرام سکون سے اٹھا فریش ہو کر باہر آیا تو اس کے اندازے کے عین مطابق روح کیچن میں گھسی کچھ کر رہی تھی

اپنے اس فلیٹ میں اس نے آج تک اپنے علاوہ کسی دوسرے وجود کو اتنی صبح نہ دیکھا تھا۔

وہ شروع سے ہی اس طرح سے رہتا تھا کہ کوئی اسے پہچان نہ پائے یہ فلیٹ جس بلڈنگ میں تھا وہاں پر بہت ساری فیملیز رہتی تھی جن میں زیادہ تر انڈین اور پاکستانی تھی۔

ان سب کو یارم کے بارے میں کچھ بھی پتہ نا تھا اگر کسی کو کچھ پتا تھا تو بس اتنا کے ایک لڑکا ہے جو یہاں رہتا ہے۔اور چھوٹی موٹی جاب کرتا ہے۔یارم کا ریکارڈ اتنا صاف تھا کہ آج

تک پولیس اس تک نہ پہنچ پائیں

مگر انسپکٹر صارم کی محنت اور لگن ہی تھی جس نے اسے اس تک پہنچنے میں اس کی مدد کی۔

وہ خود بھی انسپکٹر صارم کو اس کی ہمت اور قابلیت کی داد دیتا تھا۔

ارے آپ اٹھ گئے آپ بیٹھے میں ناشتہ لگاتی ہوں۔وہ کچن سے باہر ٹیبل تک آئی تو اسے

دروازے پر کھڑا دیکھ کر بولی

ویسے مجھے پتہ نہیں ہے کہ آپ صبح ناشتے میں کیا پسند کرتے ہیں لیکن پھر بھی میں نے

پراٹھے بنائے ہیں۔

لیکن آپ کہنگے تو کچھ اور بھی بنادوں گی۔

اس وقت وہ بناعبایا کہ کالا چوڑی دار پاجامہ اور سرخ قمیض پر کالا دوپٹہ سلیقے سے سر پہ

جمائی کھڑی تھی۔

ہاں مگر کپڑے اس کے لحاظ سے تھوڑے لوز تھے۔

سفید رنگت کالی آنکھیں۔لمبے بال جو دوپٹے سے باہر کمر سے نیچے جھول رہے تھے۔وہ

بہت خوبصورت تھی لیکن یارم جتنی نہیں ہاں لیکن اس کے چہرے کی معصومیت

خوبصورت سے خوبصورت انسان کو مات دینے کے لیے کافی تھی۔

نہیں۔میں یہ کھالوں گا۔تھنک یو میرے لئے ناشتہ بنانے کے لیے اور سوری تمہیں میرے لیے اتنی زحمت کرنی پڑی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ اتنا کیوں بولنے لگا ہے وہ تو ضرورت سے زیادہ کبھی نہیں بولتا تھا

ارے زحمت کیسی اب یہ سب کچھ مجھے ہی تو کرنا ہے۔

صفائی کے لیے کون آتا ہے میرا مطلب ہے گھر کی صفائی کون کرتا ہے۔

وہ کھانے کے لئے بیٹھا تھا جب روح نے پاس بیٹھ کر سوال پوچھا۔

میں خود میں اپنے گھر کے سارے کام خود کرتا ہوں مجھے دوسروں لوگوں کے کیے گئے کام پسند نہیں آتے اور دوبئ میں آسانی سے نوکر ملنا بھی بہت مشکل ہے۔

یہاں تقریباً سب ہی لوگ اپنے کام خود کرتے ہیں۔

اور کھانا بھی خود بناتے ہیں۔۔۔؟روح نے حیران ہو کر پوچھا

زیادہ تر خود ہی بناتا ہوں اور اگر دیر ہو جائے تو باہر سے لے آتا ہوں۔

بس اتنا کہہ کر وہ ناشتہ کرنے لگا۔مگر اسے یہ نہیں کہہ پایا کہ اسے خاموشی میں کھانا کھانا پسند ہے۔وہ بس اس لڑکی کو یہ نہیں بتانا چاہتا تھا کہ وہ ایک ڈان ہے اور یہ لڑکی غلط ایڈریس پر پہنچی ہے۔

لیکن اس کے لیے اس لڑکی سے باتیں کرنے ضروری تو نہ تھی۔وہ کیوں اسے اپنی پرسنل باتیں بتا رہا تھا رات میں اس نے جب کہا کہ وہ دوسرے کمرے میں سو جائے تو اس کی اداسی کیوں اس سے پریشان کر گئی تھی۔

خوبصورت سے خوبصورت لڑکی اس کی زندگی میں آئی تھی اس نے پلٹ کر کبھی ان کی طرف دیکھا بھی نہیں۔لیلی اس کی ایک نظر پہ بیٹھی تھی لیکن اس نے لیلیٰ کو کبھی اتنی اہمیت نہ دی۔

لیکن اس لڑکی کی صرف اداسی اسے پریشان کر رہی تھی وہ چاہتا تھا کہ جس طرح سے یہ لڑکی ہنستی کھیلتی یہاں آئی ہے اسی طرح سے اپنے گھر پہنچ جائے ہاں وہ بس اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دینا چاہتا تھا اس کی معصومیت کو برباد نہیں ہونے دینا چاہتا تھا بس یہی تو وجہ تھی۔

کیسا بنا ہے۔۔۔؟اپنی سوچوں میں وہ بیٹھا آرام سے ناشتہ کر رہا تھا جب اچانک سے روح کی آواز بہت قریب سے محسوس ہوئی۔

وہ ایکسائٹڈ سی کھڑی اس سے پوچھ رہی تھی۔

اچھا بہت اچھا بس اتنا سا بول کر وہ پھر سے ناشتہ کرنے میں مگن ہو گیا

میں آپ کے لیے روز بناؤں ایک بار پھر سے وہ ایکسائیڈ سی اس سے پوچھنے لگی۔

روز۔۔۔؟ہاں روز بناؤ۔وہ کیوں اسے بتا نہیں پا رہا تھا کہ وہ صرف ایک یا دو دن اس کے ساتھ رہے گی پھر تو اسے جانا ہے اپنے گھر جہاں اس کا اصل شوہر ہے۔

میں کام پر جا رہا ہوں تم یہیں رہو میں جلدی واپس آنے کی کوشش کروں گا۔

ناشتہ کر کے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔اس کا ارادہ جب تک اس لڑکی کے گھر والوں کا ملنا تھا اس کو یہی رکھنے کا تھا۔

بالکل عام روزمرہ کی جاب کرنے والے آدمی کی طرح وہ تیار ہوا۔جینز کے اوپر وائٹ شرٹ اور گلے میں ٹائی اور ہاتھ میں بریف کیس پکڑ کر گھر سے نکلا اور جانے سے پہلے سے دروازہ بند کرنے کا بول گیا

❤

کچھ پتہ چلا اس لڑکی کے بارے میں اس نے خضر سے پوچھا

نہیں میں کل سے لگا ہوں لیکن اس لڑکی کے بارے میں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔

اب فیک آئی ڈی کارڈ پر ہم کیسے اس کے گھر والوں کو ڈھونڈیں۔

ہمم۔اور اس لسٹ کا کیا ہوا شارف اپنا کام کر رہا ہے۔۔۔؟

نہیں اس نے ابھی شروع نہیں کیا وہ میرے ساتھ اس لڑکی کے گھر والوں کو کیا لڑکی لڑکی لگا رکھا ہے تم لوگوں نے اپنے کام پر دھیان دو وہ لڑکی ہمارا کام نہیں ہے۔

اس نے غصے سے خضر کی بات کاٹی۔

ہاں لیکن میں چاہتا تھا کہ اس لڑکی کے گھر والوں کا پتہ چل جائے تو ہم صحیح سلامت سے واپس پہنچا دیں پھر اپنے کام پر دھیان دیں اسے غصے میں دیکھ کر خضر نے وضاحت پیش کی اس لڑکی سے زیادہ ضروری کام ہے ہمیں فی الحال اپنے کام پر دھیان دو اس لڑکی پر نہیں

۔

ہاں لیکن ڈیول ایک دو دن میں ہی ہم اس لڑکی کے بارے میں سب انفارمیشن ڈھونڈ لیں گے اور

خضر تم وہ کرو جو میں کرنے کے لئے کہہ رہا ہوں فلحال اس لڑکی کو ایک سائیڈ پر رکھو اور ضروری کام کرو اس نے پھر سے خضر کی بات کاٹی

او کے جیسا تم کہو۔

❤❤

مجھے ہال چیگگ کرنی ہے۔یہ سرچ وارنٹ ہے آپ چیک کر سکتے ہیں۔

یہ اس مہینے میں تسیری چیکنگ وارنٹ تھی۔

وہ جب بھی فارغ ہوتا تو ایسا ہی سرچ وارنٹ نکلوا کر یہاں آ جاتا

ضرور انسپکٹر صارم کیوں نہیں آپ کا اپنا ہی ہال ہے جب دل چاہے آئیں چیگگ کریں۔

شارف نے پورا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

کل ہی تو وہ جیل سے چھوٹ کے آیا تھا اور پچھلے 10 دن سے اس نے سب سے زیادہ اسی شخص کی شکل دیکھی تھی اور انسپیکٹر صارم یہ وہ پہلا اور آخری شخص تھا جسے وہ آج کی تاریخ میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

بہت شکریہ اتنی مہمان نوازی تو مجھے ہضم نہیں ہو گی صارم نے مسکرا کر کہا۔

ہضم تو کرنی پڑے گی انسپیکٹر صارم آخر آپ کی مہمان نوازی کا قرض چکانا ہے۔

جیل میں اس پر کسی بھی قسم کا تشدد نہ کیے جانے کا اوڈر تھا لیکن صارم پھر بھی وقت بے وقت ہاتھ صاف کرتا رہا۔

اکرم انسپکٹر صاحب کے لیے کچھ کھانے پینے کو منگاؤ یہ تو گھر کے جمائی راجہ ہو گئے ہیں جو کبھی بھی آ ٹپکتے ہیں۔

شارف نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس کے ہر دوسرے تیسرے دن آنے پر چوٹ کی۔

لیکن وہ کہتے ہیں نہ پولیس والے ڈھیٹ مٹی کے بنے ہوتے ہیں صارم بھی اُسی مٹی کا بنا تھا۔

چیگگ شروع ہو چکی تھی صارم کے ساتھ آئے پولیس والوں نے ہال کا ستیاناس کر دیا تھا۔

یہ تو شکر تھا کہ ڈیول یہاں نہیں تھا ورنہ گندگی اور بے ترتیبی سے اسے نفرت تھی۔

مجھے اندازہ نہیں تھا کہ دبئ کے پولیس والے اتنے ظلم ہوتے ہیں۔صارم نے اپنے پیچھے سے نرم سی آواز سنی۔

مڑ کے دیکھا تو پیچھے خوبصورت لیکن نازک سی لڑکی کھڑی تھی۔

یہ لڑکی کون ہے پہلے تو اسے تم لوگوں کے ساتھ نہیں دیکھا اس نے شارف سے پوچھا۔

اس سے کیا پوچھ رہے ہیں مجھ سے پوچھیں انسپکٹر صاحب جتنے اچھے طریقے سے میں آپ کو بتاؤں گی کوئی نہیں بتا پائے گا وہ صارم کے قریب اس کے بازو میں اپنا بازو ڈالتے ہوئے بولی۔

حد میں رہو لڑکی یہ نہ ہو کہ اسی ہاتھ میں ہتھکڑی پہنا کے اندر کر دوں۔اس نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا

ہائے ظالم کیا دھمکیاں دیتے ہو۔دل کرتا ہے خود ہی تمہاری جیب سے ہتھکڑی نکال کر

پہن لوں ایک ادا سے بولتی ہوئی وہ اس کی گردن میں ہاتھ ڈالنے لگی

انسپکٹر صاحب معصوم لوگوں کو نہیں تڑپاتے

پلیز پہنا دیں نہ ہماری معصومہ کو ہتھکڑی دیکھیں نہ کیسے منتیں کر رہی ہے آپ کی۔ شارف نے جیسے اس کی سفارش کی تھی۔

معصومہ۔۔۔۔ضرورت سے زیادہ معصوم ہے یہ۔اور ہتھکڑی تو میں ضرور پہنوں گا اسے ۔لیکن فی الحال میں اپنا کام کرنے آیا ہوں اگلی بار ان کے لئے ہتھکڑی ضرور لے کر آوں گا

اس کا ہاتھ اپنی گردن سے جھٹکتے ہوئے کہا

پنک کلر کی پہنوں گی معصومہ نے معصومیت سے آنکھیں پپٹائی جبکہ معصومہ کی بات سن کر آگے پیچھے ڈیول کے سبھی آدمی دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے۔

یہ تو شکر تھا کہ دبئ کی پولیس کو اردو نہیں آتی تھی

جبکہ معصومہ ابھی بھی محبت پاش نظروں سے اسے گھورے جا رہی تھی۔

اس کی نظروں سے تنگ آ کر صارم نے پولیس والوں کو چلنے کا آرڈر دیا

کیا دبئ کے پولیس والے اتنے پیارے ہوتے ہیں

۔معصومہ ابھی تک اس دروازے کو گھور رہی تھی جہاں سے صارم نکلا تھا۔

یہ بندہ شادی شدہ ہے ایک بچی کا باپ ہے۔ معصومہ کی بڑبڑاہٹ سن کر شارف تیزی سے بولا۔

مگر پھر بھی بہت ہنڈسم ہے۔لائن مارنے میں کوئی برائی بھی نہیں۔مجھے تو بہت پیارا لگا

معصومہ نے اس کی شادی شدہ ہونے کا کوئی اثر نہ لیا

ڈیول سے زیادہ۔۔۔؟۔شارف نے پوچھا کیوں کہ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ کوئی لڑکی یارم کو چھوڑ کر کسی دوسرے آدمی کے بارے میں بات کرئے

ارے ڈیول سر کے ساتھ وہ چڑیل ہمیشہ چپکی رہتی ہے۔ان دونوں میں کچھ چل رہا ہے کیا

معصومہ نے پوچھا۔

ہاں چل رہا ہے چھ سال سے تو یکطرفہ ہی چل رہا ہے لیلیٰ ڈیول سے محبت کرتی ہے۔لیکن ڈیول کی نظر میں اس کے جذبات کی کوئی اہمیت نہیں۔

شارف نے بتایا

اور اکڑتی تو ایسے ہے جیسے ڈیول سر اس کے بوائے فرینڈ ہوں۔ معصومہ کو لیلیٰ کچھ خاص پسند نہیں آئی تھی

❤

یارم کے جانے کے بعد اس نے سارا گھر شیشے کی طرح چمکایا۔

ایک ایک چیز کو رگڑ رگڑ کر صاف کیا۔ چھوٹا سا گھر تھا فٹافٹ صاف ہو گیا

اس کے بعد کچن میں آئی۔ اور وہی عمل کچن میں دہرایا۔

کچن میں کھانے پینے کی ہر چیز موجود تھی۔

لیکن وہ جانتی تھی اس کے شوہر کا راستہ پیٹ سے نہیں بلکہ صاف صفائی سے نکلتا ہے۔

لیکن وہ اسے بھوکا بھی تو نہیں مار سکتی تھی کھانے کے لئے بھی کچھ نہ کچھ تو بنانا ہی تھا۔

بہت سوچ بچار کر کے اسے دال چاول ہی نظر آئے۔

حد ہے مطلب اب میں اپنے شوہر کے لئے زندگی میں پہلی بار کچھ بنانے جا رہی ہوں تو کیا

دال چاول بنا کے دوں گی۔۔

کیا سوچیں گے وہ میرے بارے میں مجھے کچھ اور بنانا نہیں آتا۔۔

ہاں تو ان کے سوچنے سے پہلے ہی میں بتا دوں گی کہ میں سب کچھ بنا لیتی ہوں لیکن گھر میں

یہی تھا تو میں نے یہی بنا دیا۔

ہاں یہی ٹھیک ہے میں بھی نا پتا نہیں کیا کیا سوچتی رہتی ہوں۔ اپنی تمام تر سوچوں کو ایک

طرف رکھ کر وہ کھانا بنانے میں جھٹ گئی۔

ابھی اس نے دال چاول صاف کر کے ہی رکھے تھے جو کہ پہلے سے ہی صاف تھے۔

کے دروازے کی بیل بجی۔

ہائی یہ کون آگیا ہے جو بھی آیا وہ عربی میں بات نہ کرتا ہوا سے تو میری کوئی بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔

چلو میں تو پھر اشاروں سے سمجھا لوں گی وہ کیسے سمجھائے گا۔

یہی سب سوچتے ہوئے وہ دروازے تک آئی

دروازہ کھولا تو سامنے 3 خواتین کھڑی تھی

اسلام علیکم ہم آپ کے پروسی ہیں یہ ساتھ والے فلیٹ میں رہتی ہیں۔

ایک عورت نے میٹھے لہجے میں کہا

وعلیکم سلام ائیں اندر آئیں اسے امید نہ کہ دبئی میں اردو میں بات کرنے والی کوئی عورت اسے ملے گی

بیٹا آپ کو پہلے کبھی یہاں نہیں دیکھا۔ وہ لڑکا جو اس فلیٹ میں رہتا ہے اس کو ہم اکثر آتے جاتے دیکھتے رہتے ہیں۔ آپ آج ہی آئی ہیں کیا دوسری عورت نے اس سے سوال کیا

نہیں آنٹی میں کل آئی تھی میں ان کی بیوی ہوں۔شادی کے بعد میں پہلی بار یہاں آئی ہوں۔اس نے فون پر نکاح والی بات گل کر کے بتایا۔

اچھا اچھا بہت اچھی بات ہے۔بیچارہ ویسے بھی اکیلا رہتا تھا۔اب تم آگئی ہو تو بچارے کی تنہائی بٹ جائے گی۔

وہ عورتیں اسے باتوں میں لگا کے ادھر ادھر کی باتیں بتانے لگی۔

اور کچھ ہی دیر میں اسے یہ بھی بتا دیا کہ بلڈنگ کے کون کون سے گھروں میں نہیں جانا کونسی عورتیں اچھی ہیں اور کونسی عورتیں اچھی نہیں

وہ بھی سب کی باتوں کو ایسے ذہن نشین کر رہی تھی جیسے وہ ہر کسی کے گھر میں جانے والی ہو

بلکہ تم ایسا کرنا کہ کل ہم ایک کٹی پارٹی رکھیں گے۔

اس میں ہم بلڈنگ کی ان سب عورتوں کو بلائیں گے جن کے ساتھ تم اٹھ بیٹھ سکتی ہو۔تمہاری عمر کی بھی لڑکیاں ہوں گی وہاں۔

جی انٹی میرے شوہر آجائیں میں ان سے پوچھ کر آؤں گی۔

ہماری بلڈنگ میں بھی شوہر کی اجازت سے آیا جایا کرو گی۔

خیر وہ منع تو نہیں کرے گا لیکن پھر بھی تم پوچھ لینا مگر آنا ضرور ہم تمہارا انتظار کریں گے۔

اور تھوڑی دیر مزید بیٹھ کر چلی گئی۔

یا اللہ اب کیا امی اور آپی کی طرح میری بھی سہیلیاں ہوں گی جو گھر آیا کریں گی۔ ہائے کتنا مزا آئے گا

کیا خاک مزہ آئے گا یہ سب تو مجھ سے اتنی بڑی ہے۔ ہاں لیکن انہوں نے یہ بھی تو کہا کہ وہاں میری عمر کی بھی لڑکیاں ہوں گی۔

تیز تیز پیاز کاٹتی وہ خود ہی بڑبڑا رہی تھی۔

❤

آج صبح سے ہی یارم لیلیٰ کے ہاتھ نہیں لگا وہ اپنے کام نپٹاتا رہا اور لیلیٰ بن پانی کی مچھلی بنی رہی

اسے ساری رات یہ سوچ کر نیند نہیں آئی کہ وہ دونوں ایک ساتھ ایک فلیٹ میں ہیں جبکہ یہ بات لیلی سے چھپی ہوئی نہیں تھی کی کسی قسم لڑکی یارم کو ایکٹریکٹ نہیں کرتی۔

لیکن پھر بھی یارم تھا تو مرد۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنی خوبصورت معصوم لڑکی اس کے پاس ہو اور وہ بالکل بھی اس میں دلچسپی نہ لے۔

لیکن وہ مجھ سے زیادہ خوبصورت تو نہیں۔۔ میں کیوں اتنی خوفزدہ ہو رہی ہو وہ بھی اس

لڑکی کے لیے۔ جسے صرف ڈیول بچانا چاہتا ہے۔ شاید میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہوں۔

وہ لڑکی تو ویسے بھی کچھ ہی دنوں میں چلی جائے گی۔

بس اس کے گھر والوں کے بارے میں پتہ لگنے کی دیر ہے اور ویسے بھی وہ لڑکی شادی شدہ ہے ڈیول کسی شادی شدہ لڑکی میں کبھی بھی دلچسپی نہیں لے گا۔

لیکن وہ لڑکی سارا دن اس کے گھر پہ کر کیا رہی ہو گی۔

وہ ساتھ ساتھ تیز تیز چلتی ہال کے چکر کاٹ رہی تھی اور ساتھ ساتھ بڑبڑا رہی تھی۔

چل کے دیکھ لیتے ہیں شارف نے کہا۔

تمہارا مطلب ہے ڈیول کے گھر چلتے ہیں۔

ہاں میرا مطلب ہے ڈیول کے گھر چلتے ہیں

ہم ڈیول کو کہتے ہیں کہ آج ہم چاروں ساتھ ڈنر کریں گے اور ساتھ اس لڑکی کو بھی لے لیتے ہیں۔ یقین کرو ڈیول کا اس لڑکی کو بھوکا مارنے کا کوئی ارادہ نہیں ہو گا۔

❤

تم تینوں گاڑی میں بیٹھو میں تب تک اس کو لے کے آتا ہوں یار م کہہ کر جانے لگا لیکن لیلیٰ

بھی جلدی سے گاڑی سے باہر نکلی ڈیول نہ جانے وہ لڑکی تیار ہونے میں کتنا ٹائم لگا ہے میرا خیال ہے ہمیں بھی اوپر ہی انتظار کرنا چاہیے ایسے گاڑی میں بیٹھے رہنا اچھا نہیں لگتا

اپنی بات ختم کر کے اس نے فوراً شارف کو اشارہ کیا جو اس کی ہاں میں ہاں ملانے لگا۔

یارم ان کی بحث سنے بغیر ہی آگے نکل گیا وہ تینوں بھی اس کے پیچھے بھی آئے اس نے دروازہ کھٹکھٹایا جو اندر سے لاکڈ تھا

روح تو جیسے اسی کے انتظار میں کھڑی تھی فوراً دروازہ کھل گیا۔

بنا پوچھے دروازہ کیوں کھولا تم نے ہماری جگہ کوئی اور بھی ہو سکتا تھا آئندہ احتیاط کرنا یارم کا لہجہ ذرا سخت تھا

جی مجھے لگا اب کون آئے گا آپ کے علاوہ اس لیے بنا پوچھے دروازہ کھول دیا وہ اپنی انگلیاں مروڑتے ہوئے بولی

ہاں ٹھیک ہے لیکن آئندہ احتیاط کرنا جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم باہر جا رہے ہیں ڈنر کرنے یارم نے اپنے پیچھے کھڑے بندوں کو اتنی بھی اہمیت نہ دیں کہ گھر کے اندر بلائے لیکن وہ اتنی بے مروت نہ تھی

کھانا تو میں نے بنا دیا تھا۔

میرا مطلب ہے آپ نے بتایا نہیں تھا کہ ہم شام میں کہیں باہر جانے والے ہیں اس لیے

میں نے کھانا بنا دیا۔ وہ پریشانی سے بولی

کوئی بات نہیں لڑکی وہ کھانا تم فریج میں رکھ دو۔

اور ہمارے ساتھ چلو خضر جلدی سے بولا

لیکن اس کے بات پر یارم نے گھوم کر اسے دیکھا پہلی بات اس کا نام لڑکی نہیں روح نور

ہے۔

دوسری بات اس نے کھانا بہت محنت سے بنایا ہے اور اب تم لوگ ڈنر یہی کرو گے۔

اور تیسری بات میں اپنی بات دہرانے کا عادی نہیں ہوں بس اتنا کہہ کر اندر چلا گیا اور وہ

تینوں شرافت سے اس کے قدم کے ساتھ قدم ملاتے اندر آئے اور آ کر بیٹھ گئے

لیلیٰ کا تو مانو بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر بیٹھے جب تک یہ تینوں یہی رہے یارم کمرے

سے باہر نہ نکلا۔

لیکن خضر اور شارف نے کے کھانے کی اتنی تعریف کی کہ شاید ہی کبھی زندگی میں کسی

نے کی ہو۔ جبکہ لیلیٰ نے اپنا منہ بند ہی رکھا

پھر وہ تینوں چلے گئے تو روح نے یارم کے کمرے کا دروازہ بجایا۔

وہ تینوں چلے گئے اس نے پوچھا

جی چلے گئے

اچھا تم کھانا لگاؤ میں آرہا ہوں۔یہ بات کہنے کے بعد اسے یاد آیا تھا کہ وہ اس کی اصلی بیوی نہیں ہے۔

جی وہ میں یہی تو بتانے آئی تھی۔اس کے کمرے کے اندر آگئی

وہ لیپ ٹپ پر کام کرنے میں مصروف تھا اسے ایک نظر دیکھا۔وہ صبح والے لباس میں ہی تھی

کیا بتانے آئی تھی۔۔۔؟ یارم نے اسے نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے پوچھا

وہ مجھے پتا نہیں تھا آپ کے دوست بھی کھانے پر آئیں گے تو جتنا کھانا میں نے بنایا تھا وہ ختم ہو گیا اب ہم دونوں کو بھوکا سونا پڑے گا۔اس نے معصومیت سے کہا

دونوں کو مطلب تم نے بھی کھانا نہیں کھایا

اس نے نفی میں سر ہلایا

لڑکی تم کیا پاگل ہو کم از کم خود تو کھا لیتی

وہ دن میں مجھے لگا شاید آپ واپس آئیں گے لیکن آپ نہیں آئے تو مجھے بھی خیال نہیں آیا

کھانا کھانے کا لیکن ابھی بہت بھوک لگی ہے۔ معصومیت سی معصومیت تھی

اور آپ اپنے دوست کے سامنے کہہ رہے تھے کہ میرا نام روح نور ہے اور خود مجھے لڑکی

کہہ کے بلا رہے ہیں۔

اس نے مزید منہ پھلایا۔

جاو تیار ہو جاؤ باہر چلتے ہیں کچھ کھاتے ہیں۔ اگر بات صرف اس کی اپنی ہوتی تو وہ رات بنا

کھائے رہ لیتا لیکن یہ لڑکی اس کے گھر کی مہمان تھی آج نہیں تو کل اسے چلے جانا تھا اور سچ

تھا وہ اسے بھوکا نہیں مار سکتا تھا اور دوپہر میں بھی اس نے کچھ نہیں کھایا تھا۔

ارے تیار کیا ہونا ہے صرف عبایا ہی تو ڈالنا ہے ابھی دو منٹ میں ہو جائے گا۔

اپنے کہیں کہ مطابق وہ جلدی سے دوسرے کمرے میں گئی اور دو منٹ میں واپس آ گئی۔

چلیں اس نے دروازے سے ذرا سا جھنک کر پوچھا۔

چلیں۔۔۔ وہ اسی کے انداز میں بولا باہر نکلا

ویسے میری کل والی بات پر عمل نہیں کیا آپ نے اس کے ساتھ لفٹ کے اندر جاتی بولی۔

کون سی بات۔۔۔؟ یارم نے پوچھا

ارے وہ صدقہ جاریہ والی بات۔

ڈمپل ایک بار پھر سے ابھرا تھا لیکن اس بار اس نے چھپانے کی کوشش نہیں کی۔

گاڑی میں وہ مسلسل اس سے کچھ نہ کچھ بات کر رہی تھی کبھی اس سے پوچھتی کہ اس کا پسندیدہ کلر کونسا ہے تو کبھی پوچھتی سے کھانے میں کیا پسند ہے

پہلے تو وہ اگنور کرتا رہا پھر کہا یہ سب کچھ تمہارے جاننے کے لئے نہیں ہے۔

ارے ایسے کیسے میری جاننے کے لئے نہیں ہے اگر مجھے آپ کی پسند نہ پسند معلوم ہی نہیں ہو گی تو کیسے آپ کی پسند پر چلوں گی

آپ مجھے بتا دیں آپ کو کھانے میں کیا پسند ہے میں آپ کی پسند کی ساری ڈشز بناؤں گی اور جو نہیں آتی وہ بھی سیکھ لوں گی

پر آپ کو ایک اور بات تو بتائی ہی نہیں آج نہ دوپہر میں تین عورتیں آئی تھی ہمارے گھر میں وہ کہہ رہی تھی کہ وہ ہمارے پڑوس سے ہیں۔۔۔انہوں نے مجھے پارٹی پر بلایا ہے میں جاؤں کیا۔۔۔؟ وہ تیز تیز بولتی اس سے پوچھنے لگی

نہیں کہیں بھی جانے کی ضرورت نہیں ہے گھر پہ رہا کرو کوئی بھی ہو دروازہ مت کھولا کرو ۔یارم نے ایک ہی جملے میں جواب دیا

کوئی نہیں نہ وہ اتنے پیار سے بلا رہی تھی میرے خیال میں مجھے جاننا چاہیے اس طرح تو انہیں برا لگ سکتا ہے نہ

میں نے کہا تم کہیں نہیں جاؤ گی اس بار یارم کے لہجے میں تھوڑی سی سختی تھی۔

وہی سختی جو گھر آنے پر بنا پوچھے دروازہ کھولنے پر کی تھی۔

ٹھیک ہے میں نہیں جاؤں گی لیکن وہ آنٹیاں کہہ رہی تھی وہاں میری عمر کے بھی لڑکیاں آئے گی۔

اور بتا رہی تھی کہ ہماری بلڈنگ میں کون کون سے لوگ اچھے نہیں ہیں اور ان سے بات مت کرنا۔ یارم کو جو لگا تھا اس پر سختی کرنے سے وہ بولنا بند کر دے گی اس کی غلط فہمی آگے دو منٹ میں ہی دور ہو چکی تھی۔

تم کتنا بولتی ہو لڑکی اتنا کیسے بول لیتی ہو یہ بھی نہیں پوچھ سکتا کہ تم کیا کھاتی ہو چونٹی جیتنا تو کھاتی ہو تم ہڈیوں کا ڈھانچہ بھی تم سے زیادہ وزنی ہوتا ہو گا۔

اب تھوڑی دیر خاموش ہو کر بیٹھ جاؤ تاکہ میں سکون سے ڈرائیونگ کر سکوں۔

ٹھیک ہے اب میں کچھ نہیں بولوں گی آپ سکون سے گاڑی چلائیں میں تو ویسے بھی کچھ نہیں بولتی ہوں۔ گھر میں مجھے کوئی نہیں بولنے دیتا تھا ماریا آپی رانیہ آپی تانیہ آپی وہ تو مجھے

بات ہی نہیں کرنے دیتی تھی۔اور جب کوئی مہمان آتا تھا تو آمی کہتی تھی کہ یہ تو گونگی ہے

۔

لیکن فاطمہ بی بی کہتی تھی تم اپنے شوہر سے باتیں کرنا بہت ساری۔

بولتے بولتے وہ ایک بار پھر سے شروع ہو گئی جب یارم نے اسے سخت نگاہوں سے گھورا

اچھا میں ابھی کچھ نہیں بولوں گی پکا وعدہ۔

اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے سیدھی بیٹھ گئی۔

گڈ گرل۔گھر جا کے جتنا مرضی بول لینا۔ڈرائیونگ کے دوران مجھے بالکل بات سننا پسند

نہیں۔

اس کا اس طرح سے اداس ہو کر بیٹھنا اسے پسند نہیں آیا تھا اس لئے صفائی دینے لگا۔

اس کے بات پر اس نے صرف گردن ہلائی بولی کچھ نہیں اور پھر سارے راستے خاموشی

رہی

❤

لیلیٰ کا کلب آنے کا ارادہ تھا جو کینسل ہو گیا وہ سیدھی اپنے گھر میں آئی تھی اور اب دائیں

سے بائیں گھوم رہی تھی وہ لڑکی یارم کے گھر پر اس طرح سے رہ رہی تھی جیسے اس کی اصلی بیوی ہو

کیسے اپنی مرضی سے ہر طرف گھوم پھر رہی تھی اس کی ہمت کیسے ہوئی کھانا بنانے کی یہ تو شکر تھا کہ یارم اسے کوئی اہمیت نہیں دے رہا تھا ان لوگوں کے آتے ہی یارم کمرے میں چلا گیا

جبکہ خضر کے پوچھنے پر یارم نے اسے بتایا تھا کہ وہ دوسرے کمرے میں سوتی ہے یہ بات جان کر لیلی کو بہت سکون ملا

تم میری جگہ کسی کو نہیں دو گے میں جانتی ہوں ڈیول تمہاری آخری منزل میں ہوں تمہیں مجھ تک ہی آنا ہو گا۔

وسکی کے گھونٹ برتی نشے کو اپنے اندر اتار رہی تھی

اس لڑکی کو جلد سے جلد یہاں سے ہٹانا ہو گا۔

میں تو اس معصومہ سے ڈر رہی تھی۔ جس کو ڈیول نے دوسری بار دیکھنا بھی گوارا نہ کیا۔

لیکن یہ لڑکی اس کا مجھے کچھ کرنا ہو گا۔

مجھے اس لڑکی کے گھر والوں کے بارے میں جلدی سے جلدی پتہ کرنا ہو گا جتنا جلدی ہو

سکے اسے ڈیول کی گھر سے نکالنا ہو گا۔

گاڑی آکر بلڈنگ کے باہر رکی۔ساری ڈرائیونگ کے دوران وہ ایک لفظ بھی نہ بولی۔

تم چلو اوپر میں گاڑی پارک کر کے آتا ہوں اس نے روح کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جبکہ روح دوسری طرف منہ پھیرے سیٹ سے سر ٹکائے بیٹھی تھی

لڑکی میں تم سے بات کر رہا ہوں گاڑی سے نیچے اترو اور اوپر جاؤ۔

سنو میں تم سے اس نے روح کا کندھا ہلا کر دیکھا تو وہ سو رہی تھی یا اللہ میں نے کیسے سوچ لیا

یہ لڑکی میرے ایک بار کہنے کے بعد بات نہیں کرے گی۔یہ سو رہی ہے اگر سو نہ رہی

ہوئی ہوتی تو اب تک میرا دماغ کھا چکی ہوتی۔

روح اٹھو اوپر جاؤ۔

اس نے ایک بار پھر سے اس کا کندھا ہلایا۔۔

لیکن وہ نہیں اٹھی۔

ایک پل کے لئے یارم کو اس کی نیند پر رشک آیا ایک دن بھی اگر یارم ایسی نیند لے لے تو

اگلے دن صبح اس کی ڈیڈ بوڈی ملے۔

گاڑی پارک کرنے کے لیے وہ اسے اپنے ساتھ ہی لے گیا۔واپسی پر دوسری طرف سے آکر اسے اٹھانا چاہا لیکن پھر بھی وہ نہ اٹھی

اسے اس طرح بے خبر نیند سوتے ہوئے بے ساختہ اس کے گال پر ڈمپل نمایاں ہوا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ صدقہ جاریہ والی بات یاد کر کے آج یہ ڈمپل اس نے کتنے لوگوں سے چھپایا تھا۔

اسے یاد بھی نہیں تھا کہ روح کے آنے سے پہلے وہ کب آخری بار مسکرایا تھا۔اس نے آہستہ سے روح کو اپنے بازوں میں اٹھایا اور ریموٹ سے گاڑی لاک کی۔

اسے لے کر لفٹ میں آیا۔اور اپنی فلیٹ کا بٹن پریس کیا۔

لیکن اگلے ہی پل نظر روح کے چہرے پر پڑی جہاں شرارتی سے مسکان کھلی تھی۔

اس نے غور سے اس کے چہرے پر دیکھا جہاں وہ بار بار ایک آنکھ کھول کر اسے دیکھ رہی تھی لیکن پھر اسے بھی اندازہ ہو گیا کہ روح کی شرارت کو پکڑ چکا ہے

میں تو ہڈیوں کے ڈھانچے سے بھی گئی گزری ہوں اس سے بھی کم وزن ہے میرا اب مزا آیا ۔۔۔؟اور شرارت سے چہرے چمکا کے بولی

اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر ایک بار پھر سے اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی ۔لیکن اس سے نیچے نہیں اتارا

آپ کا نام کیا ہے۔۔؟اچانک سوال پر یارم نے اس کا چہرا دیکھا۔

کیوں نکاح نامے پر نام نہیں دیکھا تھا وہ یہ سوال پوچھنا نہیں چاہتا تھا پھر نہ جانے کیا سوچ کر پوچھ لیا۔

ہائے تب تو مجھے ہوش ہی نہیں تھا نام دیکھنے کا۔اب تو یہی سوچ سوچ کے میں پریشان ہو رہی تھی کہ مجھے اپنا گھر چھوڑ دینا پڑے گا۔

آپ کے دوست آپ کو وہ کیا بولتے ہیں ہاں ڈیول یہ کیسا عجیب سا نام ہے۔۔۔؟پہلے تو میں نے سوچا پھر سوچا ہو سکتا ہے آپ کا نک نیم ہو۔ایسا عجیب سا نام تو کوئی والدین نہیں رکھتے۔

بتائیں نا یہی نام ہے آپ کا ڈیول۔۔۔؟

ہاں یہی نام ہے میرا۔اب بالکل خاموش ہو جاؤ نہیں تو یہی پھینک دوں گا

نہیں پھینکنے کی ضرورت نہیں ہے آپ مجھے نیچے اتار دیں۔وہ جلدی سے بولی۔

کیونکہ اپنی شرارت کے وقت اسے یاد نہیں آیا تھا کہ وہ اس کی باہوں میں کتنا شرمندہ

ہو گی وہ تو بس اپنا بدلہ لینا چاہتی تھی بس اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ ہڈیوں کا ڈھانچا نہیں ہے

۔

لیکن تب اس بات کا احساس نہیں تھا کہ وہ اس کے اتنا قریب ہو گا۔

اس شخص کی کچھ پل کی قربت اسے ہوش حواس سے بیگانہ کر رہی تھی۔یقیناً یہ شخص اس کا ہو گیا تو وہ تو مر ہی جائے گی۔

یارم نے نہ تو اسے نیچے اتارا۔نہ ہی اس کی شرمانے کا کوئی اثر لیا۔اس نے گھر کا دروازہ کھولا اور اسے آگے صوفے پر بٹھا دیا

یہاں بیٹھو آرام سے اور میری بات سنو وہ اس کے سامنے آ بیٹھا۔کچھ کھایا پیا کرو ورنہ جتنا تمہارا وزن ہے نا ہوا سے اڑ جاؤ گی تم اس طرح سے اکیلی باہر مت نکلنا۔یہ نہ ہو کے ہوا تمہیں اڑا کے کہیں لے جائے اور میں تمہیں ڈھونڈ بھی نہ پاؤں گا اپنا ڈمپل چھپاتا وہ اٹھا اور کیچن میں آیا۔

دو کپ چائے بنائی اور ایک کپ لا کر اس کے سامنے رکھا وہ جو حیران اور پریشان سوچ رہی تھی کہ وہ اس سے اپنا بدلہ لے چکی ہے۔سب دھرا کا دھرا رہ گیا وہ تو ابھی بھی اس ہڈیوں کا ڈھانچہ کہہ رہا تھا بلکہ اب تو ہوا میں اکیلے نکلنے سے بھی منع کر رہا تھا۔

اللہ کرے میں اتنی موٹی ہو جاؤ کہ آپ میری ایک پھونک سے اڑ جائیں۔

کیا میں اسے بد دعا سمجھوں وہ جو آرام سے ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا پر سکون انداز میں بولا۔

نہیں میں تو کسی کو بد دعا نہیں دیتی۔

بہت اچھا کرتی ہو۔اب جاؤ تم روم میں آرام کرو۔اسے حکم دے کر اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا۔وہ اس زندگی سے باہر آیا تھا جس میں وہ جینا نہیں چاہتا تھا۔

وہ جانتا تھا ایک سیدھی سادی زندگی اس کی منتظر نہیں ہے۔وہ ایک ڈان ہے گناہوں کا بادشاہ۔ایک ڈیول شیطان۔یہی ہے اس کی حقیقت۔وہ عام لوگوں کی طرح ایک عام زندگی نہیں گزار سکتا۔

یہ لڑکی جو اتنے سالوں کے بعد اسے یہ بتانے آئی تھی کہ وہ انسان ہے ہنس بول سکتا ہے کسی اور کی امانت تھی کسی اور کی بیوی۔وہ کیوں اس کی طرف کھینچتا جا رہا تھا۔

کیوں وہ اس سے دور نہیں جا پا رہا تھا وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس کی کوئی بات سننا نہیں چاہتا تھا۔

لیکن پھر بھی وہ یہ سب کچھ کر رہا تھا۔

آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔؟وہ اپنے لیپ ٹاپ پے نظریں جمائے سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا جب اسے روح کی آواز سنائی دی۔

نہیں۔۔اس نے بڑی صفائی سے انکار کیا۔

پھر اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لگا۔

اب میں ہر نماز کے بعد دعا کروں گی کہ آپ کو مجھ سے محبت ہو جائے وہ اداسی سے بولی

شاید اس کے رویے سے بھی اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ سے محبت نہیں کرتا

مت کرنا روح ایسا غلطی سے بھی مت کرنا۔

کیونکہ اگر مجھے تم سے محبت ہو گئی نہ تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں مجھ سے الگ نہیں کر پائے گی تم خود بھی نہیں۔اگر مجھے تم سے محبت ہو گئی نہ تمہاری زندگی میں سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں رہے گا۔تم ہر روز پچھتاو گی مجھ سے محبت کرنے پر لیکن تمہارے پاس رائے فرار نہیں ہو گا۔وہ بولتے بولتے صوفے سے اٹھ اور دوسرے کمرے میں چلا گیا۔اندر سے زور سے دروازہ بند کرنے کی آواز آئی تھی۔

جبکہ کمرے کے باہر روح ساکت کھڑی اس کے لفظوں کو معنی دے رہی تھی

اس کے الفاظ ابھی تک اس کے دماغ میں گھوم رہے تھے کتنے مان سے اس نے پوچھا تھا کیا آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں اس نے صاف لفظوں میں کہہ دیا نہیں۔

اس کے فقط ایک لفظ نے اسے کتنا دکھ دیا تھا۔

وہ ساری رات سو نہیں سکی وہ دائیں سے بائیں چکر لگاتی رہی۔

کل رات کتنے دعوے سے اس نے کہا تھا کہ وہ دعاؤں میں اسے حاصل کر لے گی۔

اور اسے یقین تھا کہ دعا سب کچھ بدل دیتی ہے

وہ اس شخص کو اس سے نہیں مانگے گی وہ اس شخص کو اللہ سے مانگے گی اور اللہ اسے ضرور دے گا۔

وہ جب سے یہاں آئی تھی۔اس نے ایک چیز بہت نوٹ کی تھی وہ اس سے کھچا کھچا رہتا تھا وہ ایسے ہاتھ تک نہیں لگاتا تھا۔

بات بھی خاصا دور بیٹھ کے کرتا تھا الگ کمرے میں رہتا تھا

لیکن کل رات وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر اندر لے کے آیا تھا سوچتے سوچتے شرمیلی سے مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا۔

جو بھی تھا جیسا بھی تھا وہ اس کی فکر کرتا تھا اس کے نیند میں ہونے کے خیال سے وہ اسے اٹھا کر لے کے آیا تھا

لیکن وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا۔

ایک بار پھر سے اس کے چہرے پر اداسی چھا گئی

ہاں تو اتنی جلدی محبت تھوڑی نہ ہو جائیگی۔ محبت ہونے میں تو بہت وقت لگتا ہے۔

لیکن مجھے تو وقت نہیں لگا۔ اپنے خیالوں میں سوچتے ہوئے اچانک ایک سوچ پر وہ رکی اسے وقت نہیں لگا تھا مطلب اسے محبت ہو چکی ہے کیا وہ اس شخص سے محبت کرنے لگی ہے۔ ٹہلتے ٹہلتے وہ خاموشی سے اپنے نرم گرم بستر پے بیٹھی۔

ہاں وہ شخص سے بات بات پر تھپڑ نہیں مارتا تھا۔ اس سے گدھوں کی طرح کام نہیں لیتا تھا ۔ بات بات پر اسے تانے نہیں مارتا تھا اسے منحوس نہیں کہتا تھا۔ اسی سونے کے لئے کتنے نرم ملائم بیڈ دیا تھا۔ اس کی بہنوں نے کبھی خواب میں ایسا بستر نہ دیکھا ہو گا۔ جہاں وہ پچھلے

دوراتوں سے آرام کرتی تھی۔

اور سب سے خاص بات فاطمہ بی بی نے کہا تھا شوہر سے محبت ہونے کے لیے انتظار نہیں کرنا پڑتا وہ تمہارا محرم ہے خود ہی تمہارے دل میں اپنی جگہ بنالے گا۔

اور اس نے بنالی۔ وہ کملی سی لڑکی اس شخص سے محبت کر بیٹھی تھی۔

یہ جانے بغیر کہ جسے وہ اپنا شوہر اپنا محرم سمجھتی ہے وہ ایک درندہ ہے

صبح فجر کے وقت وہ اپنے کمرے سے باہر نکلا اس کا ارادہ روح کے اٹھنے سے پہلے ہی چلے جانے کا تھا۔

وہ اب مزید اس کے قریب نہیں رہنا چاہتا تھا۔ وہ اس فاصلے کو قائم رکھنا چاہتا تھا۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ جس دعوے سے کل روح نے کہا کہ وہ اسے دعاؤں میں حاصل کرے گی اور سچ تو یہ تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ روح کو اس سے محبت ہو جائے۔

کیونکہ عورت اپنے دل میں کسی آدمی کو ایک ہی بار جگہ دیتی ہے۔ وہ اپنے دل کے دروازے ایک ہی بار کھولتی ہے صرف ایک شخص کے لیے اور مرتے دم تک اسی سے محبت کرتی ہے

اس کو اپنے شوہر کے پاس چلے جانا تھا۔ وہ کسی اور کی جگہ نہیں لے سکتا تھا۔

وہ اپنے کمرے سے باہر نکلا جب نظر سامنے زمین پر صوفے کے ساتھ بیٹھی روح پر پڑی۔

وہ جائے نماز بچھائے بیٹھی دعا مانگ رہی تھی۔

مطلب اور نماز ادا کر چکی تھی۔

وہ اس کی آہٹ محسوس کر چکی تھی تو اس طرح سے جانا بیکار تھا۔

وہی اس کے قریب صوفے پر آ بیٹھا۔ لیکن اس نے سوچا تھا کہ جتنی جلدی یہ دعا ختم ہو گی

۔اتنی جلدی ہوئی نہیں تھی وہ دعا سے فارغ ہو کر اٹھی۔

پانچ منٹ کی نماز پڑھتے ہو تم لوگ اور پندرہ منٹ کی دعائیں مانگتے ہو۔ وہ ہنستے ہوئے بولا

اس کی بات سن کر وہ بھی مسکرائی۔

میں اس سے پہلے زیادہ دعائیں نہیں مانگی تھی لیکن اب میں بہت لمبی لمبی دعائیں مانگتی ہوں

مجھے اللہ سے بہت قیمتی چیز چاہیے اور کہتے ہیں نہ کہ چیز جتنی قیمتی ہو اتنی ہی لگن سے مانگنی

چاہیے۔

وہ جائے نماز سمیٹ کر ایک طرف رکھتے ہوئے بولی

ایسی کونسی قیمتی چیز ہے جو تم خدا سے مانگ رہی ہو۔ انداز اتنا خوبصورت تھا کہ وہ پوچھے بنا

نہ رہ سکا

آپ۔۔۔اک لطفی جواب آیا۔

کیا مطلب میں سمجھا نہیں وہ واقعی نہیں سمجھا تھا۔

مطلب میں آپ کو مانگ رہی تھی۔میں نے کہا تھا کل رات آپ سے میں اللہ سے دعا کروں گی کہ آپ کو مجھ سے محبت ہو جائے۔

اتنی قیمتی چیز مانگ رہی ہوں خدا سے تو وقت لگے گا ہی نہ۔وہ معصومیت سے کہتی اس کے دل کی دنیا ہلا گئی تھی۔

لیکن اس کے بارے میں بھی مشہور تھا کہ ڈیول اپنے سینے میں دل نہیں رکھتا۔اگر دل ہی نہ تھا۔تو پھر دل کے دنیا کے ہلنے کا کیا ڈر۔

لیکن اگلے ہی پل سوچوں میں ڈوبے ہوئے یارم کو اپنے چہرے پر نرم و گرم ہوا محسوس ہوئی۔

یہ کونسا طلسم پھونک رہی ہو تم مجھ پر۔اسے خود پر پھونک مارتے دیکھ کر اس نے پوچھا

ارے طلسم نہیں پھونک رہی۔

دعا مانگ رہی ہوں تاکہ آپ کو کسی کی نظر نہ لگے۔لڑکیاں آپ سے دور رہیں خیر سے

جائیں اور خیر سے آئیں۔

باقی کچھ نہیں لیکن یہ لڑکیاں دور رہنے والی بات پر یارم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی

۔

اور اس کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر روح پر بھی یہ راز کھلا تھا کہ وہ ایک نہیں بلکہ دو دو ڈمپلز کا مالک ہے

وہ بنا اس سے کچھ بولے باہر کے دروازے کی طرف جانے لگا۔

جب آواز آئی فی امان اللہ۔

ایک بار پھر سے مسکراہٹ کھلی تھی۔

اللہ حافظ۔ یہ دو لفظ اس نے بہت عرصے بعد استعمال کیے تھے۔ دبئ جیسے اسلامک ملک میں رہنے کے بعد بھی لوگ یہاں انگریزوں کا طرز زندگی اپنا آئے ہوئے تھے لیکن آج اتنے دنوں کے بعد کسی کو اپنے سامنے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر اسے یاد آیا کہ وہ بھی مسلمان ہے

اس کی صرف اللہ حافظ کہنے پر وہ ایسے شرمائی تھی۔ جیسے خدانخواستہ اس نے کوئی رومینٹک بات کی ہو

ڈیول میں نے اس لڑکی کے بارے میں سب کچھ پتہ کروالیا ہے وہ جس جہاز سے آئی تھی اس کی سیٹ۔ پاسپورٹ آئی ڈی کارڈ۔۔اصل میں وہ کوئی اور لڑکی ہے جس کا کارڈ اس نے یوز کیا ہے اس کا نکاح ہوا تھا موبائل فون پر شیخ رمیز اس کا شوہر ہے

اور میں نے اس لڑکی کا سارا بائیو ڈیٹا بھی نکلوالیا ہے اس کا گھر کہاں ہے کہاں رہتی ہے اس کے گھر میں کون کون ہے میں نے سب کچھ پیپر میں لکھ دیا ہے۔

لیلیٰ تیز تیز اس کے ساتھ چلتی ہوئی پیپر اس کے سامنے کرتی ہوئی بتا رہی تھی یارم نے وہ کاغذ اس کے ہاتھ سے لیا اور کہیں ٹکڑے کر ڈالے۔

تم لوگوں کو ایک بار میری بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے لیلیٰ میں نے کہا ضروری کام پر دھیان دو اور یہ لڑکی ہمارا کام نہیں ہے۔

کاغذ کو ٹکڑوں کی شکل میں دیتے ہوئے اسے لیلیٰ کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔ جبکہ لیلی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنا ہاتھ دیکھ رہی تھی۔

ڈیول میں نے اتنی محنت سے۔

بہتر ہو گا کہ اپنی محنت ضروری کام پے صرف کرو اور آئندہ میں یہ بے فضول کے کام

کرتے نہ دیکھوں تمہیں۔اس پر سخت نگاہ ڈالتا وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

روح کھانا بنا کے فارغ ہوئی تو آ کر صوفے پر بیٹھی۔

یارم نے سے آگے پیچھے کہیں بھی جانے سے منع کر دیا تھا۔

جبکہ یہ فلیٹ ہر طرف سے بند تھا

اسے پہلی نظر میں یہ فلیٹ جتنا خوبصورت لگا تھا اب اسے اتنا ہی برا لگ رہا تھا۔

وہ کھلے ماحول میں رہنے کی عادی تھی اور یہاں سب کچھ بند۔

اسے فی الحال نا اے سی اچھا لگ رہا تھا۔اور نہ ہی یہ فلیٹ اسے عجیب سے گھٹن ہو رہی تھی

یہاں۔

بہت دیر سوچنے کے بعد وہ فلیٹ سے نکلی۔

بلڈنگ کے سامنے پارک تھا اس کا ارادہ کچھ دیر وہیں جا کر بیٹھنے کا تھا اکیلے میں اسے ڈر تو

بہت لگ رہا تھا لیکن اس جگہ اس نے ساری زندگی گزارنی تھی اس طرح سے ڈرتے

ڈرتے تو وہ گزار نہیں سکتی تھی اور یہاں پارک میں بہت ساری عورتیں موجود تھیں۔

وہ فلیٹ لاک کر کے اس پارک کے ایک بینچ پر جا بیٹھی۔

تھوڑی دیر تازہ ہوا لینے کے بعد اب اس کا واپس جانے کا ارادہ تھا۔

جب اچانک گولیاں چلنے کی آوازیں آنا شروع ہوئیں۔

ایک آدمی بھاگتے ہوئے تیزی سے اس کے پاس سے بھاگتا آگے بڑھ گیا۔

جبکہ مکمل کالے یونیفارم میں پولیس اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔

گھبراہٹ کے مارے اس کے ہاتھ پیر کانپنے لگے یقیناً وہ کوئی چور تھا جو پولیس سے بھاگ رہا تھا۔

لیکن پولیس ایسے پبلک پلیز پر گولیاں تو نہیں چلا سکتیں تو کیا وہ کوئی قاتل تھا کوئی خطرناک ترین مجرم جس کا گرفتار ہونا بہت ضروری تھا۔

ابھی تھوڑا ہی آگے بھاگا تھا جب پولیس نے اس کی ٹانگ پر گولی ماری اور وہ وہیں لیٹ گیا۔

سارے لوگ جلدی سے وہاں جمع ہونے لگے۔ وہاں جانا نہیں چاہتی تھی لیکن پارک میں اب کوئی بھی موجود نہ تھا۔

بلڈنگ کے آس پاس کا سارا ایریا ویران ہو چکا تھا۔

وہ گھبراتے ہوئے اس جگہ پر چلی گئی جہاں اس چور کو گولی لگی تھی اور پولیس اسے گرفتار کر چکی تھی۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی بالکل ان لوگوں کے پاس جا کر کھڑی ہوئی۔

پولیس والے اس آدمی کو دبوچے زمین سے لگائے ہوئے تھے جبکہ وہ مسلسل ہل رہا تھا۔

انسپیکٹر صارم تیزی سے اس کے قریب آیا۔

ڈیول کے آدمی ہو نا تم جلدی بولو اسی نے بھیجا تھا تمہیں رستم کو مارنے کے لئے وہ اردو میں

اس سے پوچھ رہا تھا۔

شاید آگے پیچھے کے لوگ نہ سمجھے اس لیے۔

میں کسی ڈیول کو نہیں جانتا چھوڑو مجھے۔ وہ غصے سے غرایا

ہاں بالکل تم کیسے کسی ڈیول کو جانتے ہو گے تم تو اس کے وفادار آدمی ہو ڈیول کے تو سبھی

آدمی اس پر جان دیتے ہیں لیکن افسوس تم پولیس کی گولی سے مرو گے۔

اگلے ہی لمحے صارم نے ریوالور کی نوک اس کے سر پر رکھی

۔

لیکن اس سے پہلے کی ریوالور گولی چلتی اس آدمی نے اپنی گردن میں لٹکا ہوا ہڈی نما پینڈ

اپنے منہ میں ڈالا۔

روح کو کچھ سمجھ نہ آیا پتا چلا تو اتنا کہ اس ہڈی میں زہر تھا۔

اوراب وہ آدمی مر چکا ہے۔زندگی میں پہلی بار اس نے اپنے نگاہوں کے سامنے کسی کو یوں

مرتے دیکھا تھا

اس کے کانپتے ہاتھ پیر اس کا ساتھ چھوڑ چکے تھے۔

اگلے ہی لمحے وہ زمین بوس ہو گئی

آپ دوسرے کمرے میں کیوں سوتے ہیں اس نے پوچھا۔

کھانا کھاتے ہوئے وہ اچانک چونکا تھا

پھر سمبھل کر بولا

میں تمہیں وقت دے رہا ہوں۔اس رشتے کو سمجھنے کے لئے ایک انجان شخص کے ساتھ

ساری زندگی گزارنا بہت مشکل ہے روح۔میں نہیں چاہتا کہ تم میرے ساتھ کسی قسم کا

کوئی سمجھوتا کرو۔جہاں خوشیاں ہوں وہاں سمجھوتا نہیں ہوتا۔

لیکن اس کے لیے پہلے محبت کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

۔کھانا تو کھلا دیا ایک کپ چائے ملے گی۔یارم نے اسے موضوع سے ہٹ آیا۔

میں پہلے نماز ادا کر لوں اس نے پوچھا

وائی ناٹ۔

وہ اٹھ کر وضو کرنے چلی گئی تو یارم نے اپنا لیپ ٹاپ اٹھا لیا

وہ تقریبا پانچ منٹ میں نماز پڑھ کے فارغ ہوئی اور اس کے لئے چائے بنا کر لائی

یہ کیا آج تمہاری نماز اتنی جلدی کیوں ختم ہو گئی دعا نہیں مانگی کیا۔۔؟اس نے چائے کا کپ تھمے ہوئے پوچھا

چائے بنانی تھی نا اس نے وجہ بتائی۔

دعا مانگتی رہا کرو دعاوں میں بہت اثر ہے۔وہ مسکرا یا تھا

آپ مسکراتے ہوئے بہت پیارے لگتے ہیں آپ کو پتہ ہے آپ کے دونوں گال پے ڈمپلز ہیں اس نے ایکسائٹڈ ہو کر اس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔

کیا بات کر رہی ہو مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا وہ کھل کر ہنسا

آپ ایک ڈمپل مجھے دے دینا۔

ہاہاہا تم دونوں رکھ لو۔

آپ مسکراتے ہوئے بہت پیارے لگتے ہیں ماشاءاللہ اس نے کھل کر تعریف کی تھی

بس تمہاری صدقہ جاریہ والی بات پر عمل کر رہا ہوں۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

اچھا میں اب سونے جا رہی ہوں۔ روح نے اٹھتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے کی طرف چل دی

سنو اس نے پکارا

جی وہ پلٹی تھی

دعا مانگتی رہا کرو۔ وہ مسکرا کر بولا اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

یارم سے کسی نے سوال پوچھنے کی ہمت نہ کی اور نہ ہی وہ کسی کو جواب دینا ضروری سمجھتا تھا ہاں لیکن لیلیٰ اسے گھورے جا رہی تھی جس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

انسپکٹر صاحب نے نہیں کہا کچھ بھی میرے جانے کے بعد اس نے خود ہی بات شروع کی

نہیں تمہارے جانے کے بعد وہ بھی نکل گیا تھا لیکن میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں

تم نے صارم کے سامنے جھوٹ کیوں بولا۔

جانتے ہو جب وہ لڑکی چلی جائے گی تب ہمارے خلاف گواہی دے سکتی ہے اور اگر اس نے گواہی نہ بھی دی تب بھی بری پھنسے گی۔

بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی فی الحال تو وہ یہی ہے ہمارے ساتھ۔

کل ہمارا ایک آدمی مارا گیا وہ پولیس کے ہتھکنڈے چڑھ چکا تھا۔اس نے خودکشی کر لی۔

اس کے گھر والوں کو ایک موٹی رقم بھیج دو اور افسوس کے لیے بھی چلے جانا۔

مجھے ضروری کام ہے ورنہ میں خود ہی چلا جاتا۔

تب ہی شارف کمرے میں داخل ہوا میں کہیں نہیں جاؤں گا یار اس طرح سے کسی کے

مرے ہوئے گھر والوں کو دیکھ کر مجھے بہت عجیب لگتا ہے افسوس ہوتا ہے

جب وہ لوگ اپنے بچھڑے ہوئے کو روتے ہیں۔

وہ بیچارہ تو ہمارے ساتھ کام کرتے کرتے ہی مارا شاید اب وہ لوگ ہمیں قصوروار سمجھ

رہے ہونگے۔

اسے چار سال پہلے سزائے موت سنائی گئی تھی یعنی کہ پھانسی تب اسے میں نے بچایا تھا اگر

وہ تب مر جاتا نہ تو اس کے گھر والے چار سال سے رو رہے ہوتے۔

لیکن اب وہ سے اچھے الفاظ میں یاد کر کے رو رہے ہونگے اور اس نے اپنی فیملی کے لئے اتنا

کچھ کیا ہے

وہ اپنی زندگی کی امید پہلے ہی کھو چکا تھا اس کے اندر جینے کی خواہش ویسے بھی نہیں تھی۔

لیکن وہ میرے ساتھ کام کرنا چاہتا تھا میرے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا۔ وہ اچھا تھا۔ لیکن ایک مشین سے کم نہ تھا۔

میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے میری ٹیم میں زندہ دل لوگ چاہیے لیکن ایسے آدمردہ لوگوں کے لیے بھی میری ٹیم میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

تم دونوں جاؤ اور اس نے لڑکی کو بھی ساتھ لے جاؤ جب سے آئی ہے اس نے کام تو کچھ کیا نہیں ہے۔

جب کہ اپنا فیصلہ سنا چکی ہے کہ وہ یہاں سے واپس نہیں جانے والی خضر نے اس کی بات مکمل کی

اچھی لڑکی ہے وہ شارف مسکرایا تھا۔

وہ صدیق کی بیٹی تھی شارف۔ خضر نے غصے سے کہا کیونکہ وہ اس کی رنگین طبیعت سے اچھے سے واقف تھا

لیکن پھر بھی وہ اتنا گرا ہوا تو ہرگز نہ تھا کہ صدیق کی بیٹی کے ساتھ کچھ ایسا ویسا کرتا وہ تو ان لڑکیوں کے پاس جاتا تھا جو خود ہی سے ویلکم کرتی تھی۔

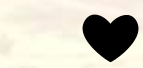

سارا دن روح بس ایک ہی بات سوچتی رہی وہ آدمی جو اس کے سامنے مرا تھا اس نے ڈیول کا نام لیا تھا

پولیس والے نے اس سے پوچھا تھا کیا ڈیول کا آدمی ہے کیا اور اس کے لیے کام کرتا ہے تو اس نے انکار کر دیا تھا اس کا کہنا تھا کہ وہ کسی ڈیول کو نہیں جانتا

اور پھر جب اس نے اس پولیس والے کے سامنے ڈیول کا نام لیا تھا۔ وہ کیسے عجیب نظروں سے اسے گھورنے لگا تھا

لیکن پھر یہ بھی تو کہا تھا کہ وہ نہ جانے کس ڈیول کے بات کر رہی ہے وہ تو ایک ہی ڈیول کو جانتا ہے۔

لیکن یہ بات تو لئے ٹھیک ہو گئی انسپیکٹر اس کے شوہر کو جانتا تھا۔

اور اسے اس تک پہنچا دیا اسے اس انسپکٹر کو تھینک یو ضرور بولنا چاہیے لیکن یہ نہ تھا کہ اب وہ گھر سے نکلنے کی غلطی کبھی نہیں کرے گی۔

نہ جانے کتنے پریشان ہوئے ہوں گے یہ میرے پیچھے نہ جانے کہاں کہاں ڈھونڈا ہو گا مجھے ۔میں بھی نہ بیوقوفوں کی طرح اٹھ کر چل دی

آج کیا بناوں ان کے لئے وہ فریج کھولے ہوئے سوچ رہی تھی

جس کے اندر سب سامان موجود تھا

سر یہاں سگریٹ پینا الاؤ نہیں ہے پٹرول پمپ کا ورکر اس کے قریب آکر بولا

کیوں۔۔۔؟

پیٹرول پمپ ہے آگ لگ سکتی ہے اس نے بتایا

اور تم نے جو کسی کی زندگی میں آگ لگائی ہے اس کا کیا۔

کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا وہ آدمی غصے سے بولا تھا

ایک تیرہ سال کی بچی کے ساتھ زیادتی کر کے تم نے اس کی زندگی کو آگ ہی تو لگائی ہے۔

اس لڑکی کا میرے ساتھ افیئر چل رہا تھا روز گفٹ اور پیسے مانگی تھی مجھ سے۔اتنی چھوٹی

بچی نہیں تھی جتنا تم لوگ سمجھ رہے ہو میں نے بس اپنی دی ہوئی رقم وصول کی ہے اور

ویسے بھی کورٹ سے باعزت بری ہو چکا ہوں۔

وہ آدمی بولے ہی جا رہا تھا جب اس نے اپنے پیٹ پر کچھ محسوس کیا اور پھر درد سے بلبلا اٹھا

کورٹ سے تم بری ہو چکے ہو لیکن ڈیول کی عدالت میں نہیں۔اور کوئی بھی زناکار ڈیول کی

عدالت سے اس طرح سے بری نہیں ہو گا۔

ڈیول کی عدالت میں اس گناہ کی سزا صرف اور صرف سزائے موت ہے۔

پیٹرول ہولڈرز سے پیٹرول کا پائپ نکالا۔

وہ درد سے بلبلاتے ہوئے آدمی کے منہ میں ڈال دیا۔

تم جانتے ہو وہ لڑکی خود کشی کر چکی ہے اس نے اپنی زندگی ختم کر لی تم جیسے انسان کے لیے

۔

تم نے کہا اک تیرہ سال کی بچی تم سے تحفے اور رقم لیتی تھی لیکن میری نظر میں وہ ایک چھوٹی بچی تھی۔

پیٹرول اس آدمی کے اندر تک جا چکا تھا سانس پھولنے لگی تھی لیکن یہاں سانس لینے کی اجازت دی کون رہا تھا۔

انصاف تھا ڈیول کا انصاف ہر زناکار کے لیے۔

اس نے ایک جھٹکے سے زمین پر پھینکا۔اور اپنی جیب سے سگریٹ نکالا۔ماچس کی تلی سے اپنا سگریٹ جلایا اور وہی جلتی تیلی اس آدمی پر پھینک دی۔

اور ایک لمحہ ضائع کیے بغیر وہاں سے نکل گیا۔

اسے نہ اس آدمی سے مطلب تھا اور نہ ہی اس پٹرول پمپ سے۔اسے آج ہی پتہ چلا تھا کہ

اس پیٹرول پمپ میں وہ اکیلا نائٹ ڈیوٹی کرتا ہے

ورنہ اس کام کے لیے اسے کوئی اور جگہ کا انتخاب کرنا پڑتا۔

وہ گھر آیا تو شرٹ پہ سرخ خون کے دھبے تھے شاید اس آدمی کے پیٹ پر بلیڈ چلاتے ہوئے

لگے تھے۔

اس نے گھر جاتے ہی کپڑے چینج کرنے کے لئے اپنے کمرے کا رخ کیا لیکن روح اسے

دیکھ چکی تھی وہ فورا دوڑ کر اس کے پاس آئی

کیا ہوا ہے آپ کو یہ خون کہاں چوٹ لگی ہے آپ کو ایک پل میں ہی اس کی آنکھوں سے

آنسو بہنے لگے تھے۔

وہ مجھے چوٹ نہیں لگی۔وہ ایک آدمی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا راستے میں اسے ہسپتال پہنچا رہا

تھا شاید کپڑوں پر یہ دھبے لگ گئے۔

آپ ٹھیک ہیں نہ وہ روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

وہ مسکرایا میں بالکل ٹھیک ہوں۔

چینج کر کے آتا ہوں پھر اطمینان سے دیکھ لینا۔

اس کا گال تھپتھپا کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

جبکہ روح ایک بار پھر سے جائے نماز پر بیٹھ گئی وہ کمرے سے باہر نکلا تو اسے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔

یہ لڑکی کیوں مجھے اتنا گناہگار کر رہی ہے۔ وہ سوچتے ہوئے صوفے پر آ بیٹھا

ڈیول نے اپنے آفس میں اعلان کیا تھا کہ آپ یہاں پر روح کا ذکر بالکل بھی نہیں کیا جائے گا وہ جہاں ہے بالکل ٹھیک ہے جب اس کے گھر والوں کا پتہ چل جائے گا اسے بھیج دیا جائے گا۔

اس بات سے لیلیٰ کی پریشانی اور بھرنے لگی لیکن اب آفس میں اس کا ذکر بھی منع کر دیا گیا تھا۔

جبکہ لیلیٰ کو اس کے گھر جانے کی بھی اجازت نہ تھی

ڈیول کا کہنا تھا کہ سب اپنے اپنے کام پر دھیان دو۔ جبکہ خضر کو ایک ہی پریشانی کھائی جا رہی تھی کہ آخر وہ کے گھر والوں کا پتا کیوں نہیں کر رہا یا کیوں نہیں کرنے دے رہا۔

لیکن پھر بھی خضر چپ نہ رہا وہ یارم سے چھپا کر روح کے گھر والوں کو ڈھونڈنے لگا لیکن یہ بات بھی ڈیول سے چھپی نہ رہی۔

آج نہیں تو کل اس لڑکی نے چلے جانا ہے۔اس لڑکی کے گھر والوں کا پتا کرنا چاہیے وہ کسی کی بیوی ہے۔

اگر مجھے لگا کہ ایسا کرنا چاہیے تو میں خود کر لوں گا تم اپنے کام پر دھیان دو اس کے انداز میں غصہ دیکھ کر وہ بھی خاموش ہو گیا

♥

ایک مہینہ گزر چکا تھا۔روح اس کا سارا کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھی یارم نے اپنا گھر بدلوانے کے بارے میں سوچا تو اس نے کہا کہ وہ یہی ٹھیک ہے۔۔

یارم نے اسے باہر پارک میں بیٹھنے کی اجازت دے دی۔لیکن وہ ان عورتوں سے باتیں نہیں کر سکتی تھی۔لیکن پھر بھی اگر وہ سامنے آجائیں تو حال و خیریت پوچھ لیتی تھی لیکن یارم سے چھپ کر

شارف اور خضر ہر دوسرے تیسرے دن اس کے ہاتھ کا بنایا ہوا کھانا کھانے آتے تھے جب کہ لیلیٰ کو یہاں آنے کی اجازت نہ تھی

اس نے ڈیول والی بات کا ذکر بھی اس کے سامنے کیا تھا جب اس نے کہا کہ یہاں ہر کوئی

اپنے آپ میں ایک ڈیول ہے۔

ڈیول مطلب۔۔۔۔؟روح نے پوچھا

ڈیول مطلب شیطان۔۔یارم نے بتایا۔

استغفراللہ آپ کوئی شیطان تھوڑی ہیں اس کی بات پر چہرے پر ذرا سا ڈمپل نمایاں ہوا

پھر غائب ہو گیا

میرا نام یارم ہے۔یارم کاظمی۔تم مجھے یارم کہا کرو۔

میں کیسے آپ کو یارم کہوں وہ شرمائی تھی۔

کیوں نہیں کہہ سکتی۔۔۔؟یہ میرا نام ہے۔وہ پوچھنے لگا۔

آپ کے نام کا مطلب۔وہ کچھ بولتے ہوئے خاموش ہو گی۔

ہاں بولو نام میرے نام کا مطلب دلبر۔محبوب۔صنم۔ہے نہ۔وہ اس کے چہرے پر شرم و

حیا دیکھ کر محفوظ ہو رہا تھا

آج وہ اس کیلئے فون لے کے آیا تھا۔تا کے دن میں اس سے بات کر سکے سارا دن اسکی

بیچین نظریں اس کا انتظار کرتی تھی۔

پھر کل تو اس نے کہہ دیا سارا دن اس سے بات کرنے والا کوئی نہیں ہوتا

میرا دل کرتا ہے آپ سے باتیں کرنے کو آپ کام سے تھک کر آتے ہیں کھانا کھاتے ہیں

سو جاتے ہیں صبح اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔

سارا دن مجھے آپ کا چہرہ نظر نہیں آتا۔اس نے معصومیت سے منہ بنا کر کہا تھا

اچھا میں کل تمہارے لیے موبائل لے آؤں گا پھر جب تمہارا دل کرے تو مجھے فون کر لینا

کیا آپ میرے لئے فون لینگے پھر تو میں فاطمہ بی بی سے بھی بات کروں گی۔

وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولی تھی

نہیں ہر گز نہیں۔تم سوائے میرے اور کسی سے بات نہیں کر سکتی اس فون پر۔اس نے

غصے سے کہا تھا

لیکن میں جب سے یہاں آئی ہوں ایک بار بھی پاکستان فون نہیں کیا امی سے بات نہیں کی

رانیہ آپی تانیہ آپی ماریا آپی کسی سے بھی نہیں آواز تک نہیں سنی کسی کی وہ اداسی سے بولی

تھی۔

ٹھیک ہے اگر ایسی بات ہے تمہیں فون لے کر نہیں دوں گا میں نہیں چاہتا کہ تم میرے

علاوہ کسی سے بات کرو۔

اس نے اپنا فیصلہ سنایا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔

جب تھوڑی دیر کے بعد وہ اس کے پیچھے آئی۔

اچھا ٹھیک ہے میں کسی سے بات نہیں کروں گی صرف آپ سے کروں گی۔

لیکن آپ تو ان سے بات کر کے ان کی خیریت پوچھ سکتے ہیں نہ آپ کے پاس ہے نہ امی کا نمبر۔روح نے پوچھا

ہاں میں اکثر ان سے بات کرتا رہتا ہوں سب کچھ ٹھیک ہے۔

اس نے جھوٹ بولا

اور آج اس کے لیے فون لے آیا تھا لیکن اس کے علاوہ اس فون میں سب نمبر بلاک تھے۔

یہاں تک کہ وہ پولیس میں بھی فون نہیں کر سکتی تھی۔

اگر اسے اتنی سمجھ ہوتی تو وہ ضرور پوچھتی۔

کیا تم نے واقعی ہی شادی کر لی ہے صارم اب تک بے یقینی سے کافی شاپ میں بیٹھا تھا اس کے سامنے یارم بیٹھا آرام سے کافی پی رہا تھا۔

میں تمہارا بچپن کا ساتھی ہوں یارم تو میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو تم نے مجھے بلایا تک نہیں۔

مجھے یقین نہیں آرہا تم جھوٹ بول رہے ہو یہ شادی نہیں ہوئی۔۔صارم کب سے بولے جا رہا تھا لیکن یارم کب سے قریب بیٹھی اس کی بیٹی کے گالوں کو چھو رہا تھا

ماہرہ اسکول کیوں نہیں گئی اس نے صارم کے بات کو اگنور کرتے ہوئے مائرہ سے پوچھا۔

مایلا کی طبیعت کھراب تی تاچو (مائرہ کی طبیعت خراب تھی چاچو) عربی طرز و لہجے کی وجہ سے وہ اردو نہیں بول پاتی تھی۔اور پھر جب بولنے کی کوشش کرتی تو اکثر اس کی زبان تو تلا جاتی۔

پہلے میری بات کا جواب دو صارم نے کہا۔

میں ضروری نہیں سمجھتا اس نے ایک ہی جملے میں سے جواب دے کر پھر سے مائرہ کے ساتھ مصروف ہو گیا۔

ہم دوست ہیں نہ یارم صارم نے پوچھا

اچھا کیا ایسا تھا کبھی۔صدیق میرا دوست تھا۔بہت پیارا دوست۔لیکن تم نے کیا کیا۔۔وہ دھیمی آواز میں غرایا تھا۔۔

میں اپنا فرض نبھا رہا تھا یارم۔ وہ اسی کے انداز میں بولا

اور میں اپنا فرض نبھا رہا ہوں۔

میرا فرض مجھے میرے فرض کے ساتھ غداری کرنے والوں سے دوستی کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

یارم ہم ایک ساتھ دبئی آئے تھے۔ تم نے اور صدیق نے غلط راستہ پکڑا صدیق اپنی منزل تک پہنچ چکا ہے یارم میں تمہیں سزا نہیں ہونے دوں گا قانون وانصاف سے ہٹ کر۔ قانون اور انصاف۔ ہمیں تمہارا قانون انصاف نہیں چاہیے صارم۔ ہم اپنا قانون خود بناتے ہیں۔

فلحال میں تم سے یہ ساری باتیں کرنے نہیں آیا میں صرف مائرہ سے ملنے آیا تھا۔ وہ ماہرہ کا گال چومتے ہوئے اٹھا تھا۔

کیا تم اس لڑکی سے محبت کرتے ہو یارم۔ صارم نے پوچھا

اس کا جواب میں تمہیں کچھ دن بعد دوں گا

ہو سکتا ہے کچھ دن بعد مجھے تمہاری ضرورت پڑے۔ بس اتنا کہہ کر وہ نکل گیا۔

جب کے صارم اسے آتا ہوا دیکھ رہا تھا پیار محبت فیملی ان سب چیزوں سے بہت دور تھا یہ

انسان۔بلکہ انسان تھاہی کہاں صارم بچپن سے جانتا تھااسے۔یااللہ یارم کو کبھی اس لڑکی سے محبت نہ ہو ورنہ اس بیچاری لڑکی کا کیا بنے گا

کیونکہ یارم کا جو روپ میں نے دیکھا ہے وہ کسی نے نہیں دیکھا۔اس کا پاگل پن اس لڑکی کو مار دے گا۔

بچپن میں اس نے ایک کھلونے کے لئے یارم کا پاگل پن دیکھا تھا۔اور سچ تو یہ ہے کہ وہ بھی ایک کھلونے سے زیادہ اس کے لیے کچھ نہ ہو گی۔

ایک معصوم لڑکی کو اس کے ہاتھوں برباد مت ہونے دینا

آج لیلیٰ کا برتھ ڈے ہے اور وہ چاہتی ہے کہ ہم اس کے ساتھ پارٹی کریں شارف نے آکر اسے بتایا۔

ہاں تم لوگ جاؤ میں نے کہاں منا کیا ہے۔یارم نے کہا

جبکہ دھیان سارا لیپ ٹاپ کی سکرین پر تھا جہاں ایک منی سکرین پر ہیکنگ سسٹم سے کسی کا موبائل فون کھلا تھا

جسے یارم بہت غور سے دیکھ رہا تھا

ڈیول جب سے یہ لڑکی روح آئی ہے تم تو اسی کے پیچھے پڑ گئے ہو تمہیں خیال ہی نہیں رہا

لیلیٰ کا اس نے سکرین پر نظریں جمائے دیکھا جہاں روح کا موبائل سسٹم کھلا ہوا تھا۔وہ

روح کے ایک ایک موومنٹ پر نظر رکھتا تھا لیلیٰ کا روز روز رونا دھونا دیکھ کر آج شارف

نے اس کے سامنے منہ کھولا تھا

روح سے پہلے بھی لیلی میرے لیے کام کرنے والی ایک ورکر تھی اور اب بھی ہے۔اس

سے زیادہ نہ وہ پہلے کچھ بھی اور نہ ہی آگے کچھ ہو گی۔

اب مزید کوئی بکواس کرنے کی ضرورت نہیں نکلو یہاں سے میں اپنا کام کر لوں

وہ پیار کرتی ہے تم سے۔شارف نے کہا

تو میں کیا کروں میں نے کہا ہے اسے مجھ سے پیار کرنے کے لیے دماغ خراب کر رکھا ہے

اس لڑکی نے اور تم دونوں نے بھی میرا اگر اب تم نے یہ پیار کا ذکر میرے سامنے کیا تو

گولی مار دوں گا اسے بھی اور تم لوگوں کو بھی وہ غصے سے دھارتے ہوئے بولا اور لیپ ٹاپ

اٹھا کر پھینک دیا۔

میں پارٹی کا کہنے آیا تھا ہم صرف ورکر نہیں ہیں دوست بھی ہیں تم نے کہا تھا ایک

دوسرے کی خوشیوں میں شامل ہونا کوئی احسان تو نہیں شارف نے گھبر آتے ہوئے دو قدم پیچھے ہٹائیں۔

فائن۔میں آجاؤں گا۔اب جاؤ یہاں سے اس نے گھورتے ہوئے کہا تو شارف باہر نکل گیا

۔

پھر دروازے پہ منتظر معصومہ اور لیلی کو دیکھا۔ذرا سا مسکرایا

مشن ڈن۔اس نے لیلی کے ہاتھ پر تالی بجاتے ہوئے کہا۔

بس اب میرا کام ہو جائے۔لیلیٰ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

سر گولی مار دیں گے۔میں تم لوگوں کے ساتھ شامل نہیں ہوں معصومہ نے کہا۔

تمہارا نام کہس نہیں آئے گا لڑکی۔

لیکن ڈیول کو ایک دو پیگز سے نشہ نہیں چڑھتا ہمیں کچھ بڑا کرنا ہو گا۔کیوں نا ہم ڈبل ڈوز پلز یوز کریں۔شارف نے مشورہ دیا۔

آہستہ بولو بے وقوف اگر اس رائٹ ہینڈ نے سن لیا تو پلان شروع ہونے سے پہلے ہی وہ ہمیں گولی مار دے گا۔

تم لوگوں کو تو پھر گولی مار کے آسان موت دے گا مجھے بلیڈ سے مارے گا۔

اور اتنا کرو جتنا میں نے کہا ہے اور ویسے بھی میں تم سب کی ہونے والی مالکن ہو تو میرا آرڈر فولو کانہ تم پر فرض ہے لیلیٰ نے ادا سے کہا۔

وہ جلدی گھر جانا چاہتا تھا لیکن لیلی کے برتھ ڈے کی وجہ سے اس سے یہاں نہ پڑا۔ یہ کلب لیلیٰ چلاتی تھی۔

دنیا کے سامنے اس سے کوئی کام تو کرنا ہی تھا ویسے پولیس کی نظر میں وہ ڈیول یعنی یارم کاظمی کے ساتھ کام کرتی تھی جس کی دبئ میں ایک میڈیسن کمپنی تھی۔

یہ کام صرف وہ دنیا کو دکھانے کے لئے کرتے تھے۔ ورنہ اصل کام اور اصل مشن ان کے کچھ اور تھے۔

کرائم کی دنیا میں انہیں ہر کوئی جانتا تھا۔ دبئ ان کا اصل ٹھکانہ تھا۔۔ صدیق اسکا بہت وفادار آدمی تھا وہ بیس سال پہلے اس کے ساتھ پاکستان سے یہاں آیا تھا۔

تب اس کا جان و عزیز دوست صارم اسکے ساتھ تھا لیکن وقت کے ساتھ صارم نے اپنی راہ بدل لیں۔

صارم کو ڈان ڈیول کو پکڑنے کا کام دیا گیا تھا پچھلے چھ سال سے وہ اس کے پیچھے پڑا تھا لیکن

کوئی بھی ایسا ثبوت جو اسے سلاخوں کے پیچھے پہنچا دے صارم کے ہاتھ نہیں لگا تھا۔

صارم کا کہنا تھا کہ وہ یہ راستہ چھوڑ دے۔اس میں سوائے نقصان کی اور کچھ نہیں۔

جبکہ یارم کا جنون اسے یہ کام چھوڑنے نہیں دے رہا تھا۔

وہ جس آدمی کے آگے کام کرتا تھا اسے مار کر اس نے اس کی کرسی سنبھالی تھی۔

اور پھر ایسے کہی لوگوں کو مار کر سیڑھیاں چڑھتا وہ ڈیول بنا تھا۔

شارف نے اس کے ڈرنک میں ڈبل ڈوز پلز ملائی تھا۔جس کا پہلا سیپ لیتے ہی اس نے لیلی کی طرف دیکھا تھا۔

لیلیٰ نے گھبرا کے نظریں چرائی اسے پتہ چل چکا تھا کہ وہ سمجھ چکا ہے کہ اس کی ڈرنک میں کچھ ملایا گیا ہے۔

ایم سوری۔اسے مسلسل اپنی طرف دیکھتا پا کر لیلی ممنائی تھی۔

اگر آج تمہارا جنم دن نہیں ہوتا تو میں برسی ضرور بناتا۔ڈرنک ایک ہی سیپ میں ختم کرتا گلاس وہی پھینکتا وہ نکل گیا۔

خضر اسے روکو۔اس کی ڈرنک میں ڈبل ڈوز پلز ہیں وہ ڈرائیونگ نہیں کر سکے گا۔

لیلیٰ نے فکر مندی سے کہا۔

وہ یارم کا ظمی ہے لیلیٰ۔ایسی چھوٹی موٹی پلزاس کا کچھ بھگار نہیں سکتی وہ نشے کبھی اپنے آپ پر حاوی نہیں ہونے دیتا۔ڈونٹ وری۔

وہ گھر آیا تو روح روز کی طرح اس کا انتظار کر رہی تھی جب کہ وہ پہلے ہی اسے فون کر کے بتا چکا تھا کہ آج وہ جلدی نہیں آئے گا کیونکہ اس کے ساتھ کام کرنے والے ورکر کا برتھ ڈے ہے۔

میں نے کہا تھا نہ کھانا کھا کے سو جانا تم ابھی تک میرا انتظار کر رہی ہو۔وہ اس کے قریب آ کر پوچھنے لگا

مجھے نیند نہیں آ رہی تھی اس لیے۔وہ اٹھ کر اس کے پاس آ گئی۔

بہت وقت ہو چکا ہے روح۔۔اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔

آپ شراب پی کے آئیں ہیں اس نے بے یقینی سے پوچھا شاید وہ نوٹ نہ کر پاتی۔لیکن اس سے پہلے وہ کبھی اس کے اس طرح سے قریب نہیں آیا تھا اور اس کی آواز میں خمار تھا

ہاں بالکل تھوڑا سی اپنے ہونٹوں سے اس کا ماتھا چھوتے ہوئے بولا۔

آپ جائیں آرام کریں۔

روح کو اپنی باہوں میں لیے یارم کی گستاخیاں بھرتی جا رہی تھی۔

اس کے ماتھے کو اپنے لبوں سے چھوتے یارم نے اس کے بال کھول دیے۔

میں آپ کے لئے چائے بنا کے لاتی ہوں۔روح نے اپنا ہاتھ اس کے کندھوں پر رکھ کر

ایسے خود سے دور کیا۔

اور اگر میں تمہیں آج خود سے دور جانے کی اجازت نہ دوں تو۔اس کی تھوڑی پکڑ کر اس کا

چہرہ اونچا کر کے پوچھا۔

یہ کیا ہو گیا ہے آج آپ کو۔ کہیں پیار تو نہیں ہو گیا مجھ سے لگتا ہے میری دعا پوری ہو گئی

روح نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

پیار ہاہاہا پیار تو تمہیں دیکھتے ہی ہو گیا تھا۔

اس دن جب تم بنا بتائے کہیں چلی گئی اس دن مجھے تم سے محبت ہو گئی تھی۔

اور آج عشق ہو گیا ہے۔

اور اگر عشق ہو جائے تو دوری نا ممکن ہو جاتی ہے

میرے پیار اور محبت نے بہت صبر کیا۔ لیکن کیا کروں یہ عشق بے صبرا ہے۔ یہ تمہاری

ہاں کا انتظار نہیں کرے گا۔

ایک ہی جھٹکے سے سے خود سے قریب کرتے ہوئے اپنی باہوں میں اٹھالیا۔

یارم میری بات سنیں۔

وہ اسے اپنے والے کمرے میں لے کے آیا تھا اسے بیڈ پر لٹا کر خود بھی اس کے بلکل قریب لیٹ گیا۔

یارم۔

نہیں۔آج کچھ مت بولو۔

آج سے تم میری ہو صرف میری۔یارم کاظمی کی۔آج میں تمہیں اپنا بناوں گا۔اب تم مجھ سے کبھی دور نہیں جاسکتی

یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔میں اپنے پیار پر کنڑول کر سکتا تھا۔لیکن تم نے دعائیں مانگ مانگ کر مجھے خود سے عشق کرنے پر مجبور کیا۔

اب تم ہی میرا ہونا ہو گا ہمیشہ کے لئے۔اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب تر کر لیا۔

روح کے بال اس کے چہرے پر بکھرنے لگے۔

اس نے پھونک مار اس کے چہرے سے بال ہٹائے۔وہ کھلکھلائی تھی

ایسے ہی طلئسم پڑھ پڑھ کر تم نے مجھے خود سے پیار کرنے پر مجبور کیا ہے مجھے بھی تو بتاؤ یہ کونسا تعویذ عشق ہے۔

میں تو نہیں بتاؤں گی روح نے شرارت سے کہا جبکہ ہاتھ دونوں یارم کے ہاتھوں میں قید تھے۔

مت بتاؤ روحِ جان آج یارم کاظمی اپنے سارے سوالوں کے جواب خود لے لے گا۔

اسے خود بھی جھکتے دیکھ کر روح نے اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی۔جب روح کے ہاتھ سے کانچ کی چوڑیاں ٹوٹی۔اور اگلے ہی لمحے یارم نے اس سے خود سے دور پھینکا۔

اچانک اس جھٹکے کے لیے روح تیار نہ تھی بے اختیار اس کے منہ سے چیخ نکلی۔

پھر شرمندہ سی ہو کر یارم کو دیکھنے لگی جو بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔

یارم میرا وہ مطلب نہیں تھا اس سے پہلے کے روح اس سے کچھ کہتی کیا وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا

یاخدایا یہ کیا کرنے جا رہا تھا میں۔جس کام سے مجھے نفرت ہے جس چیز سے مجھے گھن آتی ہے وہی کام میں روح کے ساتھ کرنے جا رہا تھا۔

میں روح کے ساتھ زنا کرنے جا رہا تھا۔

میں اس لڑکی کے ساتھ زیادتی کرنے جا رہا تھا جسے دیکھتے ہی میرے دل کی دنیا بدل گئی۔

جسے دیکھتے ہی میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ اسے کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔

وہ فلیٹ سے باہر نکل آیا اور اپنے فون سے خضر کو کال ملانے لگا۔

کہاں ہو تم اس وقت۔۔؟

میں اور شارف ابھی لیلیٰ کے قلب سے واپس آئے ہیں کیوں خیریت۔

ایسا کرو ایک مولوی پکڑ وا سے لے کر میرے فلیٹ پر آ جاؤ

مولوی کیوں خیریت ہے نا اور اس وقت میں مولوی کا انتظام کہاں سے کروں اس وقت تو

کوئی مولوی نہیں آئے گا۔

میں نے نہیں کہا مولوی آئے گا یا نہیں اس کے سر پر بندوق رکھو اپنے ساتھ لے کر یہاں

آؤ تمہارے پاس صرف 10 منٹ ہیں اور اپنے ساتھ کچھ گواہ بھی لے آنا۔

وہ فون بند کر چکا تھا مولوی کا انتظام کرنا اب ان دونوں کا کام تھا

کیا میری مزاحمت کی وجہ سے چلے گئے کیا وہ مجھ سے مایوس ہو گئے ہیں۔

اللہ جی نہ جانے کتنا ناراض ہوئے ہوں گے مجھ سے میں کیسے مناوں گی

ابھی تو سب کچھ ٹھیک نہیں ہوا تھا میں نے خراب کر دیا۔

کیا ضرورت پڑی تھی مجھے ہاتھ چھڑوانے کی۔

میں کیا کروں کیا باہر جا کے دیکھوں نہیں نہیں اگر زیادہ غصے میں ہوئے تو پھر سے تھپڑ لگا دیں گے۔

ہاں تو کام بھی تو تھپڑ کھانے والا کیا ہے میں نے۔

ابھی وہ یہی سب کچھ سوچ رہی تھی کہ باہر کچھ لوگوں کی آوازیں آنے لگیں۔

یہ اتنی رات کو کون آیا ہے۔

اس سے پہلے کے وہ خود اٹھ کر دیکھتی۔

یارم واپس کمرے میں آیا۔

اسے واپس کمرے میں آتا دیکھ کر وہ فوراً اس کے قریب آئی

یارم سچی میرا مطلب یہ نہیں تھا جو آپ سمجھے میں آپ کو خود سے دور نہیں کر رہی تھی۔

میں تو بس اپنا ہاتھ سوری پلیز مجھے معاف کر دیں پلیز مجھ سے ناراض مت ہوں۔اس کے سینے سے لگی وہ بری طرح رو رہی تھی۔

سنو میری بات سنو اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے کہنے لگا۔

میں سمجھ سکتا ہوں۔اس طرح سے فون پہ ہوئے نکاح کو قبول کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

جانتا ہوں تم اس نکاح کو قبول نہیں کر پا رہی اسی لئے تم نے خود کو مجھ سے دور کیا۔

لیکن اب میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا ہمارا دوبارہ نکاح ہو گا اور وہ بھی آج ہی۔ چلو باہر آؤ ۔میں نے گواہ اور نکاح خواں کو بلایا ہے۔

دوبارہ نکاح۔۔۔؟

ہاں دوبارہ نکاح اب دوپٹہ سر پر لو اور باہر چلو۔

اس کا دوپٹہ خود اس کے سر پر ڈالتا اس کا ہاتھ تھام کر باہر لے آیا۔

وہ بہت سارے لوگ تھے اور تقریبا سب ہی یارم کے کام کرنے والے تھے اور تقریبا سب ہی حیران اور پریشان کھڑے تھے۔

لیکن سب سے زیادہ حیران تو لیلیٰ تھی

مولوی صاحب نکاح کی رسم شروع کرے یارم نے آرڈر دیا۔

ایک منٹ میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں میرے ساتھ آنا خضر نے اسے کہا اور یارم کے کمرے میں آگیا

جلدی بولو یارم نے اس کے پیچھے آکر کہا۔ڈیول یہ لڑکی پہلے سے کسی کے نکاح میں ہے اور نکاح کے اوپر نکاح نہیں ہو سکتا۔ تم تھوڑا سا صبر کر لو پہلے اس کی طلاق کرواؤ پھر تمہارا نکاح جائز ہو گا اس طرح سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ خضر نے روح سے نکاح کی وجہ نہ پوچھی تھی وہ خود ہی اس کی آنکھوں میں اس کے لیے چاہت دیکھ چکا تھا اور آج سے نہیں نہ جانے کتنے دن سے وہ روح کے لئے اس کی فکر مندی دیکھ رہا تھا

وہ اس کیلئے جذبات رکھتا ہے یہ بات خضر پہلے ہی سمجھ چکا تھا۔

وہ آدمی مر گیا خضر میں نے مار دیا اسے یارم نے ایک اور دھماکا کیا۔

کیا۔ لیکن کیوں ہم سیدھے طریقے سے اس سے بات کر سکتے تھے تمہیں اسے مارنے کی کیا ضرورت تھی۔

اس نے مجھ سے میری روح کو چھیننے کی کوشش کی اسے جینے کا کوئی حق نہیں تھا۔

روح اس کے نکاح میں تھی تم سے ملنے سے پہلے ہی خضر نے چھپا چھپا کر کہا۔

اب تو ہو گیا نہ جو ہونا تھا اب میری ہونے والی بیوی باہر میرا انتظار کر رہی ہے۔

اتنا کہہ کے یارم رکا نہیں بلکہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ خضر بے بسی سے قدم اٹھاتا اس کے پیچھے آیا۔

تھوڑی دیر بعد نکاح کی رسم ادا ہوئی

لیلی آنکھوں میں آنسو لیے اس کے نکاح میں شامل تھی

مولوی صاحب نے پہلے یارم کا نکاح پڑوایا

اور پھر روح کے طرف آئے

روحِ نور ولد احمد خان آپ کا نکاح سید یارم کاظمی والد سید ابراہیم کاظمی کے ساتھ پچاس لاکھ سکہ راج الوقت قرار پایا ہے کیا آپ کا قبول ہے۔۔۔۔

مولوی کے الفاظ روح کے کان میں گونج رہے تھے۔

اس نے بے یقینی سے سامنے دیکھا۔ جہاں یارم اسے نظروں کے حصار میں لیے بیٹھا تھا۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے مولوی صاحب نے پھر سے پوچھا۔

یارم ذرا سا مسکرایا تھا۔ اور اسے نظروں سے بولنے کا اشارہ کیا۔

قبول ہے۔اس کے چہرے کو دیکھتے وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔وہ کھل کر مسکرایا تھا

سوال پھر سے دہرایا گیا۔روح نے وہی جواب دیا

نکاح کی رسم ادا ہوئی سب نے مبارکباد دی۔

لیکن ایک سوال تھا جو روح کے ذہن میں گردش کر رہا تھا

جب روح کا پہلے نکاح ہوا تھا تب امی نے کسی شیخ کا نام لیا تھا۔

لیکن اس نکاح خواہ نے کسی شیخ کا نام نہیں لیا۔

لیکن اس وقت تو ہوش ہی کہاں تھا کچھ جاننے کا خود سمجھنے کا۔

یہ موقع تو اسے یارم نے دیا تھا۔

مولوی صاحب میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں

اگر لڑکی پہلے سے شادی شدہ ہو لیکن اس کا خاوند مر چکا ہو۔اور وہ کسی اور کے نکاح میں آجائے تو کیا یہ نکاح جائز ہے۔یارم نے مولوی صاحب کو چھوڑنے کے لیے کہا تھا لیکن

اس سے پہلے خضر نے مولوی صاحب کے سامنے سوال رکھ دیا

یارم بھی اس کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔

تم نے ادھوری بات بتائی مولوی صاحب کو خضر کو میں پوری بتاتا ہوں۔

اگر لڑکی کو دھوکے میں رکھ کر اس سے جھوٹا نکاح کر لیا جائے میرا مطلب ہے۔ کہ فون پر

نکاح کیا جائے بس ایک طرف کی کارروائی مکمل کی جائے۔

فون پر لڑکی کو ریکارڈنگ سنائی جائے۔ نکاح نامے پر جعلی نام سے دستخط کیے جائیں

ولدیت بھی غلط بتائی جائے۔ پر نکاح میرا مطلب ہے جھوٹا نکاح ہونے سے پہلے ہی وہ

آدمی مر جائے تو کیا یہ نکاح جائز ہے خضر تمہیں اس طرح سے یہ سوال پوچھنا چاہیے تھا۔

اس نے خضر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جب کے وہ حیرانگی سے دیکھ رہا تھا۔

نہیں ہر گز نہیں یہ تو نکاح ہی نہیں ہے۔ نکاح میں سب سے زیادہ ضروری ولدیت کا

ٹھیک ہونا ہے۔ دونوں طرف سے مکمل کاروائی گواہوں کے بنا پر کی جاتی ہے۔

ہاں بالکل لوگ فون پر نکاح کرتے ہیں۔ لیکن مردہ انسان نکاح کیسے کر سکتا ہے اگر صرف

اس کی آواز تھی لیکن وہ مر چکا ہے تو یہ نکاح ہوا ہی نہیں۔ مولوی صاحب حیرانگی پریشانی

سے نکاح کیے وردات سن رہے تھے

آپ کا بہت شکریہ مولوی صاحب۔آپ چلیں گاڑی میں تشریف رکھیں خضر ابھی آپ کو آپ کے گھر چھوڑ آئے گا

یہ سب کچھ کیا تھا۔تم نے یہ سب کچھ مجھے کیوں نہیں بتایا اور یہ سب کچھ تم نے کب جانا ؟۔۔۔۔

وہ آدمی کیسے مرا۔۔۔؟

جس دن روح یہاں پہ آئی تھی تمہیں یاد ہے میں شمس سے بات کرنے گیا تھا اسے سمجھانے گیا تھا کہ جو کام وہ کر رہا ہے وہ غلط ہے تم جانتے ہو وہ کام کیا تھا خضر۔۔؟ شمس شیخ وہاں پاکستانی لڑکیوں سے جعلی نکاح کر کے انہیں یہاں بلاتا تھا جتنی خوبصورت لڑکی اس کی اتنی زیادہ قیمت۔

اور پھر انہیں یہاں لا کر بیچ دیتا تھا۔

میں نے اسے سمجھایا کہ اسے یہ کام نہیں کرنا چاہیے اس نے میری بات نہیں مانی۔اور میرے ہاتھوں مارا گیا۔

شمس اس جعلی نکاح کے لیے رمیز شیخ کا نام استعمال کرتا تھا۔

جس دن میں نے پہلی دفعہ روح کو دیکھا۔وہ معصوم چہرہ میری دنیا ہلا گیا خضر۔میں اسے اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہتا تھا میں جانتا ہوں میرے مستقبل میں اندھیرے کے سوا اور کچھ نہیں لیکن روح نے مجھے مجبور کر دیا۔

اس نے مجھے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دیا۔اب اس کے بغیر رہنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔وہ ہمیشہ سے اپنی ہر بات اس سے شیئر کر دیتا تھا صارم کے بعد خضر اس کے لیے بہت خاص ہو گیا تھا۔

ٹھیک ہے میں مولوی صاحب کو چھوڑ کے آتا ہوں تم بھابھی کے پاس جاؤ باقی باتیں ہم کل صبح کریں گے بہت وقت ہو گیا ہے۔خضر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

بھابھی۔۔۔؟آج آخر کار وہ لڑکی سے بھابھی بن ہی گئی تھی

ہاں اب اسے لڑکی کہتے ہوئے اچھا نہیں لگے گا وہ مسکراتے ہوئے بولا

لیکن لیلی کا کیا ہو گا خضر نے پوچھا

مہربانی فرما کے اس وقت لیلیٰ کا نام لے کر میرا موڈ مت خراب کریں۔آپ یہاں سے تشریف لے کے جا سکتے ہیں۔

یارم ناک سے مکھی ارتا ہوا نکل گیا۔

سب کو بیچ کر اس نے دروازہ بند کیا اور اپنے کمرے میں آیا لیکن یہاں روح نہیں تھی۔

یقیناً وہ دوسرے کمرے میں تھی۔

میرے دل کی دنیا ہلا کر آپ دوسرے کمرے میں منہ چھپائے بیٹھی ہیں یہ تو بری ناانصافی ہے۔

وہ مسکراتا ہوا ہے اس کے کمرے میں آیا۔

وہ بیڈ پے بیٹھی تھی۔۔ تمہارے پاس 2 منٹ ہیں جلدی سے دوسرے کمرے میں آؤ۔ وہ دروازے سے حکم جاری کرتا واپس پلٹ گیا

ابھی کچھ گھنٹے پہلے بھی وہ اس کی باہوں میں تھی۔ لیکن اس کے ہاتھ چھڑ آنے کی وجہ سے وہ برا منا گیا پر اب تو روح اس کو ناراض کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

وہ اپنا دل مضبوط کرتی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کے کمرے تک آئی۔

اور اسے اپنے پیچھے سے دروازہ بند کرنے کی آواز آئی اس نے فوراً پلٹ کر دیکھا تو وہ دروازہ بند کیے اس کے سامنے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ بالکل اس کے قریب آکر رکا اور اس کے کان کے قریب جھکا۔

تم جو آرہے ہو پہلوں میں اب ہوش کسے آئے گا

اے عشق زرا رک تو سہی یہ عشق فنا ہو جائے گا

WellCome to my life

میرا بننے کے لئے شکریہ۔

روحِ نور سے روحِ یارم بننے کے لئے شکریہ۔

آج سے تم یارم کی روح ہو اور اگر روح یارم سے دور ہوئی تو یارم بے جان ہو جائے گا۔اور

میں جانتا ہوں تم اپنے یارم کو کبھی بھی بے جان نہیں ہونے دو گی۔

مجھے کبھی چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گی نہ وعدہ کرو مجھ سے روح چاہے کچھ بھی ہو جائے کبھی مجھ

سے دور نہیں جاؤ گی کرو وعدہ اس کے بلکل قریب کھڑا

اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے وہ اس سے وعدہ مانگ رہا تھا

روح نے بس اپنی نظریں جھکائیں۔جب یارم کی گرفت اپنے چہرے پر ذرا سخت ہوتی محسوس ہوئی۔

اس نے یارم کے ہاتھوں پے اپنے ہاتھ رکھے۔

کرو وعدہ کے مجھ سے کبھی دور نہیں جاؤ گی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔

وعدہ۔وہ بامشکل اس کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے بولی۔

تھیک یو سو مچ روح میں تمہیں اتنا پیار دونگا کہ تمہیں میرے علاوہ کسی کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

اس کے کان میں سرگوشی کرتے ایک جھٹکے سے اپنے قریب تر کیا۔

آج میری روح کو میری روح قرار دے گی

آج تو تیرا یارم اپنی جان سے جائے گا۔

یارم نے پورے استحاق سے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیے۔اور اس کا نازک سراپا اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے بیڈ پے اٹھالایا۔

تمہیں پتا ہے روح تم سے پہلے میری زندگی میں کوئی خواہش نہ تھی۔لیکن جب. سے تم میری زندگی میں آئی تمہیں چاہنا تمہیں پیار کرنا۔بس تمہیں ہی سوچنا۔تمہارا بن جانا۔

اف کتنی خواہشیں دل میں جاگ آئی ہے۔پتا نہیں تم سے پہلے یہ ساری خواہشات کہاں سوئی تھی۔اس کے چہرے پر جابجا اپنے محبت کی مہر ثبت کرتا وہ اسے اپنی محبت کا یقین دلانے لگا۔اسے اپنی زندگی میں کبھی کسی عورت کی کمی محسوس نہ ہوئی تھی۔لیکن روح کے زندگی میں آنے کے بعد اسے ہمیشہ اپنی زندگی میں روح کی کمی محسوس ہوئی۔یہ نازک سی لڑکی کب اس کے لیے اتنی خاص ہو گی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

وہ تو یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ جب روح کو پتہ چلے گا کہ یارم وہ شخص ہے ہی نہیں جس کے لیے وہ اتنی دور یہاں آئی ہے۔

وہ تو بس اس کے عشق میں گرفتار ہو چکا تھا اس سے روح چاہیے تھی کسی بھی قیمت پر۔ چاہے اس کے لیے اسے اپنی جان سے ہی کیوں نہ جانا پڑے۔مگر یہ تہ تھا کہ وہ روح کا نام اپنے نام سے کبھی الگ نہیں ہونے دے گا۔

روح صرف اس کی ہے صرف اسی کا حق ہے اس پر کوئی روح کو سوچنے کے لیے اسے دیکھنے کے لیے اس سے بات کرنے کے لیے یارم کی اجازت لیگا۔

یارم کی شدتوں اور جسارتوں سے گھبرتی اسی کے باہوں میں پناہ لیتی لڑکی اسے دیوانہ کر گئی ۔یارم کے ہر انداز میں روح کے لیے بے پناہ محبت تھی۔وہ اس کے عشق میں ڈوبا اس پر

اپنے محبتوں کی برسات کرتا رہا۔

رات دھیرے دھیرے گزر رہی تھی۔اور ہر گزرتے لمحے کے ساتھ روح کو اپنا آپ اور بھی خاص لگنے لگا۔وہ اپنے آپ کو کبھی منحوس سمجھتی تھی۔یارم کی پناہوں میں متاعِ جاں سے کم نہ تھی۔

وہ اس کے باہوں میں پر سکون نیند سو رہی تھی جب اذانوں کی آواز گونجنے لگی۔

اٹھو میری جان نماز کا وقت ہو گیا۔اس نے آہستہ سے اس کے کان میں سرگوشی کی

یارم اسے اپنی زندگی میں شامل کر کے ایک پل نہ سو سکا

روح کی سونے کے بعد بھی اس کے ذہن میں بس ایک ہی بات چلتی رہی۔

کیا سچ جانے کے بعد وہ اس سے نفرت کرنے لگے گی۔جس طرح سے اس کے اپنے اس سے دور ہوئے وہ بھی سے دور چلی جائے گی۔

اس کے ذہن میں اٹھتے ہر سوال کا جواب نہیں تھا وہ کبھی سے خود سے دور نہیں جانے دے گا۔اسے کچھ بھی پتا ہی نہیں چلنے دے گا۔وہ اسے کبھی ان لوگوں کے پاس واپس

نہیں جانے دے گا جہاں سے وہ آئی تھی۔اگر وہ ان لوگوں سے کبھی ملے گی نہیں تو اسے پتہ کیسے چلے گا۔

یارم اسے ان سے دور کر دے گا۔جن کی وجہ سے روح اس سے دور ہو سکتی ہے

اور یہ فیصلہ کر کے وہ کچھ حد تک پر سکون ہو چکا تھا

اٹھ جاؤ جان یہ نہ ہو کہ تمہاری نیند کی وجہ سے تمہاری نماز قضا ہو جائے

پھر کہو گی کہ میری وجہ سے ایسا ہوا ہے۔جب کہ میں نے تو تمہیں تنگ بھی نہیں کیا زیادہ۔اس کے کانوں میں سرگوشی کرتے اس کے کان کی لو چومتا تو مسلسل سے جگانے کی کوشش کر رہا تھا۔

مجھے نہیں پتا تھا اتنی خطرناک نیند ہے تمہاری ورنہ تو تمہاری نیند سے بہت سارے فائدے اٹھائے جا سکتے ہیں۔

تو پھر کیا خیال ہے۔۔؟

وہ جو مزے سے نیند میں اس کی باتیں سن رہی تھی اسے واپس رات والی ٹون میں آتا دیکھ کر فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی

مجھے نماز پڑھنی ہے۔

اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ اس کے ہوش ٹھکانے لگاتا وہ بھاگ کر واش روم میں بند ہو گی۔

اب تو تمہیں بھاگ کر بھی میرے ہی قریب آنا ہے۔

اٹھ کر بیٹھا اور بیڈ کی کراون سے ٹیک لگاتا ہوا واش روم کے دروازے کو دیکھتا رہا

روح فریش ہو کر باہر آئی۔ تو وہ اسے دیکھ رہا تھا ایک شرمیلی سی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا۔

آپ اگر مجھے ایسے ہی دیکھتے رہیں گے تو میں باہر جا کے نماز ادا کرونگی۔ وہ ہلکا سا منمنائی

نوٹ کر رہا ہوں۔ کل رات سے تمہاری بولتی بند ہو گئی ہے ایسا بھی کیا ہو گیا رات میں۔ وہ

شرارتی انداز اپنائے اسے نظروں کے حصار میں لے لیتا ہوا پوچھ رہا تھا

میں باہر جا رہی ہوں۔ شرماتی ہوئی جانماز اٹھا کر باہر جانے لگی

ارے یار میں نے کیا کہا بس پوچھ ہی تو رہا ہوں کہ ایسا کیا ہو گیا رات میں اچھا ٹھیک ہے اب

میں کچھ نہیں کہوں گا

تم آرام سے نماز پڑھو۔ وہ مسکراتے ہوئے نظر پورے کمرے میں گھمانے لگا۔

وہ کافی دیر کھڑی اسے دیکھتی رہی۔ لیکن وہ اس سے بالکل بے نیاز ظاہر ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔

روح نے وہی جائے نماز بچھائی اور نیت باندھی۔

اسے مکمل نماز میں مصروف دیکھ کر ایک بار پھر سے اس سے جان لٹاتی نظروں سے دیکھنے لگا۔

اسے لگا تھا کہ وہ پانچ سات منٹ میں نماز سے فارغ ہو جائے گی لیکن ایسا نہیں ہوا۔ نماز تو فورا ختم ہو گئی لیکن یہ دعا تھی جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

پھر تقریبا پندرہ منٹ کے بعد وہ دعا مانگ کر جانماز اٹھانے لگی

میں تو مل گیا تمہیں اب کیا مانگ رہی تھی اللہ سے اس نے شرارت سے پوچھا۔

مانگ نہیں رہی تھینک یو بول رہی تھی۔ انہوں نے میری سن لی۔ تو تھینک یو تو بنتا ہے نہ۔

مسکرا کر اسے جواب دیتی وہ اس کے لئے ناشتہ بنانے باہر نکل گئی۔

وہ ناشتہ بنا کر لائی تو یارم شاور لے چکا تھا اس نے ناشتہ ٹیبل پر لگایا جبکہ یارم شیشے کے سامنے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا روح کا سارا دھیان ناشتے لگانے پر ہی تھا

کل سے آج وہ اسے اپنے دل کے زیادہ قریب لگ رہی تھی۔

اتنی صبح ناشتہ کون کرتا ہے۔وہ اس سے پوچھنے لگا۔

جبکہ وہ خود بھی جانتا تھا کہ وہ اس سے چھپنے کی کوشش کر رہی ہے۔

میں نے سوچا آپ کو بھوک لگی ہو گی۔اس کے منہ میں جو کچھ آیا کہنے لگی

ہاں یار بھوک تو بہت لگی لیکن کھانے کے لیے نہیں پیار کرنے کے لیے۔کھینچ کر اسے

اپنے قریب کرتے اس کے بالوں میں منہ چھپاتے ہوئے بولا۔

روح کی تو جیسے جان پر بن آئی تھی اسے رات کے روپ میں واپس آتے دیکھ کر

لیکن مجھے کھانے کے لیے بھوک لگی ہے۔۔۔اس نے اپنا آپ چھڑاتے ہوئے بولا۔

تو مجھے کھا جاؤ۔تم مجھے کھالو میں تمہیں کھالیتا ہوں۔

دونوں کی بھوک ختم ہو جائے گی۔اس نے ایک بار پھر سے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے

اس کو گرفت میں لیا اور بازوں کا گھیرا تنگ کیا۔

مجھے یہ ڈش پسند نہیں میں نہیں کھاتی۔اس نے پھر اپنا آپ چھڑانا چاہا

ٹرائی تو کرو بہت ٹیسٹی ہے۔یہ کہتے ہوئے وہ اس کے لبوں پر جھکا۔اور پورے اسحاق سے

اپنے آپ کو سیراب کرنے لگا۔

پھر جب اس کے لبوں کو آزاد کیا تو اس کے چہرے پہ اپنی سنگت کی رنگ دیکھنے لگا۔

جہاں بکھری حیا اور سرخی اسے سکون دے رہی تھی

کیسی لگی۔اگر چاہو تو یہ ڈش تمہیں روز مل سکتی ہے۔اور اگر نہ بھی چاہو تو بھی یہ ڈش تمہیں روز ضرور ملے گی۔

کیونکہ یہ ڈش میری فیورٹ ہے۔اور اس کے نرم و نازک گلابی لبوں کو انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے بولا۔

لگتا ہے آپ نے ناشتہ نہیں کرنا۔وہ اپنی شرم و حیا چھپانے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

میں نے تو کر لیا ناشتہ۔اور یقین کرو اس سے زیادہ مزے دار آج تک نہیں کیا۔وہ ذو معنی انداز میں بولا

اور جو میں نے اتنی محنت سے بنایا ہے۔وہ اس سے نظریں چراتے ہوئے بولی۔جبکہ ہاتھ کبھی دوپٹہ گھوما رہا تھا تو کبھی ناخون منہ جا رہے تھے۔

وہ اس کی حالت سے محفوظ ہو رہا تھا۔

اچھا یار کرتے ہیں ناشتہ آؤ بیٹھو۔اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بٹھایا اور خود سامنے بیٹھ گیا۔

ویسے تم نے میرے ایک سوال کا جواب نہیں دیا ناشتہ کرتے ہوئے اسنے پھر سے اسے

مخاطب کیا۔

کون سی بات کا جواب۔۔؟وہ نہ سمجھی سے پوچھنے لگی

ارے وہی کہ کل تک تو تمہاری زبان کینچی کی طرح چل رہی تھی۔ایک رات میں ایسا کیا ہو گیا کہ یہ بند ہو گئی۔وہ شرارت سے پوچھ رہا تھا۔

جبکہ ناشتہ کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپے۔

اچھا اچھا سوری سکون سے ناشتہ کرو میں کچھ نہیں کہتا۔وہ ہنستے ہوئے بولا

آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں مجھے نہیں کرنا آپ کے ساتھ ناشتہ۔وہ اٹھ کر باہر جانے لگی جب یارم نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔کل رات تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤ گی تو اب کیوں جا رہی ہو وہ بالکل سیریس لگ رہا تھا۔

باہر جا رہی ہوں کوئی پاکستان واپس نہیں جا رہی روح نے بتانا ضروری سمجھا۔

پاکستان واپس تو اب تم کبھی جا بھی نہیں سکتی۔لیکن مجھے چھوڑ کر یہاں سے باہر بھی نہیں جا سکتی۔

تمہیں مجھ سے دور جانے کی یہاں باہر بھی اجازت نہیں ہے۔آرام سے بیٹھو اور ناشتہ کرو۔۔۔وہ بلکل سیریس ہو کر بول رہا تھا روح کو اس کے انداز زت ایک مہینے پہلے والے

وہ تھپڑ یاد آئے۔

تو پھر سے ایک بار اس کے قریب ہی بیٹھ گئی

اچھا نہ میری جان اب میں مذاق نہیں کرتا لو کرو ناشتہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھلانے لگا۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ برتن اٹھا کر کچن میں گئی تو واپس ہی نہ آئی

تو وہ خود ہی اسے ڈھونڈتا ہوا کچن میں آ پہنچا۔

یہ جو مجھ سے چھپنے کی کوشش کر رہی ہو نا یہ بالکل بیکار ہے تم چاہ کر بھی مجھ سے نہیں

چھپ سکتی چاہے دنیا کے کسی بھی کونے میں چلی جاؤ

تمہارا یار م تمہیں ہر جگہ سے ڈھونڈ نکالے گا۔

میں کیوں چھپنے لگی آپ سے بلا میں تو کام ختم کر رہی ہوں۔ وہ مسکرائی تھی لیکن سچ تو یہ تھا

کہ کل رات کے بعد وہ اس کی بے باک نظریں سے چھپ جانا چاہتی تھی

اس کی نظریں اسے نظریں جھکانے پر مجبور کر دیتی۔

اچھا آج سے پہلے تو اتنا کام نہیں تھا یہاں پر۔ تم دو گھنٹے سے یہاں گھسی آخر کر کیا رہی ہو

۔ وہ جانچتی نظریں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

میں صفائی کر رہی ہوں۔اس نے پورے کچن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں جائے جا کر تیار ہوں آپ نے اپنے کام پر نہیں جانا۔اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

نہیں شادی کی پہلی صبح کون پاگل کام پے جاتا ہے۔میں تو اپنی بیوی کے ساتھ ٹائم سپنڈ کروں گا۔اس نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا

نہیں نہیں آپ کو جانا چاہیے بہت سارے کام ہیں آپ کو نقصان ہو جائے گا میں تو یہی ہوں۔وہ جلدی جلدی بولی تھی۔کیونکہ اس سے پہلے یارم ایک دن بھی اس کے پاس گھر پہ نہ رکھا تھا اور اس نے جب پوچھا کیا وہ بہت بزی ہے اپنے کام میں تو کہنے لگا کے اس کے پاس بہت کام ہے سانس لینے کی بھی فرصت نہیں۔

ارے بھاڑ میں جائے کام میں تو اپنی بیوی کے پاس رہوں گا میں اپنی بیوی کے ساتھ چند دن بھی نہ گزار پاؤں تو اتنا کام کرنے کا کیا فائدہ۔۔۔؟

وہ محبت سے اس کے گال چومتے ہوئے بولا۔

جب کہ وہ اپنے گال پہ ہاتھ رکھے اسے دیکھنے لگی۔

وہ تمہارے گال پہ سرخی تھوڑی کم ہو گئی تھی میں نے سوچا لگا دوں وہ مکمل شرارتی انداز

میں بولا

چند دن۔۔؟ وہ اس کی حرکت کو اگنور کرتے ہوئے پوچھنے لگی۔

ہاں یار ہنی مون پہ جانا ہے۔ تمہیں گھمانے پھرانے میں تمہیں اپنی فیورٹ جگہ لے کے جاؤں گا جہاں میں اکثر جاتا ہوں۔ بہت پر سکون جگہ ہے تمہیں بہت اچھا لگے گا۔

وہ آپ سارا وقت میرے ساتھ ہوں گے وہ کچھ سوچتے ہوئے پوچھنے لگی۔

ہاں بے بی ہنی مون پہ میاں بیوی دونوں ہر وقت ساتھ رہتے ہیں۔ اور تمہیں تو ویسے بھی اب میں خود سے الگ نہیں ہونے دوں گا

روح اپنے دھیان میں یہ نوٹ ہی نہیں کر پائی کہ وہ کب اس کے بالکل قریب آ کر کھڑا ہوا اور اس کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے اسے اپنے مزید قریب کیا۔

جانتی ہو روح میں نے کبھی اپنے لئے تمہاری جیسی لڑکی کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔ میں نے تو کبھی بھی شادی نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور اگر کرتا بھی تو اپنی جیسی کسی لڑکی سے لیکن دیکھو نہ مجھے ملا بھی تو کون۔۔۔ تم

معصوم سی پیاری سی گڑیا جیسی۔ میں نے تو اپنی زندگی میں کوئی نیکی نہیں کی پھر اللہ نے تم جیسی پری میرے نصیب میں کیسے لکھ دی۔

میں دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان ہوں۔

تم مجھے کبھی چھوڑ کر تو نہیں جاؤ گی نہ۔وہ اس کی کندے پر جھکا سر رکھے آنکھیں بند کیے بول رہا تھا۔

اگر میں جانا چاہوں تو بھی کیا آپ مجھے جانے دیں گے روح شرارت سے بولی۔جب کہ کل سے اب تک وہ ہزار بار اسے کہہ چکا تھا کہ وہ کبھی اسے خود سے الگ نہیں ہونے دے گا

نہیں بالکل نہیں کبھی نہیں۔تم میری ہو۔اور میں اپنی کوئی بھی چیز خود سے دور نہیں جانے دیتا۔جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے۔تم خود بھی چاہو تو بھی مجھ سے دور نہیں جا پاؤ گی

۔

یار م آج آپ بہت خوش ہیں نا

ہاں بہت۔جواب مختصر تھا مگر جسارتیں برتی جا رہی تھی۔

آپ کی اس خوشی میں میں آپ سے کچھ مانگوں تو آپ دیں گے نہ۔

تم جان مانگ لو وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولا۔

وہ تو ہے ہی میری اسے مانگنے کی کیا ضرورت ہے وہ اترائی تھی۔

تو پھر کیا چاہیے۔۔۔؟ یارم نے اس کا دوپٹہ کھینچتے ہوئے کہا۔

پلیز مجھے گھر فون کرنے دیں۔وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔

مگر وہ اس کی سن کہاں رہا تھا۔وہ تو اس کی گردن میں منہ چھپائے اسے محسوس کرنے میں مصروف تھا۔

یا شاید سن کر اگنور کر گیا تھا۔

آئی لو یو سو مچ۔اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے وہ ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر جھکا۔

یارم میری بات سنں۔وہ اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتا۔

مدہوش ہونے لگا۔

فی الحال تم سنو۔یہ دھڑکن کیا کہہ رہی ہے۔اس کا سر اپنے سینے پر رکھتا۔ہوا بولا

یہ دل تم سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔کچھ سنا چاہتا ہے۔یہ صرف تمہارے لیے دھڑکتا ہے۔

اسے جواب دو۔اس کی بات سنو۔اسے اپنے بے حد قریب کیے وہ اس کی سانسں اتھل پتھل کر چکا تھا۔

اسے باہوں میں اٹھائے اپنے کمرے میں لے آیا۔اور اسے بیڈ پر لٹا کر اس پر جھکا

میں چاہتا ہوں تم صرف میرے بارے میں سوچو میرے بارے میں بات کرو۔مجھے پیار

کرو۔مجھے آج تک ایسا شخص نہیں ملا جو مجھ سے محبت کرتا ہو

تم مجھ سے محبت کرتی ہو نہ۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھنے لگا۔

خاموش کیوں ہو بولو نہ کرتی ہو نہ مجھ سے پیار۔وہ اس سے ہلکا سا جھنجھوڑ کر بولا

ہاں۔کہتی ہوں بہت پیار کرتی ہوں۔وہ نظریں جھکاتے ہوئے بولی۔

جبکہ اس کا اظہار سن کر وہ سرشار سا ہو کر اس پر جھکا۔

آئی لو یو۔اس کے چہرے پر جا بجا اپنی محبت کی مہر ثبت کر وہ اسے دنیا کی سوچوں سے دور لے گیا

اس کا فون دو بار بج کر بند ہو چکا تھا۔جبکہ وہ گہری پر سکون نیند سو رہا تھا روح باہر صوفے پے بیٹھی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی۔

جبکہ اسے پتہ تھا کہ یارم کا فون بج رہا ہے۔لیکن اس وقت وہ یارم کا بالکل سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اس نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ کوئی اس سے اتنی محبت کرے گا۔

یارم صرف کہتا نہیں تھا بلکہ سچ میں اس سے بہت محبت کرتا تھا اس کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھ کر وہ ایک ہی رات میں مغرور ہو گئی تھی۔

فون دوبارہ بج بج کر بند ہو گیا۔

فون بھی یارم کی گہری نیند توڑنے میں ناکامیاب رہا تھا۔

اب بندہ فون نہیں اٹھا رہا تو اگلا بندہ خود ہی سمجھ جائے کہ وہ فون نہیں اٹھا رہا ضرور وہ بیزی ہو گا یا شاید اس سے بات نہیں کرنا چاہتا لیکن ڈھیٹ بن کے فون کرتا ہی رہے گا نہ جانے کون ہے یہ۔

باہر ٹی وی دیکھتے مصروف انداز میں بولی

بہت دیر تک انتظار کرتی رہی کہ شاید یارم فون اٹھا لے لیکن اس نے تو آج قسم کھا رکھی پھر مجبور ہو کر کمرے میں آ گئی۔

یارم اٹھیں کب سے آپ کا فون بج رہا ہے۔وہ جو دروازے سے بولتی ہوئی آئی تھی اندر یارم کو دیکھا تو اس کے ہاتھ میں فون تھا جو وہ اپنے ہاتھ میں الٹا سیدھا گھما رہا تھا۔

ارے آپ جاگ رہے ہیں تو فون کیوں نہیں اٹھا رہے بیچارا نہ جانے کب سے فون کر کر کے ہلکان ہوئے جا رہا ہے۔

میں نے کل ان کمینوں کو سمجھایا بھی تھا کہ آج کے دن مجھے بالکل ڈسٹرب نہ کیا جائے لیکن انہیں دیکھو مجال ہے جو ایک بھی کام خود سے کر لیں۔

وہ فون کو غصے سے گھورتے ہوئے بولا

ہو سکتا ہے کوئی بہت ضروری کام ہو آپ کو بات کر لینی چاہیے۔وہ کہتے ہوئے اس کے بالکل قریب آگئی تھی۔

بالکل بھی نہیں آج کا سارا دن میں اپنی بیوی کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔اب بندہ سکون سے اپنی میرج لائف بھی انجوائے نہ کر سکے تو فائدہ کیا ہے ان سب کا۔۔جو بھی ہے خود سنبھال لیں گے اتنے ننے کاکے نہیں وہ میری ٹیم کے سبھی لوگ بہت ایکٹیو ہے۔

یارم نے کہتے ہوئے روح کو اپنی طرف کھینچا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر سے اس کا فون بجنے لگا۔

روح کھلکھلا کر ہنسی۔

لیکن یارم جلدی سے فون کاٹ کر اس کی طرف متوجہ ہوا

بہت ہنسی نہیں آرہی تمہیں۔۔۔؟۔

اسے ایک بار پھر سے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔

یارم اٹھا لیجئے نا فون کوئی ضروری کام ہو گا۔روح نے اتنے پیار سے کہا۔کہ یارم کا دل چاہا کہ فون کرنے والے کی جان نکال دے۔

جان اس وقت تم سے ضروری کچھ نہیں ہے۔اس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں کے قریب لے جاتے ہوئے فون پھر سے بجا۔اور اس بار غصے سے یارم کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔جس کا اندازہ روح نے باآسانی لگایا تھا۔

کون مر گیا ہے جو تم لوگ تھوڑا صبر نہیں کر سکتے یارم بولا نہیں بلکہ پھنکارا تھا۔

ابھی تک تو کوئی نہیں مرا ہے اگر تم کچھ دیر میں ہسپتال نہ پہنچے تو لیلیٰ ضرور مر جائے گی۔

فون سے شارف کی آواز ابھری۔

کیا مطلب میں کچھ سمجھا نہیں وہ ابھی بھی غصے میں تھا۔

رات لیلی بہت ڈسٹرب تھی تمہاری نکاح کی وجہ سے اس نے اپنے کلب میں ڈرگز اوور ڈوز لے لیا ہے جس کی وجہ سے اس کی جان خطرے میں ہے۔تم نے اس کے ساتھ ٹھیک نہیں کیا یارم تم نے اس کی محبت کا یہ صلہ دیا۔

شارف نے دکھ سے کہا۔

میں آرہا ہوں۔اس نے بس اتنا کہہ کے فون بند کر دیا۔

میں نے کہا تھا نہ کوئی ضروری کام ہو گا۔ورنہ کوئی اس طرح سے آپ کو بار بار ڈسٹرب کیوں کرتا آپ جائیں فریش ہوں تب تک میں آپ کے کپڑے نکالتی ہوں۔

یارم نے ہاں میں سر ہلایا اور اٹھ کر واش روم چلا گیا۔

وہ چینج کر کے جانے لگا۔آجاو دروازہ بند کر لو اندر سے۔اس نے روح کو پکارا۔تو روح اس کے ساتھ ہی باہر تک آئی۔

جب یارم جاتے جاتے پلٹا۔

ایک کس مل سکتی ہے۔وہ جو کب سے سیریس شکل بنائے ہوئے تھا اب پلٹ کر بولا تو رو ح اچانک ہی نروس ہونے لگی

نی نہیں آپ جائیں نہ اپنے کام پر۔وہ کنفیوز ہو کر بولی

تم نے مجھے انکار کیا اور تم چاہتی ہو میں ایسے ہی چلا جاؤں۔وہ بالکل سیریس لگ رہا تھا۔

شرافت سے تم خود مجھے کس کر دو کیونکہ اگر میں نے کیا تو تمہیں شریف نہیں لگے گا۔اور ہو سکتا ہے میرا انداز بھی تمہیں پسند نہ آئے۔اب بالکل اسکے قریب کھڑا تھا

جبکہ روح سمجھ نہیں پائی کہ وہ دھمکی دے رہا ہے یا فرمائش کر رہا ہے۔

آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں۔وہ منہ بنا کر بولی

ہاں بے بی میں بالکل بھی اچھا نہیں ہوں اور اگر تم نہیں چاہتی کہ میں مزید بُرا ہو کر یہیں

رک جاؤں تو تم مجھے اس نے اپنے ہونٹوں کی طرف ارشارہ کیا۔

جب کہ وہ بت بنی نظریں زمین پر گاڑے ہوئے تھی۔

فائن۔وہ ایک قدم اٹھاتا اندر کی طرف بڑھا۔

نہیں نہیں آپ جائیں اپنے کام پر روح اس کی نیت دیکھ کر فوراً بولی۔

ٹھیک ہے پھر وہ اس کے قریب جھکا۔

آنکھیں تو بند کریں۔خود کو گھورتے پا کر بولی۔

ڈمپل نمایاں ہوئے۔جو حکم میری جان۔وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے بولا۔

اور ایک بار پھر سے اس کے قریب جھکا

مرتی کیا نہ کرتی اس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما۔

اور پھر آہستہ سے اپنے کپکپاتے ہوئے ہونٹوں کو اس کے ماتھے پر رکھا۔ڈمپل مزید

گہرے ہوئے۔

اس سے زیادہ تم سے امید بھی نہیں تھی خیر تھینک یو سو مچ۔وہ روح کی تھوڑی چومتا

مسکراتا ہوا نکل گیا روح نے سکون کا سانس لیا۔

♥

وہ سیدھا ہوسپیٹل آیا اور دھڑلے سے دروازہ کھولتا ہوا ہسپتال کے اس کمرے میں آیا جہاں لیلیٰ تھی۔

شارف اور خضر پہلے سے ہی یہاں موجود تھے

وہ تیزی سے لیلیٰ کی طرف آیا جو بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

اس نے لیلی کو گردن سے پکڑا اور وہی بیڈ پر لٹا دیا جبکہ شارف اور خضر تیزی سے اس کی طرف بڑھے تھے جنہیں اشارے سے روکتا ہوا بولا۔

اگر ایک بھی قدم آگے کی طرف برایا تو تم دونوں کے پیر کاٹ کے دبئ کی سڑکوں پر بھیک منگواؤں گا۔

اور تمہیں بہت شوق ہے مرنے کا خضر میرا ریوالور دو میں ایک ہی بار اس کی جان نکالتا ہوں۔

کہا تھا تمہیں کہ یہ سارے ڈرامے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہ سختی سے اس کی گردن پر ہاتھ جمائے ہوئے پھنکار رہا تھا

ڈیول وہ مر جائے گی۔شارف چلایا تھا

می۔میرا سس۔سانس بند ہو رہا۔۔۔پپ۔۔پلیز۔لیلی نے کچھ بولنے کی کوشش کی۔

ہاں تم تو مرنا چاہتی ہو نا میں تمہاری موت آسان کر رہا ہوں۔

پلیز چھوڑو مجھے میرا سس۔۔۔لیلیٰ نے کچھ بولنے کی کوشش کی لیکن گردن پر دباؤ ہونے کی وجہ سے نہیں بول پائی

بیکار میں ڈر گز لینے کی کیا ضرورت تھی لیلیٰ میرے پاس آجاتی میں خود گولی مار دیتا۔

اس نے ایک جھٹکے سے لیلیٰ کو چھوڑا تو وہ دور جا کر بیڈ سے زمین پر گری۔

لیلیٰ میرے ساتھ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔یہ تمہارا آخری موقع ہے۔اگر اس کے بعد تم نے اس طرح کی کوئی بھی حرکت کی تو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا اور پلیز اگر تمہیں خودکشی کرنے کا بہت شوق ہے تو میرے پاس آؤ۔

تمہیں پتا ہے۔مجھے اس طرح سے موت دینے میں بہت مزہ آتا ہے۔

تم نے میرے ساتھ ٹھیک نہیں کیا ڈیول میں تمہاری بیوی کو سب بتا دوں گی جب اسے پتہ چلے گا نہ کہ تم ایک ڈان ہو ایک قاتل ہو وہ تمہیں چھوڑ کر چلی جائے گی نہ جانے لیلیٰ میں اتنی ہمت کہاں سے آئی کہ وہ بول اٹھی

وہ اس کے پاس زمین پر آ بیٹھا۔اور ایک جھٹکے سے اسے بالوں سے پکڑ کر سیدھا کیا۔

میں تمہاری زبان کاٹ دوں گا تمہیں وہ موت دونگا جو آج تک کسی کو نہیں ملی ہو گی۔تڑپ

تڑپ کر مرو گی۔

کیا کرو گے زیادہ سے زیادہ گولی مار دو گے لیکن میں پھر بھی تمہاری بیوی کو ضرور بتاؤں گی

اگر مجھے سکون نہیں مجھے قرار نہیں تو تمہیں کیوں لینے دوں وہ آنکھوں میں آنسو لیے بولی

۔جانتی ہو لیلیٰ زندہ انسان کو زمین کے اندر کیسا محسوس ہوتا ہے۔

نہیں نہ۔۔۔؟میں بتاتا ہوں۔۔

فرض کرو میں تمہیں ایک تابوت میں بند کر کے جنگل میں زمین کے اندر دفنا رہا ہوں وہاں

تمہیں سانس نہیں آئے گی آہستہ آہستہ تمہاری سانس رکنے لگے گی۔تم تابوت کے اندر

ہو میں تم پر مٹی پھینک رہا ہوں

تم اندر سے چلا رہی ہو پلیز مجھے بچاؤ کھولو مجھے نکالو مجھے یہاں سے میری سانس رک رہی

ہے

۔تمہیں زمین کے اندر دفن کر کے میں جا چکا ہوں۔وہ بالکل اس کے قریب بیٹھا بتا رہا تھا

۔وہ بہت غور سے سن رہی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا اس کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہو گا۔

وہاں جنگلی کتے کسی کے جسم کی خوشبو سونگھ کر تمہاری قبر کے اوپر گھومنے لگیں گے۔

اتنے میں وہاں کے شیر بھی انسانی جسم کی خوشبو پہچان کر پہنچیں گے وہ کتوں کو مارنے لگیں گے۔اگر تمہیں کتے کھائیں گے تو شیر اپنی بھوک کیسے مٹائیں گے

ڈیول یہ تم کیا کہہ رہے ہو پلیز چپ ہو جاؤ

قبر کے اندر آتی خوفناک تمہیں مزید خوفزدہ کر دیں گی

لیلیٰ نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھنے چاہے لیکن اس سے پہلے ہی یارم نے اس کے ہاتھ تھام لئے

وہ انسانی جسم کی خوشبو پہچان کے غرانے لگے گے پورا جنگل جنگلی خوفناک جانوروں کی آوازوں سے گونجنے لگے گا۔قبر کے اندر تمہاری سانسیں روک رہی ہو گی۔

تم خود بھی اپنی سانسوں کی آواز نہیں سننا چاہوں

گی کہیں وہ جنگلی جانور تمہاری آواز سن کر تمہیں زمین سے نکال کر چیر پھاڑ نہ دے

پھر زمین کے اندر کی مخلوق۔کیڑے مکوڑے سانپ بچھو تمہارے جسم پر رینگے

پلیز بس کر دو ڈیول۔لیلیٰ نے روتے ہوئے کہا۔

تمہیں خود بھی سمجھ نہیں آئے گا کہ تابوت کے اندر وہ کہاں سے تمہارے جسم پر پہنچے

بس بس پلیز مجھے کچھ مت بتاؤ میں کچھ کسی کو کچھ نہیں کہوں گی۔

بس تمہاری بیوی کو کچھ نہیں بتاؤں گی اپنے اوپر رینگتے جانوروں کو محسوس کر کے وہ چلائی تھی۔

۔اگلے ہی لمحے یارم نے اس کا منہ اپنے ہاتھ میں دبوچا۔

اگر تم نے روح کو مجھ سے دور کرنے کے بارے میں سوچا بھی نہ تو میں تمہاری موت کو اس طرح سے سوچوں گا کہ تمہارے ان سپوٹرز کی آنے والی ہزار نسلیں کانپ اٹھیں گی

اس نے سامنے کھڑے خضر اور شارف کی طرف اشارہ کیا

مجھے بلیک میل کرنا اتنا بھی آسان نہیں ہے لیلیٰ اس نے ایک جھٹکے سے لیلی کو پیچھے کی طرف چھوڑا۔

اس سینے میں دل صرف روح کے لئے دھڑکتا ہے باقی دنیا کے لیے میں وہی ڈیول ہوں جس کے ہاتھ آج تک نہیں کانپے

جبکہ باہر بینچ پہ بیٹھی معصومہ بُری طرح سے کانپ رہی تھی۔

ڈیول میں اس سب میں شامل نہیں ہوں مجھے نہیں پتہ لیلیٰ نے یہ سارا ڈرامہ کیوں کیا مجھے تو بس اس کے ہسپتال آنے کے بارے میں پتا چلا تو میں یہاں آیا۔

میں ان سب کا ساتھ نہیں دے رہا تھا مجھے اس بارے میں کچھ نہیں پتا۔

وہ ہسپتال کے کمرے سے باہر نکلا تو ہیں خضر بھی اس کے پیچھے آیا۔ کیونکہ وہ اپنی موت ویسی نہیں چاہتا تھا جیسے اس نے لیلیٰ کو اس کی موت بتائی تھی۔

کیا آپ لیلیٰ کو واقعی ویسے مارنے والے ہو معصومہ نے پوچھا۔

وہ اس سے زیادہ بات نہیں کرتی تھی اس سے دور دور ہی رہتی تھی لیکن آج جو کچھ بھی ہوا ۔اس کے بعد تو اسے مزید ڈر لگنے لگا تھا لیکن خضر نے اسپتال کے کمرے سے باہر نکل کر اسے ساتھ آنے کا اشارہ کیا تو وہ ساتھ چلتی پوچھنے لگی

تمہارے بابا کو ایسے ہی مارا گیا تھا۔ انہیں بھی زندہ زمین میں دفن کر دیا گیا تھا۔ میں نہیں جانتا زندہ انسان زمین کے اندر کیسا محسوس کرتا ہے لمحہ لمحہ سانس رکھتے ہوئے کیسا محسوس ہوتا ہے۔

اس دن مجھے گولی لگی تھی اور ہم جنگل کہ بیچوں بیچ ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں تھے۔

جب باہر سے جانوروں کی ایسی ہی خطرناک آواز آرہی تھی۔

ان لوگوں نے پہلے تمہارے بابا کو زمین کے اندر دفن کر کے انہیں مارا اور پھر بعد میں جنگلی جانوروں نے انکی لاش کو زمین کے اندر سے نکال کر۔ صدیق اس کے لئے عزیز تھا وہ آگے کچھ نہیں بول پایا

مجھے یقین ہے کہ تم بہت مضبوط ہو لڑکی۔ وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتا باہر نکل گیا۔

جبکہ اپنی باپ کی بے بس موت پر وہ آنسو بہاتی وہی بینچ پر بیٹھ گئی

ڈیول میں تمہیں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا آج لیکن پھر اگر تم یہاں آ ہی گئے ہو تو پلیز وسیم اور راشد کا بھی حل نکال دو۔

وہ لوگ اس ویڈیو کو ڈیلیٹ کرنے پر راضی نہیں ہے انہوں نے تو یہ بھی کہہ دیا کہ وہ کسی ڈیول سے نہیں ڈرتے۔۔

تو چلو پھر انھیں ڈراتے ہیں۔

میں روح کے ساتھ ایک پر سکون وقت گزارنا چاہتا ہوں۔ اس لیے جلدی سے جلدی سارے کام ختم کر دینا چاہتا ہوں تمہیں میرا ایک کام کرنا ہے۔

میں روح کو اپنے ساتھ کہیں باہر لے کے جانا چاہتا ہوں دو ٹکٹس کا انتظام کر دو لیکن روح کے اصل نام پے۔

میں تب تک اپنے سارے کام نپٹا ڈالوں گا تمہارے پاس بس اتنا ہی وقت ہے پاسپورٹ بنوانے کے لیے۔

ٹھیک ہے میں کر دوں گا۔ڈیول میں تمہارے لئے بہت خوش ہوں لیکن تمہاری زندگی بہت الگ ہے کیا روح اس زندگی سے کمپرومائز کر پائے گی۔میرا مطلب ہے تو اس لڑکی کے لیے ضرورت سے زیادہ ہی پروسیوز ہوتے جا رہے ہو۔

مجھے لگا تھا یہ وقتی احساس ہے لیکن تم نے اس سے شادی کر لی۔

لیکن جب اسے یہ سب کچھ پتہ چلے گا میرا مطلب ہے۔

کون بتائے گا اسے یار م نے اس کی بات کاٹی۔

ڈیول یہ چھپی ہوئی بات تو نہیں ہے۔بہت لوگ جانتے ہیں اگر لیلیٰ نہیں تو کوئی اور سہی۔

میں نے کہا نہ جو بھی مجھ سے میری روح کو الگ کرنے کی کوشش کرے گا میں اس کی روح نکال دوں گا۔

تم بے فکر ہو جاؤ اتنی ہمت کسی میں بھی نہیں ہے۔

مجھے وسیم اور راشد سے ملنا ہے

وہ خضر سے مزید اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ خضر کے ساتھ وسیم اور راشد کے ٹھکانے پر آیا تھا۔

شارف آنا نہیں چاہتا تھا لیکن مجبور تھا۔ شارف کا کہنا تھا کہ لیلی کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا ہے وہ بالکل غلط ہے کیونکہ وہ لیلیٰ کو اپنی بھابھی مان چکا تھا۔

لیکن اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ ڈیول کے سامنے بھی ایسا کہتا ہے اس لئے شرافت سے ان کے ساتھ آ گیا۔

دیکھو میں تم دونوں کو پہلے سے بتا رہا ہوں اگر قتل کرنے کا ارادہ ہے تو میں اندر نہیں آوں گا میں ان گناہگار آنکھوں سے قتل نہیں دیکھ سکتا۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ ایسے ہی ڈیول کے مارنے کے انداز سے ڈر لگتا ہے۔

لیکن ڈیول کی گھوری نے اسے اندر آنے پر مجبور کر دیا۔

باہر ان کے آدمی اپنے اپنے کام میں مصروف تھے وہ سیدھے ان کے آفس میں آئے اور سامنے کی کرسیوں پر بیٹھے۔

اگر تم لوگ پھر سے اس ویڈیو کے لئے آئے ہو تو ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ وہ ویڈیو ڈیلیٹ نہیں ہو گا جس طرح سے تم نے واثق ملک کو مارا ہے اتنا کمزور ہمیں مت سمجھنا۔

وسیم بیٹھتے ہوئے بولا۔

ارے ہم نے تو ویڈیو کا ذکر بھی نہیں کیا۔ بیٹھو ہم آرام سے بات کرتے ہیں خضر نے کہا۔

ویسے اگر تم ہمیں نائٹ سٹی والا ایریا دے دو تو ہو سکتا ہے وہ ویڈیو ڈیلیٹ کرنے کے بارے میں ہم سوچیں۔

اس نے نائٹ سٹی ایریا کا نام لیا جو کہ ڈیول کے قبضے میں تھا۔

مجھے منظور ہے وہ ویڈیو ڈیلیٹ کرو۔ ڈیول نے کہا

وسیم نے فاتحانہ نظروں سے راشد کی طرف دیکھا۔

پہلے ان پیپرز پر سائن کرو وہ ساری تیاری کیے بیٹھے تھے۔

ڈیول پیپر اٹھا کر دیکھنے لگا۔

شارف وسیم راشد کا آفس دیکھو کتنا اچھا ہے۔ خضر نے شارف کو مخاطب کیا جبکہ وہ سوچ رہا تھا یہ فضول میں کیوں بول رہا ہے۔

اس سے کئی گناہ زیادہ ہمارا آفس اچھا ہے کیونکہ وہ ساؤنڈ پروف ہے۔شارف نے جتلانا ضروری سمجھا۔

انکا افس شارف نے خود ڈیزائن کروایا تھا۔اور اس معاملے میں وہ بالکل عورتوں جیسا تھا وہ اپنی چیز کو نمبر ون سمجھتا تھا۔

ہمارا افس بھی ساونڈ پروف ہے راشد نے ایک سٹائل میں کہا۔

تھینک یو بس اتنا ہی جننا تھا اس کے ساتھ ہی پھرتی سے ٹانگ گھماتے شارف نے ایک کک سے راشد کو زمین پر گرایا جبکہ دوسرے کو خضر سنبھال چکا تھا۔

ڈیول یہ دھوکا ہے تم ہمارے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔راشد چلایا تھا

چھوڑو ان سب باتوں کو میں تم سے صرف ایک بار پوچھوں گا کیا تم لوگ ویڈیو ڈیلیٹ کرنا چاہو گے اور اگر تمہارا جواب اب بھی نہیں ہے تو اس کے بعد میں کچھ نہیں پوچھوں گا صرف اپنا کام کروں گا ڈیول ان کے سامنے بیٹھتا ہوا بولا

نہیں وہ ویڈیو ہرگز ڈیلیٹ نہیں ہو گا وسیم چلایا۔

فائن اب میں نہیں پوچھوں گا تم وہ ڈیلیٹ کر بھی دو تو بھی نہیں۔

ڈیول نے اپنی جیب سے ایک بلیڈ کا پیکٹ نکالا۔جسے دیکھا شارف کا منہ بن گیا۔

یار نہیں ہم وہ ایسیٹ (تیزاب) کیوں لائے تھے۔شارف نے کہا۔

کس طرح سے مرنا پسند کروگے وسیم۔تمہارے پاس دو آپشنز ہیں۔ڈیول نے اس کے سامنے دونوں چیزوں کی طرف اشارہ کیا۔

ہاہاہا تمہیں کیا لگتا ہے میں ان سے ڈر جاؤں گا مجھے پتہ ہے تم مجھے نہیں مارو گے اگر تم نے مجھے مار دیا تو وہ ویڈیو تو ڈیلیٹ کیسے کرواؤ گے وسیم ہنسا تھا۔

اس کی ہنسی نے جلتی پر تیل کا کام کیا ڈیول نے اس کا جبڑا پکڑا اور تیزاب کی شیشی اس کے منہ میں انڈیل دی۔مجھے سیریز موضوع پے ہنسنے والے لوگ زہر لگتے ہیں

۔وہ اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ ساتھ کھڑا راشد کپکپانے لگا۔

جبکہ وسیم کے چہرے پر چھالے پھوٹنے لگے۔اس کی ساری نسیں گل چکی تھی۔

شارف سے مزید برداشت نہ ہوا۔اسے ابکائیاں آنا شروع ہوئی۔

وہ راشد کو وہی پھینکتا وہاں سے باہر کی طرف بھاگا۔

ہاں راشد تمہارے پاس بھی دو آپشنز ہیں تم کس طرح سے مرنا چاہو گے اس نے وہیں دو چیزیں اب اس کے سامنے رکھی۔

راشد نے بے بسی سے خضر کی طرف دیکھا جو کہہ رہا تھا کہ تیزاب سے مرو کیونکہ بلیڈ سے

بہت زیادہ درد ہو گا

اس نے راشد کا جبڑا پکڑا جب اس کا فون بجنے لگا۔

فون پر جگمگاتا نام دے کر اس کے گال پہ ڈمپل نمایاں ہوئے سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا تھا۔

اس نے اشارے سے خضر کو راشد کا منہ بند کرنے کو کہا اور خود گہرا سانس لے کر فون اٹینڈ کیا۔

ہاں جان بہت مس کر رہی ہو مجھے لہجے میں دنیا جہان کی محبت سمو کر بولا۔

مس نہیں کر رہی بس پوچھ رہی ہوں کہ کیا بناؤں روح شرماتے ہوئے بولی۔

کچھ مت بناؤ میں بس تھوڑی دیر میں آتا ہوں ہم ساتھ باہر لنچ کریں گے۔تب تک تم تیار ہو جاؤ۔اگلے پندرہ منٹ میں میں تمہارے پاس ہوں گا۔

ٹھیک ہے جلدی آیئے گا۔

او کے جان میں بس ابھی پہنچا۔فون بند کر کے جیب میں رکھتے ہی گال پہ ڈمپل غائب ہو چکے تھے

احسان مانو میری بیوی کا جس نے تمہیں جینے کیلئے دو پل اور دے دیے اب بتاؤ کس طرح

سے مرنا پسند کرو گے۔

ڈیول میں وہ ویڈیو ڈیلیٹ کر دوں گا پلیز مجھے مت مارو مجھے بخش دو وہ روتے ہوئے اس کے پیروں میں گرا۔

خضر میں اس طرح کے کیسز میں بلیڈ استعمال کرتا ہوں وہ بخشنے کے موڈ میں نہ تھا۔

نہیں ڈیول مجھے معاف کر دو میں سب کچھ ڈیلیٹ کروا دوں گا۔ وہ روتے ہوئے بول رہا تھا

۔

تمہیں اس شخص کا واسطہ جسے تم سب سے زیادہ چاہتے ہو۔ تمہیں تمہارے آپنوں کا واسطہ خدا کے لئے میرے بچے ہیں وہ۔ یتیم ہو جائیں گے۔

مجھے معاف کر دو میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا۔

خضر اس سے ڈیٹیل لے کر سب کچھ ڈیلیٹ کروا دو۔ بس اتنا کہہ کے وہ باہر نکل گیا جبکہ خضر پریشان ہو چکا تھا کیونکہ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ کوئی موت کے منہ سے بچ گیا ہوں۔

ڈیول کی عدالت میں یہ لوگ اکثر موت کے گھاٹ اترتے تھے

وہ کب سے باہر کھڑا ہون بجا رہا تھا اور روح کو فون پر پہلے ہی اپنے آنے کی خبر دے چکا تھا لیکن وہ ابھی تک تیار نہیں تھی۔ اور یارم کو انتظار کرنے کی عادت نہ تھی

وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی بلڈنگ سے نیچے آئی اور آکر اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی

روح یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔

میں کب سے تمہارا یہاں کھڑے انتظار کر رہا ہوں اور تم پر آرام سے تیار ہو رہی ہو

میں تیار ہو رہی تھی اب تیار ہونے میں وقت تو لگ ہی جاتا ہے روح نے منہ بنا کر اس کی

ڈانٹ سنی۔

بالکل بھی نہیں روح تمہیں وقت کی قدر نہیں ہے تمہیں وقت کی قدر کرنی چاہیے تمہیں

پتا ہے اس تھوڑی دیر میں کتنے کام نپٹا سکتا تھا۔

اور تم اتنے وقت سے اوپر کیا رہی تھی میں تمہیں وہاں سے فون کر کے بتا چکا تھا کہ میں گھر

آ رہا ہوں۔

اور تم کون سے وہ فیشن ایبل لڑکیوں کی طرح میک اپ کرتی ہو۔ پھر تمہیں اتنا وقت

کیوں لگا یار م ایک ایک سیکنڈ کا حساب مانگ رہا تھا۔

آپ دیکھا نہیں لیکن میں نے میک اپ کیا ہے روح منہ بنا کر بولی۔

ہاں بالکل مجھے نظر آ رہا ہے تمہاری آنکھوں میں کاجل ہے اور لبوں پر لائٹ پنک کلر کی

لپسٹک ہے۔ لیکن محترمہ اسے میک اپ کوئی نہیں کہتا۔

کیا مطلب کیوں نہیں کہتا میں نے اتنی محنت سے لگایا ہے اب میں ماریہ آپی کی طرح پروفیشنل تو نہیں ہوں نا۔

آپ کو پتا ہے میری آپی اتنا اچھا میک اپ کرتی ہیں انہوں نے پورا کورس کیا ہے۔ پورا بندہ بدل دیتی ہیں روح نے خوشی سے چہکتے ہوئے بتایا۔ آج سے زیادہ اسے کبھی ماریا کے اس کورس کی خوشی نہ ہوئی تھی

او پلیز یار میں تمہارا ماریا نامہ نہیں سننا چاہتا ہوں تم نے مجھے اتنا انتظار کروایا اس کی تمہیں سزا ملے گی۔

یارم سیریس انداز میں بولا

سزا آپ مجھے سزا دیں گے روح کو صدمہ ہوا۔

اور نہیں تو سزا تو تمہیں ضرور ملے گی تاکہ آئندہ تم یہ غلطی بالکل نہ کرو۔

یارم نے جھک کر اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھے۔ روح کا چہرہ پل میں سرخی چھلکنے لگا۔

ہم گاڑی میں ہیں روح نے یاد دلانا ضروری سمجھا

ہاں اسی لیے اتنی کم سزا دی ہے۔ اگر گھر میں ہوتے تو سوچو تمہارا کیا حال ہوتا۔

آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں۔ انہوں نے منہ بنا کر کہا جب کہ نظریں ملانا اور مشکل ہو

چکا تھا

ہاں میں بالکل بھی اچھا نہیں ہوں اور گھر واپس آنے کے بعد مجھ سے اچھا ہونے کی امید بھی مت کرنا۔اس نے تہِ دل سے اس کا لگایا الزام قبول کیا

وہ اسے پہلے شاپنگ مال لے کے آیا اور اس کے لیے اس کی جسمانیت کے حساب سے کپڑے لینے لگا

ارے میرے پاس اتنے سارے کپڑے ہیں اور کپڑوں کی ضرورت نہیں ہے آپ کیوں بیکار میں اپنے پیسے برباد کر رہے ہیں۔روح کو بے کار میں اتنا کچھ خریدنا بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

بے بی تم پہ خرچ کرنے سے میرے پیسے برباد نہیں ہوتے تمہارے لئے تو کماتا ہوں۔

میرا سب کچھ تمہارا ہے۔اس کے گال پر چٹکی کاٹتے ہوئے کہا۔

پھر شاپنگ میں مصروف ہو گیا اس نے سب کچھ اپنی پسند کا لیا

اس بیگ کا میں کیا کروں گی۔میں نہیں اٹھاتی یہ پرس وغیرہ۔

مت اٹھاؤ لیکن پاس ہونا چاہیے۔اسے عورتوں کی شاپنگ کا زیادہ تجربہ نہ تھا اس کے ہاتھ میں جو آرہا تھا وہ خریدے جارہا تھا۔

میں اسے کہیں رکھ کر بھول جاؤں گی روح نے اپنا مذاق اڑایا۔

ہاہاہا یہ بھی اچھی بات ہے تم ایسا کرو تم مجھے اپنے گارڈز رکھلو تم جہاں جاؤ گی میں اسے اٹھا کر پیچھے پیچھے آوں گا۔

یارم آپ کو کیا ہو گیا ہے آپ پہلے تو ایسے نہیں تھے یارم کی اس طرح کی باتیں روح کو کنفیوز کر رہی تھی

دیوانہ ہو گیا ہوں تمہارا۔تمہارا سایہ بن کے رہنا چاہتا ہوں۔۔اف یہ شخص اظہار کے معاملے میں کتنا امیر تھا بات بات پر اپنے دل کی بات اس سے کہتا تھا۔

روح اگر تم نے ناخن کھانے نہ چھوڑے تو میں تمہارا کھانا پینا بند کر دوں گا یارم اس سے جب بھی کوئی ذو معنی بات کرتا ہے وہ اپنے ناخن کھانا شروع کر دیتی جبکہ یارم کو اس کی عادت سے چڑ ہونے لگی تھی

میں نہیں کھاتی یہ تو خود ہی منہ میں آجاتے ہیں وہ معصومیت سے بولی

ہاں بالکل تمہارے ناخنوں کی تو ٹانگیں ہیں جو اپنے آپ چل کے تمہارے منہ تک آجاتی ہیں۔

آج کے بعد تمہارے ہاتھ تمہارے منہ میں دیکھنا تمہارے ہاتھ کاٹ دوں گا۔دھمکی دیتا اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے چل دیا۔

آپ میرے ہاتھ کاٹ دینگے۔روح آنکھیں ٹپٹپاتی پوچھنے لگی

یارم نے گھور کر دیکھا

مطلب اگر آپ میرے ہاتھ کاٹ دینگے تو میں کھاؤں گی کیسے کام کیسے کروں گی کھانا کیسے بناؤں گی۔

میں ہوں نہ اپنی بے بی کے سارے کام اپنے ہاتھ سے کروں گا۔

اگر آپ کو مزید اعتراض نہ ہو تو ہم لنچ کر لیں۔

یارم پھر سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چلنے لگا

ہاں چلیں ویسے بھی آپ کی جارحانہ باتیں سن سن کر میرے پیٹ کے چوہے بھی خودکشی کر لیں گے۔

اور اگر میں سچ میں ایسا جارحانہ نکلا تو یارم نے ایک دم سیریس ہوا

تو میں بھاگ جاؤں گی روح ہنس کر بولی

بھاگ کر دکھانا جان نہ نکال دی تو کہنا ہاتھ کی گرفت سخت ہو چکی تھی۔

لیکن کچھ نہیں بولی بس اس کے ساتھ چلتی رہی شاید یارم کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ وہاں سے دور جانے کی بات کرے

دونوں نے ہوٹل میں لنچ کیا یارم نے اس کی پسند ڈش منگوائی۔

وہ آرام سے کھانا کھا رہا تھا اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا اسے مکمل نظر انداز کر چکا تھا

یارم آپ سے ناراض ہیں۔روح جو کب سے نوٹ کر رہی تھی کہ وہ اس سے بات نہیں کر رہا پوچھنے لگی۔

ہاں۔وہ مختصر سا جواب دے کر کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔

سوری یارم میں آئندہ تھا ایسی بات نہیں کروں گی آپ پلیز مجھ سے ناراض ہوں۔روح نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

ٹھیک ہے مجھے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاو۔

یارم نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالتے ہوئے کہا۔

روح نے ایک نظر پورے ہوٹل میں ڈالیں جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا یارم یہاں سب کے سامنے وہ آنکھیں نکال کر اسے دیکھنے لگی۔

کیوں۔بیوی ہو میری۔سب کے سامنے کھلانے میں کیا پرو بلم ہے۔۔

آپ گھر چلیں میں آپ کو اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں گی روح نے ہار مانگتے ہوئے کہا۔

یہاں کیوں نہیں۔اگر مجھے راضی کرنا چاہتی ہو تو یہی سب کے سامنے مجھے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاؤ۔

یارم پلیز ایسے مت کریں روح نے منت کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے تم مجھے ناراض ہی رہنے دو۔یا یارم نے ناراضگی سے چہرا پھیرا۔جبکہ ڈمپل صاف شرارت کی گواہی دے رہا تھا۔

لیکن روح کو ہوش ہی کہاں تھا ڈمپل کا وہ تو بس اس کی ناراضگی کا سوچ کر پریشان ہو رہی تھی

تھوڑی دیر کے بعد آخر اس نے ہار مان لی اور اپنے ہاتھ سے نوالہ بنا کر اس کی طرف کیا۔جو یارم نے مسکراتے ہوئے کھایا۔

لیکن اس کی شکل دیکھ کر اسے مزید شرارت سوجنے لگی۔

بے بی کیا کر رہی ہو یار لوگ دیکھ رہے ہیں وہ شرارت سے بولا۔

روح نے گھور کر اس کی طرف دیکھا وہ اسی کی بات مان رہی تھی اور ابھی مزید نخرے دکھا رہا تھا۔

آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں۔روح نے منہ بنا کر کہا تو یارم کا قہقہ بلند ہوا روح کے سامنے پہلی بار یارم اتنا کھل کر ہنسا تھا۔

مگر تم بہت اچھی ہو۔اس میں پیار سے اس کا گال چھوا۔

آپ کے ڈمپلز بھی بالکل پیارے نہیں ہیں اور آپ مسکراتے ہوئے بالکل اچھے نہیں لگتے ۔روح نے مزید منہ بنا کر کہا۔

اوئے میرے بارے میں جو بولنا ہے بول لو لیکن میرے ڈمپلز کے بارے میں کچھ مت بولنا۔

میری بیوی مرتی ہے ان پر۔یارم نے آنکھ دباتے ہوئے کہا۔

آپ کی بیوی بھی بری ہے آپ بھی برے ہیں آپ کے ڈمپلز بھی بُرے ہیں اور آپ ہستے ہوئے اچھے نہیں لگتے۔

روح کو ضرورت سے زیادہ ہی غصہ آ گیا تھا

لیکن اس طرح سے غصہ نکالتی ہو یارم کو بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔

وہ اس کی معصوم باتیں سن کر ہنس رہا تھا جبکہ دور کوئی تھا۔ جو انکی اس ہنستی کھیلتی زندگی کو دیکھ کر خوش نہیں تھا۔

آنے والا وقت ان کے لئے بہت کچھ چلا رہا تھا۔

جس کے لیے یارم تیار تھا لیکن روح نہیں۔

شارف ابھی ابھی آفس میں آیا تھا دیکھا تو لیلیٰ بیٹھ کے رو رہی تھی اسے ہنسی بھی آ رہی تھی اور وہ لیلیٰ کیلئے پریشان بھی تھا۔

لیکن لیلی کی حالت دیکھ کر اسے پتہ نہیں کیوں مزا آ رہا تھا۔

ٹھیک ہے لیلیٰ ڈیول سے پیار کرتی تھی بلکہ کرتی ہے لیکن ڈیول نے تو اسے کبھی نہیں کہا تھا کہ وہ اس کے لئے ایسے جذبات رکھے یہ اس کی خود ساختہ محبت تھی۔

لیلیٰ کیوں رو رو کر ہلکان ہوئی جا رہی ہو بس کر دو۔ اپنے آگے پیچھے دیکھو یہاں بہت لوگ ہیں محبت کے قابل تم تو ایک ہی انسان سے دل لگا کر رونے بیٹھ گئی ہو

مجھے دیکھو میں تو ہر اس انسان سے محبت کرتا ہوں جو مجھ سے محبت کرتا ہے۔

اور جو مجھے ایک بار ٹھکرا دے میں نے دوبارہ اس کی طرف کبھی مڑ کر دیکھتا بھی نہیں۔

شارف نے اپنی مثال دی اکثر لڑکیاں اسے اپنے پاس بلاتی تھی اور وہ خوشی خوشی سب کے پاس جاتا تھا اور جو لڑکی اس کی طرف سے منہ پھیر لیتی وہ اس کی طرف دیکھتا تک نہیں تھا۔

25 سال کا یہ لڑکا نہ صرف بہت خوبصورت تھا بلکہ بہت شوخ طبیعت رکھتا تھا

لیکن یہ بات لیلیٰ کیلئے کوئی اہمیت نہ رکھتی تھی کیونکہ وہ شارف کی طرح وقتی محبت نہیں کرتی تھی وہ ڈیول کو دل و جان سے چاہتی تھی لیکن ڈیول نے اس کی جگہ کسی اور کو دے دی۔

اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ روح کو جا کر سب کچھ بتا دے لیکن جس طرح سے ڈیول نے اس کی موت کا نقشہ کھینچا تھا وہ یہ سوچ کر بھی کانپ جاتی۔

اچھا یار رونا دھونا بند کرو میں بہت دنوں سے بور ہو رہا ہوں مجھے کوئی چیلنج دو وہ اسے باتوں میں لگانے لگا۔ شارف اکثر جب بور ہوتا تو لیلیٰ اور خضر اسے ایسے چیلنج دیتے تھے جن ہر حال میں کرتے ہوئے وہ اپنی بوریت دور کرتا تھا۔

تمہیں چیلنج پورا کرنا ہے نا میں تمہیں چیلنج دیتی ہوں تمہیں ڈیول کے فلیٹ میں جانا ہو گا اور وہ بھی ڈیول کو بتائے بغیر۔ وہ بھی اکیلے اور اس کے گھر جا کے اس کی بیوی کو بتاؤ گے کہ لیلی یعنی کہ میں اس کی بیوی سے کہیں درجے زیادہ خوبصورت اور اچھی ہوں

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا ڈیول میری جان نکال دے گا۔ شارف اچھا خاصہ بوکھلا گیا کیوں تمہیں چیلنج چاہیے تھا میں نے تمہیں چیلنج دے دیا اب تم ڈیول کو بتائے بغیر اس کے گھر میں جاؤ گے اور اس کے بعد جب میں اسے بتاؤں گی کہ تم اس کے گھر میں ہو تو وہ تمہاری بوریت بہت اچھے طریقے سے دور کرے گا۔

لیلیٰ جو کب سے اس کی باتیں سن رہی تھی اپنی ٹینشن بلا کر اسے چیلنج دینے لگی شارف کا ہمیشہ سے ایک ریکارڈ تھا وہ جو بھی چیلنج لیتا اسے پورا کرتا چاہے کسی بھی قیمت پر اور اب تو لیلی کو اس نے خود کہہ کر یہ چیلنج لیا تھا اسے تو اب اس چیلنج کو کسی بھی حال میں پورا کرنا تھا

وہ اپنا سارا کام نمٹا کر اپنے روم میں ریسٹ کرنے آئی تھی۔ یارم نے اس کے لیے نوکر کا انتظام کرنے کے لیے کہا لیکن اس نے صاف انکار کر دیا اس کے آنے سے پہلے بھی یارم سارے کام خود کرتا تھا۔

ایسے نے تو ویسے بھی کام کرنے کی عادت تھی اگر یہ سارے کام کرنے کے لئے بھی کوئی

نوکر آتا تو اس کے لیے کرنے کو کچھ بھی نہیں بچتا۔

اور گھر میں کام ہی کتنا تھا۔ سارا کام نپٹا کر ویسے بھی وہ کتنی ہی دیر فارغ بیٹھی رہتی۔

ابھی وہ سارا کام ختم کر کے اپنے کمرے میں آئی تھی۔

جب دروازہ بجا۔

ٹائم دیکھا تو دوپہر کا ایک بج رہا تھا۔

یارم کا تو ابھی فون آیا تھا وہ اپنے آفس میں کام کر رہے ہیں تو پھر کون ہو سکتا ہے دروازے پر۔

یارم نے اس طرح سے کسی کے لئے بھی دروازہ کھولنے سے منع کر رکھا تھا

روح دروازے کے قریب آ کر پوچھنے لگی کون ہے تو باہر سے شارف بولا۔

ارے شارف بھائی روح خوش دلی سے اسے خوش آمدید کرنے لگی۔

ہاں میں تمہیں ایک بات بتانے آیا ہوں لڑکی۔ وہ کہتا ہوں اندر آ کر بیٹھا۔

جی کہیں کیا کہنے آئے ہیں۔ خضر تو اسے بالکل اپنی کسی چھوٹی بہن کی طرح ٹریٹ کرتا تھا لیکن یہ شارف کافی نکچھڑا تھا وہ اس سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا تھا اور آج اس سے ملنے چلا آیا۔

ہاں میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ لیلی تم سے اچھی اور تم سے زیادہ خوبصورت ہے۔اس نے جلدی جلدی چیلنج ختم کر کے یہاں سے نکلنا تھا۔

یہ تو مجھے بھی پتا ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہیں اچھے کا تو نہیں کہہ سکتی میں انکے پاس زیادہ دیر تو نہیں رہی لیکن آپ کہہ رہے ہیں تو مان لیتی ہوں۔

روح نے مسکراتے ہوئے کہا۔

دیکھو لڑکی یہ ساری میٹھی میٹھی باتیں نہ تم صرف بھائی کے سامنے کیا کرو میرے سامنے نہیں۔۔آج پھر اسے اچانک ہی یاد آگیا کہ ڈیول اس کے بھائی جیسا ہے۔یا پھر شاید اسے بتانا چاہتا تھا کہ ڈیول کی زندگی میں اس کی بہت اہمیت ہے۔

آپ بیٹھے میں آپ کے لئے چائے بنا کر لاتی ہوں کھانا کھایا آپ نے روح پوچھنے لگی۔

نہیں ابھی نہیں کھایا ابھی جا کے کھاؤنگا ہاں چائے لے آؤ تم۔اسے کہاں ڈیول ان کے گھر میں کبھی کھانے پینے کو کچھ نصیب ہوا تھا جو امید رکھتا ہاں لیکن جب سے یہ لڑکی آئی تھی اس کے ہاتھ کا مزے مزے کا کھانا دوسرے تیسرے دن نصیب ہو جاتا۔

لیکن پھر نخرا دیکھانا بھی ضروری تھا آخر لیلیٰ کا دوست تھا اور اسے لیلیٰ کا ہی دیور بننا تھا اور اس کا دل بھی تو کہتا تھا کہ لیلیٰ اس سے اچھی اور اس سے زیادہ خوبصورت ہے یہ بات الگ

تھی کہ وہ یہ بات بتانے کے لئے کبھی یہاں نہ آتا

روح مسکراتے ہوئے اس کے لیے کھانا لے کر آئی۔آپ آرام سے کھانا کھائیں پھر میں آپ کو چائے بنا کے دوں گی خالی پیٹ چائے نہیں پیتے۔

شارف کو اس وقت بہت بھوک لگی تھی اس لئے سارے نخرے ایک طرف رکھ کر کھانا کھانے لگا اب یارم کو پتہ لگنے سے پہلے اسے کچھ نہ کچھ کھانے کو تو نصیب ہو ہی چکا تھا۔

ورنہ کیا پتا یارم سزا کے طور پر اسے قید خانے میں ہی ڈال دیتا۔شارف میں بچپنا تھا اور چھوٹا ہونے کی وجہ سے اکثر غلطیاں کر جاتا تھا جس کی سزا کے طور پر ڈیول اسے قید خانے میں ڈالتا اور وہاں اسے پتلی دال اور روٹی کے ساتھ کھانا کھانے کو ملتا۔

اور سامنے رکھی کچن کڑائی اس پتلی دال روٹی سے تو اچھی ہی تھی بلکہ بہت مزے کی بھی تھی۔

تم میری شکل دیکھنا بند کر جاؤ میرے لئے چائے بناؤ اس نے آرڈر دیا تھا جیسے سامنے روح نہیں بلکہ کوئی ویٹرس کھڑی ہو۔چلو یارم کے آج تک دی گئی سزا کا بدلا وہ روح سے لے رہا تھا۔

یہ بات الگ تھی کہ اگر یارم کو اس بارے میں پتہ چل جاتا تو وہ اس سے الٹا لٹکانے میں

ایک سیکنڈ نہ لگاتا۔

اچھی لیلیٰ ہے خوبصورت لیلیٰ ہے اور چائے لے کر میں آوں روح جو کب سے اس کے نخرے برداشت کر رہی تھی اس کے سامنے آکر بیٹھ گئی۔

وہ تو چائے کی امید لیے بیٹھا تھا اچانک اسے گھورنے لگا

تم بھی اچھی ہو تو چاہے تو دے ہی سکتی ہو شارف نے معصومیت سے کہا

وہ چائے کا عاشق تھا اور چائے کے لیے تو وہ کچھ بھی کر سکتا تھا

میں بھی اچھی ہوں یا میں ہی اچھی ہوں۔ وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اس سے پوچھ رہی تھی۔

چائے کے ساتھ پکوڑے بھی ملیں گے اس نے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں ضرور ملیں گے

تم لیلیٰ سے زیادہ خوبصورت اور اسے زیادہ اچھی بھی ہو شارف کسی ربورٹ کی طرح بولا تھا

روح کی تو ہنسی نکل گئی

اور اگر تم مجھے چیلنج کرو گی تو یہ بات لیلیٰ کے منہ پر جا کر کہوں گا۔

میں آپ کو ایسا چیلنج کیوں دوں گی روح نے کنفیوز ہو کر پوچھا

کیونکہ سب مجھے چیلنج دیتے ہیں جیسں میں پورا کرتا ہوں ہمیں زندگی میں نہ ہر قسم کے چیلنج کے لئے تیار رہنا چاہیے کوئی بھی ہمیں کوئی بھی ٹاسک دے سکتا ہے۔ڈیول کہتا ہے ہمیں ہر قسم کی سچویشن کو فیس کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

یہ زندگی ہے اس میں کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے۔اسی لئے جو بھی مجھے چیلنج کرتا ہے نہ اس کا چیلنج ہر قیمت پر پورا کرتا ہوں۔

تو یہ بات ہے پھر تو میں بھی آپ کو ایک چیلنج دونگی

ٹھیک ہے اس کے لئے میں تیار ہوں۔لیکن اس سے پہلے تمہیں مجھے ایک بات بتانی ہو گی میں اچھا ہو یا خضر شارف کو آج پہلی بار یہ لڑکی اتنی بری نہ لگی تھی۔شاید آج سے پہلے وہ اسے لیلیٰ کی نظروں سے دیکھتا تھا

آپ سے تو کبھی تفصیلی بات ہی نہیں ہوئی ہاں خضر بھائی بہت اچھے ہیں۔اس نے دل سے تعریف کی

مطلب خضر مجھ سے زیادہ اچھا ہے شارف نے منہ بنا کر کہا

پانی پوری کھاتی ہو تم شارف اپنی فیورٹ لسٹ میں شامل ہوئے لوگوں کو اکثر اپنے پیسوں سے پانی پوری کھلاتا تھا۔

کیا پانی پوری یہاں دبئی میں روح تو خوشی سے بے ہوش ہونے والی تھی۔ جبکہ پانی پوری کا نام سن کر منہ میں پانی آگیا تھا

ہاں میں تمہیں لا کر دے سکتا ہوں لیکن اس کے لیے تمہیں میرا ایک کام کرنا ہو گا۔

میں سب کچھ کروں گی جو آپ کہیں گے روح نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

لڑکی پہلے بات تو سن لو۔ شارف نے اسے ہواؤں میں اڑنے سے پہلے ہی کھینچ کر زمین پر لا پٹکا

تمہیں اپنے پیارے لاڈلے بھائی خضر کے لیے بلڈنگ کے چھت پر چڑھ کر چلا چلا کر پانچ بار کہنا ہو گا کہ شارف خضر سے بہتر ہے خضر ایک نمبر کا لوفر ہے شارف کا کبھی مقابلہ نہیں کر سکتا شارف نے چھپا چھپا کر کہا۔ اس کے بدلے میں تم ایک نہیں بلکہ 5.5 پلیٹ پانی پوری کی لا کر کھلاؤں گا۔

اور اگر آرام سے کہوں تو ایک پلیٹ ملے گی کیا۔۔۔؟ روح نے معصومیت سے پوچھا

ہاں پیاری بہنا کیوں نہیں لیکن اس کے لیے تمہیں خضر کے کان میں کہنا ہو گا۔۔

لیکن اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتی دروازہ بجا اور دوبارہ اتنے جارحانہ انداز سے بجا کہ دونوں اپنی جگہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے

اوشٹ ڈیول آگیا۔شارف نے ڈرتے ہوئے کہا

آپ کو کیسے یقین ہے کہ وہ ہوں گے روح نے پوچھا

مجھے پتہ ہے وہی ہو گا دیکھو تم مجھے بچالینا۔تم میری پیاری بہن ہو نا پلیز مجھے اپنے شوہر کے ہاتھوں سے بچالینا۔

انہوں نے ضرور آپ کو کسی اور کام کے لیے بھیجا ہو گا اور آپ یہاں آگئے یہی بات ہے نا ۔۔۔؟روح نے پوچھا۔

اور دروازے کی طرف جانے لگی۔

کون ہے۔۔؟

میں ہوں روح دروازہ کھولو باہر سے یارم بولا۔

اس سے پلٹ کر دیکھا

میں اچھی یا لیلیٰ۔۔۔۔؟انداز میں شرارت صاف جھلک رہی تھی

ارے تم اچھی ہو میری ماں خدا کے لیے مجھے بچالینا۔

شارف نے منت کی اور روح نے ہنستے ہوئے دروازہ کھول دیا

لیکن دروازہ کھولتے ہی یارم روح کو اگنور کرتا ہوا شارف کی طرف بھرا اور اسے گردن سے پکڑ لیا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی میں نے منع کیا تھا نہ تم لوگوں کو کہ یہاں کوئی نہیں آئے گا وہ غصے سے پھنکارا تھا۔

یارم یہ کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں انہیں روح تو پہلے اس کے جارحانہ انداز پہ گھبرائی اور پھر آگے بھر کر شارف کو چھڑوانے لگی

شارف تم نے میرا بھروسہ توڑا ہے کیوں آئے تھے تم یہاں یہ لیلی مجھے بتا چکی ہے۔

تمہارا تو میں وہ حشر کروں گا جسے تم ساری زندگی یاد رکھو گے۔ وہ غصے سے اس کی طرف بھرا جب روح نے اسے اپنی طرف کھینچا۔

وہ مجھ سے ملنے آئے تھے۔ کیا میرا بھائی مجھے اس گھر میں ملنے نہیں آ سکتا۔ بولتے ہوئے روح کی آواز کافی اونچی ہو گئی۔ خبردار جو آپ نے میرے بھائی کو کچھ بھی کہا وہ ان دونوں کے بیچ میں ڈال بن کے کھڑی تھی۔

بھائی میں آپ کا بھروسہ کبھی نہیں توڑ سکتا آپ کے علاوہ میرا ہے ہی کون اس دنیا میں

شارف کو پھر سے اموشنل دورہ پڑا تھا۔ میں تو بھابھی کے ہاتھ کا کھانا کھانے آیا تھا وہ اب بہن سے بھابھی ہو گئی تھی۔

اور ابھی مجھے چائے بنا کے دینے والی تھی کہ آپ آ گئے وہ معصومیت سے بولا۔

بہت بھوک لگی تھی تمہیں۔ کھانا تو تمہیں میں کھلاؤں گا۔ وہ ایک نظر روح کو دیکھ کر اسے گھورتے ہوئے بولا۔

گھورنا بند کریں میرے بھائی پلس دیور کو۔ او خبردار جو انہیں ڈانٹا بھائی آپ یہاں بیٹھے میں آپ کے لئے چائے لاتی ہوں۔

یہ یارم کی محبت ہی تھی جو اسے اتنا بولنے کی اجازت دے رہی تھی۔ یارم کی محبت نے سے چند دن میں ہی بہت کونفیڈنس دیا تھا

شارف نے اجازت طلب نظروں سے یارم کی طرف دیکھا وہ سر جھٹک کا ٹائی ڈلی کرتا وہیں صوفے پر بیٹھ گیا۔

بھائی میں آپ کا بھروسہ کبھی نہیں توڑ سکتا مجھے نہیں پتہ لیلیٰ نے آپ سے کیا کہا لیکن اس نے مجھے یہاں آنے کا چیلنج کیا تھا کہ میں روح بھابھی کو یہاں آ کر یہ کہوں کہ لیلیٰ ان سے زیادہ خوبصورت ہے۔

پھر روح بھابھی میرے لیے کھانا لے کے آئی۔ لیکن میرا یقین کریں میں آپ کا بھروسہ کبھی نہیں توڑوں گا میں روح بھابھی کو کبھی نہیں بتاؤں گا۔

اور اگر آپ چاہتے ہیں تو میں چائے بھی پیئے بغیر یہاں سے چلا بھی جاؤں گا وہ معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے بولا

کھانا ٹھوس چکے ہو تو چائے بھی پی کے ہی جانا آخر کار سالے ہو میرے۔ یار م کو آج شارف کی معصومیت نے نہیں بلکہ روح کے دابنگ بول کر اپنے بھائی کے سپورٹ نے شاک کیا تھا۔

شارف کو یہاں سے بیچنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں چلا یا اس کا اب آفس جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

لیلیٰ نے اسے یہ بتایا تھا کہ شارف روح کو سب کچھ بتانے کے لئے گیا ہے۔ اسے شارف پر بہت بھروسہ تھا لیکن پھر بھی روح کے معاملے میں وہ کسی پر یقین نہیں کر پاتا تھا۔

جب سے روح اس کی زندگی میں شامل ہوئی تھی ایک عجیب سی ڈر اسے گھیرے ہوئے تھا

کہیں وہ اس سے دور نہ ہو جائے کہیں وہ اس سے نفرت نہ کرنے لگے کہیں وہ اسے چھوڑ کر نہ چلی جائے۔

مجھے خود ہی روح کو جلد سے جلد سب کچھ بتانا ہو گا۔

لیکن کیا اس کے بعد وہ مجھے قبول کرے گی۔

وہ ایک ہاتھ کھڑکی کی ٹکائیں کھڑکی سے باہر دیکھنے میں مصروف تھا۔

جب کسی نے پیچھے سے اس سے اپنی باہوں میں لیا روح کا ہاتھ اُسکے سینے پر تھا اور وہ کا سر اس کی بیک پر۔

آپ مجھ سے ناراض ہیں کیا۔ وہ دھیمی آواز میں ممنائی تھی۔

میں کیوں تم سے ناراض ہوں گا یارم نے اس کا ہاتھ تھام کر چوما۔

وہ شارف بھائی کی وجہ سے آپ سے اس طرح سے بات کی وہ معصومیت سے بولی۔

یارم نے پلٹ کر اس کا سر اپنے سینے پر رکھا۔

تم ایسے ہی مجھ سے بنا ڈرے بنا گھبرائے بات کیا کرو مجھے اچھا لگے گا۔

میں نے شارف کو اور کام کے لیے بھیجا تھا لیکن وہ یہاں آیا۔

اور میرا کام وہی کا وہی پر ڑا رہا یارم نے بات بنائی۔

کر دیں گے نہ کام۔آپ کو پتا ہے شارف بھائی مجھے پانی پوری کھلائیں گے۔روح نے خوش ہوتے ہوئے بتایا

کیا بات ہے مطلب کے تم شارف کی فیورٹ لسٹ میں شامل ہو چکی ہو۔خیر اچھی بات ہے۔

آج سارا دن کیا کیا کیا۔۔۔؟اس وقت وہ صرف اپنے اور روح کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا۔

اس لیے اس سے روز کی روٹین پوچھنے لگا۔

پھر روح بھی سے اپنے سارے دن کی داستان سنانے لگی۔

روح آجکل بہت لوگ میرے خلاف ہو گئے ہیں۔الٹی سیدھی باتیں میرے خلاف پھیلا رہے ہیں۔مجھے پھسانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

تمہیں یاد ہے وہ انسپیکٹر جو تمہیں لے کر آیا تھا اس دن میرے آفس میں یارم نے اسے یاد دلوایا۔

ہاں مجھے یاد ہے۔۔۔روح نے کہا

روح وہ آدمی میرے پیچھے پڑا ہے مجھے پھسانا چاہتا ہے میرے خلاف جھوٹے ثبوت بنا رہا

ہے وہ تمہیں بھی میرے خلاف کر سکتا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ تم اس کی کسی بات کا بھروسہ نہیں کرو گی۔ لیکن پھر بھی لگا کہ مجھے تمہیں سب کچھ بتا دینا چاہیے۔ یارم پچھلے کچھ دنوں سے نوٹ کر رہا تھا کہ صارم اس کے بہت آس پاس رہنے لگا تھا۔

دو دن پہلے جب ریسٹورینٹ میں وہ دونوں لنچ کر رہے تھے تو وہ کچھ فاصلے پر اپنی کیپ سے چہرہ چھپائے ہوئے اس پر نظر رکھے ہوئے تھا۔

اسے یقین تھا کہ یارم کی غیر موجودگی میں وہ ضرور روح کو سب کچھ بتا دے گا۔

اس لیے اس نے خود ہی روح کو ٹرپ کرنے کے بارے میں سوچا۔

مجھے آپ پر پورا یقین ہے کوئی بھی مجھے آپ کے بارے میں کچھ کہے گا تم نے یقین کر لوں گی کیا۔ آپ بالکل بے فکر ہو جائیں۔ وہ اسے پریشان نہ ہونے کا کہہ کر خود پریشان ہو چکی تھی۔

ویسے اگلے ہفتے ہم ہنی مون پہ جا رہے ہیں۔ یارم نے اسے آنکھ مارتے ہوئے مسکرا کر کہا

جبکہ روح اس کی اس بے باکی پر سرخ ہو چکی تھی

یارم آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں وہ منہ بنا کر بولی

یارم نے اس کا دھیان بٹانا چاہا تھا۔ جس نے وہ کامیاب ہو چکا تھا۔

یارم مجھے شارف بھائی سے بات کرنی ہے آپ مجھے ان کا نمبر ملا کر دیں اس نے اپنا فون یارم کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔

کیا بات کرنی ہے میرے فون سے کر لو وہ اسے بتانا نہیں چاہتا تھا کہ اس کے فون میں اس کے علاوہ سب نمبر بلاک ہیں

مجھے انہیں چیلنج دینا ہے روح نے سوچتے ہوئے کہا۔

روح یہ کوئی وقت ہے چیلنج دینے کا تم صبح اس سے بات کرنا۔

یارم نے فون واپس رکھتے ہوئے کہا

نہیں نا آپ مجھے ابھی فون ملا کر دیں ابھی میں ان سے بات کروں گی۔

اس نے ضدی انداز میں کہا تو یارم شارف کو فون کرنے لگا۔

وہ خود بھی نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ آخر وہ اس کی ہر بات کو کیوں مانتا ہے۔

اس نے فون ملا کر فون اس کے حوالے کر دیا۔

ہاں ڈیول بولو شارف نے کہا

ارے میں ہوں روح میں نے آپ کے لئے چیلنج سوچ لیا ہے روح نے کہا تو یارم بھی دلچسپی سے دیکھنے لگا۔

بولو پیاری بہنا کونسا چیلنج ہے۔۔۔؟ شارف بھی ایکسائٹڈ ہو کر پوچھنے لگا۔

آپ کو پتا ہے ہمارے گھر کے راستے میں ایک ہوٹل آتا ہے۔

پیاری بہنا تمہارے گھر کے راستے میں ایک نہیں بلکہ بہت سے ہوٹل آتے ہیں کون سے ہوٹل کی بات کر رہی ہو تم۔

ایک منٹ میں پوچھ کر بتاتی ہوں۔

یارم ہم اس رات کہاں گئے تھے کھانا کھانے کے لئے وہ اسے انتظار کرنے کا بول کر یارم سے پوچھنے لگی۔

الحتتہ الفندق۔ یارم نے مختصر ہوٹل کا نام بتایا

الحتتہ الفندق۔ آپ کو ابھی اسی وقت وہاں جانا ہو گا

لیکن اس سے پہلے نہ آپ کو آپ کے روم میں جتنے بھی بندے ہیں نہ مطلب خضر بھائی اور باقی سب ان سب کے کمبل چوری کرنے ہوں گے

چوری لڑکی تم مجھ سے چوری کروا رہی ہو وہ بھی خزانے نہیں بلکہ کمبل وہ اچھا خاصہ بدمزا

ہوا

مگر اس طرف یارم کے ڈمپلز نمایاں ہونے لگے تھے وہ جانتا تھا وہ کیا کرنے والی ہے چیلنج قبول کر رہے ہیں یا نہیں۔۔۔؟ وہ اسے چیلنج کی ٹوپی پہنا کر نجانے کیا کرنے والی تھی

ٹھیک ہے پیاری بہن اگر یہ چیلنج ہے تو میں اسے قبول کرتا ہوں۔

شارف نے یہ کہہ کر فون بند کیا۔

اس فلیٹ میں بہت سارے لڑکے رہتے تھے جو تقریباً سب ہی ان کے ساتھ کام کرتے تھے

شارف چوری سے باری باری سب کے بستر کے قریب گیا اور بری صفائی سے سب کے اوپر سے کمبل نکالنے لگا۔

ہیٹرز چلنے کی وجہ سے کسی نے محسوس بھی نہ کیا

آٹھ کمبل اس کے قبضے میں آ چکے تھے اس نے جلدی سے اپنی گاڑی میں ڈالے اور ہوٹل کے راستے چل دیا۔

پھر وہاں پہنچ کر یارم کے فون پر روح کو فون کیا۔

وہ تو کب سے انتظار میں بیٹھی تھی فوراً فون اٹھایا۔

اب کیا کروں پیاری بہنا ہوٹل کے اندر چلا جاؤں میں۔

نہیں ہوٹل کے سامنے پار آپ کو جگہ نظر آ رہی ہے۔

جو خالی ہے وہاں اندھیرا ہے اس پر ایک بورڈ لگا ہے شاید بلب وغیرہ کا اشتہار ہے۔

روح نے پورا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا

ہاں بالکل ہے لائٹس کا ایڈ ہے شارف نے جگہ پہچان لی تھی

اوپر بورڈ پر نہیں وہاں نیچے دیکھیں۔ روح نے کہا۔

نیچے کیا ہے شارف نے پوچھا دوری اور اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا

مگر وہ فون بند کر چکی تھی شارف نے فون جیب میں ڈالا اور آگے بھر گیا

لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر۔ وہ پریشان ہو گیا اسے یقین نہیں تھا کہ روح اسے ایسا چیلنج دے گی

وہ فوراً گاڑی کے پاس آیا اور وہاں سے کمبل نکالنے لگا

جلدی سے وہ کمبل نکالے اور دوڑ کر اس بورڈ کے نیچے آیا۔

یہاں چھوٹے چھوٹے یتیم بے سہارا بچے زمین پر سردی سے کانپ رہے تھے۔

اس نے جلدی سے بچوں کے اوپر کمبل ڈالنا شروع کیا ایک بچہ جاگ رہا تھا۔

هل تعاني من نزلة برد؟۔

کیا تمہیں سردی لگ رہی ہے شارف نے پوچھا۔۔۔۔؟

البرد و نحن جائعون۔

سردی بھی اور وہ بھوک بھی بچے نے روتے ہوئے کہا شاید اسے بھی پہلی دفعہ کوئی ہمدرد ملا تھا۔

شارف سے مزید بولا نا گیا وہ فورا اٹھ کر اس پار ہوٹل میں گیا۔

اور وہاں سے ان سب بچوں کے لیے کھانا لیا۔اور پھر جلدی سے واپس آکر انہیں کھانا کھلانے لگا۔

اس کی آنکھ سے ایک آنسو چلکا شاید ہمدردی کا۔

وہ روح کا شکر گزار تھا آج اس کی وجہ سے پہلی بار کوئی نیکی کی تھی۔

ورنہ اسے تو ہمیشہ سے ایسے چیلنجز ملے تھے جینے پورا کرنے کے بعد اسے یا تو بہت برا محسوس ہوتا یا خود پر غصہ آتا۔لیکن آج وہ دل سے خوش تھا۔

اس نے روح کو فون کیا

روح نے فورا فون اٹھالیا

تھینک یو مجھے ورلڈ کی بیسٹ بہن دینے کے لیے۔بس اتنا کہہ کے اس نے فون بند کر دیا۔

وہ ہنستے ہوئے یارم کو دیکھنے لگی۔

تم مجھے بھی تو کہہ سکتی تھی اس کام کیلئے یارم نے کہا۔

ہاں لیکن آپ یہ کام میرے لئے کرتے شارف بھائی نے یہ اپنے لئے کیا ہے۔وہ ہنستے ہوئے بولی تو یارم نے اسے اپنے قریب کرنا چاہا

ابھی میرا آخری ڈرامہ ختم نہیں ہوا۔

وہ فورا اس کے قریب سے اٹھ کر باہر جانے لگی۔

ایک یہ لڑکی اور دوسرے اس کے ڈرامے وہ اٹھا اور اس کے پیچھے آکر صوفے پر بیٹھا جبکہ روح پوری طرح ڈرامے میں ڈوبی ہوئی تھی

وہ کبھی ٹی وی سکرین کی طرف دیکھتا تو کبھی اپنی پیاری بیوی کے ایکسپریشن جو صرف ڈرامہ دیکھتی نہیں تھی بلکہ فیل کرتی تھی

یارم آپ کے فون کا پاسورڈ کیا ہے۔اس کے سینے پر سر رکھے اس کے فون کو ہاتھوں میں

لیے پوچھ رہی تھی یارم آنکھیں موندے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا

گیس کرو یارم نے آنکھیں موندے ہوئے کہا

ڈیول ہو گا۔روح اسے دیکھتے ہوئے بولی

اور لکھنے لگی

یہ تو غلط ہے روح نے منہ بنا کر کہا۔

اس انسان کا نام ہے جس سے میں سب سے زیادہ پیار کرتا ہوں یارم نے اس کی مدد کرنی چاہی

روح نے پہلے سوچا بھی شرماتے ہوئے اپنا نام لکھنے لگی

ارے اس کا پاسواڈ تو میرا نام ہے روح نے شرماتے ہوئے کہا

کیا بات کر رہی ہو مجھے تو پتا ہی نہیں تھا یارم نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو روح ہنسنے لگی

آپ بہت اچھے ہیں۔وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولی۔

وہ اس سے اتنا پیار کرتا تھا کہ اپنا پاسورڈ بھی اس کے نام پر رکھا تھا

ایسے مت کہو اب تم پھر سے شرماؤ گی مجھے تم پر پھر سے پیار آئے گا اور پھر تمہیں میں بالکل بھی اچھا نہیں لگنے لگاوں گا۔

یارم شرارت سے کہتا ہوا اس پر جھکا۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کی بات کا مطلب سمجھ کر وہ بھاگتی پکڑی گئی

وہ صبح اٹھا تو روح اس کے قریب ہی سو رہی تھی جب سے اس نے روح کو اپنی زندگی میں شامل کیا تھا وہ کام پر بھی دیر سے جاتا تھا یہی وجہ تھی کہ صبح نماز پڑھ کے روح دوبارہ سو جاتی۔

وہ اسے ایسے ہی سوتا چھوڑ کر فریش ہو کر باہر آیا۔

مسز یارم کاظمی آپ روز میرے لئے ناشتہ بناتی ہیں آج آپ کا شوہر آپ کو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروائے گا۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے اس کے لئے ناشتہ بنانے لگا۔

تب ہی دروازے پر دستک ہوئی اس نے جا کر دروازہ کھولا تو سامنے ہی خضر کھڑا تھا۔

میں یہاں سے جا رہا تو سوچا ساتھ چلتے ہیں وہ مسکراتے ہوئے بولا

یارم نے دروازہ کھول کر اسے اندر آنے کا اشارہ کیا

رات کوایک عجیب واقعہ ہواڈیول ہم سب لڑکوں کے کمبل چوری ہو گئے مطلب حد ہے اب ڈان کے گینگ میں چوریاں ہونے لگی ہیں۔مجھے تو لگتا ہے اپنے ہی کسی لڑکے کی شرارت ہے

خضر نے کہاتو یارم کے گال پر ذرا سا ڈمپل نمایاں ہوا۔

تم کیا کر رہے ہو وہ اسے کچن میں کچھ کرتا دیکھ کر پوچھنے لگا۔

تمہاری بھابھی کے لیے ناشتہ بنا رہا ہوں یارم نے کہا

مطلب جوڑو کا غلام خضر حیران اور پریشان ہو کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا

وہ روز میرے لئے ناشتہ بناتی ہے میرے کپڑے دھوتی ہے میرا گھر سنبھالتی ہے۔میری ہر ضرورت کا خیال رکھتی ہے اور اگر ایک دن میں اس کے لیے ناشتہ بناؤں گا تو کیا میں جوڑو کا غلام ہو جاؤں گا۔

یارم نے اس کی طرف دیکھ کر کہا

ارے میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔اس سے پہلے کے خضر کچھ اور کہتا روح کمرے سے باہر نکل کی نظر آئی۔

اسلام علیکم بھائی کیسے ہیں آپ۔۔۔؟

وعلیکم سلام میں ٹھیک ہوں

یہاں آئیں بھابھی آج آپ کے خاوند محترم نے اپنے ہاتھوں سے آپ کے لئے ناشتہ بنایا ہے۔خضر مسکراتے ہوئے بولا

آپ نے کیوں بنایا میں بنا دیتی نہ روح کو شرمندگی ہوئی۔

تم روز بناتی ہو سوچا آج میں تمہیں اپنے ہاتھوں کا ذائقہ چکاوں۔

یارم نے اس کے لیے کرسی گھسٹی۔

خضر بھائی آپ کے گھر میں کون کون ہے۔ناجانے روح کے دل میں کیا سمائی کہ پوچھنے لگی

۔

کوئی نہیں۔خضر کی جگہ جواب یارم نے دیا تھا

آپ مجھے چھوڑیں آپ بتائیں آپ کے گھر میں کون کون ہے خضر نے مسکرا کر پوچھا

۔شاید وہ اپنے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

میرے گھر میں امی اور تین بہنیں۔اور پڑوس میں فاطمہ بی بی وہ بھی بالکل میری ماں جیسی ہیں جب میں پیدا ہوئی تب میری سگی امی اور ابو فوت ہو گئے تھے مجھے میری دوسری امی نے پالا ہے۔

دوسری امی مطلب سوتیلی ماں خضر نے پوچھا۔

جی۔روح بس ہی بولی

یارم پلیز مجھے آج گھر فون کرنے دیں۔

وہ اتنی محبت اور منت بھرے انداز میں بولی یارم اسے دیکھ کر رہ گیا اگر وہ اس کے منہ پر انکار کرتا تو آج وہ بہت ہرٹ ہوتی۔اسی لیے بہانہ بنانے لگا

وہ دراصل میرے پاس اب نمبر نہیں ہے روح ورنہ میں تمہاری بات کروا دیتا تمہارے گھر والوں سے۔یارم نے بات بنانے کی کوشش کی۔

ہاں بھابھی وہ ڈیول کا فون خراب ہو گیا تھا اور نمبر سارے ڈیلیٹ ہو گئے تھے۔خضر نے بھی ساتھ دینے کی کوشش کی۔

میرے پاس فاطمہ بی بی کا نمبر ہے میری شادی والے دن انھوں نے مجھے میں ابھی لاتی ہوں روح جلدی سے اٹھی اور کمرے میں چلی گئی۔

ڈیول اب کیا ہو گا۔خضر نے پریشانی سے پوچھا۔

میں اسے خود سے دور نہیں جانے دوں گا چاہے جو بھی ہو جائے اگر آج سچ پتہ چل بھی گیا

تو بھی میں اسے خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔وہ میری ہے اور میں جانتا ہوں میرا خدا اسے مجھ سے نہیں چھیننے گا۔یارم نے کمرے کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں ابھی روح گئی تھی۔

وہ ہاتھ میں کاغذ کا ایک ٹکڑا لیے ہوئے ان کی طرف آئی۔

یہ نمبر ہے۔وہ یارم کے آگے سے فون اٹھا کر نمبر ملانے لگی

بیل جا رہی ہے۔۔وہ ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے بولی۔

جبکہ خضر یارم کو دیکھ رہا تھا جو ٹیبل پر ہاتھ کی انگلی سے لائنیں بنانے میں مصروف تھا۔یارم جب ٹینشن میں ہوتا تھا تو ایسے کرتا تھا۔اور پھر ایسے ہی اس ٹینشن کی وجہ کو جڑ سے اکھاڑ دیتا۔

اسلام علیکم کیسی ہیں آپ فاطمہ بی بی وہ چہکتے ہوئے بولی۔اور یارم کو لگا کہ کوئی اس کی سانسوں کی ڈوری کو آہستہ آہستہ کھینچ رہا ہے۔

خضر کو اندازہ تھا آج نہیں تو کل تو روح کو سب کچھ پتہ چل ہی جائے گا لیکن اتنا جلدی۔اسے تو یہی لگ رہا تھا کہ روح کے پاس پاکستان کا کوئی رابطہ نہیں ہے۔

میں بالکل ٹھیک ہوں۔جی وہ بھی بالکل ٹھیک ہیں

نہیں وہ بہت اچھے ہیں میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔

ہاں میں بہت خوش ہوں۔روح کی باتوں سے یہی اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ دوسری طرف جو عورت ہے اسے یارم کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتا۔

جبکہ یہ بات یارم پہلے ہی کلیئر کر چکا تھا۔کہ شمس اور روح کے جھوٹے نکاح کے بارے میں کون کون جانتا ہے اور کون کون نہیں۔

شمس کا پاکستان میں روح کے گھر میں کسی سے بھی کوئی رابطہ نہ تھا۔وہ تو صرف ایک عورت کے تھرو یہ سب کچھ کر رہا تھا یارم اس کی ساری انفارمیشن نکال چکا تھا اسے یقین تھا۔

اگر روح اپنے گھر فون کرے گی تو اس بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا ہو گا لیکن پھر بھی وہ روح پر کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔

پاکستان میں موجود لوگ یہی سمجھتے تھے کہ شمس زندہ ہے اور وہ اس کے پاس ہے۔شمس کی موت کی خبر کو اس نے بالکل بھی پھیلنے نہ دیا تھا

وہ اسے خود سے دور کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔اگر وہ سب کچھ پہلے ہی پلان نہ کر چکا ہوتا تو روح کو اتنی آسانی سے پاکستان میں کسی سے بات نہیں کرنے دیتا۔

لیکن پھر بھی اس کے اندر ایک ڈر تھا کہیں روح سے دور نہ ہو جائے کہیں اسے سب کچھ پتہ نہ چل جائے

وہ کتنی ہی دیر اس کے فون پر فاطمہ بی بی سے باتیں کرتی رہی۔

جب کہ یارم بھی اب بے فکری سے ناشتہ کر رہا تھا۔

میں نے تمہیں روح کے پاسپورٹ اور کارڈ کا کہا تھا۔

ہاں میں دو دنوں میں انتظام کر دیتا ہوں میں سب کچھ کروا چکا ہوں خضر بھی پر سکون ہو گیا

یارم یہ میرا آئی ڈی کارڈ ہے۔ وہ تو آئی کارڈ پاسپورٹ اور ہنی مون کی ٹکٹ ہاتھوں میں لیے بے یقینی سے پوچھ رہی تھی۔

ہاں میری جان یہ تمہارا ہے۔ تمہیں یاد نہیں تم نے فوٹو بنوایا تھا اور ان پیپر پے اپنے سائن بھی کیے تھے۔

میں کتنی اچھی لگی ہوں نا اس میں۔ وہ کارڈ پر اپنا فوٹو دیکھتے ہوئے بولی۔

یارم بے اختیار مسکرایا۔

میری جان ہے ہی بہت خوبصورت۔ اس کا ماتھا چومتے ہوئے پیار سے اس کے ہاتھ سے پیپرز لے لیے۔ کیوں کہ اسے ہنی مون اور پاسپورٹ سے زیادہ اپنا کارڈ بننے کی خوشی

ہو رہی تھی۔

دو دن کے بعد ہم یہاں سے اپنے ہنیمون ٹور کے لئے نکل رہے ہیں لیکن اس سے پہلے یہاں پر تمہاری ساری رجسٹریشن ضروری ہے تمہیں فیک پاسپورٹ سے دبئی بلایا گیا تھا وہ سب کچھ بھی ٹھیک کروانا ہو گا۔

یارم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

اف یارم اگر آپ مجھے ٹھیک طریقے سے یہاں بلاتے تو یہ سب کچھ نہیں ہوتا نا ایک اور مصیبت پتا نہیں آپ کو اتنی جلدی کیوں تھی۔

روح ٹیڑے مڑے منہ بناتی لیٹ گئی۔

ہاں تو تمہارے بغیر نہیں رہا جا رہا تھا وہ اس پہ جھکتا زور سے اس کا گال چومتے ہوئے بولا

یارم ہم کہاں جائیں گے۔ وہ ایکسائٹڈ ہو کر اس کی طرف کروٹ لے کر پوچھنے لگی۔

آئس لینڈ اس نے اس کے گرد اپنے بازو حائل کرتے ہوئے کہا

یہاں سے کتنی دور ہے۔

زیادہ نہیں فلائٹ میں گیارہ ساڑھے گیارہ گھنٹے لگ جاتے ہیں۔

یا اللہ گیارہ ساڑھے گیارہ گھنٹے اتنی دیر ہم کیسے بیٹھیں گے جہاز میں۔ وہ اس کے مزید

قریب ہو کر پوچھنے لگی

ویسے ہی جیسے تم پاکستان سے دبئ تک بیٹھی تھی۔

پاکستان سے دبئ بہت دور ہے نہ۔۔

آئس لینڈ بھی دبئ سے بہت دور ہے۔

وہاں پر پہاڑ ہیں۔۔۔؟ یارم نے اس کی باتیں سنتے ہوئے سونے کے لیے آنکھیں بند کی تو وہ اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کے پوچھنے لگی۔

وہ اکثر ایسے ہی باتیں کرتے ہوئے سوتے تھے لیکن آج شاید روح کے سونے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

ہاں وہاں پر پہاڑ ہیں برف ہے سمندر ہیں۔اور بہت سردی ہے

اکتوبر کے اینڈ میں دبئ میں خاصی گرمی تھی صرف رات کے وقت تھوڑی بہت سردی لگتی لیکن یہاں کے لوگ تو اتنے نازک تھے۔

کہ ابھی سے کمبل لینے لگے۔جبکہ روح کو تو اپنے پر کمبل بالکل بھی اچھا نہیں لگتا تھا ۔اگر رات میں یارم غلطی سے اس پر کمبل ڈال لیتا تو وہ جلدی سے ہٹا دیتی اور کہتی اتنی گرمی میں آپ کیسے کمبل لے کے سوتے ہیں۔

جبکہ اس علاقے میں سمندر کے قریب ہونے کی وجہ سے یہاں کافی ٹھنڈ پڑ رہی تھی۔

رات ایسے ہی گزری ساری رات یارم اس کی باتیں سنتا رہا مجھ ایسے آئس لینڈ میں گھومنے پھرنے کی بات کر رہی تھی۔

یارم سن کر ہنسنے لگتا

وہاں بہت سردی ہے میری جان۔

ہاں جیسے یہاں آپ کو بہت سردی لگتی ہے بالکل ویسے ہی نہ۔ میں پہلے بتا دیتی ہوں ہم ساری جگہوں پر گھومنے جائیں گے۔ خبردار جو آپ وہاں جا کے بستر میں گھسے۔

وہ ابھی سے اسے دھمکیاں دے رہی تھی۔

وہ جب بھی سونے لگتا پھر اسے کوئی بات یاد آ جاتی۔

ساری رات سوتی جاگتی کیفیت میں گزر گئی۔ جبکہ روح تو ایک سیکنڈ کے لیے بھی نہ سوئی تھی۔

صبح اٹھتے ہی ناشتہ کر کے یارم اپنے کام پر جانے لگا وہ ہنی مون پر جانے سے پہلے سارا کام نپٹا

دیناچاہتا تھا۔

وہ دروازے پر رک کے روح کا انتظار کرنے لگا۔جو کہ کچن میں کھڑی برتن دھو رہی تھی

۔

روح یار جلدی آؤ مجھے کام پے جانا ہے۔

اس نے پکارا تو جلدی جلدی ہاتھ صاف کرتی کچن سے باہر نکلی۔

روح یارم سے ہائیٹ میں کافی کم تھی

یارم کو اس کے سامنے مکمل جھکنا پڑتا۔

یارم اس کے سامنے جھکا اور ہمیشہ کی طرح اس نے شرماتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دیا۔

یہ عادت ان کے نکاح کے روح سے برقرار تھی

جبکہ یارم کو اس کی یہ عادت سب سے پیاری لگی تھی

اس کے سر پر پیار کر کے وہ ہمیشہ شرماتی اور اس پیاری سی ادا پے یارم کے ڈمپل نمایاں

ہوتے۔

پھر یارم نے دروازہ بند کرنے کا آرڈر دیا جس کی روح نے تکمیل کرتے ہوئے فوراً دروازہ

بند کر دیا۔

اور ایک بار پھر سے ائس لینڈ کے بارے میں سوچنے لگی۔

کل تقریبا ایک گھنٹہ فاطمہ بی بی سے باتیں کرتی رہی اس کے ان سے گھر کا نمبر بھی مانگا تھا لیکن فاطمہ بی بی نے کہا کہ انہیں تو کبھی نمبر کی ضرورت نہیں پڑی لیکن کل یا پرسوں وہ اس کے گھر جا کر اس کی امی کا نمبر لے لیں گی۔

وہ چاہتی تھی کہ وہ آج ہی امی سے بات کر لے کیونکہ یارم نے کہا تھا کہ ہنیمون پر کوئی انہیں ڈسٹرب نہیں کرے گا۔

شارف آفس پہنچا سب سے پہلے ٹکراؤ اس کا لیلیٰ سے ہوا

تم مجھے اگنور کیوں کر رہے ہو میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں اور تم مجھے دیکھتے تک نہیں کیا مسلہ ہے تمہیں

مجھے کوئی مسئلہ نہیں لیکن میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا تم نے جو اس دن میرے ساتھ کیا ہے نہ وہی بہت ہے تم نے ڈیول کی نظروں میں مجھے گرانے کی کوشش کی۔

لیلیٰ مجھے لگا تھا تم چاہے کتنی بھی مطلبی کیوں نہ ہو جاؤ لیکن اپنے مطلب کے لئے کسی

دوسرے کا استعمال نہیں کرو گی بہت غلط سوچ تھی میری میں یہ سوچتا تھا کہ تم ڈیول کو سمجھتی ہو تم اس کے لئے ایک پرفیکٹ لائف پارٹنر ہو لیکن سچ تو یہ ہے کہ تم اس کے قابل ہی نہیں ہو۔شارف ایک ایک لفظ چھپا چھپا کر بولا۔

تم اس دو ٹکے کی لڑکی کیلئے۔۔۔۔۔۔۔۔

زبان سنبھال کر بات کرو لیلیٰ تو میری بہن کے بارے میں بات کر رہی ہو اگر ایک بھی لفظ اور کہا تو زبان کاٹ دوں گا تمہاری وہ غصے سے دھاڑا تھا

جبکہ لیلی تو اس کا انداز ہ ولہجہ دیکھ کر رہ گئی۔

میں تمہیں آخری بار بتا رہا ہوں لیلیٰ اگر تم نے میری بہن کی خوشیوں میں آگ لگانے کی کوشش کی تو میں بھول جاؤں گا کہ تم میری دوست تھی اس نے 'تھی' پر زور دیا۔

اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ اسے نکل گیا۔

جبکہ لیلی سرخ چہرہ لئے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

فرقان بھائی میری مدد کرے ڈیول نے میرے بھائی کو مار دیا میری آنکھوں کے سامنے آپ یقین نہیں کریں گے اس نے میرے بھائی کو کیسے تڑپا تڑپا کر مارا اس نے میرے

سامنے اس کے منہ میں تزاب سے بھری ہوئی بوتل ڈال دی اس کی ساری نسیں گھل چکی تھی بھائی وہ میرے سامنے مر گیا

میں کچھ نہیں کر سکا یہاں تک کہ وہ میرے پاس موجود ساری ویڈیوز بھی ڈیلیٹ کروا چکے ہیں۔

مجھے اور کچھ نہیں چاہیے بس مجھے میرے بھائی کی موت کا بدلہ لینا ہے۔

فرقان بھائی آپ کے علاوہ اور کوئی میری مدد نہیں کر سکتا۔

وکرم دادا بھی ہمارے خلاف ہیں۔انہیں بھی یہ کام پسند نہیں تھا ورنہ وہ اس معاملے میں میری مدد ضرور کرتے لیکن اسے ڈیول کے کام کرنے کا انداز پسند ہے۔

فرقان بھائی میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں مجھے اور کچھ نہیں چاہیے بس اپنی آنکھوں سے ڈیول کی لاش دیکھنا چاہتا ہوں۔

راشد اس وقت اپنے سامنے صوفے پر بیٹھے فرقان کی منتیں کر رہا تھا۔فرقان کا بہت بڑا گینگ تھا۔وہ اپنے آپ میں بہت پاور رکھتا تھا۔

وہ اس علاقے پر حکومت کرتا تھا۔پر ڈیول کو اپنا سب سے بڑا دشمن مانتا تھا۔

تم فکر مت کرو راشد میں تمہارے ساتھ ہوں۔اور جہاں تک بات وکرم دادا کی ہے۔تو

ہم ان کو صرف یہی بتائیں گے ڈیول کے ہاتھوں تمہارا بھائی مارا گیا یہ نہیں کہ وہ کیوں مارا گیا وکرم دادا ہمارا ساتھ ضرور دیں گے۔

اور پھر لگے ہاتھ میں بھی ڈیول سے اپنے پرانے حساب جھکالونگا۔

لیکن ڈیول کو ختم کرنا اتنا بھی آسان نہیں وہ باز کی نظر رکھتا ہے۔ شیر کی طرح دھاڑنا جانتا ہے تو چیتے کی طرح چیڑنا جانتا ہے۔

وہ اتنی آسانی سے ہمارے ہاتھ نہیں آئے گا اوپر سے اس کی کوئی کمزوری بھی نہیں نہ دوست نہ ساتھی نا عورت نا دولت اخر کس طرح سے ہم اس کو مات دیں۔

ڈیول کو راستے سے ہٹانا اتنا آسان نہیں۔

لیکن ہم وکرم اور ہم ایک ساتھ ہو جائیں تو یہ زیادہ مشکل بھی نہیں رہے گا۔

تم سب کچھ سنبھالو گے نہ خضر۔

مجھے شکایت کا موقع نہ ملے۔ اور شارف کی طرف سے تو ہرگز نہیں۔

وہ اس وقت خضر کو سارا کام سمجھا رہا تھا وہ اپنے پیچھے خضر کو چھوڑ کر جا رہا تھا۔

تم بالکل فکر مت کرو میں ہوں نہ تم ٹھیک سے اپنا مینیمون انجوائے کرنا۔

یہاں میں سب کچھ سنبھال لوں گا اور شارف کی طرف سے بھی تمہیں کوئی شکایت نہیں ملے گی ہاں لیکن میں لیلی کی کوئی گارنٹی نہیں دے رہا۔

وہ سر پھری لڑکی تین دن سے یہاں نہیں آ رہی تھی اور آج آئی ہے تو باہر بیٹھی اپنی فیشن کی دکان کھول رکھی ہے۔

میں نے اسے کہا تھوڑا کام پہ دھیان دو تو کہتی ہے جس پر دھیان دیتی تھی اسے تو میرا دھیان ہی نہیں۔

مجھے تو لگتا ہے اس کا سر گھوم گیا ہے خضر لیلی سے کافی اکتایا ہوا تھا۔

جو کسی کو کھاتے میں ہی نہیں لا رہی تھی جبکہ ہیکنگ کا سارا کام صرف لیلیٰ کر رہی تھی جو بہت دنوں سے رکا ہوا تھا۔

بلاؤ اسے میں خود بات کرتا ہوں۔

یارم کے آرڈر پر خضر نے فورا اسے بلایا اور اگلے پانچ منٹ میں وہ اس کے کیبن میں تھی

دیکھو لیلیٰ اگر تمہیں کام کرنے میں انٹرسٹ نہیں ہے تو تم یہاں سے ہمیشہ کے لئے جا سکتی

ہو مجھے تمہارے جیسے ورکر نہیں چاہیے

۔ڈیول نے دوٹک لہجے میں بات کی۔

میں نے کب کہا مجھے انٹرسٹ نہیں ہے۔میں آج ہی سارا کام نپٹادوں گی لیلیٰ جانتی تھی کہ ڈیول اسے واپس وہیں پر بھیج دے گا جہاں سے وہ اسے لایا تھا اور وہاں واپس تو مرتے دم تک نہیں جانا چاہتی تھی لیکن اسے یہ نہیں پتا تھا کہ شکایت اتنی جلدی یہاں پہنچ جائے گی

۔

ہمممم تم جاسکتی ہو جاؤ اپنا کام کرو۔

اگلے آرڈر پر لیلیٰ فورا کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہ دوسری لڑکی کہاں ہے۔۔۔؟ڈیول نے معصومہ کا پوچھا

وہ شارف کے ساتھ سائٹ پر کام دیکھنے گئی ہے۔شارف نے کہا تھا کہ وہ دونوں سائٹ پر کام کریں گے اور وہ شارف کی مدد کرے گی۔

شارف کو سائیڈ پے کام کرنے کے لیے کب سے مدد کی ضرورت پڑنے لگی۔ڈیول نے پوچھا

جب سے معصومہ محترم آئی ہے خضر نے جل کر جواب دیا

وہ بیٹھی سوچ رہی تھی کہ ائس لینڈ میں جانے کے لیے وہ کون سی قسم کے کپڑے پیک کرے کہ دروازے کی گھنٹی بجی

ارے یہ کون آگیا یارم کا تو ابھی واپسی کا ٹائم نہیں ہوا ضرور شارف بھائی ہوں گے۔

وہ سوچتے ہوئے دروازے کی طرف آئی۔

دروازہ کھولا تو سامنے وہ انسان کھڑا تھا اسے پہچاننا اس کے لیے مشکل نہ تھا یہ تو وہی انسپیکٹر تھا جو اسے اس دن یارم کے آفس چھوڑ کے آیا تھا۔

السلام علیکم کیسی ہیں آپ کیا میں اندر آسکتا ہوں اس نے مسکرا کر پوچھا۔

وعلیکم سلام ایم سوری میرے شوہر گھر پر نہیں ہیں آپ اندر نہیں آسکتے۔روح کو یارم کی باتیں یاد آئی یارم نے اسے بتایا تھا کہ یہ آدمی اسے پھسانا چاہتا ہے۔

اٹس او کے ٹھیک ہے میں اندر نہیں آرہا۔وہ ڈھٹوں کی طرح مسکرایا تھا۔

میں تو بس آپ سے یہ پوچھنے آیا تھا کیا آپ جانتی ہیں کہ آپ کا شوہر کیا کام کرتا ہے صارم فوراً اپنے مطلب کی بات پے آیا تھا۔

جی ہاں وہ ایک کمپنی چلاتے ہیں روح نے فورا جواب دیا

کس قسم کی کمپنی۔۔۔۔۔؟ صارم نے پھر پوچھا

وہ کوئی دوائیوں کی کمپنی چلاتے ہیں۔

کس قسم کی دوائیاں۔۔۔۔۔۔؟

جان بچانے والی دوائیاں۔۔۔۔۔روح نے جواب دیا

بہت غلط معلومات دی گئی ہے آپ کو آپ کے شوہر جان بچانے والی دوائیاں نہیں بلکہ جان لینے والے اسلحے کی خرید و فروخت کرتے ہیں یہاں تک کہ کئی لوگوں کی جان بھی لے چکے ہیں۔

آئی ایم سوری روح لیکن تمہارا شوہر ایک قاتل ہے۔

دوبئ کا ایک بہت بڑا ڈان ہے۔ڈان کا مطلب سمجھتی ہو تم گناہوں کی دنیا کا بادشاہ۔ ایک قاتل۔جس کی نظروں میں کسی کی جان کی کوئی اہمیت نہیں۔

چٹاخ۔

خبردار جو آپ نے میری شوہر کے خلاف ایک لفظ بھی کہا مہربانی فرما کے یہاں سے چلے جائیں۔یا پھر میں گارڈز کو بلا کر آپ کو دھکے مروا کر یہاں سے باہر نکلواوں۔

روح خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اس میں اتنی ہمت کہاں سے آئی۔

روح تم بہت بڑی غلطی کر رہی ہو تمہارا شوہر اتنا اچھا نہیں ہے جتنا وہ بن رہا ہے وہ تمہیں دھوکے میں رکھ رہا ہے۔

بہت پچھتاؤ گی روح میری مدد کرو۔

ایسے انسان کی عام دنیا میں کوئی جگہ نہیں ہے اس کی جگہ جیل کے اندر ہے۔

وہ انسان نہیں درندہ ہے ڈیول کا مطلب سمجھتی ہو شیطان وہ ایک شیطان ہے روح اور انسانوں کی دنیا میں شیطانوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے

بس کرے خدا کے لیے چلے جائیں یہاں سے روح تقریبا چلاتے ہوئے بولی اور اس کے منہ پر سے دروازہ بند کر دیا۔

صارم کافی دیر تک دروازہ کھٹکھٹاتا رہا لیکن روح نے دروازہ نہیں کھولا۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ چلا گیا تو روح نے یارم کو فون کر کے سب کچھ بتایا۔

وہ فون پر بھی مسلسل رو رہی تھی

وہ تو شکر ہے یارم آپ نے یہ ساری باتیں پہلے ہی مجھے بتا دی ورنہ نہ جانے یہ گرا ہوا آدمی مجھے آپ کے خلاف کیا کیا بتاتا۔ آپ کو پتہ ہے وہ کیا کہہ رہا تھا وہ کہتا ہے آپ قاتل ہیں

آپ نے خون کیے ہیں لوگوں کے

لیکن میں نے بھی اسے بتادیا کہ آپ ایسے نہیں ہیں اور نہ ہی آپ ایسا کبھی کر سکتے ہیں۔وہ

روتے ہوئے بول رہی تھی

اور اس کا ہر آنسو یارم کے دل پر گر رہا تھا۔۔

میں نے تمہیں منع کیا تھا صارم میرے کام میں دخل اندازی کر سکتے ہو لیکن میری پرسنل

لائف میں نہیں۔تم نے میری روح کو مجھ سے دور کرنا چاہا۔

اس کی قیمت تمہیں چکانی پڑے گی

روح کا فون بند ہوتے ہی اس نے صارم کو فون کیا تھا۔

اس کا نمبر دیکھتے ہی صارم نے فون اٹھالیا۔

بھابھی کے ہاتھ کا تھپڑ کیسا لگا پہلا سوال ہی بے ڈنگا سا تھا۔

یارم تو بہت غلط کر رہا ہے اس لڑکی کو دھوکہ دے کر آج نہیں تو کل اسے سب کچھ پتہ چل

جائے گا پھر کیا کرے گا تو۔

آج ثبوت نہیں تھا میرے پاس کل ضرور ہو گا۔

اور تجھے لگتا ہے کہ وہ تیرے ثبوتوں پر یقین کرے گی یارم زرا سا مسکرایا تھا۔

سوچنا بھی مت صارم وہ کبھی تجھ پر یقین نہیں کرے گی۔ لیکن میری پیٹھ پیچھے میرے گھر آکر بہت بڑی غلطی کی ہے تو نے۔ آج کے بعد ایسی غلطی مت کرنا۔ ورنہ تو جانتا ہے میرے ساتھ غداری کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔

یقین کر میں ابھی تک تیری اس دوستی کی خاطر تجھے چھوڑ رہا ہوں۔ جو کبھی ہمارے درمیان تھی۔ آج کے بعد روح سے دور رہنا۔ اتنا دور کہ ڈھونڈنے پر بھی نظر نہ آو۔ ورنہ اپنی بیوی اور بچی کو دیکھنے کے لئے ترس جائے گا۔

یارم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

او تو اب تم اپنے معیار سے گر کر مجھے میری بیوی اور بچی کی دھمکیاں دے رہے ہو صارم

غصے سے چلایا۔

اگر تم میری پرسنل لائف میں انٹر فیر کرو گے تو مجھے بھی تو کرنا پڑے گا نہ صارم جس طرح سے تجھے بھابھی اور ماہرہ عزیز ہیں اسی طرح سے مجھے روح عزیز ہے دور رہنا اس سے۔ یارم نے فون کاٹ کر شارف کو فون کیا۔

ہاں ڈیول بولو۔

نظر رکھو انسپکٹر پر۔ آج میرے گھر پہنچ گیا تھا وہ۔

ڈونٹ وری میں نظر رکھتا ہوں اس پر شارف کا جواب سن کر اس نے فون کاٹ کر ٹیبل رکھا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

یہ تم نے اچھا نہیں کیا صارم۔ اگر وہ مجھ سے دور ہوئی تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔

آنکھیں بند کئے وہ اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا

آج یارم اور روح کی ائس لینڈ کی فلائٹ تھی۔

روح تو جانے کے لیے بہت ایکسائٹڈ تھی لیکن جہاز میں بیٹھنے میں اسے ڈر بھی لگ رہا تھا۔

پہلے پاکستان سے دبئی آتے ہوئے بھی وہ کتنا ڈر رہی تھی لیکن تب وہ اکیلی تھی اب یارم اس کے ساتھ تھا

وہ اس وقت ایئرپورٹ پر بیٹھے اپنی فلائٹ کے انوسمنٹ کا انتظار کر رہے تھے۔

روح تو یہ سوچ سوچ کر خوش ہو رہی تھی کہ وہ پہاڑوں سمندروں اور برف کے بیچ جا رہی ہے۔

وہ تو اپنے گھر سے بھی کبھی باہر نہ نکلی تھی اور ابھی اتنے دور دوسرے ملک میں وہ ہمیشہ سے برف گرتے دیکھنا چاہتی تھی لیکن ملتان جیسے شہر میں برف گرنا اک خواب جیسا تھا۔

یارم کا سارا دھیان اس کے چہرے کے ایکسپریشنز پر تھا۔

جہاں ایک رنگ آرہا تھا اور ایک رنگ جارہا تھا وہ اپنے چہرے سے اپنے دل کا حال چھپا نہیں سکتی تھی۔

صارم کے بارے میں اس نے روح کو دوبارہ بھی یہی بتایا کہ وہ اسے پھنسانا چاہتا ہے۔ وہ اس کے دشمنوں کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

روح کا اس کی ایک ایک بات پر ایمان لانا یارم کو گلٹ میں مبتلا کر گیا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ اسے کچھ نہیں بتا پایا اور نہ ہی اسے کچھ بھی بتانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

تھوڑی دیر میں فلائٹ کی اناؤنسمنٹ ہو گئی۔

یارم میرا ہاتھ پکڑ کے رکھیے گا مجھ سے ایک سیکنڈ کے لیے بھی دور مت جایئے گا۔ سارا وقت میرے ساتھ رہئے گا۔ اگر میں سو گئی تو بھی مجھے اکیلا چھوڑ کے کہیں مت جایئے گا۔ مجھے بہت ڈر لگے گا۔ روح اس کے ساتھ تقریباً چپکی ہوئی تیز تیز بول رہی تھی۔

میری جان میں تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔ وہ اسے اپنے ساتھ لئے اپنی سیٹ پے آ بیٹھا تھا

تھوڑی دیر کے بعد جہاز نے اڑان بھرنی تھی جبکہ روح آنکھیں بند کیے اس کا ہاتھ دونوں

ہاتھوں میں مضبوطی سے تھامے نجانے کیا زیر لب بڑبڑا رہی تھی۔

یارم نے ذرا غور کیا اور اس کے لبوں کے پاس اپنا کان رکھا تو پتہ چلا وہ قرآنی آیات پڑھ رہی تھی۔

اف ڈرپوک لڑکی یارم اس کے ڈر پر ذرا سا مسکرایا اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھام کر اسے سیٹ بیلٹ پہنانے لگا۔

اور پھر جب فلائٹ اڑان بھرنے لگی تو وہ چیخ مار کے اس کے سینے میں منہ چھپا گئی۔

شاید لوگوں کے لئے یہ کوئی نئی بات نہ تھی اس لیے کسی نے بھی مڑ کر نہ دیکھا۔

اور اگر کوئی دیکھتا بھی تو کونسا یارم کو پروا تھی۔

وہ تو اسے اپنے سینے سے لگائے بالکل پر سکون تھا

روح اس طرف دیکھو یارم نے اسے کھڑکی کی طرف متوجہ کیا۔

جہاں سے برج خلیفہ کی بلڈنگ بالکل ان کے ساتھ ساتھ نظر آ رہی تھی۔

یارم یہ تو اس ہوٹل سے بھی نظر آتا ہے نہ جہاں ہم کھانا کھانے جاتے ہیں۔روح نے ذرا

سے اس کی سینے سے منہ نکال کر پوچھا۔

ہاں روح کیوں کہ یہ دنیا کی سب سے اونچی ترین بلڈنگ ہے

دیکھو اسے یہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہے۔

تم تو بے کار میں اونچائی سے ڈرتی ہو لوگ یہاں پہ آکر سیلفی بناتے ہیں۔

مجھے نہیں بنانی کوئی سیلفی میں یہیں پر ٹھیک ہوں۔

وہ مزید اس کے سینے میں گھستے ہوئے بولی۔

یہاں پر تو میں بھی ضرورت سے زیادہ ٹھیک ہوں وہ اس کے گرد بازو کا گھیرا مضبوط کرتے ہوئے بولا۔

یارم یہ ہمارا بیڈ روم نہیں ہے آپ میرے اوپر سے ہاتھ ہٹائیں

وہ منہ بنا کر بولی۔ مگر سچ تو یہ تھا کہ وہ یہ سوچ کر کہ لوگ انہیں دیکھ رہے ہوں گے اسے شرما رہی تھی لیکن وہ اپنے معصوم سے ڈر کا کیا کرتی۔ پاکستان سے دبئی آتے وقت اس کے ذہن میں یہ بات تھی کہ نہ جانے یارم کیسا ہو گا۔ وہ بھی انہی لوگوں جیسا ہو گا جن کے ساتھ وہ آج تک رہتی آئی ہے۔

اگر وہ ایسا ہوتا تو شاید وہ صبر اور شکر سے زندگی گزار لیتی لیکن یارم تو اس سے بے انتہا محبت

کرتا تھا۔اور روح کی نظر میں وہ بگڑ چکی تھی یارم کی محبتوں نے اسے بگاڑ دیا تھا۔

اب وہ یارم کی سختی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔اسے اب صرف یارم کی محبت ہی چاہیے تھی

۔یارم کا اس کی پرواہ کرنا اس کا خیال رکھنا اسے محبت دینا کوئی بھی بات اسے پیار سے سمجھانا

۔اگر یہ سب کچھ بدل جائے۔تو شاید روح زندہ بھی نہ رہ پائے۔

تو ٹھیک ہے تم بھی ذرا اپنے (بل) میرا مطلب ہے میرے سینے سے باہر نکلو

آخر یہ ہمارا بیڈ روم تھوڑی ہے۔اس نے روح کے سر کو ذرا سا اپنے آپ سے الگ کیا مگر

روح نے دوبارہ اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا۔

نہیں میں یہی ٹھیک ہوں بس آپ اپنے آپ پر کنٹرول کریں۔

تو پھر میں بھی ایسے ہی ٹھیک ہوں۔یارم نے پھر سے اس کے گرد اپنے بازو رکھے۔

پلیز نہیں نہ۔۔۔روح نے معصوم سی شکل بنا کر اس کی طرف دیکھا تو یارم نے اس کے

گرد سے ہاتھ ہٹا لیے۔

اور تھوڑی ہی دیر بعد وہ گہری نیند سو گئی۔

تو یارم نے اپنے ہاتھ دوبارہ سے اس کے گرد رکھ لیے تاکہ اس کی نیند خراب نہ ہو۔

آنکھ کھلی تو یارم اب بھی اس کے گرد اپنے بازوں کا گھیرا بنائے اسے اپنے سینے سے لگائے محبت سے دیکھ رہا تھا۔

یارم ہم ابھی تک نہیں پہنچے۔روح نے آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا وہ گہری نیند سے جاگی تھی

۔

نہیں میری جان ابھی تو بمشکل آدھا سفر ہوا ہے۔

یہ تو بہت دور ہے۔روح معصومیت سے کہتی ایک بار پھر سے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ گئی

۔

یارم آئس لینڈ کیا گوروں کا ملک ہے۔۔۔؟ نیند تو وہ پوری کر چکی تھی تو اس کا سوالنامہ ایک بار پھر سے شروع ہو گیا۔

ہاں یہ انگریزوں کا ملک ہے۔یارم روح سے پہلے کبھی کسی سے اتنی بات نہیں کرتا تھا وہ یہ سوچتا تھا کہ وہ اتنے سوال کہاں سے لاتی ہے اور وہ بنا اکتائے اس کے ہر سوال کا جواب محبت سے دیتا ہے۔

میں نے تو خبروں میں کبھی اس ملک کے بارے میں کچھ خاص نہیں سنا۔

ہاں کیوں کے اس ملک میں کچھ خاص ہوتا ہی نہیں ہر ملک اپنی لڑائیوں اور فوج کی وجہ سے مشہور ہوتا ہے جبکہ آئسلینڈ میں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔

آئس لینڈ کے چاروں طرف سمندر ہے تمہیں پتا ہے روح آئس لینڈ دنیا کا وہ واحد ملک ہے جس میں کوئی فوج سرے سے ہے ہی نہیں۔ یارم نے اس کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے بتایا

کیا مطلب فوج کے بغیر ملک کیسے چلتا ہے کیا ان پر حملے نہیں ہوتے روح حیران اور پریشان اس سے پوچھنے لگی

نہیں روح اس ملک میں ایسا کچھ نہیں ہوتا یہ دنیا کا سب سے امن پسند ملک ہے یہاں پر کوئی فوج نہیں یہاں تک کہ یہاں کی پولیس بھی اپنے پاس پستول بندوق یا اس طرح کی کوئی چیز نہیں رکھتی۔

یہاں کے پولیس میں صرف نام کی پولیس ہے اس ملک کو پولیس کی بھی ضرورت نہیں ۔ یہاں کے لوگ ایک دوسرے سے بے وجہ نہیں لڑتے۔ یہاں کی عورتیں اپنے شوہر کے ساتھ بے وفائی نہیں کرتی

۔ یہاں کے مرد ایک ہی شادی کرتے ہیں اور شادی سے پہلے کسی کے ساتھ بھی کوئی

تعلقات قائم نہیں رکھتے۔اور سب سے خاص بات اس ملک میں جانور نہیں ہیں۔اور جو ہیں وہ نظر نہیں آتے۔میرا مطلب ہے اس ملک میں جانوروں کی تعداد صرف ڈیڑھ ہزار ہے۔اور انسانوں کی تعداد ساڑھے تین لاکھ سے زیادہ۔اب تین لاکھ لوگوں میں صرف ڈیڑھ ہزار جانوروں کو ڈھونڈنا تو ناممکن ہے۔

یہاں کے لوگ جانور نہیں پالتے۔

اس ملک کی کرنسی کی قیمت بہت کم ہے لیکن سب سے اہم بات یہ دنیا کے سب سے امیر ترین ملکوں میں نویں نمبر پر ہے۔

اور کوئی سوال۔۔۔؟ یارم کے ذہن میں جو بہت سارے سوال آرہے تھے۔ان سب کے جواب دے چکا تھا لیکن پھر بھی شرارت سے اس سے پوچھنے لگا۔تو وہ نفی میں سر ہلا کر بیٹھ گئی۔

ایک سوال اور ہے۔پھر اچانک اٹھ کر بولی

اسے آئس لینڈ کیوں کہتے ہیں۔

کیوں کہ یہ دنیا کا سرد ترین علاقہ ہے جہاں سب سے زیادہ برف گرتی ہے۔یارم نے ٹھہر ٹھہر کا جواب دیا

یارم یہ خوبصورت تو ہے نا۔ میرا مطلب ہے جو کچھ آپ بتا رہے ہیں اس کے بعد مجھے نہیں لگتا کہ یہ جگہ کچھ خاص خوبصورت ہو گی روح نے منہ بنا کر کہا تو یارم مسکرایا۔

یہ دنیا کے خوبصورت ترین علاقوں میں سے ایک ہے۔

آپ کو تو اس ملک کے بارے میں بہت کچھ بتا ہے۔ آپ یہاں پہلے بھی آئے ہیں۔

ہاں میں جب بھی سکون چاہتا ہوں میں یہاں آتا ہوں۔ ابھی تو میں نے تمہیں ٹھیک سے کچھ بتایا بھی نہیں۔ تمہیں پتا ہے اس ملک میں اتنی سردی ہونے کے باوجود بھی لوگ زیادہ کپڑے پہننا پسند نہیں کرتے۔ یارم نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

کیا مطلب یہاں کے لوگ کپڑے نہیں پہنتے۔ روح کے کہتے ہوئے گال سرخ ہو رہے تھے۔

پہنتے ہیں میری جان لیکن زیادہ نہیں پہنتے کم کم پہنتے ہیں

یارم کے ڈمپل گہرے ہوئے۔

اس کے علاوہ ایک اہم ملامات جو میں وہاں پہنچ کر بتاؤں گا تمہارے لیے سرپرائز سے کم نہیں ہو گی۔ یارم نے مسکرا کر بتایا۔

یارم نے اسے اور بھی کچھ بتانا چاہا لیکن روح تو ابھی تک کپڑوں والی بات پے اٹکی ہوئی تھی

آئس لینڈ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا یارم ہمیں پہنچتے ہوئے تو رات ہو گئی روح نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

تو یارم ذرا سا مسکرا دیا۔

نہیں بے بی یہاں رات نہیں ہوئی یہاں دوپہر کا ڈیڑھ بج رہا ہے۔ یارم نے بتایا تو وہ حیران اور پریشان اسے دیکھنے لگی۔

کیا مطلب ہے آپ کا اگر یہاں دوپہر ہے تو اتنا اندھیرا کیوں ہو رہا ہے جیسے شام ہو۔

روح نے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

یہی تو وہ معلامات ہے جو تمہیں میں دینا چاہتا تھا۔

آئس لینڈ میں میں سردیوں میں سورج طلوع نہیں ہوتا۔

اور اگر ہفتہ 15 دنوں کے بعد ایک بار ہو بھی جائے تو صرف اور صرف تین سے ساڑھے تین گھنٹے کے لیے ہی۔

ورنہ یہاں پر ایسے ہی شام کا منظر چھایا رہتا ہے وہ اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے ساتھ لگائے آگے

لے کے جارہا تھا یقینا اسے بہت سردی لگ رہی تھی وہ تو ٹھنڈ سے کانپ رہی تھی

یارم آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا یہاں اتنی سردی ہو گئی۔

وہ اپنے آپ کو شال سے کور کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ناکام سردی سے بچنا اتنا آسان نہ تھا۔

میں نے بتایا تھا بے بی لیکن تم نے کہا کہ وہاں پر بھی ایسی ہی سردی ہو گی جیسے دبئی میں ہوتی ہے یارم شرارت سے بولا۔ تو روح اسے گھور کر رہ گئی

اب اس بیچاری کو کیا پتا تھا وہ اسے ایسے ملک میں لے کے جانے والا ہے جہاں سورج طلوع نہیں ہوتا۔

یارم یہاں میری کلفی جم جائے گی پلیز جلدی چلیں۔

ایئرپورٹ سے انہیں اس ہوٹل کی گاڑی لینے آئی تھی جہاں انہوں نے ہنیمون سویٹ بک کروایا تھا۔

اب صرف پارکنگ سے وہ ہوٹل کے اندر جا رہے تھے جس پر روح سردی سے کانپ کانپ کر بے حال ہو رہی تھی

ایم سوری میری جان میں تو بس تمہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ دبئی میں سردی ہونا ہو باقی ملکوں

میں ہے اب تمہیں اکتوبر میں بھی سردی نہیں لگ رہی تھی تو مجھے کچھ تو کرنا ہی تھا ناوہ اب بھی شرارتی انداز اپنائے ہوئے تھا۔

جبکہ ساتھ ساتھ روح کو اپنے ساتھ لگائے اس کے بازو سہلا رہا تھا۔

آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں یارم وہ منہ بنا کر بولی جبکہ بولتے ہوئے دانت بھی بج رہے تھے۔

یارم ہمارے کمرے میں کھڑکی تو ہو گی نا۔۔۔؟

اب تمہیں کھڑکی کیوں چاہیے۔۔۔؟

دیکھیں نہ یارم یہ ہوٹل کتنا خوبصورت ہے میں کھڑکی سے دیکھوں گی کیونکہ باہر آنے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں اتنی سردی ہے یہاں وہ اب بھی کانپ رہی تھی۔

کیا مطلب ہی نہیں نکلو گی تم تو مجھے دھمکیاں دے رہی تھی کہ مجھے بستر میں نہیں گھسنے دو گی۔اب اپنے ہی ارادے بدل لئے محترمہ نے۔

ہاں تو آپ نے مجھے دھوکے میں رکھا آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں اتنی سردی ہو گی۔۔اگر آپ مجھے بتا دیتے تو میں ایسے الفاظ نہیں کہتی نا۔وہ منہ بنا کے سارا الزام اسے ہی دینے لگی۔

جسے یارم نے مسکراتے ہوئے قبول کر لیا۔

بتائیں نہ کمرے میں کھڑکی ہے یا ایسے ہی ڈمپلز دکھاتے رہیں گے۔وہ اس کے ڈمپل کو دیکھتے ہوئے بولی

اگر نہیں ہوئی تو یارم کچھ سوچتے ہوئے بولا

تو تو تو میں آپ کے ڈمپلز کھا جاؤں گی وہ تھوڑی پہ ہاتھ رکھتے ہوئے سوچ کر بولی

بھوکی کہیں کی۔

یارم اس کے گال پر چٹکی کاٹتے ہوئے مینیجر سے اپنے روم کی چابی لینے لگا

یارم یہ کتنا پیارا کمرہ ہے اس نے کمرے میں آتے ہی کہا کمرے کو مکمل پھولوں سے سجایا گیا تھا ہر جگہ لال پھولوں کی پتیاں ہی پتیاں تھی۔

یہاں تک کہ ٹیبل اور بیڈ کے سائیڈ ٹیبلز پر پھولوں کے بڑے بڑے بوکے تھے۔

روح ایک ایک پھول کو چھوتی اصلی ہونے کا اندازہ لگا رہی تھی۔

یارم مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا ہم یہاں اس کمرے میں رہیں گے۔کتنے پیارے پھول ہیں۔

آپ وہاں آرام سے کیوں بیٹھے ہیں دیکھیں تو سہی۔وہ ایک پل کے لئے ساری سردی

بھول چکی تھی۔

پھر پھولوں کے بوکے کے قریب جا کر اس کے پھولوں کو اپنی انگلیوں سے چھونے لگی۔

وہ اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے محبت سے دیکھ رہا تھا پھر اٹھا اور آہستہ آہستہ چلتا اس کے قریب آ کر کھڑا ہوا۔

دیکھیں کتنا پیارا ہے وہ اسے پھول دکھاتے ہوئے بولی گلاب کی ایک ننی سی کلی جو ابھی کھلی تھی۔

یارم میں نے کبھی اتنے پھول ایک ساتھ نہیں دیکھے۔ ہمارے گھر میں اتنی جگہ ہی نہیں تھی کہ ہم پھول وغیرہ لگائیں یہ کتنے پیارے لگتے ہیں نا ایک ساتھ اور یہ والا دیکھیں کتنا پیارا ہے وہ ابھی بھی اسی پھول کو چھو رہی تھی

ہاں پیارا ہے لیکن میری جان سے زیادہ نہیں وہ اس کا گال چومتے ہوئے بولا۔

اور اگلے ہی لمحے سے کھینچ کر اپنے قریب کر لیا۔

وہ میں یہ بتا رہا تھا کہ اس کمرے میں کھڑکی نہیں ہے۔

یارم نے اپنا گال اس کے ہونٹوں کے قریب کرتے ہوئے کہا۔

وہ نہ سمجھی وہ اس سے انچ بھر کے فاصلے پر کھڑی سے دیکھنے لگی۔

کھڑکی نہ ہونے کی صورت میں تم نے میرا ڈمپل کھانا تھا نا۔

وہ اس کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے بولا۔

یار م میں بہت تھک گئی ہوں مجھے بہت نیند آ رہی ہے اور بہت سردی بھی لگ رہی ہے

۔اس کے ارادے جان کر وہ فورا بولی۔

ہاں لیکن میری تھکن اتارے بغیر تم سو نہیں سکتی۔اگلے ہی لمحے کو اس سے بات کرنے کا

موقع دیے بغیر اپنے ہونٹ اس کے لبوں پر رکھ چکا تھا۔

اٹھ جاؤ روح یار کتنا سونا ہے۔فلائٹ میں بھی بس سوتی رہی ہو اب بھی سوئے جا رہی ہو

تمہاری یہ نیند پوری ہونی ہے کہ نہیں مجھے تو لگتا ہے کہ یہ ہنیمون ٹور سارا ہی تمہاری

نیندیں پوری کرنے میں گزر جائے گا۔

اٹھ جاؤ یار۔

وہ محبت سے اس کے بال چہرے سے ہٹاتے ہوئے بولا۔جبکہ روح ایک نظر اسے دیکھ کے

دوسری طرف کروٹ لے کر سو گئی۔

یارم دو بار ہوٹل کا وزٹ کر چکا تھا۔وہ دو بار سارے ہوٹل کا راونڈ لگا چکا تھا۔اور ایک روح تھی جس کی نیند ابھی تک پوری نہیں ہوئی تھی۔

کل جب وہ لوگ یہاں پہنچے تب یہاں برف باری نہیں ہو رہی تھی۔ہاں لیکن ساری روڈز برف سے بھری ہوئی تھی روح نے کہا کہ اسے روی جیسی برف خود پہ گرتے ہوئے دیکھنے کا شوق ہے۔

اور صبح سے ہی یہاں پے برف باری ہو رہی تھی۔اور روح اپنے بستر میں گھسی ہوئی تھی۔

یارم اپنا فون تک وہیں چھوڑ آیا تھا۔اس نے کہا تھا کہ انہیں کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔

ہاں لیکن اسے اس وقت یہ اندازہ نہیں تھا کہ روح نے یہاں آکر صرف اپنی نیند ہی پوری کرنی ہیں۔

اگر تم ایک منٹ میں نہ اٹھیں ناتوانجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔اس کی دھمکی سے بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

یارم اٹھ کر کھڑکی کے پاس آیا جو کہ کل پھولوں سے ڈکی ہونے کی وجہ سے روح کو نظر نہیں آئی تھی اور اسی کا فائدہ اٹھا کر یارم نے کہا تھا کہ اس کمرے میں کوئی کھڑکی نہیں۔

جبکہ ہوٹل کا یہ کمرہ الریڈی یارم کے نام پر بک تھا

یارم جب بھی یہاں آتا تب اسی کمرے میں رکھتا تھا۔وہ اس کمرے کے چپے چپے سے واقف تھا۔یہ کمرہ اس کی اپنی ملکیت تھا۔جو اس نے خریدا نہیں تھا بلکہ ہتھیایا تھا۔

ہوٹل کا مالک ایک بار دبئی آیا تھا۔

اپنا کوئی کام کروانے جس کے بدلے میں یارم نے اس سے اس کے ہوٹل کا سب سے پر سکون اور خوبصورت کمرہ اپنے نام لکھوالیا تھا۔

یارم نے اپنا ہاتھ کھڑکی سے باہر نکالا۔اور اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ تیز برفباری کی وجہ سے برف سے ڈھکنے لگا۔

برف کے نیچے ہاتھ بھی ٹھنڈہ یخ ہو رہا تھا۔

اس نے مڑ کر بیڈ کی طرف دیکھا۔ذرا سا ڈمپل نمایاں ہوا۔

میرا معصوم سا بچہ۔وہ اس کا ری ایکشن سوچتے ہوئے آئستہ قدم اٹھاتا بیڈ کی طرف بھرا۔اور برف سے بڑا ہاتھ اس کے چہرے پر اڈیلنے لگا۔لیکن اگلے ہی لمحے اسے ترس آنے لگا۔وہ اپنی بے بی گرل کے ساتھ ایسا تو نہیں کر سکتا تھا۔

اس نے اپنے دوسرے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے زرا سی برف اٹھائی۔اور آہستہ سے روح کی چھوٹی سی ناک پر رکھی

وہ بلبلا کر اٹھ کر بیٹھی۔

اور اس کے ہاتھ میں برف دیکھ کر اسے گھورنے لگی۔

یارم یہ آپ کیا کرنے والے تھے میرے ساتھ اس نے برف سے بھرے ہوئے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا وہ صدمے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

بے بی سوچا تو بہت کچھ تھا لیکن کر نہیں پایا تمہارے معصوم چہرے کے آگے میں ہمیشہ بے بس ہو جاتا ہوں۔

تمہارے معاملے میں یہ دل بہت ڈھیٹ ہوتا جا رہا ہے میری تو کوئی بات سنتا ہی نہیں وہ ہاتھ سے برف ڈس بن میں پھینکتا ہوا بولا۔

آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں یارم۔ وہ صدمے سے بولتی ہوئی ایک بار پھر سے بستر میں گھس گئی

یہ کیا حرکت ہے روح تم ایک بار پھر سے سونے لگی ہو

اس نے روح کے چہرے سے کمبل ہٹایا۔

لیکن افسوس روح سونے نہیں لگی تھی بلکہ وہ سو چکی تھی۔

یا اللہ کونسی نیندیں ہیں اس کی جو پوری ہی نہیں ہو رہی

یارم سوچتا ہوا۔۔۔جیکٹ اور شوز اتار کر اسے کسی تکیہ کی طرح اپنی باہوں میں بھر کر اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا

نیند تو ویسے بھی پوری کر چکا تھا۔

لیکن پھر بھی یہاں روح کے قریب اس کا سکون تھا

رروح آخر کار اپنی نیندیں پوری کر کے اٹھیں تو اسے بھوک ستانے لگی جب کہ یارم اس کے ساتھ ہی آنکھیں موندھے لیٹا ہوا تھا۔

یارم آپ سو رہے ہیں یا جاگ رہے ہیں۔

روح معصومیت سے اس کے چہرے پہ ہاتھ پھیرتی پوچھنے لگی۔جبکہ نیند میں ہونے کی وجہ سے 3 گھنٹے پہلے یارم نے جو ظلم نے اس پر کیا تھا وہ بھول چکی تھی۔

جاگ رہا ہوں بے بی وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر چومتے ہوئے بولا۔۔

تو پھر کچھ کریں میری پیٹ میں چوہے خود کشی کر کے حرام موت مریں۔انہیں کچھ کھلا کر ان کی جان بچالیں۔روح معصومیت سے اپنے بھوکے چوہوں کی داستان سنا رہی تھی

نہیں میری جان میں تمہارے معصوم چوہوں کو اس طرح سے حرام موت نہیں مرنے دوں گا

تم جاؤ فریش ہو جاؤ میں آرڈر کرتا ہوں۔

وہ زور سے اس کا گال چومتے ہوئے اٹھا۔

پھر ہم باہر چلیں گے گھومنے کے لیے۔آج کی رات میں نے تمہارے لئے بہت اسپیشل سرپرائز پلان کیا ہے۔وہ مسکرا کر اسے بتاتا ہوا لینڈ لائن فون اٹھانے لگا۔

یار م باہر تو بہت سردی ہو گی نہ۔وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔

بے بی سردی جتنی محسوس کرو گی اتنی لگے گی نہ۔تم اسے محسوس ہی مت کرو۔بس تم آج رات کے سرپرائز کے بارے میں سوچو۔

میں یہ ہنیمون ہمارا بیسٹ ٹور بنانا چاہتا ہوں۔اس کا ایک ایک پل ہم ساری زندگی یاد رکھیں گے۔میں اسے اسپیشل بنانا چاہتا ہوں۔اور میں جانتا ہوں اسے اسپیشل بنانے میں تم میری مدد ضرور کرو گی ہیں نہ۔۔۔۔؟

وہ اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے پوچھنے لگا تو روح جوش میں زور زور

سے گردن ہلانے لگی۔

یہ بات الگ تھی کے اگر اسے پتہ ہوتا کہ یہاں اتنی سردی ہے تو وہ یہاں کبھی نہیں آتی

یارم یہ دیکھیں کیا ہو گیا وہ ابھی اپنے کپڑے نکالنے رہی تھی جب اسی طرح بیگ اٹھا کر باہر آگئی

کیا ہو گیا۔۔۔۔؟

یارم بھی پریشانی سے اسے دیکھنے لگا

یارم یہ سب میرے کپڑے تو نہیں ہیں۔

دیکھیں یہ پتا نہیں کس کے کپڑے ہیں یہ جینز یہ چھوٹی سی شرٹس۔

اور میں نے تو کبھی ایسے کپڑے نہیں پہنے یہ میرے نہیں ہیں۔

وہ حیران اور پریشان ایک ایک کپڑا اٹھا کر اسے دکھا رہی تھی جو واقع ہی اس کے نہیں تھے

یارم بھی پریشان ہو کر کھڑا ہو گیا

لگتا ہے تمہارا بیگ کسی کے ساتھ چینج ہو گیا رکو میں مینیجر سے پوچھ کے آتا ہوں۔

وہ سارے کپڑے بیگ میں ڈالتے ہوئے بولا۔

ایسے کیسے میرا بیگ چینج ہو گیا یہ مینیجر دیکھ نہیں سکتا تھا روح منہ بنا کر بولی۔

روح منہ بنائے اتنی کیوٹ لگ رہی تھی کہ یارم مسکرائے بنا نہ رہ سکا

بے بی غصہ مت کرو۔

میں ابھی پوچھ کے آتا ہوں اسے تب تک تم یہ سارے کپڑے واپس پیک کر دو جس کے ہیں اسے واپس بھی دینے پڑیں گے نہ۔وہ مسکراتا ہوا روم سے باہر نکل آیا۔

Virkilega Því miður herra Taska konan Þín hefur breyst og Þeir sem hafa skipt um töskur með sér hafa kíkt á hótelið

)ہم آپ سے معذرت خواہ ہیں سر آپ کی وائف کا بیگ جن لوگوں کے ساتھ بدلا ہے وہ یہاں سے چیک آؤٹ کر چکے ہیں۔(

ہوٹل کے منیجر نے اپنی مخصوص زبان میں جواب دیا

lagiSkiptir engu að Það sé í lagi

)کوئی بات نہیں اٹس اوکے۔(

یارم ائسلینڈک زبان میں جواب دیتا ہوں واپس کمرے میں آ گیا

❤

بے بی کچھ بھی پہن لو ان میں سے کیونکہ تمہارے لئے ایک بہت بری خبر لایا ہوں میں

یارم کمرے میں آتے ہی بیڈ پر لیٹ گیا

جن لوگوں کے ساتھ تمہارا بیگ چینج ہوا ہے نہ وہ اس ہوٹل کو چھوڑ کر جا چکے ہیں۔

اور اس ملک میں تمہیں پاکستانی کپڑے نہیں ملیں گے۔

دعا کرو کہ اس لڑکی کو وقت پر پتہ چل جائے۔ کہ اس کا بیگ چینج ہوا ہے اسی کنڈیشن میں

تمہیں تمہارا بیگ واپس مل سکتا ہے۔

ورنہ تمہیں یہاں پہ انہی کپڑوں کے ساتھ گزارہ کرنا ہو گا

اگر تم چاہو تو ہم شوپنگ پے بھی جا سکتے ہیں لیکن تمہیں یہاں پر ایسے ہی کپڑے ملیں گے

۔

یارم میں تو اسے کپڑے نہیں پہنتی آپ کو تو پتا ہے نہ میں یہ عجیب کپڑے نہیں پہن سکتی

۔وہ پریشانی سے ایک ایک کپڑا اٹھا کر اسے دکھا رہی تھی۔

دیکھو روح جلدی فیصلہ کرو میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ اب ہم باہر جانے والے ہیں

اور میں نہیں چاہتا کہ کپڑوں کی ضد کی وجہ سے میرا سرپرائز خراب ہو۔اسی لیے جلدی سے ان میں سے پہننے کے لائق کپڑے دیکھو اور پہن لو۔

اور فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے

ہم کل ہی شاپنگ کریں گے اور تمہارے لیے کچھ پہننے کے لائق کپڑے خرید لیں گے۔

لیکن وقتی گزارا تو کرنا پڑے گا نا۔

پلیز اب جلدی کرو۔

آپ نے مجھے حجاب بھی نہیں لانے دیا۔اگر وہ میرے پاس ہوتا تو میں نیچے یہی کپڑے پہن لیتی۔

لیکن اب بنا عبایا کے آپ مجھے یہ بے فضول نا قابل قبول کپڑے پہننے کے لئے کہہ رہے ہیں۔

آپ نے ایسا جان بوجھ کر تو نہیں کیا روح نے انگلی اٹھا کر اس کی طرف شک کی نظروں سے دیکھا

روح میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو اپنی بیوی کو کسی اور کی توجہ بنائے۔

اگر میں تمہیں ایسے کپڑے پہنانا چاہوں تو مجھے اس طرح کے بہانے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

یہ میری مجبوری ہے کہ میں تمہیں یہ کپڑے پہننے دے رہا ہوں۔ورنہ کب کا باہر رکھ کے آگ لگا چکا ہوتا۔

اب جلدی کرو کچھ دیکھ کر پہن لو یارم خود ہی بیگ سے کوئی قابل کپڑے ڈھونڈنے لگا اور پھر جینز کے ساتھ ایک لانگ شرٹ نظر آ ہی گئی لیکن افسوس سلیوز لیس

یہ لو یہ پہن لو۔

ہائے یارم یہ کیسے پہنوں میں۔ان کپڑوں کے ساتھ بازو کا کپڑا ہی نہیں ہے میں نہیں پہن سکتی۔

روح کپڑے بیڈ پر پھینک کر وہی منہ بنا کر بیٹھ گئی لیکن یارم کی گھوری پر نظریں پڑتے ہی خاموش ہو گئی

کیا چاہتی ہو تم میں خود اپنے ہاتھوں سے پہناوں یارم نے گھور کر کہا

نہیں میں خود پہن لوں گی وہ منہ بناتے ہوئے اٹھی اور واش روم میں گھس گئی۔

ایسے منہ بنائے ہوئے اتنی پیاری لگ رہی تھی کی یارم کا اس پر غصہ کرنے کا بالکل دل

نہیں کر رہا تھا لیکن ہائے یہ مجبوری۔

وہ چینج کر کے باہر آئی کپڑے بلکل اس کے ناپ کے تھے۔

لیکن بازو پہ بالکل بھی کپڑا نہ تھا۔وہ اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے بازو کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی اب بھی وہ یارم سے بہت زیادہ شرماتی تھی۔اور پھر کبھی اس کے سامنے ایسے کپڑے نہیں پہنے تھے سو بہت شرم آ رہی تھی

یارم اس کی شرم و حیا دیکھ کر بہت محفوظ ہو رہا تھا

اسے مزید شرمندگی سے بچانے کے لیے یارم نے اپنا جیکٹ اتارا اور اسے پہنانے لگا۔اس نے بھی فوراً جیکٹ پہن لی

یارم بازو کا تو ہو گیا لیکن دوپٹہ نہیں ہے

دوپٹہ تو مسئلہ ہے۔لیکن تمہارے پاس شال ہے نہ۔یارم نے بتایا تو خوش ہو گئی شکر ہے اس کے پاس شال تو تھی ورنہ ایسے بے ڈھنگے کپڑے وہ پہن کر باہر کیسے جاتی ویسے یہ کپڑے صرف اسی کو بے ڈھنگے لگ رہے تھے۔یارم نے اس کے لئے ایسے کپڑے ڈھونڈے تھے جینے وہ آسانی سے پہن سکے۔ان کپڑوں میں کہیں سے بھی وہ بے لباس نہیں ہو رہی تھی اور بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

وہ باہر نکلنے تو باہر کافی اندھیرا چھا چکا تھا یارم یہ کیا اتنا اندھیرا کیوں ہے یہاں۔

تمہیں بتایا تو تھا کہ یہاں پر دو دو ہفتے سورج طلوع نہیں ہوتا۔

تمہیں کہا بھی تھا اٹھ جاؤ جلدی چلتے ہیں لیکن تم نے تب میری بات نہیں مانی اب اندھیرے میں ہی چلنا ہو گا اور ویسے بھی اتنا زیادہ ٹائم نہیں ہوا ابھی تو صرف تین ہی بجے ہیں۔

ہاں صرف تین ہی بجے ہیں لیکن ایسا لگ رہا ہے شام کے سات بج رہے ہیں۔روح اس کے ساتھ چلتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ اپنے آپ کو مکمل طور پر شال ٹوپی دستانوں اور جیکٹ سے ڈھکا ہوا تھا۔

یہاں آتے ہی یارم کو ایک بات بتا چلی تھی کہ اسے سردی بہت لگتی ہے یا وہ سردی کو بہت زیادہ محسوس کرتی ہے یہ بات الگ تھی کہ اگر برف گر رہی ہو تو سردی اتنی زیادہ محسوس نہیں ہوتی۔

یہ یہاں کے لوگوں کا کہنا تھا اور یارم بھی اس بات سے اتفاق کرتا تھا۔

یارم ہم جا کہاں رہے ہیں وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولی۔

ہوٹل کی پچھلی جانب یارم اس کا ہاتھ تھامے اپنے ساتھ چلائے جا رہا تھا۔

پھر ایک جگہ جہاں پر ہوٹل کے ہی کچھ لوگ کھڑے کچھ کر رہے تھے ان کے قریب چلا گیا

Allt gert

(سب کام ہو گیا)۔۔۔؟یارم نے پوچھا

Já, báðir eruð Þið með áætlun

)جی سب ہو چکا ہے آپ دونوں انجوائے کریں۔(

آدمی کہہ کر چلے گئے۔

یارم یہ لوگ آپ سے کیا کہہ رہے تھے یہ کون سی زبان بولتے ہیں مجھے تو یہ عربی نہیں لگتی۔

ان لوگوں کے جانے کے بعد روح یارم سے پوچھنے لگی

ہر ملک کی اپنی زبان ہوتی ہے روح ہر کوئی اپنی زبان بولتا ہے جیسے ہم اردو میں بات کرتے ہیں دبئی والے عربی میں بات کرتے ہیں یہاں کے لوگوں کی اپنی ایک زبان ہے۔

اب تم ان سب کو چھوڑو یہاں اندر آؤ۔

اگلے دو منٹ پچاس سیکنڈ میں تمہاری خواہش پوری ہونے والی ہے۔

وہ اسے کھینچ کر اس جگہ پر لانے لگا جہاں کچھ دیر پہلے وہ آدمی کچھ کر رہے تھے یہاں ایک گول سی شکل میں ایک گریل نما کوئی چیز بنائی گئی تھی جس کے آگے پیچھے ہر طرف لال گلاب لگے تھے۔

یارم نے گریل کا دروازہ کھولا اور اسے اندر لایا۔

یارم یہ کتنا پیارا لگ رہا ہے۔روح دل سے تعریف کرتی ہوئی مسکرائی۔

ہاں لیکن تم سے پیارا نہیں۔یارم نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

آج تک میں کہتا آیا ہوں آج تم کہو گی تم نے خدا سے مجھے تو مانگ لیا اب مجھے یہ بتاؤ کہ تم بھی میری ہو کہ نہیں۔

روح میں تمہاری زبان سے سننا چاہتا ہوں کیا تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔۔۔۔؟

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے پوچھنے لگا۔

روح نے شرماتے ہوئے ہاں میں گردن ہلائی

ایسے نہیں زبان سے بولو۔

ہاں۔رؤح شرماتے ہوئے اس کے سینے سے لگی

اوہو پورا بولو بے بی یارم نے اسے خود سے قریب کرتے ہوئے مزید باہوں میں بھرا۔

مجھے ان گوروں کی زبان میں بولنا ہے۔اپنا بچنا مشکل دیکھ کر روح نے بہانہ گرا۔

اچھا جی۔۔یہ بھی اچھی بات ہے۔

تو پھر کہو مجھ سے کہ

ég elska Þig

یارم نے مسکراتے ہوئے اس کا چہرہ تھاما۔

یہ کیا ہے روح نے ٹھیڑا میڑا منہ بنا کر اس ائسلینڈک زبان کا اظہار محبت سنا۔

اس کا مطلب ہے کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں۔

اب تم بھی بولو جلدی

میں کیا بولوں۔۔۔روح نے شرارتی انداز میں کہا تو یارم اسے گھور کے رہ گیا۔

اچھا اچھا کہتی ہوں یہ بڑی بڑی آنکھوں سے ڈرانہ بند کریں مجھے۔روح نے احسان کرنے

والے انداز میں کہا۔

یارم کے ڈیمپل نمایاں ہوئے

ہاں کیا تھا وہ میں بھول گئی

وہ آئگو میگو۔

روح وہ آئگو میگو نہیں

ég elska Þig

ہے یارم نے صدمے سے ائسلینڈک کا بیرا غرق ہوتے ہوئے سنا

ہاں ہاں وہی

ég elska Þig

روح نے دانت دکھاتے ہوئے کہا۔

اور اس کے اظہار کرتے ہی آسمان سے برف گرنے لگی۔ یارم نے پورا انتظام کیا تھا کہ وہ اس سے اظہار محبت کرے گی تب ہی برف گرنا شروع ہو گی اس لئے تو وہ اتنی جلدی مچا رہا تھا اس سے پہلے

اس نے ہر ایک سیکنڈ کے ٹائم کا حساب کیا تھا۔

یہاں کے لوگوں کو پہلے ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ برف کب گرنا شروع ہو گی۔

لیکن یارم کو اس بات کا اندازہ ہر گز نہ تھا کہ اس کا اظہار محبت اس طرح سے ہو گا۔

وہ اسے موسٹ رومینٹک بنانا چاہتا تھا۔ لیکن روح کا آئیسلینڈک زبان سیکھنے کا شوق اس کے اظہار محبت کا بیڑہ غرق کر گیا تھا

یارم کا ارادہ ابھی وہیں رکنے کا تھا لیکن روح نے برف کی وجہ سے جلدی واپس چلنے کو کہا۔

یارم کا کہنا تھا کہ وہ ڈنر کر کے جائیں گے۔

لیکن روح نے کہا کہ وہ ڈنر بھی روم میں کریں گے کیونکہ اسے بہت سردی لگ رہی تھی۔

آخر یارم کو روح کی ہی بات ماننی پڑی۔

وہ اسے روم میں چلنے کا کہہ کر کھانا آرڈر کرنے چلا گیا

Sjáðu hversu falleg og heit Þessi stelpa er

)اس لڑکی کو دیکھو کتنی خوبصورت اور ہاٹ ہے(

Já maður, Þetta er of heitt

(ہاں یار یہ تو بہت ہی زیادہ ہاٹ ہے)۔

روح اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب پاس کھڑے لڑکوں نے اس کی طرف دیکھ کر

کومنٹس پاس کیے۔

روح توان کی زبان سمجھی ہی نہیں اور نہ ہی اس نے ان لڑکوں کو اپنی طرف متوجہ دیکھا۔

وہ توان کے پاس سے گزر کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔

جبکہ یارم یہ سب کچھ سن چکا تھا۔

غصے سے اس کے ماتھے کی رگیں تک باہر ابھر رہی تھی۔

کوئی اس کی بیوی پر اس طرح سے کمنٹ پاس کرے وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا۔

وہ تو کسی دوسرے کی ماں بہن کی ذات پر اس طرح سے بات نہیں کرنے دیتا تھا یہاں تو

اس کی بیوی کے بارے میں بات ہو رہی تھی۔

وہ خاموشی سے کھانا آرڈر کر کے وہاں سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگا۔

جب مڑ کر ایک دفعہ ان دو لڑکوں کو دیکھا۔ جواب کسی اور لڑکی کو دیکھ کر اس طرح سے

کمنٹ پاس کر رہے تھے

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو روح اس کا کرتا پہن کر جو کہ زمین پر لٹک رہا تھا نماز ادا کر

رہی تھی۔

اس نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

اس کے کرتے میں وہ نا صرف بہت پیاری لگ رہی تھی۔ بلکہ یارم تو یہ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ کتنے حق سے وہ اس کی چیزیں استعمال کر رہی ہے۔

وہ بیڈ پر بیٹھ کر اس کے نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا

تب یہی ویٹر کھانا لے کر آ گیا۔

یارم نے دروازے سے ہی اس کے ہاتھ سے کھانے والی ٹرالی کو خود پکڑ کر اندر گھسیٹ لیا۔

پھر کھانا ٹیبل پر لگا کر اس کا انتظار کرنے لگا جو کہ اب دعا مانگ رہی تھی۔

میں یہ کپڑے چینج کر کے آتی ہوں

وہ نماز سے فارغ ہو کر واش روم جانے لگی۔

ارے کیوں جا رہی ہو اتنی پیاری تو لگ رہی ہو ان میں کیوں چینج کرنا چاہتی ہو یہاں آؤ بیٹھو اور کھانا کھاؤ۔

کہاں پیاری لگ رہی ہوں مجھے تو لگتا ہے میں ان میں گم ہو جاؤں گی روح نے منہ بنا کر کہا۔

ڈونٹ وری میں ڈھونڈ نکالوں گا۔ یارم نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ اس کے قریب آ کر بیٹھ گئی

۔

آپ کتنے جھوٹے ہیں نہ آپ کہتے ہیں آپ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں اور میں آپ سے

ایک چیز مانگتی ہوں وہ آپ مجھے دیتے ہی نہیں روح روٹھے انداز میں بولی

ارے میری جان میں تو انتظار میں بیٹھا رہتا ہوں کہ تم کب مجھ سے کچھ مانگو گی بتاؤں

تمہیں کیا چاہیے۔یارم پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا۔

جب روح نے اپنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی اسکے ڈمپل پر رکھی

یہ مجھے یہ چاہیے۔

ارے میرا بے بی یہ تو ہیں ہی تمہارے تم جب چاہے لے لو بلکہ میں ایسا کرتا ہوں اس گال

پے ایک ٹیٹو بنوا لیتا ہوں جس پہ لکھا ہو روحِ یارم کی پراپرٹی۔

تاکہ یہ تم سے کوئی بھی نہ چھین پائے۔

اس نے مکمل ڈمپلز کی نمائش کرتے اپنے لب اس کے گال پر رکھے۔

یارم آنکھیں بند کریں۔روح نے شرماتے ہوئے کہا

کیوں۔۔یارم کا بس چلتا تو وہ کبھی اس کا شرمانا شرمانا سے یہ روپ اپنی آنکھوں سے اوجھل

نہ ہونے دیتا۔

کریں نا پلیز۔روح ضدی سے انداز میں بولی

او کے یار م نے بس اتنا کہہ کر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

نو چیٹنگ۔۔۔روح نے پھر سے کہا

آئی نیور چیٹ۔روح۔۔۔یار م آنکھیں بند کئے ہوئے بولا۔

روح نے یقین کر کے اس کی آنکھیں بند ہیں اس کے چہرے کے قریب آئی۔

اور اپنے ہونٹوں کو بالکل اس کے لبوں کے قریب لے گئی۔

مگر ہمت نہ کر پائی اس لیے پیچھے ہو گئی۔پھر حوصلہ پیدا کیا اور پھر اس کے قریب گئی۔

رہنے دو روح تم سے نہیں ہو گا یار م آخر بول پڑا

ہہہیو ہو گا نہ۔۔۔۔روح کنفیڈنس سے بولی مگر لڑکھڑا گئی۔

اااااو کے دئن۔وہ اسی کے انداز میں کہتا مزید اس کے قریب ہوا۔

روح نے ایک بار پھر سے اپنی تمام تر ہمت جمع کی اور اس کے قریب گئی۔

اور پھر ہمت ہار کے اس کے گال پر اپنے لب رکھ دئے۔

بس ہو گیا کہا تھا نا تم سے نہیں ہو گا یار م جی بھر کے بدمزا ہوا۔

ہاں مجھ سے نہیں ہوتا۔اور آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں مجھ سے بات مت کیجئے گا۔روح

اپنی شرمندگی چھپاتے ہوئے اٹھ کر بیڈ پر گئی اور سر سے پیر تک کمبل تان کے لیٹ گئی۔

جبکہ اسکا پیار اسارو پ یارم کو اندر تک سرشار کر گیا تھا۔

رات کے تقریبا ایک بجے کا وقت تھا یارم ابھی تک جاگ رہا تھا جبکہ اس کے پاس لیٹی روح مکمل خوابوں کی دنیا میں تھی۔

وہ آرام سے اس کے قریب سے اٹھا۔

اور اپنے بیگ کی طرف گیا۔

ایک مٹھی میں بیگ سے کوئی چیز نکالی اور اسے مٹھی میں دبا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

وہ آہستہ آہستہ چلتا پورے ہوٹل کو دیکھ رہا تھا۔

جہاں اس وقت ریسپشن پر ایک لڑکی بیٹھی تھی۔اس لڑکی کی آنکھیں بند تھی ویسے بھی یارم اس لڑکی کی نظروں میں آئے بغیر وہاں سے نکلنا چاہتا تھا

اس نے اپنے آپ کو ہوڈ سے کور کیا تاکہ کوئی اسے پہچان نہ پائے

یارم اتنی خاموشی سے نکلا کہ اپنی آہٹ تک اس لڑکی کو محسوس نہ ہونے دی۔

باہر ابھی تک برف باری ہو رہی تھی یارم آہستہ سے چلتا سویمنگ پول تک آیا جو کہ برف سے ڈھکا ہوا تھا۔

اتنی سردی میں بھی یہاں پر لوگ نشے میں دھت موسم انجوائے کر رہے تھے۔

اس ملک میں شراب پینا غلط نہ سمجھا جاتا تھا یہاں ہر کوئی شراب کا عادی تھا۔

وہ آہستہ سے ان آدمیوں کے قریب آیا۔اور ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر کہنے لگا

Einhver Þarna úti hringir í Þig

)وہاں پے باہر تمہیں کوئی بلا رہا ہے(

وہ آدمی ایک نظر دروازے کی طرف دیکھتے اور پھر اس کی طرف اسمائل پاس کر کے باہر کی طرف نکل گئے

یارم کچھ دیر ان لڑکوں کے ساتھ رہا جو ڈانس اور نشے میں مکمل ہوش و حواس سے بیگانہ تھے۔

پھر آہستہ آہستہ غیر محسوس انداز میں وہاں سے نکل کر ان لڑکوں کے پیچھے چلا گیا۔

Enginn hér virðist hafa logið að okkur.

Ég mun sjá hvers vegna hann laug að okkur. Við

skulum sjá. Enginn hringdi í okkur hingað

)یہاں پر تو کوئی نہیں ہے لگتا ہے اس لڑکے نے ہم سے جھوٹ کہا ہے۔

اس نے ہم سے جھوٹ کیوں بولا دیکھ لوں گا میں اسے۔ چلو چل کے دیکھتے ہیں۔ یہاں پر تو

ہمیں کسی نے نہیں بلایا یہاں پر تو کوئی ہے ہی نہیں۔(

وہ دونوں واپس جانے کے لیے مڑے جب دیکھا یارم سامنے گیٹ پر کھڑا تھا۔

روح کی آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو یارم کے حصار میں پایا۔

وہ مسکراتے ہوئے اٹھی اور واش روم جانے لگی۔

جب باہر سے ذرا ذرا شور کی آواز سنی تو کھڑکی کی طرف جانے لگی جہاں سے آواز آرہی تھی

یارم نے اسے جھوٹ بولا تھا کہ اس کمرے میں کھڑکی نہیں ہے۔

اس بات کو یارم نے خود ہی بعد میں بتایا تھا۔

اس نے کھڑکی کھولی تو باہر مکمل اندھیرا تھا لیکن باہر مین گیٹ نظر آرہا تھا یہاں پر کچھ لوگ

یونیفارم میں کھڑے تھے۔

جو کہ ہاتھ میں ٹارچ لیے آگے پیچھے دیکھ رہے تھے۔ہوٹل کی انتظامیہ بھی وہیں کھڑی تھی۔

اس نے سوچا کیوں نہ وہ یارم کو جگائے لیکن وہ گہری نیند میں سو رہا تھا اس لیے اسے جگائے بغیر ہی وہ کھڑکی پر کھڑے ان لوگوں کو دیکھتی رہی۔

وہ باہر جانا چاہتی تھی لیکن وہ ان لوگوں سے کیسے پوچھتی کی آخر کیا مسئلہ ہے کیونکہ نہ تو اسے انگلش ٹھیک آتی تھی اور نہ ہی ان کے ملک کی زبان۔اس لئے خاموشی سے کھڑی یہ سب کچھ دیکھتی رہی۔

پھر وہاں ایک ایمبولیس آئی اور دو لوگوں کو گاڑی میں ڈال کر لے گئی

یا خدایا اس کا مطلب یہاں پر قتل ہوئے ہیں۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ بیمار ہوں ضروری تو نہیں کہ وہ لوگ مرے ہوئے ہوں لیکن اگر وہ لوگ صرف بیمار ہوتے تو پولیس یہاں کیوں آتی۔

یہی سب کچھ دیکھتے ہوئے اس نے یارم کو جگانا ہی بہتر سمجھا

یارم اٹھیں۔دیکھیں باہر پولیس آئی ہے مجھے لگتا ہے یہاں کچھ گڑبڑ ہوئی ہے ایمولیس بھی آئی ہے۔

کچھ لوگوں کو لے کر گئے ہیں یہاں سے

وہ اس کے قریب آکر اس کو جگانے لگی۔

لیکن شاید یارم کے اٹھنے کا کوئی ارادہ نہ تھا وہ کروٹ لے کر دوسری طرف مڑ گیا

یارم اٹھیں نا دیکھیں نہ۔روح نے ہمت نہ ہاری ایک بار پھر سے اسے جگانے لگی۔

جب اچانک یارم نے اسے پکڑ کر ایک جھٹکے سے بیڈ پر گرایا اور اس کے اوپر جھکا۔

تمہیں کیا ہے وہ جو بھی کریں دوسروں کی فکر کرتی ہو کبھی میرے بارے میں سوچا ہے۔

اس کے ارادے جان کر روح نے فورا بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی۔مگر یارم کی گرفت اتنی بھی ہلکی نہ تھی

وہ اس کا دوپٹا ایک طرف پھینکتا ایک بار پھر سے اس کے چہرے پر جھکا تھا۔

یارم میری بات تو سنیں باہر وہاں۔۔اس سے پہلے کے روح کچھ اور کہتی یارم نے اس کے لبوں پر اپنی انگلی رکھ دی۔

میری بات سنو۔

آئی لو یو۔ بھول جاؤ سب کچھ صرف میرے بارے میں سوچو۔ صرف مجھے سنو۔

اس کے بالوں میں منہ چھپاتا وہ دھیرے دھیرے سرگوشیاں کر رہا تھا۔

کچھ دیر میں روح بھول ہی گئی کہ وہ اسے کیا کہنے والی تھی۔

اگر یاد رہا تو بس اتنا کہ وہ اس وقت یارم کی باہوں میں ہے۔ دھیرے دھیرے اس کے کان

میں سرگوشیاں کرتے یارم اسے کسی اور دنیا میں لے گیا۔

جہاں صرف روح اور یارم تھے جہاں کسی تیسرے وجود کی کوئی جگہ نہ تھی۔

اپنے چہرے پر اپنے ہونٹوں پر اپنی گردن پر یارم کے لبوں کا لمس محسوس کرتی وہ اس

وقت صرف یارم کو ہی سوچ رہی تھی۔

جبکہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا یارم مکمل طور پر اپنی روح میں کھو چکا تھا۔

روح کی آنکھ کھلی تو ساڑھے دس بج رہے تھے یارم کمرے میں نہیں تھا۔

اٹھ کر فریش ہوئی اور یارم کا انتظار کرنے لگی یارم کے پاس اس کا فون نہیں تھا۔۔۔ وہ اپنا

فون لایا ہی نہیں تھا جبکہ وہ اپنا فون ساتھ لائی تھی۔

لیکن اس فون پر سوائے یارم کے اور کوئی فون نہیں کر سکتا تھا۔اور یہ بات روح کو پتا ہی نہیں تھی

کافی دیر انتظار کرنے کے بعد بھی یارم واپس نہیں آیا۔

نہ جانے کہاں چلے گئے بتا کر تو جاتے۔

وہ کافی دیر کمرے میں ٹہلتی رہی۔ویٹر اس کے لئے ناشتہ لے کر آیا۔

لیکن وہ اس سے بھی یارم کے بارے میں کچھ نہیں پوچھ سکتی تھی کیوں کہ اس بچارے کو اردو آتی نہیں تھی۔

اور روح اس کی زبان سمجھ جائے یہ تقریبا ناممکن تھا۔

خود کمرے سے باہر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔اسے یارم کے وہ تھپڑ آج بھی یاد تھے۔

جب کچھ بھی نہ بچا تو ٹی وی اون کر کے بیٹھ گئی

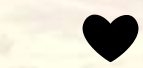

یارم تقریبا بارہ بجے واپس آیا۔

اس کے کمرے میں آتے ہی روح منہ پھیر کر بیٹھ گئی اس کے اس طرح سے بیٹھنے پر یارم بے ساختہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا۔

تو میرا بے بی ناراض ہے مجھ سے۔میرا بچہ بات بھی نہیں کرے گا مجھ سے۔وہ اس کے قریب آیا اور اسے اپنی باہوں میں لیا

مجھے لگا ابھی تمہارے جاگنے کا کوئی چانس نہیں ہے اس لیے گیا تھا

ہاں تو بتا کے بھی تو جا سکتے تھے میں کتنی دیر سے انتظار کر رہی ہوں۔جائیں مجھے نہیں بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔ایسے کیسے مجھے اکیلے چھوڑ کر چلے گئے۔۔وہ اب بھی غصے سے منہ پھیرے ہوئے تھی۔

بے بی بولا نا آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے کان پکڑ کر بولا۔

اٹس او کے لیکن آپ گئے کہاں تھے۔اس کے ہاتھ کانوں سے ہٹاتے ہوئے پوچھا۔

ایسے نہیں بتاؤں گا پہلے اپنی آنکھیں بند کرو

آپ میرے لیے گفٹ لائیں ہیں۔روح آنکھیں چمکا کے بولی

ہاں لایا ہوں بابا گفٹ لایا ہوں تمہارے لیے اب آنکھیں بند کرو

یارم نے اسے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا۔

روح نے فوراً آنکھیں بند کر لیں۔

جب یارم اپنی جیب سے کچھ نکالنے لگا تب روح نے ذرا سی آنکھ کھولی۔

امہم۔نو چیٹنگ۔یارم نے سختی سے کہا۔

او کے سوری سوری اب نہیں کرتی روح نے زور سے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔

جب یارم نے اس کے گلے سے دوپٹہ نکالتے ہوئے کچھ پہنایا۔

دنیا کی سب سے خاص لڑکی کے لئے ایک خاص تحفہ۔

آنکھیں کھولوں۔روح نے ایکسائٹڈ ہو کر پوچھا۔

ہاں اب کھولو۔

یارم کا آرڈر ملتے ہی روح نے فوراً آنکھیں کھولی اور اپنے گلے میں پہنا لاکٹ دیکھنے لگی۔

جس میں ایک نیلے رنگ کا ہیرا تھا۔اس ہیرے کو اس چین میں کس طرح سے جوڑا گیا تھا

سمجھنا بہت مشکل تھا۔

جبکہ ہیرے کے اندر ایک تحریر لکھی تھی۔

یارم یہ کیا لکھا ہے اس کے اندر۔۔۔؟

سمجھنا مشکل تھا لیکن اس کے اندر روحِ یارم پڑھنا اتنا مشکل نہ تھا

Yaram elskar rooh

یعنی کہ یارم اپنی روح سے بے انتہا محبت کرتا ہے۔

یارم نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ہیرے پر لکھی تحریر اسے سنائی۔

روح نے شرما کے نظریں جھکا لیں۔

ویسے تم آئی لو یو ٹو بول سکتی ہو۔یارم نے شرارت سے کہا۔

اف لڑکی کتنا شرماتی ہو۔چلو ادھر آو اور بدلے میں مجھے اس کے کوئی گفٹ دو۔یارم نے کھینچ کر اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔

میں کیا دوں۔۔۔؟وہ اتنی ہلکی آواز میں منمنائی کے یارم بمشکل سن پایا۔

وہ جو کل دینے والی تھی۔

یارم نے اس کے ہونٹوں کو انگلی سے سہلاتے ہوئے کہا۔

میں تو نہیں دوں گی۔

روح شرارت سے کہتی ہے اسے دھکا دے کر دور ہوئی۔جب کہ یارم نے ایک ہی جھٹکے میں اسے پکڑ کر واپس اپنے قریب تر کر لیا۔

لیکن تم مجھے جانتی ہو میں تو لے ہی لوں گا۔اس کی ہونٹوں پر پورے استحاق سے مہر ثبت کرتے ہوئے کہا۔

تم نے مجھے پاگل کر دیا ہے۔

سوچتا ہوں تم مجھ سے دور چلی گئی تو میرا کیا ہو گا۔

آئی لو یو۔اس کے چہرے پر جا بجا اپنی محبت کی نشانی چھوڑتا۔ایک بار پھر سے اس کے ہوش ٹھکانے لگا رہا تھا۔

جب اچانک روح کو صبح والا قصہ یاد آ گیا۔

یار م صبح ہوٹل میں کیا ہوا تھا آپ تو باہر گئے تھے نہ کچھ تو پتا چلا ہو گا پولیس کیوں آئی تھی۔

روح پوچھنے لگی۔

ہاں وہ دو لڑکے تھے کسی نے ان کی زبان کاٹ دی۔اور ان کے جسم پر چھوٹے چھوٹے زخموں کے نشان تھے۔

جیسے کسی نے بلیڈ سے ان کے جسم کے چھوٹے چھوٹے حصے کاٹے ہوں۔

ویسے خبر ملی ہے کہ وہ ریپ کر کے اس ہوٹل میں چھپے ہوئے تھے۔

پولیس ویسے بھی ان کی تلاش میں تھی۔

اچھا ہی ہوا کسی نے پولیس کی ہیلپ کر دی۔ یارم نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

یارم لیکن وہ پولیس کو گرفتار بھی تو کروا سکتا تھا اس طرح سے ان پر ظلم کرنے کی کیا ضرورت تھی یہ تو بے حسی کی انتہا ہے۔

پجارے کتنی تکلیف میں ہوں گے اور کسی نے ان کی زبان کاٹ دی۔ جسم پر کٹ لگا دیے۔ جانے کتنا بے حس آدمی ہے۔ جسے ان پر ترس نہیں آیا۔

انسان تو ہو ہی نہیں سکتا۔ کتنا بے رحم تھا وہ۔ اس نے

بس بہت ہو گیا کیا بیکار باتیں لے کر بیٹھ گئی ہو۔ کب سے بکواس کیے جا رہی ہو۔ کوئی اور بات نہیں ہے کہ تمہارے پاس کرنے کی وہ اتنے زور سے چلایا کہ روح گھبرا کر اس سے دور ہوئی۔

میں تو بس۔ وہ منمنائی۔

جب یارم نے کھینچ کر قریب کیا۔ دور مت جایا کرو مجھ سے۔ کبھی نہیں۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولا۔

اس کے ہاتھ کی گرفت اتنی سخت تھی۔ کہ روح کو اپنے بازو میں اس کی انگلیاں دستی ہوئی محسوس ہوئی۔

یارم مجھے درد ہو رہا ہے۔۔اس نے یارم کے ہاتھوں پہ اپنے ہاتھ رکھنے کی کوشش کی۔

مجھ سے دور نہیں جاؤ گی نا۔۔؟ایک عجیب جنون سے وہ پوچھ رہا تھا۔

کہاں جاؤں گی آپ کے بغیر کیا ہو گیا ہے آپ کو چھوڑیں مجھے۔وہ اپنے آپ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

اگر مجھ سے دور جانے کی کوشش کی نہ تو میں جان لے لوں گا۔اس کے بازو چھوڑ کر اس سے اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے بولا۔

جبکہ روح حیران اور پریشان اس کا یہ روپ دیکھ رہی تھی

یارم بے مقصد گاڑی سڑکوں پر دوڑا رہا تھا یہ گاڑی اس نے یہاں آ کر لی تھی۔

تقریبا تین گھنٹے ہو چکے تھے اس کمرے سے نکلے ہوئے۔

اور پچھلے تین گھنٹے سے وہ صرف اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ جانتا تھا وہ روح کو ضرور کچھ نہ کچھ کر دے گا۔

اور وہ روح کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا وہ اسے کبھی خود سے دور نہیں جانے دے سکتا تھا۔

وہی تو تھی جس کے سامنے وہ اپنے دل کی ہر بات کہنا چاہتا تھا۔

وہ اسے تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

مجھے کوئی نہیں سمجھ سکتا تم تو سمجھنے کی کوشش کرو۔روح۔میرا کوئی نہیں ہے تمہارے علاوہ

میرا یقین کرو روح میں نے کبھی کچھ غلط نہیں کیا میں جو بھی کرتا ہوں وہ بالکل سہی ہے اچھے کے لئے ہے۔

میں تمہیں تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تم تو اس درندے کی زندگی میں آیا ہوا فرشتہ ہو۔

اسے یاد تھا۔جب یارم نے روح کو گلے لگایا وہ کس طرح سے اس کی گرفت میں مچلی تھی۔ اس سے دور جانے کی کوشش کر رہی تھی۔

اس سے اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی اور یہی وہ بات یارم کو اندر تک ہلا کر رکھ گئی تھی۔

وہ اس کی گرفت کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جب یارم نے خود ہی اسے خود سے دور کیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

تم میرے لیے میرا سب کچھ ہو روح

جب پہلی بار تم آئی وہ معصوم چہرہ وہ معصوم روپ مجھے اندر تک ہلا گیا روح

وہ جو مجھے پہلی نظر میں ہی ہو گئی وہ محبت تھی روح

ہاں میں تمہارے سامنے پہلی نظر میں ہی ہار گیا تھا۔

تمہارا معصوم چہرہ مجھے ایک ہی نظر میں اپنا دیوانہ کر گیا۔

اس دن میرے دل نے فیصلہ کر لیا کہ تم میری زندگی میں آؤ گی۔

لیکن میں جانتا تھا یہ ممکن نہیں ہے۔ میں اپنی دنیا کا ایک شیطان ہوں۔

ایک درندہ جسے کبھی کسی پر ترس نہیں آتا

میں نے اسی وقت اپنے جذبات تو کو لگام دینے کی کوشش کی۔

لیکن جب تم نے مجھ سے کہا کہ تم فلائٹ میں ڈر گئی تھی تو میرا دل چاہا کہ میں سب کچھ

بھول بھال کے تمہیں اپنے سینے سے لگا کے تمہارا سارا ڈر بھلا دوں۔

کمرے سے نکل کر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ میں دوبارہ تمہارے سامنے نہیں آؤں گا

میرا دل چاہا میں تم سے سختی سے بات کروں۔ تمہیں نرمی سے مخاطب کر کے میں غلطی کر

رہا ہوں لیکن میں ایسا نہیں کر پایا روح بہت کوشش کے باوجود بھی میں تمہارے ساتھ

سختی سے بات نہیں کر پایا اسی وجہ سے کہ میں اس دن اس کمرے سے باہر نکل گیا۔

کبھی تمہارے سامنے واپس نہ آنے کے لئے۔

لیلیٰ نے تمہیں اپنے ساتھ لے جانے سے انکار کر دیا میں خود بھی یہی چاہتا تھا کہ تم اس کے

ساتھ نہیں بلکہ میرے ساتھ چلو۔

میں تمہیں اپنے ساتھ اپنے گھر میں لے کے آیا۔

اور تمہاری معصومیت ایک ایک پل ایک ایک سیکنڈ مجھے بے بس کرتی رہیں۔

اور پھر اس دن تم چلی گئی فلیٹ سے۔

روح مجھے لگا تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی میں نے بہت کوشش کی کہ میں تم سے دور رہوں

لیکن نہیں رہ پایا تمہاری غلطی ہے سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے ہاں یہ سب کچھ

تمہاری وجہ سے ہوا ہے میں تو محبت کرتا تھا ٹھیک ہے محبت تو کوئی بھی کر سکتا ہے نہ

لیکن نمازوں میں مجھے مانگ مانگ کر خود سے عشق کرنے پر مجبور تم نے کیا۔

ہاں ساری غلطی تمہاری ہے۔

مجھے اپنے آپ سے عشق کرنے پر مجبور کرنے والی تم ہو۔

تم آئی تھی میرے پاس میں تو تم سے دور رہنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اللہ جی پلیز میری روح کو مجھ سے دور مت کیجئے گا وہ کیسے کہہ سکتی ہے کہ میں بے رحم بے حس ہوں

اللہ جی مجھے ساری دنیا کی نظروں کے سامنے گرا دیں لیکن روح کی نظروں میں اچھا بنا دیں

میری روح مجھ سے نفرت نہ کرے برداشت نہیں کر سکتا کہ وہ مجھ سے دور ہو جائے ہاں

میں نہیں برداشت کر پاؤں گا میں ساری دنیا کو آگ لگا دوں گا۔

اگر وہ مجھ سے دور ہوئی تو میں اسے بھی مار دوں گا۔

وہ صرف میری ہے۔

سڑک پر گاڑی دوڑاتے ہوئے وہ جنونی انداز میں بول رہا تھا۔

وہ ہوٹل کے روم میں واپس آیا۔

تو دیکھا کمرے میں گھپ اندھیرا ہے۔اس وقت رات کے دس بج رہے تھے یارم نے ہاتھ بڑھا کر ساری لائٹس ان کر دی۔

وہ جاگ رہی تھی لیکن کروٹ دوسری طرف لی ہوئی تھی۔

بیڈ کے بیچوں بیچ تکیوں کی دیوار تھی۔

اس نے ایک نظر تکیوں کی اس دیوار کو دیکھا اور پھر آہستہ چلتا ہوا اس کے بالکل قریب آیا

ایک ایک کر کے سب تکیوں کو زمین پر ایسے پھینکا جیسے وہ جیتا جاگتا کوئی وجود ہوں۔

روح یہ تو جانتی تھی کہ وہ تکیے کو زمین پر گرا کر اپنی اور روح کے درمیان یہ دیوار ہٹا رہا ہے

۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ کام وہ کتنے غصے سے کر رہا ہے۔

پھر کچھ دیر بعد اسے اپنے بازو پر یارم کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوا۔

روح نے ابھی تک یارم کا وہی کرتا پہن رکھا تھا۔

یارم نے آہستہ سے اس کا کرتا بازو سے اوپر کیا۔

جہاں پر نیل کے نشان تھے۔

بہت درد ہو رہا ہے۔

وہ آہستہ آہستہ اس کے بازو کو سہلاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

میں آپ سے ناراض ہوں روح خاصی اونچی آواز میں بولی جیسے کہ وہ بہت دور بیٹھا ہو۔

تو میرا بچہ مجھ سے ناراض ہے۔

اس کے انداز پر مسکراتے ہوئے یارم مزید اس کے قریب ہوا۔

روح نے اس کی طرف دیکھ کر زور زور سے گردن ہاں میں ہلائی۔

معافی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔۔؟انداز میں دنیا بھر کے ندامت تھی۔

آپ آئندہ مجھ پر اس طرح سے غصہ نہیں ہوں گے نہ۔۔۔؟پلیز مجھ پر چلایا مت کریں

۔مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔

آپ کے علاوہ کوئی نہیں ہے میرا۔یارم میں غلط ہوں تو مجھے بتایا کریں۔

آپ کے سامنے کسی دوسرے کے بارے میں بات نہیں کروں گی۔لیکن پلیز مجھ پر ایسے

غصہ مت ہوا کریں۔

امی اور آپی بھی ایسے ہی چلاتی رہتی تھی مجھ پر۔

میں آپ سے کبھی دور نہیں جاؤں گی۔

لیکن آپ اگر مجھ پر چلائیں گے۔تو میں بیڈ کے بیچ میں ایسے ہی دیوار بنا دوں گی۔معصوم

سے انداز میں معصوم سی دھمکی دے ڈالی۔

نہیں پلیز یہ غضب مت کرنا۔ورنہ میں تمہارے ایک ایک تکیے کو ٹانگ مار مار کر نیچے

پھینکوں گا۔وہ شرارت سے بولا۔

روح بھی کھلکھلا کر ہنس دی

ویسے تمہیں منانے کا اسپیشل انتظام بھی کیا تھا میں نے لیکن تم تو ہے ایسے ہی مان گئی۔

اسپیشل انتظام کیا کیا تھا آپ نے جلدی بتائیں مجھے وہ ایکسائٹمنٹ میں بالکل اس کے قریب جڑ کر بیٹھ گئی۔

یارم نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے سے مزید اپنے قریب کیا

یہاں نہیں بتاؤں گا تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا۔

یارم نے اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا۔

وہ شرما کر پیچھے ہٹی۔

باہر بہت سردی ہے روح نے بے بسی سے کہا۔

روح تم نے سارا ہنیمون یہیں پر نکلوا دینا ہے۔ تم تو اس روم سے باہر ہی نہیں نکلتی ہو۔

چلو جلدی یہاں سے اٹھو اور میرے ساتھ چلو۔

یارم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

اچھا بابا مجھے کپڑے چینج کرنے دیں۔

روح نے اپنا حلیہ دیکھا جو ابھی تک یارم کے کپڑوں میں تھی۔

کوئی ضرورت نہیں ہے کپڑے چینج کرنے کی تم بہت پیاری لگ رہی ہو ان میں۔

اب جلدی چلو اسے زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے کہا۔

ارے بابا شوز تو پہنے دیں مجھے۔روح نے یارم کو پیچھے کی طرف کھینچنے کی کوشش کی جو اسے گھسیٹتے ہوئے روم سے باہر لے کے جا رہا تھا۔

جلدی کرو یارم نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔

وہ بے حد خوش تھا کیوں کہ اس کی روح اس سے ناراض نہیں تھی۔

روح نے شوز پہنے تو یارم ہنسی خوشی روم سے باہر نکلا اور وہ روم لاک کرنے لگی۔

ابھی وہ ہوٹل سے باہر نکلنے ہی والے تھے کہ ریسپشنسٹ نے یارم کو مخاطب کر کے اس کی فون کال کے بارے میں بتایا۔

کون ہے یہ بد تمیز یہاں پر بھی مجھے سکون سے نہیں رہنے دیتے۔

یارم روح کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے ساتھ لیے فون سننے آیا۔

ہاں کیا ہوا ہے۔۔؟اسنے سلام کرنے یا خریت پوچھنے کی زحمت نہ کی۔شاید اسے اندازہ تھا

کہ آگے سے کون بولنے والا ہے۔

ڈیول تم نے وہاں کسی کو زخمی کر دیا ہے تم ٹھیک تو ہو نہ کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا روح ٹھیک ہے نا خضر نے فکر مندی سے پوچھا۔

بھابھی۔۔اس کے اتنے سارے سوالوں کے جواب میں یارم نے بس اتنا ہی کہا۔

ہاں میرا مطلب ہے روح بھابھی۔

ہاں تمہاری بھابھی بالکل ٹھیک ہے میں بھی بالکل ٹھیک ہوں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہاں کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔ہاں ہوٹل میں کوئی مسئلہ ہوا ہے۔دو ریپرسٹ یہاں پر تھے۔کسی نے ان کی زبانی کاٹ ڈالی۔

ضرور کیسی کی بیوی کیلئے غلط الفاظ استعمال کئے گئے ہوں گے۔وہ آہستہ آہستہ سے کہتا ہے

خضر کو سب کچھ بتا گیا تھا۔

جب کہ بار بار روح کا اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہاتھ اپنے لبوں تک لے کے جاتا۔

جس پر روح شرماتی آگے پیچھے سے بے خبر کچھ سن بھی نہیں پا رہی تھی۔

تمہیں یہ سب کچھ کیسے پتہ چلا تم نے کیا میرے پیچھے جاسوس لگا رکھے ہیں۔۔یارم نے شکی انداز میں پوچھا

تم جہاں جاتے ہو ہمیں وہاں کی خبر رکھنی پڑتی ہے اور یہاں پر بھی کافی مسائل ہو گئے ہیں

وہ انسپیکٹر آیا تھا۔

تمارے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ تم روح بھابھی کے ساتھ ہنی مون پر

گئے ہو تو کہنے لگا کہ شادی کو اتنا وقت ہو گیا ہے اب کیوں گئے ہیں۔

یہ انسپیکٹر بات کی کھال اُتارتا ہے۔

اور راشد نے رونا دھونا مچا کر وکرم دادا کو اپنے ساتھ کر لیا ہے۔

راشد نے وکرم دادا کے سامنے کہا ہے کہ تم نے اس کے بھائی کا قتل کر دیا ہے۔

خضر فکر مندی سے بتا رہا تھا۔

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے خضر۔ وکرم دادا کبھی غلط بات کا ساتھ نہیں

دیتے۔

اب تم فون رکھو روح بور ہو رہی ہے۔ یارم نے اس کے شرماتے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

۔

یارم کے اس طرح سے کہنے پر روح کا چہرہ مزید سرخ ہو چکا تھا۔

کیا۔ تم روح بھابھی کے ساتھ کھڑے مجھ سے بات کر رہے ہو۔ خضر نے پریشانی سے پوچھا

۔

بعد میں بات کریں گے۔۔۔یارم نے بس اتنا کہہ کر فون رکھ دیا

یارم آپ نے گاڑی کب لی۔۔۔؟روح اس کے ساتھ آکر گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

یہی تو مسئلہ ہے جانے من آپ ہمارے ساتھ باہر نکلیں تو آپ کو پتہ چلے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔محبت سے اس کا ہاتھ چومتے ہوئے بولا۔

ہاں تو آپ اگر مجھے پہلے بتا دیتے کہ گاڑی ہے تو نا مجھے سردی کا ڈر ہوتا اور نہ ہی میں کمرے میں رہتی۔وہ منہ بنا کر بولی۔

ہاں تو میرا بے بی تم نے پوچھا ہی کب۔ویسے بھی تم نے تو وہیں سے مجھے کہا تھا کہ خبردار جو بستر میں گھسے ہم ساری جگہیں گھومنے کے لیے جائیں گے اور یہاں آکر الٹا ہی ہو گیا تم بستر میں گھسی ہو اور میں تمہاری منتیں کر رہا ہوں۔

ہاں تو مجھے تھوڑی نہ پتا تھا کہ یہاں اتنی سردی ہو گی۔

وہ بھی ہارنے کے موڈ میں بالکل نہ تھی تھی۔

ویسے یارم آپ خضر بھائی سے کیا بات کر رہے تھے فون پے

روح کو اچانک ہی اس کی فون کال یاد آ گئی۔

تمہارے بور ہونے کے بارے میں۔وہ شرارتی انداز میں پوچھنے لگا۔

نہیں آپ کے دادا کے بارے میں۔آپ فون پر اپنے دادا کے بارے میں بات کر رہے تھے نا میں نے سنا تھا آپ نے دادا کہا تھا

روح جتنے سیریز انداز میں بولی تھی یارم کا قہقہ اتنا ہی بلند تھا یہ پہلی بار ہوا تھا جب یارم نے اس کے سامنے قہقہ لگایا۔

او میری جان تم بہت معصوم ہو۔اس لئے تو پیار کرتا ہوں تم سے لو یو۔وہ گاڑی کی پرواہ کیے بغیر روح پر جھکا تھا۔

یارم گاڑی چلائیں ایکسیڈنٹ ہو جائے گا وہ اپنا حیا سے دمکتا چہرہ چھپاتے ہوئے بولی۔

کچھ نہیں تمہارا یارم تمہیں کچھ نہیں ہونے دے گا۔

تمہیں پتا ہے یہ میری زندگی کے سب سے حسین دن ہیں۔ہم ہر سال یہاں آئیں گے ۔اور ایسے ہی رہیں گے۔

ہاں ہم اپنے بچوں کو بھی لے کے آئیں گے آگلے سال روح بنا سوچے سمجھے بولی تھی۔اور پھر جب اپنی بات سمجھ میں آئی تو یارم کو دیکھے بغیر باہر دیکھنے لگی

اچھاتوایک سال میں تمہارا کتنے بچے پیدا کرنے کاارادہ ہے وہ بالکل سیریزانداز میں پوچھ رہا تھا۔

یارم دیکھ کر گاڑی چلائیں اور میرے ساتھ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہاں بالکل اگر تمہارے ساتھ فری ہو جاؤ تو تم بالکل ہی فری ہو جاتی ہو۔ہیں ناوہ شرارت سے آنکھ دباتے ہوئے بولا۔

یارم آپ بلکل اچھے نہیں ہیں مجھے نہیں کرنی آپ سے بات وہ اپنا لال اناڑی چہرا لئے منہ پھیر گئی۔

وہ لوگ اس وقت

Reykjavík.

کی خوبصورت سڑک پر تھے

جہاں پر بہت بڑا بازار تھا۔

یارم ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔سارا بازار ہی بند تھا تقریبا کوئی کوئی دکان کھلی ہوئی تھی۔

Reykjavík

آئس لینڈ کے ان شہروں میں سے تھا جہاں پر پلازے اور بلڈنگ نہیں بنائی جاتی

اور اگر بنائی بھی جائیں تو ان کی لمبائی اتنی زیادہ نہیں ہوتی جتنے کے باقی شہروں میں۔

یارم اسے اپنے ساتھ ایک بوتیک کے اندر لایا تھا۔

اس نے وہاں کاؤنٹر پر کھڑے آدمی سے کچھ پوچھا۔

اور اس آدمی نے مسکراتے ہوئے اسے جواب دیا اور کہیں کا راستہ بتایا۔

یارم ایک بار پھر سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانے لگا

وہ بھی بنا اس سے کچھ پوچھے اس کے ساتھ چلتی گئی۔

سنو اس روم کے اندر جاؤ یہ لڑکی تمہیں ڈریس دکھائے گی تمہیں وہ ڈریس پہن کر باہر آنا

ہے۔

اس نے اس کے پیچھے کھڑی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اس لڑکی کو اپنے انتظار میں کھڑا دیکھ کر روح بنا کچھ پوچھے اس لڑکی کے ساتھ اندر جانے لگی

لڑکی نے اسے ایک خوبصورت سرخ رنگ کا فراک نما ڈریس دکھایا۔ دیکھنے والا با آسانی

اس کی قیمت کا اندازہ لگا سکتا تھا۔

وہ لڑکی کی کوئی بات نہیں سمجھتی تھی شاید وہ لڑکی بھی یہ بات جانتی ہے اس لیے صرف اسے دیکھ کر مسکرائے جا رہی تھی۔

ہائے اللہ اس کے بھی بازو نہیں ہیں۔مجھے یارم سے بات کرنی ہے روح نے اس لڑکی سے اردو میں کہا۔

جبکہ وہ لڑکی بنا اس کی بات سمجھے آگے سے مسکرائے جا رہی تھی۔

دیکھیے مسکرانا بند کریں مجھے میرے شوہر سے بات کرنی ہے پلیز انہیں بھلا دیں اس بار روح نے تفصیل سے کہا لیکن وہ لڑکی پھر بھی پاس کھڑی مسکراتی رہی۔

جیسے اسے صرف مسکرانے کے ہی پیسے ملتے تھے۔

وہ لڑکی کو ایسے ہی چھوڑ کر باہر نکل آئی۔لیکن اب وہاں یارم نہیں تھا۔

یہ کہاں چلے گئے۔۔۔؟ وہ خود سے سوال کرتی واپس اندر آ گئی۔

جہاں وہ لڑکی ابھی بھی مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔ایک پل کے لئے روح کا دل چاہا کہ اس کی مسکراہٹ نوچ کر کہیں پھینک دے۔

کیسی عجیب لڑکی ہے آپ کیا کروں اگر یارم واپس آ گئے تو مجھ پر غصہ ہوں گے۔

پہن لوں ہاں تو وہ شرٹ بھی تو پہنی تھی۔اس کے اوپر بھی تو شال کی تھی اس کے اوپر بھی

کر لو نگی۔

اور ویسے بھی یارم نے بتایا تھا کہ یہاں پر مجھے اچھے کپڑے نہیں ملیں گے۔

ویسے بھی یہ فراک کتنی خوبصورت ہے صرف بازو ہی نہیں ہیں نا۔اور یارم نے دیکھ کر ہی خریدا ہو گا۔

اس نے سوچتے ہوئے ڈریس کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔اور پہننے چلی گئی۔

ڈریس پہن کر واپس نکلی۔ہاتھ میں یارم کے کپڑے اور اپنی شال تھی۔

لڑکی نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے وہ کپڑے لینے چاہے جب روح نے فوراہی شال کو اپنے ہاتھ میں سختی سے پکڑ لیا۔

اور اپنے بے لباس بازوؤں کو ڈکنے لگی۔

روح نے اپنے آپ کو شال سے اس طرح سے کور کیا کہ وہ کہیں سے بھی بے لباس نہ ہو۔

اور پھر اسے وہ لڑکی باہر آنے کا راستہ دکھانے لگی

وہ کمرے سے باہر نکلی تو یارم تیار تھری پیس سوٹ میں کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

کالے رنگ کے سوٹ جس میں اس نے وائٹ کلر کی شرٹ پہنی تھی وہ بے حد ہینڈسم رہا تھا۔

مجھے پتہ تھا تم کور کر لو گی۔اس نے روح کی شال ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

کیسا لگا ڈریس۔۔؟اس نے اس کا بھرپور جائزہ لیا ہے۔ریڈ کلر کی پرنسز ڈریس میں وہ کسی باربی ڈول سے کم نہ لگ رہی تھی۔

اچھا ہے۔لیکن سلیوز لیس۔روح نے منہ بنا کر جواب دیا تو یارم کے ڈمپل نمایاں ہو گئے۔

کوئی بات نہیں بے بی وہاں میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہو گا تمہیں دیکھنے والا

وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے بولا۔

یارم ہم کہاں جا رہے ہیں روح ایکسائٹڈ سی اس کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھنے لگی۔

یارم میں ان ہائی ہیلز میں ٹھیک سے چل نہیں پا رہی۔اس نے اپنے جوتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جو کہ اس لڑکی نے اس کی ڈریس کے ساتھ میچنگ اس کے پیروں کے قریب رکھے تھے۔

وہ اسے یہ نہیں پتا پائی کہ اس نے کبھی ہائی ہیلز نہیں پہنی۔

میں اٹھا کے لے چلوں۔وہ شرارت سے رکا تھا

نہیں میں چل سکتی ہوں۔اس سے پہلے کہ یارم سچ میں اسے اپنی باہوں میں اٹھالیتا وہ تیزی سے آگے کی طرف بڑھی اور بری طرح سے لڑکھر آئی۔

اس سے پہلے کہ وہ گرتی یارم اسے اپنی باہوں میں بھر چکا تھا۔

شرم کے مارے روح اپنی نگاہیں تک نہ اٹھا پا رہی تھی۔

یارم لوگ دیکھ رہے ہیں پلیز مجھے نیچے اتاریں۔

نہیں روح یہاں کے لوگوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا ان سب باتوں سے اور دوسری بات تو میری بیوی ہو میں جو چاہے کروں۔

وہ کہتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھا اور آکر واپس اسے گاڑی میں بٹھایا۔

روح نے شکر کا کلمہ پڑھتے ہوئے جلدی سے اپنی سائڈ کا دروازہ بند کیا۔

یارم ہم جا کہاں رہے ہیں آپ بتاتے کیوں نہیں مجھے۔

وہ پھر سے پوچھنے لگی۔

وہاں جہاں میرے اور تمہارے علاوہ کوئی تیسرا نہ ہو۔

اب ایک دم چپ ہو کر بیٹھ جاؤ تمہیں پتا ہے مجھے ڈرائیونگ کے دوران بات کرنا بالکل پسند نہیں۔

وہ سختی سے کہتا ہوا اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

جبکہ روح سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موندنے لگی

خبردار روح سونا مت۔ تمہاری نیندوں کا کچھ کرنا پڑے گا۔

وہ اسے واڑن کرتے ہوئے بولا۔

اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد یارم نے اندھیرے میں گاڑی روک دی۔

چلو آو روح۔ وہ اسے گاڑی سے نیچے اترنے کے لئے کہہ رہا تھا لیکن اس اندھیری سڑک پر

وہ دونوں کہاں جاتے یہاں تو صرف ایک جنگل تھا وہ بھی برف سے ڈھکا ہوا۔

یا جنگل سے نکلتی شاہد ایک سڑک۔

یارم ہم یہاں کیوں لائے ہیں اندھیرے میں کچھ تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہوئے

پوچھنے لگی۔

کیونکہ آج میں تم سے کچھ سوال پوچھنا چاہتا ہوں اور اگر تم نے ان کے بالکل ٹھیک جواب

دیے تو میں تمہیں اپنے ساتھ واپس لے چلوں گا اور نہیں تو تمہیں یہی جنگل میں چھوڑ

دوں گا۔ وہ بالکل سیریس موڈ میں بول رہا تھا۔

اگر ہمت ہے تو چھوڑ کر دکھائیں۔مجھے پتہ ہے آپ میرے بغیر نہیں رہ سکتے۔میں آپ سے دور چلی گئی تو یہاں کی سڑکوں پر پاگلوں کی طرح گھومے گے آپ۔کیا دعویٰ تھا وہ کچھ ہی دنوں میں سمجھ چکی تھی کہ یارم اسے چھوڑ نہیں سکتا۔

روح۔۔۔اس نے جذبات کی شدت سے اس کا نام پکارا تھا

روح سوالیہ انداز سے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

آئی لو یو۔آئی لو یو سو مچ۔بالکل ٹھیک کہتی ہو تم اگر تم مجھ سے دور ہوئی نہ تو میں واقع ہی ان سڑکوں پر پاگلوں کی طرح گھوموں گا۔

فی الحال تو تم نے میرا پاگل پن دیکھا ہی نہیں میں سچ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔

مجھ سے کبھی دور تو نہیں جاؤ گی نہ۔۔۔؟وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ سوال وہ بار بار اس سے کیوں پوچھ رہا ہے جبکہ وہ یہ بات اچھے سے جانتا تھا کہ اگر وہ سے دور جانے کی کوشش کرے تو وہ اسے دوسری دنیا سے بھی ڈھونڈ نکالے گا

یارم میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔اور اگر جاونگی بھی تو کہاں جاؤں گی آپ کے علاوہ ہے ہی کون میرا۔

وہ گاڑی سے نکل کر اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہنے لگی۔

اچھا بتاؤ کتنا پیار کرتی ہو مجھ سے۔

کرتی بھی ہو کہ نہیں وہ اس کا ہاتھ تھامے ساتھ چلتے ہوئے کہنے لگا۔

یارم آپ میری ہر بات میں شامل ہیں۔

آپ میری ہر سانس میں شامل ہیں۔

ہر نماز کے بعد کی دعا ہیں آپ۔

میں خود بھی نہیں جانتی کہ آپ میرے لئے کیا ہیں

یارم آپ میرے لئے میرا سب کچھ ہیں۔

اب آپ اسے میری محبت کہہ لیں یا کچھ اور لیکن آپ سے زیادہ عزیز مجھے اس دنیا میں اور کوئی نہیں ہے۔

جب آپ صبح کام پر جاتے ہیں تو میں سارا دن آپ کا انتظار کرتی ہوں۔اور پھر جب آپ واپس آ کر وہ شرمائی تھی۔یارم کے ڈمپل نمایاں ہوئے۔

وہ اپنے شوہر کے سامنے اپنے ہی شوہر کے سارے دن کی بے تابیاں بیان نہیں کر پاتی تھی

۔

جانتی ہو روح میری ماں کہا کرتی تھی۔

اگر کسی شخص کی محبت آپ کی ہر نماز کی دعا بن جائے تو سمجھ لو وہ محبت عشق بن کر آپ کی روح میں اتر چکی ہے۔

میں تمہاری روح میں اترنا چاہتا ہوں روح۔اندھیرے میں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

جبکہ روح کے وجود کو اس نے اپنے آپ میں چھپایا ہوا تھا۔

آپ کتنی محبت کرتے ہیں مجھ سے بتائیں مجھے روح نے پوچھا۔

محبت ہاہاہا۔وہ قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔

تم میرا عین ہو تم میرا شین ہو تم میرا کاف ہو

روح یارم کے دل سے روح میں اترا ہوا عشق ہے۔

روح کی آنکھوں سے بے تاب آنسو چھلکے

روح تم میری زندگی میں آئی پہلی خوشی ہو میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میں اتنا خوش قسمت انسان ہوں کہ مجھے تم جیسی لڑکی ملے گی۔

وہ محبت سے اسے اپنے ساتھ لگائے اس کے آنسو صاف کر رہا تھا جبکہ آہستہ آہستہ یہ سفر ابھی جاری تھا

یارم آہستہ آہستہ کہتا اسے اپنے ساتھ لے کہیں جا رہا تھا۔ کچھ فاصلے پر اسے تھوڑی سی روشنی نظر آئی۔

ان کی گاڑی کہیں پیچھے چھوٹ چکی تھی۔

دیکھا تو سامنے ایک چھوٹا سا گھر تھا۔ جس کے اندر کی لائٹس جل رہی تھی۔

یارم یہ روح نے سامنے چھوٹے سے گھر کی طرف اشارہ کیا۔

ہاں میری جان اب تم نے اگلے سال ہمارے بچوں کے ساتھ یہ آنے کا پلان بنایا ہے تو میں نے سوچا ان کے لیے گھر بھی تو ہونا چاہیے۔

بہت چھوٹا گھر ہے وہ یہاں پر بڑے گھر نہیں ملتے۔ یہاں سب لوگ ایسے ہی چھوٹے چھوٹے مکانوں میں رہتے ہیں۔

میں نے آبادی سے الگ تھلگ ایک چھوٹا سا گھر لیا ہے۔

میں نے بہت سوچا تمہیں کیا کیا گفٹ دوں۔

پھر میرے ذہن میں یہی ایک چیز آئی۔ کیسا لگا۔۔؟ یارم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

بہت پیارا ہے۔۔۔ یارم نے دیکھا کہ روح رونے کی مکمل تیاری پکڑ چکی ہے

بالکل میرے جیسا۔ یارم نے شرارت سے کہا۔

آپ کب سے پیارے ہو گئے۔پیاری صرف لڑکیاں ہوتی ہیں روح نے اس کی غلط فہمی دور کرنی چاہی۔

ہاں یار لڑکے تو ہاٹ ہوتے ہیں میرے جیسے یا لڑکیاں ہاٹ بھی ہوتی ہیں۔وہ شرارت سے آنکھ دبا کر بولا۔

یار م آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں چھوڑیں مجھے میرے گھر کے اندر جانا ہے۔

وہ اپنا آپ چھڑا کر اپنا گلابی چہرہ لیے اندر جانے لگی۔

سوری بے بی آج تو نہیں چھوڑوں گا آج آخر ہمارے نئے گھر میں ہمارا پہلا دن ہے۔

اس نے روح کو اپنی باہوں میں اٹھاتے ہوئے شرارت سے کہا۔

باقی گھر صبح دیکھ لینا فی الحال صرف بیڈ روم ہی دیکھو۔

وہ اس پر جھکتے ہوئے بولا۔اور اسے لیے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

صبح جب روح کی آنکھ کھلی تو صبح کے 10 بج رہے تھے۔

اس نے اپنے آپ کو یارم کی باہوں میں پوری طرح سے قید پایا۔

شرمیلی سی مسکان مسکراتے ہوئے یارم کا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹانے لگی۔

جب یارم نے اسے اور کس کے اپنی باہوں میں بھرا

یارم پلیز چھوڑیں صبح کے 10 بج رہے ہیں کتنا وقت ہو چکا ہے۔ وہ اس کی باہوں سے اپنا آپ چھڑواتے ہوئے بولی۔

تم نے کیا کرنا ہے اتنی جلدی جاگ کر۔ لیٹی رہو ایسے ہی میں تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں

وہ اس کے بالوں میں منہ چھپاتے ہوئے بولا۔

یارم مجھے بھوک لگی ہے۔ یارم کو رات والی ٹون میں واپس آتے دیکھ کر جلدی سے کہا

نہ تمہاری نیند ختم ہوتی ہے نہ تمہاری بھوک ختم ہوتی ہے پہلے بتاؤ تمہارا کھانا جاتا کہاں ہے

۔

تمہیں لگتا کیوں نہیں ہے۔ اپنی حالت دیکھو۔ کچھ کھایا پیا کرو۔

ہاں تاکہ آپ کی طرح موٹی ہو جاؤں۔ بازو دیکھیں ہیں آپ نے اپنے کتنے موٹے ہیں۔۔

لڑکی لوگ ایسی بوڈی لانے کے لیے دن رات محنت کرتے ہیں دو سال کا کورس کر کے

ایسے مسلز بناتے ہیں۔

اور جسے تم موٹاپا کہہ رہی ہو نا لڑکیاں مرتی ہیں ایسی لکس پے۔ یارم نے اسے ان مسلز کی

اہمیت سمجھانا ضروری سمجھی۔

پتا نہیں کون سی لڑکیاں ہیں جو ایسی لکس پر مرتی ہیں۔روح نے ناک سے مکھی اڑائی۔

مطلب تم نہیں مرتی ہو میری لکس پے۔یارم نے اپنی توپوں کا رخ سیدھا اسی کی طرف کیا

۔

ہیلو منہ دھو کر رکھے۔مجھے آپ کی لکس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے مجھے تو بس آپ کے یہ

ڈمپل تھوڑے سے اچھے لگتے ہیں۔روح نے اس کے گال پر انگلی رکھتے ہوئے کہا

تھوڑے سے۔یارم نے اس کی نقل اتاری۔

ہاں بالکل تھوڑے سے باقی آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں

چلو جی کچھ تو اچھا ہے۔یارم نے بھرپور اپنے ڈمپلز کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔اور لگے

ہاتھ اک پیاری سی گستاخی بھی کر دی۔

یارم آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں روح نے سرخ ہوتے چہرے سے کہا۔

ہاں پتا ہے میں بالکل بھی اچھا نہیں ہوں لیکن میرے ڈمپلز تھوڑے سے اچھے ہیں۔

یارم آنکھ دباتے ہوئے بولا۔

چھوڑیں مجھے۔مجھے میرا گھر بھی دیکھنا ہے اس سے اپنا آپ چھڑاتے ہوئے جلدی سے اٹھی

۔

یارم باہر برف گر رہی ہے۔لیکن یہاں تو بالکل بھی سردی نہیں ہے۔

وہ سیڑھیاں اتر کے نیچے آئی تھی جہاں شیشے کی بڑی سی دیوار کے باہر برف گر رہی تھی

وہ جلدی سے سیڑھیاں چڑھ کے واپس بیڈ روم میں آئی اور یارم کو بتانے لگی۔

یارم نے مسکرا کر اس کی ایکسائٹمنٹ دیکھی

میں تو پہلے ہی کہتا تھا جب برف گرتی ہے تب زیادہ سردی نہیں ہوتی ہاں لیکن برف

گرنے کے بعد وہ بہت سردی ہوتی ہے۔

اس لئے احتیاط ضروری ہے۔

یارم نے اس کی شال ٹھیک سے اس کے کندھوں پر پھیلاتے ہوئے کہا۔اس نے ابھی تک

رات والی ہی ڈریس پہن رکھی تھی۔

میں ابھی تھوڑی دیر میں ہوٹل جاؤں گا۔

اور وہاں سے آتے ہوئے تمہارے لئے کچھ ڈریسیز لاؤں گا۔

اور یہاں پر تم کسی بھی قسم کے ڈریس پہن سکتی ہو۔کیونکہ یہاں میرے علاوہ اور کوئی

نہیں ہو گا۔

ہم اگلے پانچ دن یہاں رکیں گے پھر واپس دوبئ جائیں گے

یارم نے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بتایا

یارم اگر ہم واپس ہی جانے والے تھے تو آپ نے گھر یہاں کیوں ہے خریدا۔روح نے حیرانگی سے پوچھا

کیونکہ ہم ہر سال یہاں چھٹیاں منانے آئیں گے میری جان۔

اب ہر سال ہم ہوٹل میں تو نہیں رہ سکتے نہ۔یارم نے پیار سے اس کے بالوں کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

یارم آپ کے پاس کیا بہت پیسے ہیں۔وہ تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے پوچھنے لگی۔

ہاں بہت۔کیوں تمہیں کچھ چاہیے کیا۔وہ مسکرایا

مجھے لپسٹک لینی ہے۔روح نے جلدی سے فرمائش کر دی۔

یارم قہقہ لگا کر ہنسا۔

روح تم لپسٹک کے لئے مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ میرے پاس کتنے پیسے ہیں۔

اس میں ہنسنے والی کون سی بات ہے۔میری آپی کے پاس بہت ساری لپسٹک تھی۔

وہ کبھی کبھی مجھے بھی لگاتی تھی۔روح ایکسائٹمنٹ میں بتاتے ہوئے کب اس کے اتنے

قریب بیٹھ گئی اسے خود بھی پتا نہ چلا۔

احساس تب ہوا جب یارم اسے پوری طرح سے گھیر چکا تھا۔

یارم پلیز چھوڑیں۔روح کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔یارم کی قربت میں اس کا یہی حال ہوتا تھا اس نے اپنا آپ چھڑوانے کی ناکام سی کوشش کی۔

جب یارم نے اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ کر اس کی مزاحمت کو ناکام بنا دیا۔

♥

نہیں مجھے کہیں نہیں جانا یہیں رہنا ہے۔مجھے ابھی آرام کرنا ہے روح نے اسے فیصلہ سنایا

لیکن روح تم یہاں کیسے رہو گی۔میں تمہیں اکیلے چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔

میں اپنے گھر میں بھی اکیلے نہیں رہ سکتی۔۔۔یارم کچھ نہیں ہو گا مجھے

کیا ہو گیا ہے آپ کو میں اوپر رہوں گی پلیز میں اس وقت بالکل سفر نہیں کرنا چاہتی۔

نہیں روح یہاں خطرہ ہے یہاں جنگلی جانور ہیں۔میں تمہیں اکیلے نہیں چھوڑ سکتا نہ جانے

مجھے کتنا وقت لگ جائے۔یارم کسی حال میں سے اکیلا چھوڑنے کو تیار نہ تھا

اوہو میں باہر نکلوں گی تو جنگلی جانور آئیں گے نہ اور ویسے بھی جنگلی جانور رات کو آتے ہیں

آج تو اتنی روشنی ہے یہاں۔اب پلیز آپ جائیں اگر آپ لیٹ جائیں گے تو پھر لیٹ واپس

آئیں گے۔

اور پھر آتے ہی میری نیند کی دشمن بن جائیں گے۔روح جلدی جلدی بولتی اپنی زبان دانتوں کے نیچے دبا گئی

اس کے بات سن کر یارم کے ڈمپل نمایاں ہوئے۔

ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔جلدی جاؤں گا تو جلدی آؤں گا کیونکہ واپس آ کے مجھے تمہاری نیند کا دشمن بھی بننا ہے

وہ شرارت سے کہتا ہوا اٹھا

اودروازہ اندر سے ٹھیک سے لاک کرو۔

اور جب تک میں نہ آؤں باہر مت نکلنا۔یہاں دور دور تک کوئی نہیں آتا جاتا۔

خیال رکھنا اپنا۔میرے لئے۔۔محبت سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولا اور باہر نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد روح نے پورا گھر دیکھا جو کہ وہ صبح ہی دیکھ چکی تھی۔

گھر کی سیٹنگ ٹھیک نہیں تھی جو کہ اس نے خود اپنی مرضی سے کرنی تھی۔

تھوڑی دیر کے گھومنے پھرنے کے بعد اسے پتہ چلا گھر میں ہر جگہ ہیٹنگ سسٹم لگا ہے

۔جس کی وجہ سے گھر کے اندر سردی نہیں لگتی۔

وہ اب سمجھی تھی۔یارم کے پیچھے دروازہ بند کرنے کے لیے جاتے ہوئے سے اتنی سردی لگ رہی تھی۔

تو اندر آتے ہی اسے سردی کیوں نہیں لگی۔

یہ سچ تھا کہ برف گرتے ہوئے اتنی سردی نہیں محسوس ہوتی تھی لیکن یہ بھی سچ ہے کہ انسان جتنی سردی محسوس کریں اسے اتنی سردی لگتی ہے۔

اور روح سے زیادہ اچھی طرح سے سردی کون محسوس کر سکتا تھا یہ بات یارم بہت زیادہ اچھے طرح سے سمجھ چکا تھا اسی لیے اس نے اس گھر میں اسپیشلی ہیٹنگ سسٹم لگوایا تھا۔

اور اب گھومنے کے بعد وہ ٹی وی کے سامنے آ بیٹھی۔

اور پھر تھوڑی ہی دیر میں بور ہو کے وہ اپنے بیڈ روم میں آئی۔

یارم کی پرفیوم اور سگریٹ کی ملی جلی مہک ابھی تک کمرے میں موجود تھی۔

یارم سگریٹ بہت پیتا تھا۔اور اس چیز سے روح کو کوئی اعتراض نہ تھا۔

کیوں کہ اس کی بہن تانیہ بی امی اور بہنوں سے چھپ چھپا کر سگریٹ پیتی تھی۔

اس کو پتہ ہونے کے باوجود اس نے یہ بات کبھی کسی کو نہ بتائی۔خیر وہ بتا دیتی تو ویسے بھی

کون اس کی سنتا۔

وہ یہی سب سوچتے ہوئے آ کر بیڈ پر لیٹ گئی۔

وہ اب بھی اپنی آج کی اور کل کی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی کتنا کچھ بدل چکا تھا یہاں آ کے۔

کتنی الگ ہو چکی تھی اس کی زندگی۔ پاکستان میں تو اسے خود کے لیے سوچنے کو بھی وقت نہ ملتا تھا۔ وہاں کون تھا اس کی پرواہ کرنے والا۔ اس کو پوچھنے والا۔ وہ دن رات کام کرتی تھی کوئی نہیں تھا جو اس کے بیمار ہونے پر اسے ڈاکٹر کے پاس لے کے جاتا ڈاکٹر کے پاس لے کے جانا تو دور کوئی اسے دوائی تک نہیں لا کے دیتا تھا۔

سب کے کھانے کے بعد اگر کھانا ختم ہو جاتا اور اس کے لیے کچھ نہ بچتا تو کوئی اس سے یہ نہیں پوچھتا تھا کہ تم نے رات میں کھانا کھایا یا نہیں۔

اور یہاں کوئی تھا۔ جو اس کی ذرا سی بات بھی کتنے غور سے سنتا تھا۔ اس کی پرواہ کرتا تھا ۔اس کے کھانا نہ کھانے پر سو بار پوچھتا تھا۔

کتنی بدل چکی تھی اس کی زندگی۔ یارم اس سے محبت نہیں عشق کرتا تھا اور اس عشق پر وہ ایمان لے آئی تھی۔

سوچتے سوچتے نہ جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی

آنکھ کھلی تو باہر تھوڑا تھوڑا اندھیرا چھا چکا تھا وقت دیکھا تو شام کے تین بج رہے تھے۔

یارم ابھی تک نہیں آئے۔

یہ کہاں رہ گئے وہ سوچتے ہوئے اٹھی اور کھڑکی کا پردہ ہٹایا۔

دور سڑک پر ایک آدمی چلتے ہوا جا رہا تھا۔اس نے کمبل نما شال سے خود کو ڈھکا ہوا تھا۔یا

شاید اس نے کوئی جیکٹ پہن رکھا تھا ہڈی والا دور سے سمجھ نہیں آ رہا تھا

یارم نے تو کہا تھا یہاں کوئی بھی آتا جاتا نہیں۔یارم نے بتایا تھا کہ یہاں دور دور تک نہ کوئی

بازار ہے اور نہ ہی کوئی گھر۔

تو پھر کیا آدمی کون تھا۔

کہیں کوئی رستہ تو نہیں بھول گیا۔

سوچتے ہوئے پردہ برابر کیا اور واپس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

تھوڑی دن میں آدمی کو بلا کر واپس نیچے آ گئی۔

یارم اب تک نہیں آئے۔فون بھی نہیں لائے اپنا ورنہ پوچھ لیتی۔

چلو ٹی وی دیکھتی ہوں۔اس نے سوچا اور ایک بار پھر سے ٹی وی آن کر کے بیٹھ گئی۔

یارم کو گئے ہوئے تقریباً ڈھائی گھنٹے ہو چکے تھے۔ہوٹل یہاں سے بہت فاصلے پر تھا۔

اس سے تو بہتر تھا ساتھ ہی چلی جاتی۔وہ سوچتے ہوئے ایک پر پھر سے ٹی وی بند کر کے

کمرے میں آ گئی۔

یہاں کھانا بنانے کا کوئی سامان موجود نہ تھا۔

ورنہ وہی بنا لیتی۔

یارم نے جانے سے پہلے اسے بریڈ کھلا کر چائے پلائی تھی

اور اب اسے ہلکی ہلکی بھوک بھی محسوس ہو رہی تھی

کمرے میں آنے کے بعد اس نے ایک بار پھر سے یارم کے انتظار میں سڑک دیکھنے کے

لئے پردہ ہٹایا۔

تو دیکھا وہ آدمی ابھی بھی وہیں اسی جگہ کھڑا ہے۔

باہر برف گرنا شروع ہو چکی تھی۔اور وہ آدمی ابھی تک وہی کھڑا تھا۔

یا اللہ یہ کیسا آدمی ہے اس طرح سے برف میں کھڑا ہے۔

یقیناً یہ آدمی راستہ بھول کے اس طرف آ گیا ہے۔

شاید اب کسی گاڑی یا لفٹ کا انتظار کر رہا ہو گا۔

مجھے اس کی مدد کرنی چاہیے لیکن یہ تو میری زبان سمجھتا ہی نہیں میں اسے کیسے بتاؤں گی کہ

وہ غلط جگہ آیا ہے۔

اف جیسے بھی بتاؤں لیکن میرا فرض بنتا ہے کہ میں اسے صحیح راستہ دکھاؤں۔

روح نے سوچتے ہوئے اپنی شال کو ٹھیک سے سر پر لیا۔

اور گھر سے باہر نکل آئی۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس آدمی کی طرف بڑھنے لگی۔

لیکن پاس آنے پر اسے عجیب سا احساس ہونے لگا۔

اسے لگا جس کے پاس وہ جا رہی ہے وہ انسان نہیں بلکہ کوئی اور چیز ہے۔

لیکن اب وہ اس کے بہت قریب آ چکی تھی۔اور اس کی سوچ بالکل ٹھیک تھی۔وہ انسان

نہیں بلکہ کوئی اور مخلوق تھی۔

وہ چیز روح کی موجودگی کو محسوس کر چکی تھی۔

روح نے اپنے قدموں ہی روک لیے۔چیز پلٹ کر کی طرح دیکھنے لگی۔

اور اسے دیکھتے ہی روح کی چیخ نکلی۔یارم نے بالکل ٹھیک کہا تھا یہاں پے خوفناک اور

خطرناک ترین جانور ہے

نہ جانے انسان نما دکھنے والی یہ کونسی چیز تھی۔ جس کے ہاتھ میں کسی جانور کا ایک چھوٹا سا

بچہ اور منہ خون سے لت پت تھا۔

اور اب اس کا اگلا شکار روح تھی

خطرناک ترین جانور جس کے منہ اور ہاتھوں پر خون لگا تھا اس نے کسی چھوٹے سے جانور

کے جسم کا کوئی حصہ اپنے ہاتھوں میں لیا ہوا تھا۔

اس کا پورا جسم سفید تھا پیچھے سے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی آدمی لمبا سا جمپر پہن کے کھڑا ہے

۔

لیکن پاس آنے کے بعد پتہ چلا کہ یہ کوئی آدمی نہیں بلکہ ایک جانور ہے

اس کا قد کسی عام آدمی کی طرح تھا۔ مگر جسمانی لحاظ سے کافی موٹا تھا۔

اور بالکل عام آدمیوں کی طرح دو پیروں پر چل رہا تھا

شکل خطرناک ترین سوور جیسی تھی۔

روح کی تو جیسے سانس ہی تھمنے لگی۔

وہ خطرناک جانور تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

روح کو لگا کہ جیسے وہ اپنی آخری سانسوں کے بہت قریب ہے۔بس کچھ ہی دیر میں اس کی زندگی ختم ہونے والی ہے

وہ خطرناک ترین جانور اس کی طرف بڑھنے لگا تھا۔اور اب کچھ ہی لمحوں میں اس پر حملہ کرنے والا تھا۔

وہ چیخ مارتی جیسے ہی پیچھے کی طرف بھاگنے لگی۔

کوئی اس کے اوپر سے چھلانگ لگاتا اس خطرناک جانور اور روح کے بیچ آرکا۔

اور اپنے ہاتھ میں رکھی ہوئی کوئی چیز جانور کی گردن کے اندر گھسادی

یارم۔۔۔ببھاگیں۔۔۔۔یہاں سے۔۔۔۔۔چلے یارم۔۔پلیز چلے۔۔۔یہاں سے ۔روح کہتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کی طرف کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی۔

لیکن روح کے لئے سمجھنا مشکل تھا کہ وہ جانور ابھی تک پیچھے کیوں کھڑا ہے ان پر حملہ کیوں نہیں کر رہا۔

روح نے جب اسے کھینچنے کی کوشش کی تو جانور بھی ساتھ قدم اٹھا رہا تھا۔

چلے یہاں سے ورنہ۔

اندر جاو روح۔وہ بنا کسی ڈر کے بولا۔

لیکن روح نے اسے کھینچنا نہ چھوڑا۔جب روح نے یارم کے ہاتھ پر خون لگا دیکھا۔

وہ خون یارم کا نہیں بلکہ اس خطرناک جانور کا تھا۔یارم کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جو اس جانور کے گردن کے اندر تھی۔

اور گردن سے نکلتا ہوا خوں یارم کے ہاتھ پر گر رہا تھا

یارم نے ایک جھٹکے سے وہ چیز اس کی گردن سے نکال کر جانور کو دھکا مارا۔

وہ دور جا کر زمین پر گرا۔خون تیزی سے اس کی گردن سے نکل رہا تھا۔

یارم۔۔۔۔چلیں۔۔۔یہاں سے۔روح نے سہمے ہوئے انداز میں کہا۔

نہیں یہ زندہ ہے۔جب تک میں اسے مار نا دوں نہیں جاؤں گا۔

یارم نے ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑایا اور پھر سے اس جانور کی طرف بڑھا۔

اور پھر اس کے قریب بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا وہ درد سے تڑپ رہا تھا۔

یارم چھوڑیے اسے چلے یہاں سے۔روح نے اونچی آواز سے کہا۔

جبکہ یارم اگلے ہی لمحے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز اس کی گردن پر زور زور سے مارنے لگا۔

جانور عجیب و غریب آوازیں نکال رہا تھا۔

جس سے روح اور زیادہ ڈر رہی تھی۔

یارم بس کریں وہ مر چکا ہے۔

گیارہ سے بارہ بار چاقو اس کے جسم کے اندر گھسانے کے بعد بھی یارم کو چین نہ ملا تھا۔

نہیں روح ابھی بھی زندہ ہے۔ عجیب جنونی انداز میں بولا اور ایک بار پھر سے اپنی کاروائی شروع کر دی

یارم بس کر دیں وہ ویسے بھی مر جائے گا۔

روح نے ایک بار پھر سے اس کے قریب آ کر کہا

نہیں اسے مارنے کا حق صرف مجھے ہے۔اس کی ہمت کیسے ہوئی تم پر حملہ کرنے کی۔یہ تمہیں مجھ سے دور لے کے جانے والا تھا۔یہ تمہیں مار دینے والا تھا روح یہ میرا مجرم ہے ۔میں اسے ایسے نہیں چھوڑوں گا

وہ دیوانوں کی طرح کہتا ایک بار پھر سے چاقو جانور کے جسم کے اندر باہر کرنا شروع کر چکا تھا۔

جیب انداز تھا اب روح کو اس سے ڈر لگنے لگا تھا وہ کیسے کسی کی اتنی بے دردی سے جان لے سکتا ہے۔

وہ اس سے کچھ فاصلے پر اسے دیکھنے لگی۔

اس کے نس نس میں یارم کا ڈر گردش کر رہا تھا

جانور کے جسم سے ہر قسم کی حرکت ختم ہو چکی تھی یقیناً وہ مر چکا تھا لیکن یارم اب تک اسے مارے جا رہا تھا

وہ ہمت کر کے اٹھی اور اس کے پاس آئی

یارم۔۔۔اب۔۔۔تو مر گیا۔۔۔۔اب بس۔۔۔کر دیں۔۔۔

روح ڈرتے ہوئے اس کے قریب آ کر بولی۔

مگر یارم اس کی بات سن کہاں رہا تھا اس نے تو اپنی کاروائی اب تک جاری رکھی تھی۔

وہ مسلسل چاقو جانور کو مارے جا رہا تھا۔

کہتے ہیں کسی مردہ جسم کے اندر سے چاقو نکالنے کے لئے بہت ہمت چاہیے۔نہ جانے یہ

ہمت یارم کہاں سے لا رہا تھا۔

لیکن اس نے یہ کام ابھی تک روکا نہیں تھا۔

مزید یہ سب کچھ دیکھنا روح کے بس سے باہر تھا جانور مکمل طور پر ہو خون سے لت پت اور

اس کا خون پوری طرح سے برف پر گرا ہوا تھا۔وہ دیوانہ وار ایسے مارے جا رہا تھا

روح کو اس کی دیوانگی سے عجیب خوف آنے لگا۔

روح وہاں سے اٹھی اور اپنے گھر کی طرف بھاگ گئی۔

یارم نے اسے دور جاتے ہوئے دیکھا۔

اور ایک بار پھر سے دیوانوں کی طرح اور زیادہ غصے سے اسے مارنے لگا۔

تم میری روح کو مارنے آئے تھے

۔میری روح کو مجھ سے دور کرنا چاہتے تھے

۔دیکھو کیا انجام ہوا تمہارا۔

کوئی بھی میری روح کو مجھ سے دور کرے گا میں اس کا ایسا ہی حال کروں گا۔

روح بس صرف میری ہے۔صرف میری سنا تم نے۔وہ چلاتے ہوئے کہہ رہا تھا اور اپنا کام

جاری رکھا

وہ تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا تو اس کے پورے کپڑے خون سے بھرے ہوئے تھے۔

روح زمین پر بیٹھی مسلسل رو رہی تھی۔

وہ اس کا ڈر سمجھ کر اس کے قریب آیا۔

اسے روح پر اس طرح سے باہر نکلنے پر بہت غصہ آ رہا تھا لیکن یہ وقت غصہ نکالنے کا نہیں تھا بلکہ روح کو اس ڈر سے باہر نکالنے کا تھا

تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے روح میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔

کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔

اپنے ہاتھ سے بہتا خون صاف کرتے ہوئے یارم اس کی طرف بڑھا۔

جو بری طرح سے ڈری سہمی ہوئی تھی۔

یارم۔۔۔آپ۔۔۔۔نے۔۔۔اسے۔۔یارم۔۔۔آآآپ۔۔۔اااایسا۔۔۔۔۔کیسے کر۔۔۔سکتے۔۔۔ہیں۔روح نے سہمے ہوئے انداز میں یارم کا ہاتھ اپنے سے دور ہٹانے کی

کوشش کی۔

روح میں ایسا نہیں کرتا تو وہ تمہیں مار ڈالتا۔

لیکن اب تمہیں گھبرانے یا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ جانور اب تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تمہیں اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے

مجھے۔۔۔اس۔۔۔جانور سے۔۔۔ڈڈڈر نہیں۔۔۔۔۔لگ رہا یارم۔۔۔مجھے آپ سے

ڈڈررر۔۔۔۔لگ رہا ہے۔

یارم۔۔۔آپ کو اندازہ۔۔۔۔۔ بھی ہے آپ نے۔۔۔۔۔کیا کیا ہے۔۔۔۔۔اس

کے۔۔۔ساتھ۔

پلیز میرے پاس مت آئیں پلیز مجھ سے دور رہیں روح کہتی ہوئی تیزی سے سیڑھیاں

چڑھ کر اندر سے دروازہ بند کر چکی تھی

تمھیں مجھ سے لگ ڈر رہا ہے روح مجھ سے اپنے یارم سے۔

دیوانہ وار اپنے ہاتھ میں لگا خون دیکھتا اور پھر دروازے کی طرف جو اندر سے بند تھا۔

اپنا سارا غصہ وہ جانور پر نکال کے آیا تھا۔

اس لیے روح پر غصہ نکال کر اسے مزید ڈرا نہیں سکتا تھا۔

مجھے یہ سب کچھ روح کے سامنے نہیں کرنا چاہیے تھا۔روح کو وہاں سے بھیج کر مجھے اس جانور کو مارنا تھا۔

لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔

آج نہیں تو کل تو تمہیں سب کچھ پتہ چل ہی جائے گا نہ۔

تمہیں ویسے بھی تو سب کچھ پتہ چل جائے گا تو پھر کیا ہر بار ایسے ڈرتی رہو گی تم۔

تمہیں سمجھنا ہو گا۔

تمہیں سمجھنا ہو گا کہ میں ایسا ہی ہوں۔۔۔اور ہمیشہ ایسا ہی رہوں گا۔اور اگر تم ایسے ہی ڈرتی رہو گی۔تو کیسے گزارا ہو گا ہمارا

آج جانور کی موت پر تم اتنی اداس ہو رہی ہو اور جب کل تم میرے ہاتھوں کہیں لوگ مرتے دیکھو گی تب تمہارا کیا حال ہو گا۔

تمہیں اس سب کے لئے تیار رہنا ہو گا۔۔۔

لیکن اگر تو مجھ سے دور ہو گی تو نہیں میں تمہیں مجھ سے دور نہیں جانے دوں گا۔

نہیں میں تمہیں یہ سب کچھ نہیں بتاؤں گا۔

پھر بھی پتہ چل گیا تو۔تو میں تمہیں کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔

فی الحال سب کچھ ٹھیک ہیں سب کچھ نورمل ہے تمہیں کچھ بھی نہیں پتا اور میں کچھ بھی پتا نہیں چلے دوں گا۔

اپنے آپ کو ریلیکس کرتے ہوئے بولا

لیکن ایک عجیب سی وحشت تھی جو اندر تک جا چکی تھی۔

وہ صرف ایک جانور تھا جو روح جان لے سکتا تھا

وہ ابھی تک نیچے صوفے پر بیٹھا اپنے کمرے کا بند دروازہ دیکھ رہا تھا۔

وہ اٹھا اور باہر گاڑی سے آ کر اپنا سامان نکالا۔

اس نے آج روح کے لئے بہت ساری شاپنگ کی تھی جس کی وجہ سے اسے اتنا وقت لگ گیا۔

وہ سارا سامان لے کر اندر آیا اور وہاں سے اپنے لئے ایک سوٹ نکال کر اپنے گندے خون آلود کپڑے اتارے

باتھ لے کر فریش ہوا۔

تاکہ جسم سے اس گندے جانور کے جسم کے خون کی بدبو ختم ہو

اب اس کا ارادہ روح کو منانے کا تھا۔ مجھ سے روٹھ کر گئی تھی۔

لیکن یارم فرق نہیں کر پایا تھا کہ وہ اس سے روٹھ کر نہیں بلکہ ڈر کر دور ہوئی ہے

یارم نے سب سے پہلے کچن میں آ کر کھانا نکالا جو کہ وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔

اسے پتہ تھا اب تک تو روح کو بہت سخت بھوک لگی ہو گی۔

صبح بھی بہت ہلکا پھلکا ناشتہ کیا تھا اس نے

کمرے تک آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔

دروازہ پہلے سے ہی کھلا ہوا تھا۔ یعنی کہ جو تب سے یارم سمجھ رہا تھا کہ وہ اس سے ناراض

ہے اندر سے دروازہ لاک کر کے بیٹھی ہے وہ اس کی غلط فہمی تھی

وہ اندر آیا تو وہ بیڈ کے پاس زمین پر بیٹھی اپنے گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھے گھٹنوں پر سر

رکھیے شاید رو رہی تھی۔

وہ اس کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔

روح۔ میں جانتا ہوں میری جان آج جو کچھ بھی ہوا ہے وہ بہت غلط تھا۔

میں بھی ڈر گیا تھا لیکن اس جانور سے نہیں تمہیں کھونے سے۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے

کہ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں۔

ادھر دیکھو میری طرف روح اس نے روح کو اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔

جو غصے سے دوبارہ منہ پھیر گئی

تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہے میرا۔

اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو کیا ہوتا میرا میں تو جیتے جی مر جاتا نہ

یار م پلیز ایسی باتیں مت کریں۔

وہ جو اس سے منہ پھیرے دوسری طرف دیکھ رہی تھی اس کے ایسا بولنے پر تڑپ کر اس کی طرف ہوئی

تو پھر کیا کروں روح۔ میں اپنی زندگی تمہارے بغیر سوچ بھی نہیں سکتا۔ اور تمہیں کس نے کہا تھا باہر جانے کے لئے ہاں منع کر کے گیا تھا پھر کیوں گئی تم باہر۔ وہ اس سے پوچھنے لگا۔

یار م مجھے لگا باہر کوئی آدمی ہے شاید اس طرف راستہ بھٹک گیا ہے میں تو صرف اسے راستہ بتانے جا رہی تھی۔ وہ معصومیت سے سوں سوں کرتی بولی

تمہیں ایک خطرناک جانور کوئی آدمی لگ رہا تھا یار م کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اتنی بے وقوف ہے۔

پیچھے سے تو آدمی ہی لگ رہا تھا۔نہ جانے وہ کون سی مخلوق تھی اور تو اور وہ دو پیروں پہ چل رہی تھی جانور تو چار پیروں پہ چلتے ہیں نہ۔اس کی سوں سوں اب بھی جاری تھی جس پر یارم کے ڈمپل نمایاں ہوئے جو وہ جلدی سے چھپا گیا یہ نہ ہو کہ روح بُرا منا جائے۔ ویسے تمہیں خود یہاں کا راستہ پتہ ہے جو اس بے چارے آدمی میرا مطلب ہے اس دو پیر والے جانور کو بتانے جا رہی تھی۔

یا انسانیت کے جوش میں یہ بات سوچی ہی نہیں یارم اب اس کی کلاس لے رہا تھا۔

یہ بات میں نے واقعی اس وقت نہیں سوچی تھی اس نے شرمندگی سے اپنی غلطی قبول کی ۔

اب بھی ڈر لگ رہا ہے وہ اس کے قریب بازو کا گھیرا بناتے ہوئے بولا۔

یارم آپ نے اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا۔مجھے اس سے زیادہ آپ سے ڈر لگ رہا تھا آپ کر کیا رہے تھے یارم آپ کو ہو کیا گیا تھا اس وقت

کو پتا ہے اس وقت آپ میرے یارم بالکل نہیں لگ رہے تھے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی اور انسان ہے

وہ جو اس کے غصے اور بے رحمی کی وجہ سے اس سے دور ہوئی تھی اس میں اپنا پرانا یارم دیکھ

کر پھر سے اس کے قریب آ گئی اور اس کے سینے پے سر رکھے پوچھنے لگی۔

تم نہیں جانتی روح وہ بہت خطرناک جانور تھا۔ تمہاری سوچ سے زیادہ خطرناک۔

اگر میں اسے ٹھیک سے نہیں مارتا تو وہ ہمارے لیے مزید خطرناک ہو سکتا تھا۔ وہ اسے پیار سے اپنی باتوں میں پھسلا رہا تھا۔

تمہیں پتا ہے۔ وہ ایک برفانی سوور تھا۔ وہ انسانوں کی طرح اس لئے چلتا ہے کیونکہ اس کے کمر کی ہڈی بالکل سیدھی ہوتی ہے۔

انسانوں کی طرح۔ لیکن مجھے یہ بات سمجھاو کہ تمہیں وہ انسان کیوں لگا۔

مطلب تمہیں کیسے لگا کہ وہ انسان ہے۔ یارم اپنی ہنسی چھپائے پوچھنے لگا۔

آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں روح نے روٹھتے ہوئے کہا

بالکل نہیں میری جان میں تو بس پوچھ رہا ہوں اتنا خطرناک جانور جو پیچھے سے بھی اتنا برا لگتا ہے۔

یارم کو اپنی ہنسی رکنا مشکل لگ رہا تھا ضبط سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا

وہ بُرا نہیں لگ رہا تھا مجھے لگا اس نے کوئی جمپر پہنا ہوا ہے جیسے عام انسان پہن کے چلتے ہیں۔ اب وہاں ہوٹل میں کتنے لوگ تھے جو اس طرح

کے جیکٹ پہنے ہوئے تھے ۔مجھے لگا اس نے سردی سے بچنے کے لئے اس

طرح سے اپنے آپ کو ڈریساپ کیا ہوا ہے۔

روح نے اس کی بات کاٹتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

اور کب سے اپنی ہنسی روکے یارم کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا مزید اپنا قہقہ روک نہ سکا

اچھا دفع کرو اسے جو ہونا تھا ہو چکا ہے اب کھانا کھاؤ۔

وہ ہنستے ہوئے سے کھانے کی طرف متوجہ کرنے لگا۔

سفر کی وجہ سے یارم کافی تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

وہ روح کے لئے کافی ساری شاپنگ کر کے لایا تھا۔

روح کو ان میں سے بھی کم ہی چیزیں پسند آئی تھی۔

چیزیں دیکھتے ہوئے سے ایک بار پھر سے وہی جانور یاد آ گیا

یارم واپس چلتے ہیں مجھے یہاں نہیں رہنا۔وہ اس کے قریب بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

بس پانچ دن اور ہم واپس چلیں گئے یارم نے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کا سر اپنے

سینے پر رکھا۔

نہیں یارم مجھے یہاں نہیں رہنا پلیز واپس چلے ہم یہاں نہیں رہیں گے۔

یارم اس کا ڈر بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہا تھا وہ ابھی تک اس جانور سے ڈری ہوئی تھی یا شاید اس سے۔

اب وہ جانور واپس نہیں آئے گا۔ یارم نے اسے سمجھانے کی کوشش کی

یارم ہم اگلے سال اپنے بچے بھی یہاں نہیں لائیں گے۔ اچانک اس کے کندھے سے سر اٹھا کر معصومیت سے بولی تو یارم مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔

میرا مطلب ہے کتنی خطرناک جگہ ہے یہ۔ اس نے یارم کے مسکراہٹ کو دیکھے بنا دوبارہ اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا۔

ہمارے بچے ڈر جائیں گے۔

روح کا انداز بالکل کسی بوڑھی ماں کی طرح تھا جو اپنے بچوں کی حفاظت کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے۔

او کے جان ہم یہاں نہیں آئیں گے دوبارہ۔ آخر ہمارے بچوں کا سوال ہے۔ یارم کے ڈمپل گہرے ہو رہے تھے

یارم کے کہنے پر روح نے اس کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھی پھر شرما کر اس کے سینے میں

سر چھپا گئی

میرا وہ مطلب نہیں تھا وہ ممنائی۔

یارم آپ کے ہاتھ میں دوپہر میں وہ جو چھڑی تھی وہ کہاں ہے۔روح کے سوال پر وہ اسے دیکھنے لگا

میرے پاس ہی ہے تم کیوں پوچھ رہی ہو۔

میں نے ویسی ہی چھڑی کسی اور کے پاس بھی دیکھی ہے پتہ نہیں کس کے پاس۔

دکھائیں مجھے وہ میں یاد کرنے کی کوشش کروں۔

چھوڑو یار تم نے کس کے پاس دیکھ لی فی الحال میرے بارے میں سوچو۔

یارم نے اسے اپنے مزید قریب کرتے ہوئے کہا اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی ہو اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا

اس وقت وہ صرف اپنے اور روح کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا کسی چھری یا چاقو کے بارے میں نہیں

رات کا نا جانے کون سا پہر تھا روح کی آنکھ کھل گئی۔

یارم اس کے ساتھ گہری نیند میں تھا۔

نیند میں بھی اس نے روح کے گرد اتنا گھیرا بنائے رکھا تھا۔

جیسے کوئی چھوٹا سا بچہ اپنا کوئی عزیز کھلونا اپنے پاس رکھ کر سوتا ہے۔

دوپہر میں بھی وہ کافی دیر تک سوتی رہی

مزید لیٹے رہنا روح کو مشکل لگا۔

اٹھ کر کھڑکی کی طرف آئی دن کا منظر اب بھی اس کے سامنے تھا۔

دن کے بارے میں سوچ کر ایک بار پھر سے خوف نے اس کے گرد حصار بنا لیا

اس جگہ اس نے دوپہر کو وہ انسان نما جانور دیکھا تھا۔

برف کی سفیدی۔اور گھر کے اندر سے سارے لائٹ اون ہونے کی وجہ سے بھی باہر کافی روشنی لگ رہی تھی

اس نے باہر اسی جگہ پر دیکھا جہاں دوپہر کو یارم نے اس جانور کو مارا تھا۔

اس وقت وہاں اسی نسل کے بہت سارے جانور تھے۔اس نے دیکھا کہ وہ سارے جانور وہاں پہ اس مردہ جانور کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔

کوئی کیسے اپنی ہی نسل کو اس طرح سے کھا سکتا ہے۔

یا اللہ آپ کا بہت بہت شکریہ آپ نے ہمیں اس نسل میں سے نہیں بنایا۔

لیکن کیا ہم میں اور ان میں کوئی فرق ہے۔

کیا ہم لائق ہیں اشرف المخلوقات کہلانے کے اللہ نے ہمیں عقل دی ہے شعور دیا ہے۔

صحیح اور غلط کی پہچان دی

۔لیکن آج بھی ایسے لوگ ہیں جو اپنے ہی رشتے داروں کا خون چوس رہے ہیں۔

خون چوسنے کا مطلب یہ نہیں ہے کے وہ ان کے ساتھ کوئی درندگی نما کام کر رہے ہیں۔

بلکہ جس طرح سے وہ ان کی دولت کو ہتھیانے کی کوشش کرتے ہیں ان کی لائف سٹائل

کو اپنا رہے ہیں۔ان کی جگہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے مقام کو چھیننا چاہتے ہیں

ہاں کوئی فرق نہیں ہے ان میں اور ہم میں۔

ہماری اس عقل اور شعور رکھنے والی قوم اور انسان نما یہ جانور بالکل ایک جیسے ہیں۔

فرق بس اتنا ہے کہ وہ اپنے جیسی مردہ نسل کو کھاتے ہیں۔

پر ہم انسان زندہ کو ایسے نوچتے ہیں

یارم کے لاکھ کہنے کے باوجود بھی وہ نہ مانی تو یارم واپس چلا آیا۔

اور روح کی ضد کی وجہ سے اس وقت وہ دونوں ایئرپورٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

یارم اس سے آگے پیچھے کی باتیں کر رہا تھا جب کہ روح کا دھیان سامنے بیٹھے اس آدمی کی طرف تھا۔

یارم نے دو تین بار اسے نوٹس کیا

روح وہ بہت ہینڈسم ہے کیا۔۔۔؟

یارم نے جل کر پوچھا۔

کون۔۔۔؟روح نے کہا

وہ آدمی جسے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی ہو۔یارم نے دانت پیس کر کہا تھا۔

مجھے کیا پتا ہو گا پیارا میں تو اس کی گود میں بیٹھے ڈوگی کو دیکھ رہی ہوں

۔دیکھیں نا کتنا پیارا ہے کیوٹ سا۔آپ تو کہتے تھے کہ اس ملک میں لوگ جانور نہیں پالتے

روح نے یارم کا دھیان چھوٹے سے کتے کی طرف کیا۔

روح یہ ایئرپورٹ ہے یہاں پر دنیا کے بہت سارے لوگ ہیں اور یہ کتا اگر اس آدمی کا ہے بھی تو یہ اس ملک کا نہیں ہے اور وہ چھوٹا اور پیارا سا نہیں ہے۔بہت تیز ذہین قسم کی نسل

ہے یہ۔

یہ صرف دیکھنے میں چھوٹے ہوتے ہیں۔اور وہ جتنا کیوٹ سا لگ رہا ہے نہ بالکل بھی کیوٹ نہیں بہت خطرناک ہے۔

یہ صرف اپنے مالک سے وفادار ہوتے ہیں۔

یارم نے تفصیل سے بتایا مگر روح کا اس کی طرف پسندگی سے دیکھنا۔

اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا

۔روح کے پیار پر صرف اس کا حق تھا چاہے وہ چھوٹا سا جانور ہی کیوں نہ ہو۔

یارم پلیز جائے نا اس آدمی سے پوچھیں کیا وہ ڈوگی ہمیں دے گا۔

روح دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا میں کسی آدمی سے اس کا پالتو جانور کیوں مانگنے لگا۔یارم نے انکار کرتے ہوئے کہا

یارم آپ تو کہتے تھے کہ آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں روح کو اچانک ہی اس کا پیار یاد آ گیا۔

روح میری جان میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں مگر اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ میں لوگوں سے ان کے کتے مانگتا پھروں گا۔

اور تمہیں کیا لگتا ہے وہ آدمی وہ کتا ہنسی خوشی تمہیں دے دے گا۔بیچارے نے بہت محنت سے پالا ہو گا اسے۔

یارم نے بات ختم کرنا چاہی۔

کہاں پالا ہے اتنا چھوٹا تو ہے وہ پالوں گی میں اگر آپ اس کو یہاں لے آئیں گے تو۔

ایک بار پوچھنے میں کیا حرج ہے آپ میرے لیے لپسٹک نہیں لائے تھے۔روح کو اچانک ہی یاد آ گیا کہ شاپنگ کی چیزوں کے بیچ میں لپسٹک نہیں تھی۔

روح اب منہ پھیلا کر بیٹھ گئی تو یارم کو مجبوراً اٹھنا پڑا

اس کو آ جاتا دیکھ کر ایکسائٹمنٹ سے چہرہ اس کی طرف کیا بیسٹ آف لک دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے دکھاتے ہوئے کہا

پلیز اس آدمی کو منا کر ڈو گی لے آیئے گا

یارم نے ایک نظر اپنی بے وقوف بیوی کو دیکھا اور پھر اٹھ کر اس آدمی کی طرف چل دیا

اب دبئی کا ڈان لوگوں سے کتے مانگتا پھرے گا۔

Can i talk to you sir

یارم نے آدمی کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا

Oh yes..What do you want to say

آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس کے لب و لہجے سے لگ رہا تھا کہ وہ اردو میں بات کر سکتا ہے۔

My wife has liked your dog so much and now she is insisting that I get her this dog

آدمی نے پہلے مسکراتے ہوئے اس کی بات سنی لیکن بات مکمل ہونے کے بعد اس کی مسکراہٹ بھی ختم ہو گئی۔

No sir this dog is my pet i don't want to give it It's like my children to me .It's been ۔im sorry with me for a long time .

آدمی نے انکار کرتے ہوئے کہا

See, I want this dog, you can take whatever you

want at any cost, I will give you as much money as you want. My wife has very fondly asked me and Can not avoid any of his things, this dog as her choice and she should get it. I love my wife dearly .

یارم اب بھی اسے منانے کی کوشش کر رہا تھا۔ جبکہ اس کا دل چاہ رہا تھا اپنی پیچھے کی جیب سے بلیڈ نکال کر اس کی گردن کاٹے اور وہ کتا روح کو دے دے۔

You can ask me anything in the world instead I'm ready to give you anything . I am willing ۔ to give you 25000 Drhum for this dog . I think this price is enough for this Dog.

آدمی بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا۔

تمہارے انڈین کرنسی میں یہ ایک کروڑ سے اوپر ہو گا۔

یارم نے اس کے ہاتھ میں اس کا کارڈ دیکھتے ہوئے کہا جہاں راکیش ملہوترا لکھا تھا۔

تمہارا دماغ خراب ہے تم ایک چھوٹے سے کتے کے لیے اتنے پیسے دینے کو تیار ہو۔

آدمی بھی اب اس سے اسی کی زبان میں بات کرنے لگا۔

ہاں میں تمہیں اس کتے کے لئے تمہاری منہ مانگی رقم دینے کو تیار ہوں اگر یہ کم ہے تو اور دینے کو تیار ہوں۔

مجھے میری بیوی کو یہ کتا تحفے میں دینا ہے۔

یارم نے اس کی گود میں کتا دیکھتے ہوئے کہا۔

تمہیں پتہ ہے مجھے اس دنیا میں بس یہی ایک جانور اچھا نہیں لگتا لیکن میری بیوی کو یہ بہت پسند آیا ہے۔

تم یہ مجھے دے دو بدلے میں اپنی زندگی سنوار لو۔

If this is a golden chance for you, you can change your life۔

یارم نے بات ختم کرنا چاہی

موقعے سے فائدہ اٹھانا چاہیے یارم نے سوچتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

میں 30 ہزار درہم لونگا۔ وہ کافی دیر سوچنے کے بعد بولا تو یارم کی ڈمپل نمایاں ہوئے۔

تمہیں تو کہا موقع کا فائدہ اٹھانا چاہیے اس کو ہنستا دیکھ کر وہ آدمی جلدی سے بولا۔

ہاں بالکل کیوں نہیں۔یارم نے اپنی جیب سے چیک بک نکالتے ہوئے کہا۔

تھینک یو سو مچ۔

تمہاری وجہ سے میری بیوی مجھ سے ناراض نہیں ہو گی۔یارم نے چیک سائن کرتے ہوئے کہا۔

یا تو تمہارے پاس پیسہ بہت ہے

یا تم تو اپنی بیوی سے بہت پیار کرتے ہو۔

آدمی نے چیک تھامتے ہوئے کہا۔

اگر تم سیدھے طریقے سے میرا مطلب ہے پیسے لے کر یہ کتا مجھے نہیں دیتے تو میں تمہیں مار کر لے جاتا۔

اب تم خود ہی اندازہ لگا لو کہ میں اپنی بیوی سے کتنا پیار کرتا ہوں۔یارم کتے کی رسی پکڑ کر اسے کھینچتا ہوا اپنے ساتھ لے گیا۔

مجھے پتا تھا آپ اسے لے آئیں گے۔یہ کتنا پیارا ہے۔

روح نے اس آدمی کی طرح اسے اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے کہا۔

روح اسے نیچے کرو کیا کر رہی ہو تم۔نیچے کر اسے زہر لگتی ہیں مجھے یہ حرکتیں۔

کیوں زہر لگتی ہیں اتنا پیارا سا تو ہے۔

میں اسے یہی بٹھوں گی اپنے ساتھ روح نے اس کے ساتھ کھیلتے ہوئے کہا۔

رؤح یہ وہاں جائے گا جہاں باقی لوگوں کے جانور بیٹھے گے۔

اسے اس طرح سے اپنی گود میں بٹھانا لاؤڈ نہیں ہے۔

یہ وہاں اکیلے ڈر جائے گا نا۔

روح نے معصومیت سے کہا۔

بے بی یہ ڈوگ ہے یہ نہیں رہے گا۔ڈوگ بہت بہادر ہوتے ہیں۔تم بے فکر ہو کر اسے

ایئر ہوسٹس کے حوالے کر دو۔

یارم نے اس کی بات سنی بغیر پاس کھڑے لڑکی کو اشارہ کیا۔

جو فورا اس کے اشارے کی تکمیل کرتے ہوئے کتا اس کی گود سے اٹھا کر لے گئی۔

یارم وہ ایسی کیسی مجھ سے پوچھے بغیر لے گئی اسے بلائیں واپس۔روح ضدی انداز میں کہا۔

بے بی اب کیا ہم ایک کتے کے لیے لڑیں گے یہاں پے۔یارم نے اسے دیکھتے ہوئے

سمجھانے کی کوشش کی۔

اسے بار بار کتامت کہیں وہ میرا شونو ہے۔روح نے منہ بنا کر کہا۔

وابے بی نام بھی رکھ لیا ہے اتنا جلدی شونو۔یارم نے ہنستے ہوئے کتے کا نام دہرایا۔

یارم اپنے اس آدمی کو کیسے منایا شونو کے لئے۔تھوڑی دیر کے بعد روح سب کچھ بھول بلا کر اس سے پوچھنے لگی۔

پیسا سب کو منا لیتا ہے بے بی۔یارم نے بس اتنا ہی کہا۔

یارم آپ کو شونو کے لیے پیسے دینے پڑے۔

میری وجہ سے آپ کے پیسے ضائع ہو گئے کسی اہم کام میں آجاتے۔روح اداسی سے بولی۔

یارم کے لیے روح سے زیادہ اہم اور کچھ بھی نہیں ہے اپنی جان بھی نہیں۔یارم نے اس کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے ہوئے کہا۔

پھر بھی بہت زیادہ پیسے لیے ہونگے اس نے۔کتنے پیسے لیے اس نے۔

تیس ہزار۔

تیس ہزار یارم آپ نے اتنے پیسے کیوں دیے اسے۔اس نے سمجھ کر رکھا ہے بہت امیر ہیں ہم۔ایک بار مجھے مل جائے جان سے مار دوں گی اسے۔ایک چھوٹے سے پپی کی قیمت

تیس ہزار روپے۔حد ہو گئی تیس ہزار میں تو مہینے کا راشن آ جاتا ہے گھر میں۔

روح نے پریشانی سے کہا جبکہ یارم شکر منا رہا تھا کہ اس نے تسی ہزار درہم نہیں کہا

وہ اس وقت دبئی ایئر پورٹ پر تھے خضر پہلے ہی ان کا انتظار کر رہا تھا۔

یارم وہ لوگ اپنے آپ ہی ہمیں شونو کو واپس کر دیں گے یا ہمیں پوچھنا پڑے گا۔

ساڈے گیارہ گھنٹے کے اس سفر میں روح نے اگر اس سے کوئی بات کی تھی تو وہ اس کے

شونو کے بارے میں ہی تھی۔

وہ اپنے آپ ہی واپس دے دیں گے۔

یارم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے کہا۔

یارم شونو کہاں رہے گا ہمارے ساتھ ہمارے روم میں یا پھر دوسرے روم میں۔اس کے

ساتھ چلتے ہوئے وہ پوچھنے لگی

وہ ہمارے کمرے میں کیوں رہے گا اور وہ دوسرے کمرے میں بھی کیوں رہے گا اب کیا

ہم اسے الگ سے ایک بیڈ روم دیں گے۔یارم حیرانگی سے پوچھ رہا تھا۔

یارم اب ہم اس سے یوں ہی تو نہیں چھوڑ سکتے جانوروں سے پیار کرنا چاہیے۔

اور اوپر سے آپ نے اتنے پیسے دے کر خریدا ہے اس کو۔اس آدمی نے تو ہمیں لوٹ لیا۔

اگر کبھی زندگی میں میرے ہاتھ چڑ گیا نہ تو آپ کے پیسے واپس ضرور نکلواؤں گی۔

اچھی لوٹ مار مچا رکھی ہے ان لوگوں نے۔ تیس ہزار کسی غریب سے پوچھیں تیس ہزار کی کیا اہمیت ہوتی ہے۔

آپ کا بھی اچھا خاصا نقصان ہو گیا۔اب وہ جہاز سے نیچے اترنے لگے تھے۔

روح میرے پاس بہت پیسے ہیں تیس ہزار دے دینے سے میں غریب نہیں ہو جاؤں گا ہاں لیکن تم میرا اثاثہ ہو تمہیں کھو دیا تو غریب ہو جاؤں گا۔

وہ مسکرایا تھا۔ جبکہ اس کی بات پر روح شرمائی تھی۔

آپ بھی نہ یارم کہیں پر بھی شروع ہو جاتے ہیں۔

روح شرماتے ہوئے آگے بڑھی۔

جب کہ یارم نے وہ کتے والی باسکٹ پکڑی۔

اور روح کے پیچھے آیا۔

اس سفر میں سب سے خاص بات یہ ہوئی تھی کہ روح کو ڈر نہیں لگا تھا۔

بس جہاز کے پرواز بڑھتے ہوئے وہ یارم کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی

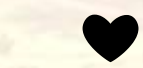

خضر پہلے سے ہی ان کے انتظار میں تھا۔روح نے سے ہاتھ ہلا کر اپنی طرف متوجہ کیا۔

وہ تیزی سے آیا اور ان کے ہاتھ سے پکڑنے لگا۔

ارے نہیں خضر بھائی میں اٹھالوں گی آپ بتائیں کیسے ہیں آپ اور آپ کے گھر میں سب ٹھیک ہے۔۔؟روح نے مسکراتے ہوئے پوچھا

جبکہ اس کی بات پر خضر کے ساتھ یارم کے بھی ہاتھ سست ہوئے تھے۔

میرے گھر والے۔۔۔۔وہ حیرانگی سے بولا

ہاں خضر تمہارے گھر والے۔یارم نے اسے آنکھوں سے اشارہ کیا۔۔

ہاں میرے گھر والے بالکل ٹھیک ٹھاک سب ایک دم فٹ ہیں خضر نے اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے کہا۔

ڈونٹ یو ٹیل می اب اس لڑکی کے لیے ہمیں گھر والے بھی پیدا کرنے ہوں گے۔خضر نے چلتے ہوئے یارم کے کان میں کہا۔

اگر ضرورت پڑی تو ہاں ضرور۔یارم ایک آنکھ دباتے ہوئے مسکرایا۔

واہ اس لڑکی نے تو تمہیں ہنسنا سکھادیا۔خضر کو خوشی ہوئی تھی۔

لوگوں سے مانگنا بھی سکھادیا ہے۔یارم نے کتے والی ٹوکری کی طرف اشارا کیا۔تو خضر بھی

مسکرایا۔

سچ کہتے ہیں اس دنیا میں عورت سے زیادہ چالاک اور کوئی نہیں۔ خضر اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولا۔

سچ ہی کہتے ہوں گے لیکن میری روح تو بہت معصوم ہے۔ یارم کے لہجے میں محبت ہی محبت تھی۔

اللہ تمہیں خوشیاں نصیب کرے۔ اور تم ہمیشہ ایسے ہی رہو خوش اور مطمئن۔ خضر نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

اس خوشگوار تبدیلی سے اسے بھی بہت خوشی ہوئی تھی۔

روح اور شونو کو گھر چھوڑنے کے بعد وہ اپنے افس آیا تھا خضر کے ساتھ۔

اور آتے ہی پہلا تھپڑ شارف کے منہ پر مارا تھا۔

آفس کا ایک ایک کونہ چمکا دینے کے بعد بھی یہاں پر بہت گندا تھا یارم کے حساب سے۔

آدھا گھنٹہ ہے تمہارے پاس مجھے ایک بھی کونے میں ذرا سے دول مٹی نظر آئی تو تمہیں معاف نہیں کروں گا۔

یارم نے جانے سے پہلے اسے صرف صفائی کا کام سونپا تھا۔

اور اب آفس کی حالت دیکھ کا یارم کو یہ اپنی غلطی لگ رہی تھی۔

ہائے کتنے زور سے مارا ظالم نے۔مجھے تو لگا تھا کہ تم ڈیول سر کا بایاں بازو ہو۔اور تم کیا نکلے آفس کے پیون۔ معصومہ نے ادا سے کہتے ہوئے قہقہ لگایا۔

ارے یہ سب کچھ تو یہاں کا کوئی آدمی بھی کر سکتا ہے میں تو یہ سب کچھ اس لئے کر رہا ہوں تاکہ کسی کو بتا سکوں کہ شادی کے بعد ایک بہت اچھا ہسبنڈ ثابت ہو سکتا ہوں ۔شارف نے مسکراتے ہوئے اسے آنکھ ماری۔

ہاہاہا تم عاشق ہی بنو شوہر بنا تمہارے بس میں نہیں۔ معصومہ نے پھر سے طنز کیا۔

ویسے بھی آج کل کے لڑکے صرف عاشقی ہی کر سکتے ہیں۔وہ کہہ کر جانے لگی جب شارف نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

وہی تو کہہ رہا ہوں عاشقی تو سب کر لیتے ہیں ہم کچھ نیا کریں گے چلو شادی کرتے ہیں۔یارم کو پتہ تک نہیں تھا کہ شارف اس ریلیشن شپ میں کافی حد تک آگے بڑھ چکا ہے

یہاں تک کہ شارف یارم سے اپنی شادی کے بارے میں بات کرنا چاہتا تھا۔

لیکن معصومہ تھی جس کا کہنا تھا کہ وہ صرف دوست ہیں اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں۔

دیکھو شارف میں تمہیں پہلے بہت بار بتا چکی ہوں میں یہاں اپنے بابا کی موت کا بدلہ لینے آئی ہوں شادی بیاہ کرنے نہیں۔

اس لئے بار بار ایک ہی بات کر کے مجھے انبیرس مت کرو۔

اس کی بات سن کر شارف اداس ہو گیا۔

اور اس کی اداسی معصومہ کو بھی اچھی نہ لگی تھی۔

دیکھو شارف میں تمہاری فیلنگز کی قدر کرتی ہوں۔ لیکن فی الحال میرا مقصد کچھ اور ہے۔

ٹرائی ٹو انڈرسٹینڈ۔ وہ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالتی وہاں سے چلی گئی۔

اس کا مطلب ہے مجھے ڈیول سے جلد سے جلد بات کرنی ہو گی۔

وہ شارف ہی کیا جسے آسانی سے بات سمجھ آ جائے۔

ہاں بولو کیا خبر ہے انسپیکٹر صارم اپنے گھر میں بیٹھا فون پر بات کر رہا تھا۔

احتیاطاً وہ گھر سے باہر نکل آیا تھا۔ جہاں اس کی بیٹی باہر کھیل رہی تھی

اسے ہی خبر دے دوں۔مجھے کیا ملے گا۔

ڈارلنگ تم چاہتی کیا ہو جو چاہو گی وہ ملے گا میری جان

وہ آواز کافی کم رکھ رہا تھا کہ اس کی بیٹی تک نہ پہنچے۔

اتنا دھیرے کیوں بول رہے ہو اونچی آواز میں بولو نا۔وہ ایک ادا سے بولی تھی۔

ڈارلنگ میں کام کر رہا ہوں نا۔تم بولو نہ میری جان کیا ہوا ہے۔وہ التجا کر رہا تھا۔

جبکہ سارا دھیان اندر تھا۔

اگر عروہ سن لیتی تو اچھا خاصا ہنگامہ ہوتا۔

پہلے کہو یولومی۔وہ شاید اس کی بے بسی کو انجوائے کر رہی تھی۔

افکورس آئی لو یو۔۔تمہارے لیے تمہیں اتنا کچھ سوچ رہا ہوں۔میں نے فیصلہ کر لیا ہے

۔یہ ڈیول کا کیس حل ہوتے ہی نہ میں تم سے شادی کروں گا۔

لیکن اس کے لئے تمہیں میری بہت ساری مدد کرنی ہو گی۔اس کے لہجے میں صرف سچائی

تھی۔جس پر معصومہ دل و جان سے ایمان لے آئی تھی۔

مجھے تم پر پورا یقین ہے صارم اور میں تمہاری پوری مدد کروں گی اچھا سنو میری بات خبر یہ

ہے۔وکرم دادا انڈیا سے منڈے کو دبئی آ رہا ہے ڈیول نے اسے یہاں بلایا ہے۔

کوئی راشد کیس کے سلسلے میں وہ لوگ کوڈواڈ میں بات کرتے ہیں اس لئے مجھے زیادہ سمجھ نہیں آتی۔

معصومہ نے الجھتے ہوئے کہا کیونکہ وہ راشد کیس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔

کیا مطلب ہے تمہارا ڈیول واپس آگیا ہے دبئی۔۔۔؟ صارم پریشان ہوا تھا۔

ہاں ڈیول سر آج ہی واپس آئے ہیں

دیکھو معصومہ اس کی نظر سے بچ کر رہنا وہ تمہیں دیکھ کر ہی سب جان لے گا۔ وہ بہت چالاک ہے چیل کی نظر رکھتا ہے۔

تمہیں ہوشیار رہنا ہوگا۔ اب تم جاؤ ان لوگوں کے پاس میں فون رکھ رہا ہوں۔ اس نے سامنے سے عروہ کو آتے دیکھ کر کہا۔

دیکھ رہی ہوں میں آپ کو آج کل آفس کا کام گھر پے اٹھالاتے ہیں ہم دونوں کی تو پرواہ ہی نہیں ہیں آپ کو۔ وہ روٹھے ہوئے انداز میں بولی تو صارم مسکرایا۔

تو کیا کروں جان من تمہیں دیکھے بنا میرا گزارا نہیں۔ اسی لئے تو آفس سے جلدی آجاتا ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ وقت تم دونوں نہیں بلکہ تینوں کے ساتھ گزار سکوں۔

اس نے محبت سے عروہ کے بھرے ہوئے وجود کو دیکھا۔

جہاں سے دو مہینوں کے بعد اس کا دوسرا بچہ اس دنیا میں آنے والا تھا۔

میں نے سب کچھ ہنڈل کر لیا ہے لیکن مجھے یہ لڑکی معصومہ بہت چالاک لگتی ہے مجھے لگ رہا ہے یہ بیچ میں کوئی گڑبڑ کر رہی ہے ہم سے چھپ کر۔ خضر نے اسے کام کی تفصیل بتاتے ہوئے معصومہ کے بارے میں بتایا۔

جبکہ اس کی بات سننے کے بعد شارف کا چہرہ غصے سے سرخ ہونے لگا تھا۔

کیوں بھائی معصومہ بے شک کیوں ہے مجھ پر نہیں ہے۔ کل یہ کہہ دینا کہ میں بھی غداری کر رہا ہوں ڈیول کے ساتھ۔ شارف تو برک ہی اٹھا تھا۔

شارف آرام سے وہ بات کر رہا ہے نہ۔ یارم کو اس کا اس طرح سے بیچ میں بولنا بالکل پسند نہ آیا تھا۔

یہ معصومہ پر جھوٹا الزام لگا رہا ہے جس دن سے وہ یہاں آئی ہے۔ ایسی ہی بکواس کیے جا رہا ہے۔

آخر مسئلہ کیا ہے اسے اس سے مجھے سمجھ نہیں آتا۔ ہر بات میں کہیں نہ کہیں اس نے معصومہ کا ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے۔

شارف غصے سے خضر کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

دیکھو شارف بیکار میں میرے ساتھ بحث مت کرو وہ بھی اسے لڑکی کیلئے۔ خضر کو بھی اچھا خاصہ غصہ آگیا۔

بس بہت ہو گیا کیا پاگلوں کی طرح دوسرے سے لڑ رہے ہو تم لوگ آرام سے بیٹھ جاؤ۔

یارم کے غصے سے کہنے پر دونوں بیٹھ گئے۔

آج کے بعد کسی تیسرے کی وجہ سے میں نے تم دونوں کو لڑتے ہوئے دیکھا۔

تو یاد رکھنا میں بھول جاؤں گا کہ تم دونوں میرے لیے کیا ہو۔

اور وہ لیلیٰ کہاں ہے۔۔۔؟ چھوڑ تو نہیں گئی ہمیں۔ڈیول نے کہا۔

کیوں تم اسے مس کر رہے ہو خضر نے شرارتاً کہا تھا۔

نہیں اگر چھوڑ کر چلی گئی ہے تو دوسری ہیکر ڈھونڈنے میں وقت لگے گا خاصی انرجی ویسٹ ہو گی۔

اور اوپر سے پارٹی بھی تو کرنی ہو گی بھلا ٹلنے کی خوشی میں۔ یارم بالکل سیریس انداز میں بولا تھا جبکہ اس کی بات مکمل ہونے کے بعد خضر اور شارف کا قہقہ بے ساختہ تھا کیونکہ باہر سے ٹک ٹک کی آواز آنا شروع ہو چکی تھی۔

اور یہ آواز لیلیٰ کی ہائی ہیلز کی تھی۔

یعنی کے ہمارے نصیب میں پارٹیز نہیں لکھی۔

خیر مزاق کا وقت ختم ہو چکا ہے جاو اپنے کام پر لگ جاؤ۔

یارم نے فون نکالتے ہوئے کہا۔

اور روح کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

وکرم دادا کی خاطر تواضع میں کوئی کمی نہ رہے۔اس نے جاتے ہوئے شارف اور خضر سے کہا تھا۔

یارم رات کو گھر آیا تو دیکھا روح سو رہی ہے۔

وہ سفر سے کافی زیادہ تھک چکی تھی۔وہ اسے جگائے بغیر ہی اس کے قریب آیا۔

لیکن اپنے بیڈ پے شونو کو دیکھ کر کھٹکا۔

اب کیا ایک کتا ڈان کے بیڈ کے سوئے گا۔

اس کا دل چاہا ایک گولی مار کے ابھی یہ قصہ ہی تمام کر دے۔

لیکن فی الحال یہ اس کے بس میں نہیں تھا۔

اس نے گردن سے کتے کا پٹا پکڑا اور اوپر کی طرف لٹکا لیا۔ کتا اس کی طرف لپک کر نیچے اترنے کی کوشش کر رہا تھا ساتھ میں دبی دبی چیخیں بھی نکل رہی تھی۔

جس کی وجہ سے روح میڈم کی آنکھ کھل گئی۔

روح یہ کتا میرے بیڈ پے کیا کر رہا ہے۔ وہ سختی سے بولا جبکہ ہاتھ ابھی تک ہوا میں لٹک رہا تھا کتّے سمیت۔

یہ کتا نہیں ہے اس کا نام شونو ہے۔ روح نے یاد دلاتے ہوئے جلدی سے لپک کر کتے کو پکڑنا چاہا

جب کہ یارم نے پھینکنے والے انداز میں کتے کو اس کی گود میں ڈالا۔

میلا پیارا شونو چوٹ تو نہیں لگی۔ روح شونو کو ٹٹولتے ہوئے بولی۔

نہیں لگی اسے چوٹ وہ چلایا تھا

روح ابھی کے ابھی اس کتے کو نکالو میرے کمرے سے باہر۔

ٹھیک ہے جا رہیں ہم باہر۔ روح نے اٹھتے ہوئے کہا جب یارم۔۔ے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

روح تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟

دوسرے کمرے میں جا رہی ہوں اور کہاں جا رہی ہوں۔

مطلب اب تم اس کتے کے لیے یہ کمرہ چھوڑ دو گی۔

یارم کو اب اس پر غصہ آنے لگا تھا۔

تو اسے اکیلے دوسرے کمرے میں ڈر لگے گا نا۔

روح نے منہ بنا کر کہا۔

روح یہ ایک کتا ہے اور اسے باہر نکلتے ہوئے ڈر نہیں لگے گا اسے باہر کرو اس کمرے سے اور خبر دار جو تم اس کمرے سے باہر نکل گئی ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری۔ فالحال اسے شو نو سے زیادہ روح پے غصہ آرہا تھا جو ایک کتے کے لئے اسے چھوڑ کر جا رہی تھی

باہر کرو اسے بلکہ میں خود کرتا ہوں۔

یہ کہتے ہی یارم آگے بڑھا اور اس کا پٹا پکڑ کر کمرے سے باہر کر دیا۔

روح بھی اٹھ کر باہر جانے لگی۔

روح تمہیں میری بات ایک بار میں سمجھ نہیں آئی کچھ زیادہ ہی سر پر چڑھا لیا ہے میں نے تمہیں بھی اب اسے سچ مچ میں اس پر غصہ آ گیا تھا

یارم میں تو آپ کے لئے کھانا لانے جا رہی ہوں۔ روح اسے غصے میں دیکھ کر واقعی گھبرا گئی تھی۔

شکر ہے شونو کے علاوہ شوہر کا بھی خیال آیا۔وہ جتلاتے ہوئے بولا

تم نے کھانا کیوں بنایا۔۔۔؟ہم باہر چل کے کچھ کھا لیتے اتنی تھکاوٹ ہوتی ہے سفر سے۔

یارم سمجھ چکا تھا کہ وہ اس کے غصے کی وجہ سے اتنی کم آواز میں بات کر رہی ہے۔

آج وہ بالکل اسی دن کی طرح سے بات کر رہی تھی جب یارم نے پہلی بار اسے تھپڑ مارے تھے۔

جہاز کیا میں اپنے سر پر اٹھا کے لائی تھی جو تھک گئی ہو گی۔وہ فوراً ہی اپنے پرانے لہجے میں بولی۔

اس کا یہ پیارا سا انداز یارم کی جان تھا۔

اب وہ پہلے دن کی طرح ایک دبو سی محرومیوں کا شکار۔ایک ڈری سہمی لڑکی نہیں تھی۔

باقی لوگوں سے وہ آج بھی اسی طرح سے گھبراتی تھی۔لیکن اب یارم کا اسے کوئی ڈر نہ تھا

۔

وہ جانتی تھی یہ شخص اس سے دیوانوں کی طرح محبت کرتا ہے۔اس کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔اسے یقین تھا یہ شخص اسے کبھی خود سے دور نہیں ہونے دے گا۔

یہی وجہ تھی کہ اب وہ اس سے نہیں ڈرتی تھی جبکہ اسے صرف اسی سے ڈرنا چاہیے تھا۔

تمہارے اس کتے نے کیا کھایا۔یارم نے کھانا کھاتے ہوئے پوچھا۔

اب یارم ماننے نہ ماننے روح کے لئے وہ اس گھر کا حصہ تھا

میں نے اس کو سیب کھلایا تھا اور تھوڑا کھانا بھی۔

روح تم نے کتے کو سیب کھلایا۔۔۔؟یارم کے لیے یہ آج کے دن کا دوسرا جھٹکا تھا۔

پہلا جھٹکا اسے اپنا آفس دیکھ کر لگا تھا جس کا نشان اب تک شارف کے منہ پر موجود تھا۔

اور دوسرا جھٹکا روح نے ایک آسٹریلین کتے کو سیب کھلائے تھے۔

لیکن اس بات سے یارم کے گال کے ڈمپل نمایاں ہوئے تھے۔

اچھا ہے اس کتے سے جلدی جان چھوٹ جائے گی

کیوں یارم کتے کو سیب نہیں کھلانے چاہیے۔روح نے فکر مندی سے پوچھا۔

نہیں۔روح یہ آسٹریلین کتا ہے اور اس کی الگ خوراک ہے۔

میں بلڈنگ کے سرونٹس کو کہوں گا وہ تمہیں لا دے گے۔

اور اگر آپ بھول گئے تو۔میں خود انٹی سے کہوں گی یہ جو ہماری پڑوس میں نہیں ہوتی وہ

کہتی تھی کچھ بھی ہو تو مجھے بتانا۔

آپ ایسا کریں پیسے مجھے دیں دے۔

اور صرف شونو کے خوراک کی چیزیں نہیں۔ ہمارے لیے بھی کچھ تازہ سبزیاں منگانی ہیں۔

روح نے کہا تو یارم نے اسے اپنے وولٹ سے پیسے درہم کی صورت میں نکال دیے۔

یہ کتنے پیسے ہیں۔۔۔؟ روح نے نوٹوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

یہ پانچ سو درہم ہیں۔۔ یارم نے بتایا۔

یارم صرف پانچ سو روپے سے کیا آئیں گا۔

روح نے عجیب سے انداز میں پوچھا۔

روح میری جان لوگ اس سے پورے مہینے کی چیزیں لے آتے ہیں۔ مگر تم اور رکھ لو یارم

نے ہنستے ہوا اپنا وولٹ نکالا

اور پانچ سو درہم نکال کر دیئے۔

ان میں تو آجائے گا نہ۔۔؟ یارم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہاں شاید۔ روح کو اب بھی یقین نہیں تھا کہ ہزار روپے میں انکے ضرورت کی ساری

چیزیں آجائیں گی۔

یہ ممکن نہیں ہے صارم میں یہ نہیں کر سکتی لیلی کو ڈیول نے اپنے گھر آنے سے منع کیا ہوا ہے۔

اور اگر لیلیٰ وہاں نہیں جائے گی تو میں کیسے جا سکتی ہوں مجھے تو وہ سب ویسے بھی کسی کھاتے میں نہیں لیتے۔

یہاں پر بھی صرف شارف کی وجہ سے ٹکی ہوئی ہو۔ ورنہ ان لوگوں کا مجھے اپنے ساتھ رکھنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے

یہاں تک کہ میرے سامنے کوئی بات نہیں کرتے۔ اور نہ ہی مجھے کرنے کو کوئی کام دیا ہے

۔

وہ خضر تو ہر وقت ڈیول کے کان بڑھتا رہتا ہے میرے خلاف۔

آیم سوری میں یہ نہیں کر پاؤں گی۔

ٹرائی تو کرو معصومہ۔ یار تم میرے لئے اتنا نہیں کر سکتی۔

او یہاں میں اس کیس کے بعد اپنی ساری فیملی چھوڑنے کو تیار ہوں تمہارے لیے۔

یادرکھنا معصومہ اگر آج تم نے میرا کام نہیں کیا تو آئندہ میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

صارم کا لہجہ اب جذبات سے عاری تھا۔

لیکن صارم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو میں اسے نہیں لا سکتی باہر۔

معصومہ اداسی سے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ کچھ بھی سننے کو تیار نہ تھا۔

تو میں یہ سمجھوں کہ ہم آخری بار بات کر رہے ہیں معصومہ۔

صارم نے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

میں کوشش کروں گی۔ معصومہ نے ہار مانتے ہوئے کہا تھا۔

مجھے یقین ہے تم یہ کر لو گی۔

صارم فون بند کر کے دل کھول کر ہنسا تھا اسے یقین تھا کہ معصومہ اس کا کام ضرور کرے گی۔

وہ خود ڈیول کے گھر نہیں جا سکتا تھا کیونکہ سوال اس کی چھوٹی سی معصوم بچی کا تھا۔

جس سے وہ بے انتہا محبت کرتا تھا۔

ڈیول نے کہا تھا کہ اگر صارم اس کی فیملی تک جائے گا تو وہ بھی پیچھے نہیں ہٹے گا۔

ورنہ کسی کی فیملی تک جانا ڈیول کے اصولوں کے خلاف تھا

یارم پچھلے پانچ منٹس سے دروازے پر کھڑا روک کا انتظار کر رہا تھا

جب تک روح اس کے ماتھے پر اپنی معصوم محبت کا بوسہ نہ دے دے یارم کا دن نہیں گزرتا تھا۔

جبکہ روح ابھی تک اپنے شونو کو کھانا کھلانے میں مصروف تھی۔

روح جلدی کرو مجھے جانا ہے۔یارم میں دانت پیس کر آواز دی

جی ایک منٹ میں ہاتھ دھو کر آئی۔تو جلدی سے بیڈ روم میں جانے لگی۔

اور اگلے ایک منٹ میں ہاتھ دھو کر آئی جن سے وہ بڑے پیار سے اپنے شونو کی پیٹھ سہلا رہی تھی۔

پھر روز کی طرح یارم نے جھک کر اس سے اپنا حق وصول کیا۔

روح اس کتے کے ساتھ نہ چپکی رہا کرو ہر وقت۔روح بنا دروازہ بند کیے واپس دونوں کی طرف جانے لگی تو یارم ٹوکے بنا نہ رہ سکا۔

یارم اسے آئے ہوئے ابھی صرف ایک دن ہوا ہے اور آپ اس طرح سے کہہ رہے ہیں۔

رات کو بھی آپ نے اس معصوم کے ساتھ کتنا برا سلوک کیا

اگر آپ نے دوبارہ اس کے ساتھ ایسا کیا۔ تو میں آپ سے بالکل بات نہیں کروں گی۔

روح نے منہ بنا کر دھمکی دی۔ جو یارم کو بالکل اچھی نہ لگی۔

اس دو ٹکے کے کتے کے لیے تم مجھ سے بات نہیں کرو گی۔ یارم کو اچھا خاصہ غصہ آیا تھا

اس بات پر۔

وہ کتا نہیں ہے میرا شونو ہے۔ وہ پھر سے منہ بنا کر بولی۔

اور تم میری ہو۔ یارم نے اس کے پھولے ہوئے گال کو دیکھتے ہوئے کہا۔

نہیں ہوں میں آپ کی اور نہ ہی مجھے آپ کی بننا ہے۔ وہ لاڈ سے بولی تھی۔ گال اب بھی

پھولے ہوئے تھے

لیکن اگلے ہی لمحے روح کے بال یارم کے ہاتھ میں تھے۔

کیا کہا تم نے میری نہیں ہو تم۔ ہمت کیسے ہوئی ایسا بولنے کی ہاں۔ میری ہو تم۔

تم ہوتی کون ہو میری نہ ہونے والی تم میری ہو اور آخری سانس تک میری رہو گی۔ یارم کا

غصہ حد سے بڑھ چکا تھا

یارم کیا کر رہے ہیں آپ بال چھوڑیں میرے۔درد کی شدت سے روح کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے۔

کس کی ہو تم۔۔۔؟ یارم کا ارادہ سارے حساب بے باک کرنے کا تھا۔

آپپپ۔۔پ۔۔۔کی ہوں چھوڑیں۔روح بمشکل بول پائی تھی۔

شاباش آئندہ ایسا مت بولنا۔بہت پیار کرتا ہوں تم سے۔

اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے اس کا ماتھا چوم کر کہا۔اور باہر نکل گیا۔

❤

کیا کیا چاہیے مجھے بتا دو میں لا دیتا ہوں۔

یا تم میرے ساتھ چلو میں تمہیں سب کچھ لے دیتا ہوں شارف نے آفر کرتے ہوئے کہا

جب وہ لیلیٰ سے شاپنگ کی بات کر رہی تھی۔

ہاں تم اسی کے ساتھ چلی جاو میرا کہیں جانے کا کوئی پلان نہیں ہے۔

میرا موڈ بہت خراب ہے۔لیلیٰ نے نخرے دکھاتے ہوئے کہا۔

لیلی اسے فیشن کے بارے میں کیا پتا میں آجکل کی کچھ چیزیں لینا چاہتی ہوں۔

اب تم سے بہتر فیشن کو کون فولو کرتا ہے۔ معصومہ نے اسے اہمیت دیتے ہوئے کہا۔ جس پر وہ اتر آئی تھی

ہاں ٹھیک ہی کہتی ہو تم فیشن کو مجھ سے بہتر کون جانتا ہے۔

ٹھیک ہے میں چلتی ہوں تمہارے ساتھ۔ وہ احسان کرنے والے انداز میں بولی۔

جبکہ شارف نے منہ لٹکایا تھا۔

یارم وہ معصومہ کو کچھ شاپنگ کرنی ہے آج کوئی خاص کام نہیں ہے تو کیا میں اور وہ شاپنگ پر جائیں۔

ہوسپیٹل والے دن کے بعد وہ کم ہی یارم سے مخاطب ہوتی تھی۔

آج کافی دنوں کے بعد وہ اس کے آفس میں بھی آئی تھی۔

اس کے لئے کام نہیں ہے لیکن تمہارے لئے ہے۔ یارم نے بات ختم کرتے ہوئے کہا

ہم جلدی آجائیں گے۔ میں اپنے سارے کام ختم کر چکی ہوں۔

بس جسٹس احمد تیمور کے بیٹے کا اکاؤنٹ ہیک کرنا رہ گیا ہے۔

وہ میں واپس آکے کرو نگی مجھے ریفریشمنٹ بھی چاہیے۔

لیلیٰ نے کہا تو یارم نے اسے جانے کی اجازت دے دی

ٹھیک ہے لیکن مجھے احمد تیمور کے بیٹے کا اکاونٹ جلد از جلد چاہیے۔یارم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے گردن ہاں میں ہلائی۔

میں آتے ہی کام شروع کر دوں گی

❤

یہ کام جسٹس احمد کے بیٹے نے نہیں کیا۔اس نے اپنے آپ پر الزام لیا ہے تاکہ اس کا دوست بچ سکے

خضر نے کمپیوٹر پر دیکھتے ہوئے شارف کو بتایا۔

جو کب سے کبھی اسے اور کبھی سکرین کو گھور رہا تھا۔

تم خود کو بہت اسمارٹ سمجھتے ہو نہ۔۔۔؟

وہ جو کب سے ضروری کام دیکھ رہا تھا شارف کی بات پر اسے دیکھنے لگا یقیناً وہ کل والی بحث ابھی تک بھولا نہیں تھا۔

نہیں میں اپنے آپ کو اسمارٹ نہیں سمجھتا بلکہ میں اسمارٹ ہوں۔

خضر نے تیوری چڑھا کر کہا۔

اور نظریں پھر سے کمپیوٹر پر جما لی۔

اگر اتنے ہی اسمارٹ ہو تو بتاؤ۔

ایک دیوار کو ایک مزدور دس دن میں بناتا ہے۔اسی دیوار کو دس مزدور کتنے دن میں بنائیں گے۔

اس کے بے فضول اور کام سے ہٹ کر سوال پر خضر نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

پھر بھی اپنی اسمارٹنس بتانے کے لئے اسے اس سوال کا جواب تو دینا ہی تھا

ایک دن میں۔ خضر نے جواب دیا اور ایک بار پھر سے کمپیوٹر سکرین پر دیکھنے لگا۔

انتہائی بے وقوف انسان ہو تم۔ آگر وہ دیوار پہلے سے بنی ہوئی ہے تو دس مزدوروں اسے واپس بنائیں گے ہی کیوں۔۔؟

شارف اسے زبان دیکھتا باہر نکل گیا تھا۔

جبکہ خضر گردن نفی میں ہلاتا ایک بار پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

خضر اکثر شارف کی بچکانہ باتیں کوئی ایسے ہی نظر انداز کر دیتا تھا۔

لیکن شارف بدلہ ضرور لیتا تھا اس سے۔ خضر کے لئے یہی سب لوگ اس کی فیملی تھے۔

یارم۔شارف۔لیلیٰ۔ہاں لیلیٰ

جن سے وہ بہت پیار کرتا تھا

❤

لیلیٰ کیوں نہ ہم اسے بھی اپنے ساتھ لے چلیں۔

معصومہ نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا

کسیے۔۔۔۔؟لیلیٰ نے سوچا شاید وہ شارف کا نام لے گی

ارے وہ ڈیول سر کی بیوی کو اور کسے۔آخر اسے بھی تو پتہ چلے کہ تم اس سے بہتر ہو۔

میرا مطلب ہے وہ اپنے آپ کو شاید دنیا کی سب سے حسین لڑکی سمجھ رہی ہو گی کیونکہ

ڈان نے اس سے شادی کر لی۔

جبکہ اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ وہ تم سے زیادہ حسین نہیں ہے۔

کیا پلان کر رہی ہو تم ہاں۔ تمہیں کیا لگتا ہے مجھے سمجھ نہیں رہی۔ ہمم

کیا سمجھتی ہو تم مجھے۔

لیلیٰ نے اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں ایک رنگ آرہا تھا دوسرا جا رہا تھا۔

تم مجھے ذلیل کرانا چاہتی ہو اس لڑکی کے سامنے۔تاکہ بار بار وہ مجھے یہ کہے کہ ڈیول اسکا ہے

۔اور میں اس لڑکی سے جلوں۔لیلیٰ نے کہا تو معصومہ کی اُڑی رنگت ایکدم ہی واپس لوٹ

ائی شکر ہے وہ نہیں سمجھی تھی کہ معصومہ آخر کر رہی تھی۔

ہر گز نہیں میں بس اس لڑکی پر یہ ظاہر کرنا چاہتی ہوں۔ کہ وہ ڈیول سر کے لائق نہیں ہے

۔

ڈیول سر کا جوڑ تم سے بنتا ہے۔

میرا مطلب ہے وہ خود کتنے حسین ہیں ان کی جوڑی تمہارے ساتھ اچھی لگتی ہے

اس روح کے ساتھ نہیں۔ میرا خیال ہے ہمیں اس لڑکی کو اس بات کا احساس دلانا چاہیے۔

ویسے خیال برا نہیں ہے لیلیٰ نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا تو وہ مسکرائی۔

ڈیول سر سے تو اجازت لینی پڑے گی۔

معصومہ نے کہا

نہیں اسے میں سنبھال لوں گی

۔پہلے ہم اسے سنبھالتے ہیں لیلیٰ نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

جبکہ معصومہ اب چوری چوری صارم کو میسج کرنے میں مصروف ہو چکی تھی

❤

کیا کر رہا ہے میرا بچہ۔ یارم نے اپنے کام نمٹا کر اسے فون کیا تھا۔

شونو کے ساتھ نہیں ہوں اندر رہوں میں وہ باہر صوفے پر بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا ہے۔روح نے جواب دیا جبکہ آواز بہت ہی کم تھی۔شاید وہ ابھی تک صبح والے رویے سے ڈری ہوئی تھی

کتا ٹی وی دیکھ رہا ہے وہ بھی صوفے پر بیٹھ کے۔ہمارے گھر کا کتا بھی نواب ہے۔

یارم نے آہ بھر کر کہا یقیناوہ اس سے ناراض تھی صبح جو کچھ بھی ہوا اس کے بعد اس کا

ناراض ہونا بنتا تھا۔

یارم خود بھی نہیں جانتا تھا بے اختیاری میں وہ کیا کر کے آیا ہے۔

اچھا آج کھانا مت بنانا ہم باہر ڈنر کریں گے۔یارم نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے کہا۔

ٹھیک ہے۔روح تھوڑی سی آواز میں منمنائی۔

وہ جب بھی اسے اپنے قریب کرنے کے بارے میں سوچتا ہے اپنے ساتھ رکھنے کے

بارے میں سوچتا ہے نہ جانے کیوں روح اس ڈر جاتی ہے۔

وہ تو بس اس سے اپنی محبت دکھا رہا تھا وہ تو بس اسے یہ بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنی

اہمیت رکھتی ہے۔

اسے تو خود بھی پتا نہیں چلا کہ کب وہ اس پر اتنی سختی کر گیا۔

اچھا ریڈ ڈریس پہننا۔میں جلدی آجاؤں گا ڈنر کرنے کے بعد ہم لانگ ڈرائیو پر چلیں گے

-

ٹھیک ہے۔اس بار آواز تھوڑی سی زیادہ تھی۔

ناراض ہو مجھ سے۔۔۔؟اس بار یارم کی آواز بھی کافی کم تھی۔

نہیں۔۔۔۔آپ ناراص ہیں۔۔۔۔؟روح نے سوال کیا۔

ایسا کبھی ممکن ہے۔۔۔؟وہ الٹا اسی سے پوچھنے لگا

اگر جسم سے روح نکل جائے نہ روح تو جسم بے جان ہو جاتا ہے۔اگر میں تم سے روٹھ گیا

تو میں بے جان ہو جاؤں گا۔اور میں جانتا ہوں تم مجھے کبھی بھی جان نہیں ہونے دو گی۔

تیار رہنا وہ کہہ کر فون بند کرنے لگا جب روح پھر سے بولی

کیا شونو بھی ہمارے ساتھ جائیگا۔

یہ رومینٹک ڈیٹ ہے۔میری جان۔ہم شونو کو اگلی بار ساتھ لے کر چلیں گے۔

اس سے پہلے کے روح کچھ اور کہتی یارم فون بند کر چکا تھا۔

اب میرے رومینس میں بھی ٹانگ ارائے گا یہ کتا۔یارم نے جل کر سوچا۔

کل وکرم دادا نے آنا تھا۔اس کے بعد وہ جانتا تھا کہ وہ کتنا مصروف رہے گا۔

وہ ابھی فون رکھ کے باہر آئی تھی جب دروازہ بجا

پڑوس کی آنٹی ہونگی روح سوچتے ہوئے دروازے کی طرف بھری۔

لیکن دروازہ کھول کر دیکھا لیلیٰ اور معصومہ کھڑی تھی۔

یارم کے ڈانٹنے کے باوجود بھی پوچھ کر دروازہ کھلنے کی عادت سے ابھی تک نہ پڑی تھی۔

ہم شاپنگ پر جا رہے تھے سوچا تمہیں بھی اپنے ساتھ لے چلیں۔بور ہو جاتی ہو گی سارا

دن یہاں رہتے رہتے۔ چلو ہم انجوائے کریں گے۔

معصومہ نے اسے مسکرا کر کہا۔

جبکہ لیلیٰ نے اسے دیکھنے کی بھی زحمت نہ کی

میرے پاس تو ضرورت کی ہر چیز موجود ہے میں کیا شاپنگ کرونگی۔

ہاں شونو کے لیے کچھ کھانے پینے کی چیزیں لینی تھی۔

اس نے اپنے پیچھے کتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو بڑی معصومیت سے صوفے پر

لیٹا ٹی وی پر نظریں جمائے دیکھ رہا تھا

یہ کتا کس کا ہے ڈیول کو تو کتوں سے نفرت ہے۔ تمہیں اندازہ بھی ہے اگر اس نے اس

کتے کو یہاں پر دیکھ لیا تو اس کا اور تمہارا کیا حال کرے گا۔لیلی نے کتے کی طرف دیکھتے

ہوئے اسے ڈرانا چاہا۔

کیا حال کریں گے انہوں نے ہی تو لے کر دیا ہے۔روح نے اس کے سر پر دھمکا کیا

کیا مطلب ہے تمہارا یہ کتا ڈیول لے کے آیا ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا اسے کتوں سے نفرت

ہے۔وہ کبھی زندگی میں ایسے جانور کو اپنے گھر میں نہیں گھسنے دے گا۔

لیلیٰ ابھی بھی شارکٹ میں تھی

نہیں۔ایسی کوئی بات نہیں ہے یہ کتا انہوں نے خود مجھے خرید کر دیا ہے۔وہ بھی آئس لینڈ

سے۔

اسے لیلیٰ کی بات بالکل اچھی نہیں لگی تھی اس لئے تفصیل بتانے لگی لیکن تفصیل سننے کا

بلکل ٹائم نہ تھا

کیونکہ معصومہ کو کب سے صارم کے میسج آرہے تھے کہ وہ شاپنگ مال پہنچ چکا ہے۔

بس یہ ساری باتیں ہم بعد میں کر لیں گے تم ڈوگی لے چلو باہر چلتے ہیں۔

معصومہ نے جلدی سے کہا

لیکن میں نے یارم سے نہیں پوچھا۔

ہم سر کو راستے میں بتا دیں گے

بس تم جلدی چلو۔۔

اگر یہ دونوں یارم کے ساتھ کام کرنے والی جگہ پر نہ ہوتی تو وہ کبھی ان کے ساتھ نہیں جاتی

۔

لیکن یہ یارم کے ساتھ کام کرتی ہیں تو یقیناً وہ اس سے بتا کر یہاں آئی ہوں گی اسے لینے

۔یہی سوچتے ہوئے اس نے عبایا پہنا یارم کے دیئے ہوئے پیسے اٹھائے۔اور شونو کی رسی

پکڑ کر چل دی۔

❤

آج میں جلدی جاؤں گا گھر واپس۔تم ایسا کرو کام کی ڈیٹیل مجھے بتاؤ۔

میں روح کو باہر لے کے جانا چاہتا ہوں۔

یارم نے خضر کے ہاتھ سے فائل لیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے تم چلے جانا یہ جسٹس احمد تیمور کے بیٹے کی فائل ہے میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے

اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں

کہ یہ جسٹس احمد تیمور کے بیٹے نے نہیں کیا بلکہ اس کے کسی دوست نے کیا ہے جسے وہ بچانا

چاہتا ہے جانتا ہے کہ وہ جسٹس کا بیٹا ہے آسانی سے نکل آئے گا۔

اسے یقین ہے کہ اس کا باپ اسے بچالے گا۔

اور جس بچے کا قتل ہوا ہے اس کا کیا یارم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

اس کی ماں اور چار بہنیں تھیں۔ایک بھائی ہے جو مینٹلی ڈسٹرب ہے۔کافی غریب لوگ تھے۔۔

جسٹس نے ان کی کافی مدد کی ہے۔۔۔خضر نے تفصیل بتائی

ویسے جسٹس نے سب کچھ سنبھال لیا ہے مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں اس کیس میں پڑھنا چاہیے ۔خضر نے کہا۔

نہیں۔جس لڑکے نے اس بچے کو مارا ہے اس کی اپنی عمر سالہ سال تھی سالہ سال کی عمر میں ایک بچہ قاتل بن چکا ہے

اور اس کے اندر سے قتل کرنے کا خوف ختم ہو چکا ہے۔اس نے تیرہ سال کے ایک لڑکے کو بے دردی سے مار ڈالا۔

اگر وہ ایک بار قتل کر سکتا ہے تو دوسری بار قتل کرنے میں بھی وہ بالکل ہچکچائے گا نہیں۔

اسے اس کی غلطی کی سزا ملنی چاہیے۔

جسٹس کا بیٹا اسے اپنے سر لے رہا ہے۔وہ اپنی طرف سے اپنے دوست کی مدد کر رہا ہے

لیکن جو غلط ہے وہ غلط ہے۔

تم یہ ساری معلومات انسپیکٹر صارم تک پہنچا دو۔

یارم نے کہا۔

لیکن ڈیول یہ سب کچھ ہم نے جسٹس احمد کو اپنے ہاتھوں میں لینے کے لئے کیا تھا۔

اس طرح سے جسٹس احمد کبھی ہمارا کام نہیں کرے گا۔

خضر نے پریشانی سے کہا۔

ہم کسی کی فیملی کو یوز نہیں کریں گے خضر۔ تم یہ سب کچھ انسپیکٹر صارم تک پہنچا دو آگے وہ خود سنبھال لے گا وہ اپنا کام سمجھتا ہے۔

خضر ہاں میں گردن ہلا کر وہاں سے چلا گیا

وہ اس وقت دبئی کے بہت بڑے شاپنگ مال میں جا رہے تھی جب لیلی نے شونو کو وہاں کے ایک بندے کو پکڑانے کے لیے کہا۔

تم اس کتے کو ان کے حوالے کر دو۔ ہم جب واپس آئیں گے تو لے لیں گے مال کے اندر کتے لے کے جانے کی اجازت نہیں ہے۔

لیلیٰ نے کہنے کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ سے رسی تھامی اور اس آدمی کو پکڑائی۔

کیونکہ وہ ابھی تک اس صدمے میں تھی کہ یارم نے یہ کتا خود اپنے گھر میں رکھا ہے۔

اس لیے اس نے بہت احتیاط سے کتے کی رسی اس آدمی کو دی تھی۔

چلو آؤ میں تمہیں بتاتی ہوں فیشن کیا ہے۔ تمہیں تو پتہ ہی نہیں ہو گا کہ مردوں کو کونسی چیز متوجہ کرتی ہے۔

لیلی ایک انداز سے چلتی ہوئی آگے بھری۔

مجھے کیا ضرورت ہے کسی مرد کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی۔

مجھے بس میرے شوہر سے مطلب ہے۔اور کسی سے میرا کوئی لینا دینا نہیں اور ماشاءاللہ وہ پہلے سے ہی میری طرف متوجہ ہیں۔

روح نے شرماتے ہوئے لیلیٰ کو آگ لگائی تھی۔

یہ تو ٹھیک ہے مگر تم لڑکی ہو تو تمہیں فیشن کو تھوڑا فالو کرنا چاہیے

۔ٹھیک ہے ڈیول تمہیں گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتا کسی سے ملنے نہیں دیتا اپنے علاوہ کسی سے بات نہیں کرنے دیتا۔ لیکن تمہیں پھر بھی فیشن کو فالو کرنا چاہیے لیلی نے اپنی طرف سے اس پر طنز کیا تھا۔

وہ مجھے لے کر نہ کچھ زیادہ ہی ٹچی ہو گئے ہیں ان کو اچھا نہیں لگتا کہ میں ان کے علاوہ کسی اور

سے پیار کروں اب یہ شونو ہے نہ اسے لے کر مجھے ڈانٹنے لگتے ہیں۔

کہتے ہیں جب سے یہ آیا ہے مجھے ان کی پرواہ ہی نہیں رہی۔ وہ اب بھی شرم آ رہی تھی۔

اور بے دھیانی میں لیلیٰ کو آگ لگا رہی تھی۔

ہاں ٹھیک ہے چلو۔ میں تمہیں کچھ خرید کے دیتی ہوں۔ جو تھوڑا فیشن ایبل ہو۔ اور پھر

لیلیٰ اسے میک اپ جویلری اور پتہ نہیں کیا کیا خرید کر دینے لگی۔

جس پر جب روح نے پیسوں کا نام لیا تو لیلی نے کہا کہ وہ اس کے شوہر سے لے لے گی۔

۔

❤

صارم کب سے ان پر نظر رکھے ہوئے تھا اور کب سے روح کو اکیلے کرنے کے اشارہ کر رہا

تھا۔

جسے سمجھتے ہوئے معصومہ نے لیلیٰ کو اپنے ساتھ آنے کو کہا۔

لیلیٰ وہ ڈریس دیکھو مجھ پر سوٹ کرے گا کہ نہیں۔ تم بہتر سمجھتی ہو نا اب مجھے کیا پتا مجھ پر

کیا سوٹ کرے گا اور کیا نہیں۔

پلیز میری تھوڑی ہیلپ کر دو۔

لیلیٰ جو کب سے روح کو ساتھ لیے جلے جا رہی تھی ایک طرف ہو کر معصومہ کی بات سننے لگی۔

روح تم وہاں جا کے جیولری دیکھو تب تک میں معصومہ کی تھوڑی ہیلپ کر دوں۔

اس نے روح کو سامنے والی دوکان کی طرف جانے کا اشارہ کیا۔اور خود معصومہ کے لئے کپڑوں کی دکان کی طرف آئی۔

❤

مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔روح اپنے پیچھے صارم کی آواز سن کر فوراً پلٹی۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں کہیں آپ میرا پیچھا تو نہیں کر رہے راستہ چھوڑیں میرا۔وہ جانے لگی تو صارم اس کے راستے میں حائل ہو گیا۔

دیکھیں بھابھی آپ میرے لئے بہت عزت کی حامل ہیں میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں یقین کیجئے میں دل سے آپ کو بھابھی مانتا ہوں۔

میں آپ کے گھر آنا چاہتا تھا لیکن یارم نے مجھے دھمکی دی ہے۔

کہ اگر میں نے آپ کے گھر جانے کی کوشش کی تو وہ میری معصوم بچی کو بھی نہیں

چھوڑے گا۔

بھابھی پلیز میری بات پر یقین کریں وہ ایک بہت ہی خطرناک آدمی ہے۔

آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ وہ کس طرح سے آپ کی زندگی برباد کر سکتا ہے پلیز خدا کے

لئے میرا یقین کریں۔

شاید آپ نے سنا نہیں میں نے کیا کہا میرا راستہ چھوڑیں روح نے اس کی بات کاٹ کر اسے

پیچھے کی طرف دھکا دیا۔

اور آگے پیچھے نظریں دوڑا کر لیلیٰ کو دیکھنے لگی۔

ٹھیک ہے آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے نا آپ نہ کریں میرا یقین لیکن پھر بھی آپ کو سچائی

بتانا میرا فرض ہے۔

وہ شخص دبئی کا ڈان ہے اس لئے لوگ اسے ڈیول کہہ کر پکارتے ہیں۔

میری بات سنیں بھابھی روح اس کی بات پر کان دھرے بغیر آگے بڑھنے لگی

جب صارم نے نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

میں اسے بچانا چاہتا ہوں میں اسے ایک نورمل زندگی دینا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں میرا

بچپن کا دوست ایک عام انسان کی زندگی گزاری۔

وہ ایک بہت ہی خطرناک شخص ہے۔ یا شاید درندہ کہنا زیادہ بہتر رہے گا

اگر آپ کو میری بات پر یقین نہیں ہے تو پوچھیں اپنے شوہر سے کیا اس نے اپنے باپ کا قتل نہیں کیا۔

وہ خود آپ کو بتائے گا کہ کس طرح سے اپنے باپ کو مار کر اس نے اپنی ماں کو اس کیس میں پھسایا تھا۔

میں اس سے زیادہ آپ سے کچھ نہیں کہوں گا۔

آپ کو مجھ پر یقین نہیں کرنا نہ کریں۔

لیکن خدا کے لئے اپنے شوہر سے ایک بار پوچھ کر ان لوگوں کو انصاف ضرور دلائیں جو آپ کے شوہر کے ہاتھوں بے دردی سے قتل ہو چکے ہیں

روح چلو یہاں سے نجانے لیلیٰ کب اس کے پیچھے آ کر کھڑی ہوئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ گھسٹنے لگی۔

روح تمہیں اس آدمی کی بات سننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہ ڈیول کو پھسا رہا ہے اور کچھ نہیں۔

چلو ہم واپس چلتے ہیں۔

❤

وہ راستے میں کچھ نہیں بولی۔ لیکن لیلیٰ اسے یقین دلاتی رہی کہ یارم کو صرف پھنسانے کی کوشش کی جارہی ہے

جبکہ معصومہ پریشان بیٹھی ہوئی تھی اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ صارم کچھ ایسا کرنے والا ہے۔

روح جب گھر پہنچی تو دروازہ پہلے سے کھلا تھا جبکہ لیلی کا ابھی واپس جانے کا ارادہ نہ تھا وہ یارم کو ساری سے سچویشن بتا کر واپس جانا چاہتی تھی۔

دروازہ کھلا دیکھ کر روح پریشان ہو گئی۔

لیکن اندر آتے ہی جو تھپڑ اس کے گال پر پڑا تھا۔اس کے لئے وہ بالکل بھی تیار نہ تھی وہ لڑکھڑا کر دروازے سے جا لگی۔

کس کے ساتھ گئی تھی تم باہر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس شہر میں میرے کتنے دشمن ہیں۔

پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے ہر ایک فلیٹ کا دروازہ کھٹکھٹا کر پوچھا میں نے اس بلڈنگ کا کہ میری بیوی کہاں ہے۔

کیوں گئی تھی تم باہر سمجھ میں نہیں آرہا میں کیا پوچھ رہا ہوں۔

روح دروازے کے ساتھ ڈری سہمی کھڑی تھی

وہ جو بے اختیاری میں آج دوسری بار اس پر ہاتھ اٹھا گیا تھا پریشانی سے آگے بھرا۔وہ غصے میں تھا لیکن اس کا مقصد ایسا کرنے کا ہر گز نہ تھا۔

ہاں شاید اسے ابھی تک پتا نہیں تھا کہ محبت کرنے والے لوگوں کے ساتھ کس طرح سے پیش آیا جاتا ہے

جبکہ روح کے کان میں صرف صارم کے الفاظ گونج رہے تھے۔

آپ کا شوہر دبئ کا ڈان ہے۔

آپ کا شوہر ایک غنڈا ہے۔

معصوم لوگوں کا قاتل ایک درندہ ہے۔

اپنے ہی باپ کا قاتل اپنی ماں کو پھسانے والا۔الفاظ اس کے ذہن میں گونج رہے تھے۔

جبکہ اگلے ہی لمحے وہ زمین بوس ہو چکی تھی۔

روح اس کے سامنے دروازے سے لگی زمین پر پڑی تھی۔وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس کا گال تھپتھپانے لگا۔

روح کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔بولو کیا ہوا ہے تمہیں

روح میری جان کیا ہوا ہے تمہیں کیا ہوا ہے اسے اب وہ لیلیٰ کی طرف دیکھ کر چلایا تھا۔

میں۔۔۔۔نے۔۔۔۔کچھ ن۔۔۔نہیں۔۔۔۔کیا ڈیول میرا۔۔۔۔۔۔۔یقین کرو

میں۔۔۔۔نے کچھ نہیں۔۔۔۔کیا لیلیٰ بوکھلا کر اس کی طرف آئی تھی۔

اور جلدی سے روح کو دیکھنے لگی۔

لیلی اگر میری روح کو کچھ بھی ہوا تو میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گا۔اور تمہاری سوچ سے

زیادہ خطرناک موت ملے گی تمہیں یہ بات یاد رکھنا۔

ڈیول خدا کے لئے میرا یقین کرو میں نے کچھ نہیں کیا روح بالکل ٹھیک تھی میرے ساتھ

۔

ہم نے تو راستے میں کچھ کھایا بھی نہیں۔اسنے معصومہ کی طرف دیکھا جو دروازے کے

ساتھ کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی اس نے جلدی سے ہاں میں گردن ہلائی۔

روح پلیز آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے تمہیں۔

سر ہم نے روح کو کچھ نہیں کیا۔روح بالکل ٹھیک تھی ہمارے ساتھ پر پتہ نہیں یہ اچانک

اسے کیا ہو گیا ہے۔معصومہ پریشانی سے بولی تھی

معصومہ ڈاکٹر کو فون کرو۔لیلی نے ڈیول کو روح کے لئے اتنا ٹچی دیکھا تو وہ معصومہ کو کہنے لگی۔

کھڑی کھڑی میری شکل کیا دیکھ رہی ہو جلدی فون کرو ڈاکٹر کو۔

وہ چلائی تھی۔

میرے پاس ڈاکٹر کا نمبر کہاں سے آیا۔معصومہ پریشانی سے بولی

اوگاڑ یہ پکڑو میرا فون اور جلدی سے کال کرو ڈاکٹر کو۔اسے فون پکڑاتے ایک بار پھر سے روح کی طرف متوجہ ہو گئی تھی

ڈیول اسے اٹھاؤ یہاں سے روم میں لے کر چلو میں پانی لاتی ہوں

پتا نہیں میری روح کو کیا ہو گیا۔یارم بہکے بہکے انداز میں بولا تھا۔

ڈیول اسے کچھ نہیں ہوا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے اسے اٹھاؤ یہاں سے تم روم میں لے کے جاؤ ڈاکٹر آ رہا ہے۔

اس نے جلدی سے معصومہ کے ہاتھ سے اپنا فون چھینا اور خود نمبر ملانے لگی۔

ایسے روم میں لے کے جاؤ کچھ نہیں ہو گا اسے ٹرسٹ می۔

لیلیٰ فون پر ڈاکٹر سے بات کرتے ہوئے کچن کی طرف بھاگی تھی۔جبکہ یارم روح کو اٹھائے

بیڈ روم میں لے آیا۔

جبکہ معصومہ وہی کھڑی سوچ رہی تھی۔کہ جو کچھ بھی ہوا ہے اس میں روح کی تو کوئی غلطی نہیں صارم کیسے ایک معصوم انسان کے ساتھ ایسے کر سکتا ہے

مجھے بس اتنا بتاؤ کہ تم نے روح کو کیا کہا ہے۔وہ یہاں بے ہوش پڑی ہے اور ڈیول بوکھلایا ہوا ہے۔

اگر انہیں پتہ چلا کہ یہ سب کچھ تم نے کیا ہے تو وہ تمہیں جان سے مار ڈالیں گے اور انہیں پتہ چلنے والا ہے یہ بات یاد رکھنا۔

میں تو انہیں کچھ نہیں بتاؤں گی مگر لیلیٰ وہ انہیں سب کچھ بتا دے گی۔

پھر تم اپنے انجام کے لیے تیار رہنا۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ تم نے روح کو کیا بتایا ہے۔

دیکھو صارم جو کچھ بھی ہوا اس کے بعد اگر روح کو کچھ بھی ہو گیا تو تم نہیں بچو گے۔

تم تو کہتے ہو کہ ڈیول سر تمہارے بچپن کے دوست رہے ہیں پھر تم ان کو مجھ سے بہتر ہی جانتے ہو گے۔

معصومہ غصے سے بولی تھی۔

کیا ہوا ہے اسے میں نے تو اسے ایسا کچھ نہیں بتایا تھا کہیں ڈیول نے اسے بھی۔

ایسا نہیں ہو سکتا ڈیول سر اس سے محبت کرتے ہیں۔وہ اسے تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔

لیکن تمہارے ساتھ وہ کیا کریں گے اس کی گرنٹی میں نہیں دیتی۔

اس کی بات کاٹتے ہوئے وہ جلدی سے بولی اور بات ختم کر کے فون کاٹ چکی تھی۔

وہ جیسے ہی پلٹی سامنے خضر کھڑا تھا۔

کس سے بات کر رہی تھی تم۔۔؟خضر نے پوچھا۔

وہ۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں۔۔۔دراصل۔۔۔۔میں اپنی امی سے بات کر رہی تھی۔وہ با مشکل مسکرائی تھی

امی سے اس طرح سے بات کی جاتی ہے۔خضر دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اس کے سامنے کھڑا تھا۔

ہاں وہ میں۔۔۔شارف۔آپ دونوں یہاں کب آئے۔اس نے بات بدلنا چاہی اور ساتھ پیچھے کھڑے شارف کو آواز دی۔

جو باہر گاڑی روک کر اندر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

تم یہاں باہر کیوں کھڑی ہو چلو اندر لیلیٰ نے ہمیں کال کی تھی کہ روح بے ہوش ہے۔ کیا ہوا ہے اسے۔ وہ اس سے پوچھنے لگا

میں اپنی امی سے بات کر رہی تھی پاکستان میں۔ اس نے خضر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

پتا نہیں اسے کیا ہوا ہے چلو چل کے دیکھتے ہیں۔ اس نے شارف کو چلنے کا اشارہ کیا تو وہ آگے چل دیا۔

تمہیں امی سے بات کرنے کی بالکل تمیز نہیں ہے معصومہ۔ ماں سے اس طرح بدتمیزی سے بات نہیں کی جاتی۔ وہ اسے جتاتے ہوئے بولا اور مسکرا کر آگے چل دیا۔

جبکہ اس کی بات سن کر معصومہ اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ اس کی اور صارم مکمل بات سن چکا ہے

❤

ڈاکٹر آیا اور روح کو چیک کیا۔

انہوں نے کسی بات کی ٹینشن لی ہے۔ کوئی بات ہے جو ان کے سر پر سوار ہو چکی ہے

ایسا کہنا بہتر ہو گا کہ ان کا ذہن اس بات کو قبول نہیں کر پا رہا

اور ٹینشن لینے کی وجہ سے یہ بے ہوش ہوئی ہیں۔ آپ کوشش کریں کہ انہیں ہر قسم کی

سٹریس سے دور رکھا جائے۔

یہ جتنی ٹینشن لیں گی اتنی ہی بیمار ہوں گی۔

اور جسمانی طور پر یہ بہت کمزور ہیں آپ ان کی خوراک کا خاص خیال رکھیں۔

میں آپ کو دوائی لکھ کے دے جا رہا ہوں پر ایک بار ان کا ہسپتال میں بھی چیک اپ کروا

لیجئے گا۔

ڈاکٹر اسے تفصیل بتا کر اپنا بیگ اٹھانے لگا۔

یہ ان کا کرائم ڈاکٹر تھا جو اکثر ان کے کیس حل کرتا تھا۔

کس بات کی ٹینشن ہو سکتی ہے روح کو۔۔ شارف ڈاکٹر کو نیچے چھوڑنے گیا تھا جب خضر نے

اس سے پوچھا۔

مجھے نہیں پتا۔

میں تو اسے سرپرائز دینے کیلئے جلدی گھر واپس آیا تھا یہاں دیکھا تو کوئی تھا ہی نہیں۔

وہ لیلیٰ اور معصومہ کے ساتھ باہر گئی تھی واپس آئی تو مجھے الجھی ہوئی لگ رہی تھی لیکن میں نے اپنا غصہ اس پر نکال دیا۔

لیکن خضر یہ تھپڑ کی وجہ سے نہیں ہوا۔

لیلیٰ اور معصومہ کہاں ہیں۔۔؟اس نے پوچھا۔

باہر بیٹھی ہیں۔خضر نے باہر کی طرف اشارہ کیا۔

جبکہ وہ فوراً ہی باہر نکل آیا تھا

❤

میں دوسری دوکان میں تھی معصومہ کے ساتھ

انسپکٹر صارم تھا وہاں میں نہیں جانتی انسپکٹر صارم نے اس سے کیا کہا۔

لیکن روح کو دیکھ کر مجھے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اس سے تمہارے خلاف کچھ بکواس کر رہا تھا۔

میں ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اسے اپنے ساتھ لے آئی

یہاں تک کہ گاڑی میں بھی اسے سمجھاتی رہی کہ انسپکٹر صارم صرف تمہیں پھنسانے کی کوشش کر رہا ہے۔

تم اسے اپنے ساتھ لے کر ہی کیوں گئی تھی وہ غصے سے دھاڑا تھا۔

اسے بتانے کے لئے کہ میں اس سے زیادہ خوبصورت ہوں۔اس پر یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وہ اتنی خوبصورت نہیں ہے کہ تمہارے ساتھ جچے۔میں اسے یہ بتانا چاہتی تھی کہ ایک خوبصورت مرد کے ساتھ ایک خوبصورت عورت اچھی لگتی ہے۔اور خوبصورتی کا معصومیت سے کوئی لینا دینا نہیں ہوتا۔میں اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ تمہارے لائق نہیں ہے۔

میں اسے بتانا چاہتی تھی کہ

چٹاخ۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔اب تم مجھے بتاؤ گی کہ مجھے کس کے ساتھ رہنا چاہیے اور کس کے ساتھ نہیں۔

لیلیٰ دور زمین پر گری تھی۔یارم تیزی سے اس کی طرف بڑھا لیکن خضر نے اسے تھام لیا۔

اگر مجھے تمہارا احساس نہ ہوتا نا خضر تو میں اسے جان سے مار دیتا وہ اس کی طرف دیکھ کر دھاڑا تھا

ڈیول میری بات سنو۔یہ سہی وقت نہیں ہے ہم بعد میں دیکھیں گے ان کو۔وہ اسے

سمجھانے لگا

فی الحال تم روح کے بارے میں سوچو۔ڈاکٹر نے کہا تھا کہ کچھ ہی دیر میں اسے ہوش آجائے گا اور اگر ہوش میں آنے کے بعد اس نے تمہیں اس طرح سے دیکھا تو اس کا شک یقین میں بدل جائے گا۔

اور ہم تو یہ بھی نہیں جانتے کہ صارم نے اسے کیا کچھ بتایا ہے۔

ابھی صبر سے کام لو اور تم دونوں نکلو یہاں سے۔وہ معصومہ اور لیلی کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

جاؤ یہاں سے۔وہ پھر سے بولا تو لیلیٰ فوراً وہاں سے نکلنے لگی اسے جاتا دیکھ کر معصومہ بھی اس کے پیچھے آئی۔

ایک بات یاد رکھنا اگر روح کو کچھ بھی ہوا۔تو میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دونگا لیلیٰ۔وہ اسے جاتا دیکھ کر بولا تھا

اسے کچھ نہیں ہوگا ڈیول۔کیونکہ آج میں یہ بات سمجھ چکی ہوں کہ میں چاہے مر کر بھی واپس آؤں تب بھی تمہیں حاصل نہیں کر پاؤں گی۔

اتنے سالوں میں صرف میں نے تم سے محبت کی میں نے کبھی تمہیں کسی سے محبت کرتے

نہیں دیکھا۔آج میں نے تمہاری محبت دیکھی ہے۔وہ لڑکی تمہیں خود سے عشق کرنے پر مجبور کر گئی۔تو پھر مجھے بھی تو یہ بات ماننی پڑے گی کہ اس لڑکی میں کچھ تو ایسا تھا جو مجھ میں نہیں۔تم اس سے بہت محبت کرتے ہو۔۔۔شاید اس محبت سے زیادہ جو محبت تم سے کرتی ہوں

اور یقین کرو اگر تمہاری محبت کے لیے مجھے مرنا بھی پڑا تو میں مر جاؤں گی۔

تمہاری روح۔وہ مسکرائی مگر آنسو اس کی مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دے رہے تھے

تمہاری محبت کو کچھ نہیں ہو گا

لیلی اپنے آنسو صاف کرتی وہاں سے باہر نکل گئی۔

روح کو ہوش آیا تو یارم اس کے قریب بیٹھا تھا روح کو وہ بکھرا بکھرا محسوس ہوا۔

یارم وہ انسپیکٹر کہہ رہا تھا۔روح اٹھ کر بیٹھنے لگی جب یارم نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔

بکواس کرتا ہے وہ سب جھوٹ ہے۔ تمہیں مجھ پر یقین ہے نہ۔روح تم میری بات سنو

یقین کرو سب مجھے پھسانا چاہتے ہیں۔

میں نہیں جانتا میں نے ان کا کیا بگاڑا ہے۔

بس وہ لوگ میرے پیچھے پڑے ہیں۔

مجھے نہیں پتہ کہ وہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں لیکن تم میرا یقین کرو۔

مجھے لیلی نے بتایا کہ انسپیکٹر صارم تم سے ملا ہے۔

وہ میرے خلاف جھوٹے ثبوت بنا کر مجھے پھسانا چاہتا ہے۔وہ بہت چالاک آدمی ہے وہ تمہیں مجھ سے دور کر دے گا۔وہ تمہارا سہارا لے کر میرے خلاف سازشیں کر رہا ہے۔

لیکن تمہیں مجھ پر یقین کرنا ہو گا۔

یقین ہے نہ مجھ پر تمہیں وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ تمہیں یقین ہے نہ اپنے یارم پر وہ اس کا چہرہ تھامیں اس سے پوچھ رہا تھا

یارم وہ کہہ رہا تھا کہ آپ نے اپنے بابا کو۔

بکواس کر رہا تھا وہ جھوٹ بول رہا تھا جھوٹ ہے سب یارم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا

۔

تم بس میرا یقین کرو۔سب جھوٹ بولتے ہیں ہر کوئی تمہیں مجھ سے دور کرنا چاہتا ہے۔

وہ ایک بار پھر سے اپنے سینے میں بھیج گیا تھا۔

تم مجھ پر یقین کرو گی نہ روح۔تمہارا یارم ایسا نہیں ہے۔تمہارے یارم نے کبھی کوئی غلط

کام نہیں کیا۔ تمہیں مجھ پر یقین ہے نہ روح وہ ایسے ہی بیٹھا اسے اپنے سینے سے لگائے پوچھ رہا تھا۔

وہ انسپیکٹر آپ سے جلتا ہے۔آپ کی کامیابیوں سے جلتا ہے۔جلنے والے لوگ ایسا ہی کرتے ہیں جو خود کچھ نہیں کر سکتے وہ دوسروں پر ایسے الزام لگاتے ہیں مجھے پتا ہے آپ نے کچھ نہیں کیا۔

بلا اپنے باپ کو کوئی مار سکتا ہے۔وہ اس کی سینے میں منہ چھپائے بولے رہی تھی۔

جبکہ روح کی اس بات نے یارم کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔

پتہ ہے وہ اور کیا کیا بکواس کر رہا تھا وہ کہتا ہے کہ آپ نے اپنی ماں کو پھسایا اپنے بابا کو قتل کر کے۔کوئی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے کیا۔ جھوٹا کہیں کا۔

روح بولے جا رہی تھی۔اور وہ اسے اپنے سینے سے لگائے سنے جا رہا تھا۔

میرے یارم ایسا کبھی نہیں کر سکتے۔مجھے آپ پر پورا یقین ہے۔آپ اتنے اچھے ہیں۔آپ بلا کسی کی جان لے سکتے ہیں کیا۔

وہ گھٹیا آدمی آپ کو درندہ کہ کے بلا رہا تھا۔مطلب سمجھتا ہے درندے کا۔مجھے زندگی میں کسی سے نفرت محسوس نہیں ہوئی مگر یہ آدمی بہت بُرا ہے

تھوڑی دیر اس کے سینے میں ایسے ہی سرد یے اچانک اسے شونو کا خیال آتا ہے۔

یارم شونو کہاں ہے۔وہ اس کے سینے سے منہ نکال کر بولی۔

باہر خضر اور شارف کے پاس ہے۔یارم نے بتایا۔

کیا خضر بھائی اور شارف بھائی آئے ہیں آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ہائے آج تو میں نے

کچھ بنایا بھی نہیں ان کے کھانے کے لئے

اب میرے بھائی کیا میرے گھر سے بھوکے جائیں گے۔وہ تیزی سے اٹھنے لگی یارم نے اس

کا ارادہ جان کر اسے کھینچ کر بیڈ پر بٹھایا۔

میں باہر سے کچھ آرڈر کر دوں گا تم ریسٹ کرو۔

اسے زبردستی بیڈ پر لٹا کر لیٹا کر باہر نکل آیا

❤

وہ باہر نکلا شارف اور خضر دروازے کے باہر بے تابی سے ٹہل رہے تھے۔

اسے دیکھتے ہی لپک کر اس کے پاس آئے

کیا روح بھابھی کو سب کچھ پتہ چل گیا کیا ان کو تمہارے کام کے بارے میں پتہ چل گیا کیا

وہ جانتی ہیں کہ ہم کیا کرتے ہیں کیا صارم نے سب کچھ بتا دیا۔

کبھی خضر تو کبھی شارف سوال پر سوال کئے جا رہے تھے۔

سکون کا سانس لو اسے کچھ بھی پتا نہیں ہے ہاں صارم نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا ہمارے بارے میں۔ لیکن یہ الگ بات ہے کہ اس نے صارم سے زیادہ مجھ پر بھروسہ کیا ہے۔ میں نے اسے بتا دیا ہے کہ یہ سب جھوٹ اور الزام کے علاوہ کچھ نہیں صارم مجھے پھسانا چاہتا ہے۔

اور اسے میری ہر بات پر یقین ہے۔

صارم کو تو میں نہیں چھوڑوں گا اس بار اس نے میری زندگی پر حملہ کیا ہے۔ میں نے کہا تھا میں نے اسے واڑن کیا تھا کہ میرے گھر کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھے گا۔

یارم کو صارم پر بہت غصہ آ رہا تھا۔۔

اسے ہم سنبھال لیں گے فی الحال تم بھابھی کو سمبھالو۔انہیں تمہاری ضرورت ہے۔

خضر نے اس کے کندھے پے ہاتھ رکھ کر کہا۔

میرے خیال میں تمہیں سب کچھ اسے بتا دینا چاہئے ڈیول آج نہیں تو کل سب کچھ جان جائے گی اس سے پہلے کہ اسے کسی اور سے پتہ چلے اور تم اس کے سامنے جھوٹے ثابت ہو جائے تمہیں چاہیے کہ خود ہی اسے سب کچھ بتا دو۔

اوراس کے بعد اسے ہمیشہ کے لئے کھودوں ہیں نا یارم نے شارف کی بات کاٹتے ہوئے کہا

۔

یہ میرا معاملہ ہے اور میں سنبھال لوں گا تمہیں اس میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔

کچھ آرڈر کرو کھانا کھا کے جانا اس طرح سے بھوکے جاؤ گے تو اسے اچھا نہیں لگے گا۔

یارم نے حکم دیا تھا۔

شکر ہے ہمیں بھی اس گھر سے کچھ نصیب ہوا ورنہ بھابھی سے پہلے تو تم ہمیں بھوکا ہی بھیجتے تھے۔شارف نے اوپر کی طرف ہاتھ اٹھا کر شکر ادا کیا۔

اور بھی کچھ کھانا ہے۔۔۔یارم نے اپنے ہاتھ کا موکا بنا کر سامنے کیا۔

نہیں نہیں ہم صرف کھانا ہی کھا کے جائیں گے سویٹڈش کی ضرورت نہیں ہے۔شارف نے اس کا ہاتھ اپنے آپ سے دور کرتے ہوئے کہا۔

❤

صبح روح کی آنکھ کھلی تو یارم اس کے ساتھ نہیں تھا۔

ایک نظر پورے کمرے پر ڈال کر اٹھ کر باہر آئی۔اس کا ارادہ شونو کے پاس جانے کا تھا۔

یہ کیا یارم صبح صبح ہی چلے گئے۔

ناشتہ بھی نہیں کیا۔

ابھی اس نے دروازہ کھول کر باہر قدم رکھا ہی تھا کچن سے آواز آنے لگی۔

شونو تو کچن میں نہیں جاتا تھا یقیناً یارم ہی ہو گا۔

وہ اس طرف آئی تو یارم کھڑا ناشتہ بنانے میں مصروف تھا۔

یارم میں اٹھ تو گئی تھی آپ ہٹئے پیچھے میں بناتی ہوں۔وہ اس کے ہاتھ سے چائے کپ لیتے ہوئے بولی۔

تم آرام کرو تمہیں آرام کی ضرورت ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ تم بہت کمزور ہو۔اور میں بھی بالکل ڈاکٹر کی طرح ہی سوچتا ہوں۔بہت کمزور ہوتی جا رہی ہو کچھ کھایا پیا کرو ۔تمہارے علاوہ کوئی نہیں ہے میرے پاس جو مجھے میرے یارم کہہ کر بلائے گا۔اور میرے ڈمپل سے پیار کرے گا۔یارم نے اس کا گال چومتے ہوئے کہا

اور اس کے ہاتھ سے کپ لے لیا

آپ کو کام پے جانے کے لئے دیر ہو رہی ہے۔لائے دیجیے میں بناتی ہوں۔روح نے ایک بار پھر ناکام سی کوشش کی

آرام سے بیٹھ جاؤ میں کہیں نہیں جا رہا۔جب تک تم بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتی میں کام پر

نہیں جاؤں گا۔

یارم نے چائے کپ میں انڈیلتے ہوئے کہا۔اتنے میں اس کا فون بجنے لگا۔اس نے روح کو

فریش ہونے کے لیے بھیجا

اور فون کی طرف متوجہ ہوا دیکھا تو خضر اسے کال کر رہا تھا۔

وہ ایک ہاتھ سے ناشتے کی ٹرے اٹھا کر باہر آیا دوسرے ہاتھ میں فون پر خضر سے بات

کرنے میں مصروف ہو چکا تھا۔

وہ بھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی روم میں آئی۔

تم کب تک آؤ گے ڈیول ہمیں وکرم دادا کو ریسیو کرنے کے لئے بھی جانا ہے۔خضر نے کہا

تم اور شارف چلے جاؤ اور ہاں معصومہ کو بھی ساتھ لے جانا۔میں آج نہیں آسکتا۔جب

تک روح ٹھیک نہیں ہو جاتی تب تک میں نہیں آؤں گا۔

ڈیول یہ تم کیا کہہ رہے ہو تمہیں پتا ہے وکرم دادا تمہارے بھروسے پر یہاں آئے ہیں اور

تم ایئرپورٹ رسیو کرنے بھی نہیں جاؤ گے کتنا برا لگے گا انہیں

۔خضر نے پریشانی سے کہا۔

میری بات سنو خضر روح سے زیادہ مجھے کوئی امپوٹینٹ نہیں ہے۔اور روح کی طبیعت

ٹھیک نہیں ہے میں نہیں آسکتا تم سنبھال لو سب وہ اتنا کہہ کر فون بند کر چکا تھا۔

جبکہ روح منہ ہاتھوں دھو کر واپس آئی تھی۔

بیٹھو اور کھاؤ۔یارم نے اس کے لیے کرسی گھسیٹ کر اسے بٹھایا۔اور اسے اپنے ہاتھ سے ناشتہ کروانے لگا

یارم آپ کے والدین کہاں ہیں۔ناشتے کے دوران اچانک سوال پر یارم کے ہاتھ رکے تھے۔

پھر اس کے چہرے پر کھوجتی نظروں سے کچھ دیکھنے لگا لیکن وہاں سوائے بھروسے کے اور کچھ نہ تھا۔

پھر سنبھل کر بولا

میرے بابا کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔اور ماں پاکستان میں رہتی ہیں میں نے بہت کوشش کی انہیں یہاں لے آؤں لیکن وہ یہاں نہیں آنا چاہتی انہیں اپنا وطن بہت عزیز ہے۔

یارم کے لہجے میں اپنی ماں کے لیے پیار ہی پیار تھا۔

یارم میری ان سے بات کروائیں نا۔پتا نہیں روح کو کیا سوجھی کے فرمائش کر بیٹھی۔

وہ مجھ سے بات نہیں کرتی وہ میرے یہاں رہنے پر مجھ سے ناراض تھی اور میرے یہاں

رہنے کی وجہ سے وہ مجھ سے روٹھی ہوئی ہیں۔ مجھ سے بالکل بات نہیں کرتی وہ یارم مسکرایا تھا۔

آپ مجھے ان سے ملوایئے نہ میں منالوں گی۔روح نے یقین سے کہا۔

منہ کھولواور کھانا کھاؤ بہت باتیں کرنے لگی ہو۔ کھاتے ہوئے باتیں سوتے ہوئے باتیں ڈرائیونگ میں باتیں تمہاری باتیں کبھی ختم نہیں ہوتی کیا۔

وہ اسے زبردستی کھانا کھلاتے ادھر ادھر کی باتوں میں لگانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

آج اپنی ماں کے بارے میں بات کرتے وہ کتنا بے سکون تھا یہ وہی جانتا تھا۔چاہ کر بھی روح کو نہیں بتا پایا کہ اس کے اس کام کی وجہ سے اس کی ماں اس کے پاس نہیں رہتی

ڈیول کہاں ہے تم لوگ مجھے ٹھیک سے بتا کیوں نہیں رہے ایک تو وہ مجھے لینے ائیر پورٹ نہیں آیا جب کہ وہ جانتا ہے کہ میں اس کے بھروسے یہاں آیا ہوں۔

وہ تو اتنا غیر ذمہ دار کبھی نہ تھا۔

وکرم دادا ابھی آکر ڈیول کے آفس میں اس کی سیٹ پر بیٹھا تھا یہ ہمت صرف دادا میں تھی

۔

دادا آپ آرام کرے۔ڈیول سے آپ کی ان شاءاللہ شام میں ملاقات ہو گی وہ کوئی

ضروری کام نمٹانے گیا ہے۔

مجھ سے بھی ضروری اس کے لیے کوئی کام ہے حیرت ہے ویسے۔اسے۔میرا پیغام دے دو

کہ مہمانوں سے ضروری اور کچھ نہیں ہوتا دادا مسکرائے تھے۔

جی دادا جو حکم۔شارف اتنا کہہ کر چلا گیا۔

تم لوگوں کی ٹیم میں تو ایک لڑکی بھی تھی نہ جب پچھلے سال میں آیا تھا وہ تم لوگوں کے

ساتھ تھی۔وہ بھی آج یہاں نہیں ہے۔

پسند کرتی ہے ناڈیول کو۔دادا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

جی دراصل وہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے آج چھٹی پر ہے۔

خضر نے بات سنبھالتے ہوئے کہا۔

اور وہ تیمور کو جو میرے آدمی کے خلاف ثبوت ملے ہیں اس کا کیا۔دادا نے پوچھا۔

آپ فکر نہ کریں ہم اس کا حل نکال چکے ہیں۔

خضر مسکرایا تھا۔

ڈیول کے کہنے پر وہ سارے ثبوت انسپکٹر صارم تک پہنچا چکا تھا اور اس کے بیٹے کے دوست

کو سزا بھی ہو چکی تھی۔

لیکن اس کے باوجود بھی ڈیول نے کچھ ایسا ڈھونڈ لیا تھا کہ دادا کا آدمی آسانی سے نکل آئے

۔

ڈیول نے راشد کے بھائی وسیم کو کیوں مارا یہ تو میں جانتا ہوں کوئی بہت بڑی وجہ ہو گی

۔ لیکن پھر بھی اتنی بے دردی سے مارا۔ مجھے ڈیول سے بات کرنی ہے اسے بلاؤ یہاں،۔

جو بھی ضروری کام ہے بعد میں کر لے گا فلحال سے کہو سب سے ضروری کام اس کا یہاں

ہونا ہے اپنے دادا کے پاس۔

خضر ہاں میں گردن ہلا کر چلا گیا۔

❤

ہزار کہنے کے باوجود یارم نے باہر سے ہی کھانا آرڈر کیا تھا۔

یارم کیا ہو گیا ہے اب میں اتنی بیمار نہیں ہوں آپ نے تو مجھے صدیوں کو بیمار کر دیا ہے۔

روح روٹھے ہوئے لہجے میں بولی۔

آج اس نے بالکل شونو کے بارے میں بات نہیں کی تھی کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ یارم

اپنے ہوتے ہوئے شونو کا ذکر برداشت نہیں کرتا۔

جب تک تم بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتی خبر دار جو کسی کام کو ہاتھ لگایا حالت دیکھو اپنی اتنی کمزور ہو تم۔

ہاں پتا ہے ہوا آ کر مجھے اپنے ساتھ اڑا لے جائے گی اس نے یارم کی کئی بار کہی ہوئی بات دہرائی۔

اسی لئے تو کہتا ہوں جب باہر نکلو میرا ہاتھ پکڑ کر کے جایا کرو مجھے ساتھ لے جایا کرو۔

ہوا کا کوئی بھروسہ نہیں ہے وہ مسکرایا تھا۔

یارم مجھے فاطمہ بی بی سے بات کروائیں اب تک تو انہوں نے امی کا نمبر لے لیا ہو گا۔

وہ جو کہیں دنوں سے بات کرنا چاہتی تھی آج اس کا اچھا موڈ دیکھ کر ہی ڈالی۔

بے بی اس وقت میری اور تمہاری بات ہو رہی ہے نہ فلحال چھوڑ دو سب کو میرے بارے میں بات کرو۔

وہ اسے مزید اپنے قریب کھینچتے ہوئے بولا۔

آپ کے بارے میں نہ۔۔۔۔ تو ٹھیک ہے مجھے اپنی امی سے بات کروائیں۔ وہ ضدی انداز میں بولی۔

یارم نے اپنی جیب سے فون نکالا کوئی نمبر ڈھونڈا اور ڈائل کر کے اس کے ہاتھ میں پکڑا کر

خود اٹھ گیا۔

بات کرو تمہاری فاطمہ بی بی کا نمبر ہے تمہارے فون کرنے کے بعد جانے کتنی بار انہوں نے اس نمبر پر فون کیا بزی ہونے کی وجہ سے میں اٹھا نہیں سکا آج تم بات کر لو۔

دس منٹ میں بات ختم ہو جانی چاہیے۔آج کا دن صرف میرا ہے۔

جلدی کرو۔ کہہ کر باہر چلا گیا۔

جبکہ روح اب فاطمہ بی بی سے بات کر رہی تھی۔

❤

روح میری جان میرے بچے کیسی ہے تو۔ کتنی بار تجھے فون کیا مگر کسی نے اٹھایا ہی نہیں ۔فاطمہ بی بی نے اس کا حال و خیریت پوچھنے کے بعد کہا

فاطمہ بی بی ہے یہ میرے شوہر کا نمبر ہے وہ بزی تھے نہ اس لیے آپ کا فون نہیں اٹھا پائے

۔۔

آج بھی میری طبیعت خراب تھی اس لئے وہ گھر پر رک گئے۔تب آپ سے بات ہو پا رہی ہے۔

خیال رکھتا ہے وہ تیرا۔۔۔؟ کیسا ہے۔۔۔غصہ تو نہیں کرتا ہاتھ تو نہیں اٹھاتا تجھ پہ۔۔۔ان

کے لہجے میں ماں والی فکر تھی۔

روح بے اختیار مسکرائی۔

کاش یہ عورت سچ میں میری ماں ہوتی۔

میں بالکل ٹھیک ہوں اور وہ میرا بہت خیال رکھتے ہیں بہت پیار کرتے ہیں مجھ سے۔

پتا ہے ذرا سی بیمار ہو جاؤ تو کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے۔۔ سر پہ سوار ہو کے زبردستی

کھانا کھلاتے ہیں روح شرماتے ہوئے بتا رہی تھی۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔اللہ تم دونوں میں ایسے ہی پیار قائم رکھے۔

مجھے تجھ سے یہی امید تھی مجھے یقین تھا تیری معصوم شکل تیرے شوہر کو کسی دوسرے

کے پاس نہیں جانے دے گی۔

اسی لیے تو اللہ نے تجھے ان جاھل لوگوں سے نکالا۔

اللہ تیرے شوہر کے دل میں تیری محبت کی اور برکت ڈالے۔

یہاں کا تو حال بہت برا ہے بیٹی تیری بہنیں پیسوں میں کھیل رہی ہیں نجانے اتنا پیسہ ان

کے پاس کہاں سے آیا۔

تیری ماں تو روز روتی ہے کہتی ہے کوئی بہت بڑی غلطی کر دی اس نے۔ تیری بہنیں تو

رات گھر واپس ہی نہیں آتی۔

فون نمبر لے لیا تھا میں نے

کاپی پینسل اٹھا تو تجھے لکھوا دیتی ہوں۔

ان کے کہنے پر اس نے فوراً ہی یارم کی کوئی پاس پڑی کام والی فائل نکالی اور اس کے پاس پڑی پینسل سے لکھنے لگی۔

فون بند کرنے کے بعد یارم ایک بار پھر سے دودھ کا گلاس اور میڈیسن لیے اس کے سر پر کھڑا تھا۔

یارم میں ٹھیک ہو چکی ہوں۔اس نے جلدی سے کہا۔

جانتا ہوں لیکن یہ کورس تمہیں پورا کرنا ہو گا تاکہ تم پھر سے بیمار نہ ہو۔

زبردستی خود ہی اپنے ہاتھ سے اس کے منہ میں دوا رکھتا دودھ پلانے لگا۔

ویسے یہ دودھ کتنے مزے کا ہوتا ہے نہ۔۔روح کو واقعی دودھ بہت پسند تھا۔

اچھا ایسی بات ہے تو یہ پورا گلاس ختم کرو۔اور روز رات سونے سے پہلے پیا کرو

یارم نے باقی بچا ہوا دودھ بھی اسے پلایا۔

اب تم آرام کرو۔

اس کا ماتھا چوم کر اٹھنے لگا۔

رکیں یارم مجھے امی سے بات کرنی ہے یہ میں نے نمبر لے لیا۔

تم نے اس فائل پر نمبر لکھ دیا یارم نے فائل دیکھتے ہوئے کہا اس کے چہرے سے پریشانی صاف ظاہر تھی۔

کیا ہوا یارم میں نے کوئی غلطی کر دی۔

سوری مجھے نہیں پتا تھا یہ کوئی ضروری پیپر ہیں مجھے لگا اتنے دنوں سے یہاں پڑے ہیں بہت بڑی غلطی ہو گئی مجھ سے اس سے پہلے کے روح اپنے رونے کا شغل جاری کرتی یارم مسکرا دیا۔

تم سے زیادہ امپورٹ نہیں تھا۔اور یہ کام ہر دو منٹ کے بعد شروع مت کر دیا کرو۔اس نے اس کا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

امی سے بعد میں بات کر لینا پہلے میں ذرا آفس فون کر لوں۔اس نے کمبل ٹھیک کیا اور فون اٹھا کر باہر آ گیا۔

❤

ڈیول پلیز یہاں آجاؤ دادا نے کہا ہے کہ وہ تمہارے بھروسے پر یہاں آئے ہیں انہیں بہت برا لگا ہے تمہارا یہاں نہ ہونا۔

خضر نے پریشانی سے بتایا۔

خضر تمہیں ایک سمجھ نہیں آئی میں بتا چکا روح کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آج میں نہیں آ سکتا۔

اتنا سا کام تم سنبھال نہیں سکتے۔

دادا کی خدمت میں کوئی کمی نہ رہے ڈیول نے آوڈر دیا

میری بات سنو ڈیول سمجھنے کی کوشش کرو تمہارا یہاں ہونا ضروری ہے۔روح اب ٹھیک ہے خضر نے سمجھانے کی کوشش کی۔

روح ٹھیک نہیں ہے اگر وہ ٹھیک ہو گئی تو میں خود ہی آجاؤں گا اور اب بار بار مجھے ڈسٹرب مت کرنا۔

ڈیول فون بند کر چکا تھا۔

خضر نے فون دیکھ کر ایک سرد آہ بھری اور لیلی نمبر ملانے لگا۔

اب کیسی طبیعت ہے تمہاری خضر نے پوچھا۔

محبت میں ہارے ہوئے لوگ کیسے ہوتے ہیں خضر۔لیلیٰ نے سوال کیا۔

شاید میرے جیسے۔خضر نے کہا۔

خضر میں تمہارے بارے میں ایسا نہیں سوچتی۔لیلیٰ نے سمجھانے کی کوشش کی۔

میں جانتا ہوں لیلیٰ تم میرے بارے میں ایسا نہیں سوچتی اور میں نے کب تم سے کہا کہ تم

مجھ سے محبت کرو۔میری محبت میں امیدِ محبت نہیں ہے۔

ہاں یہ بات الگ ہے کہ تم نے ڈیول کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچا ہی نہیں۔

اگر تم اس کے علاوہ نظر گھما کے کہیں اور دیکھتی تو شاید تمہیں میری محبت نظر آتی۔اپنا

خیال رکھنا۔

خضر فون بند کرنے لگا تھا۔

تمہارا شکریہ تم نے کل رات میرا بہت خیال رکھا ہے۔کل رات شاید نشے میں کوئی بھی

میرا فائدہ اٹھا سکتا تھا۔

اگر تم وہاں نہ آتے تو۔۔لیلیٰ نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

محبت کی عزت کی حفاظت کرنا ہر محبت کرنے والے پر فرض ہے۔خضر نے کہا

ایک بات پوچھوں۔۔۔حضر اس کی بات سن کر مسکرایا تھا

پوچھو۔

یکطرفہ محبت ایسے ہی تکلیف دیتی ہے کیا۔۔۔؟لیلیٰ کا لہجہ بکھرا ہوا تھا۔

اس سے کہیں زیادہ تکلیف دیتی ہے تمہیں یہ تکلیف سہتے ہوئے صرف ایک ماہ ہوا ہے۔

میں یہ تکلیف چھ سالوں سے سہ رہا ہوں۔میرے پاس کوئی آپشن نہیں تھا لیکن تمہارے

پاس تو آپشن اب بھی موجود ہے۔جب سب راہ بند ہو جائیں تب بھی خضر کا دروازہ

تمہارے لئے کھلا ہوا ہو گا۔

فون بند ہو چکا تھا۔

اور لیلی اس کے لفظوں میں کھوئی اب یہ سوچ رہی تھی۔

کہ یہ شخص آخر اس سے اتنی محبت کیسے کر سکتا ہے۔اس نے تو کبھی اس کے بارے میں

سوچا تک نہ تھا۔ کبھی اسے مڑ کر دیکھا تک نہ تھا۔وہ تو صرف ڈیول کے بارے میں سوچتی

تھی اسے دیکھتی تھی۔

لیکن کل رات ڈیول کی محبت کا سوگ منا رہی تھی۔وہ اتنی نشے میں تھی کہ اپنا آپ تک

نہیں سنبھال پا رہی تھی۔

ایسے میں خضر ساری رات اس کے ساتھ اس کے سر پر کھڑا رہا۔ایک لمحے کو بھی اس کو

تنہا نہ چھوڑا۔

اور اب ساری رات کا تھکا آفس میں کام کر رہا تھا۔

کل رات خضر نے پہلی دفعہ اسے کہا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اس کے لیے اس لئے

پریشان رہتا ہے۔کیونکہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔شاید اتنی ہی جتنی وہ ڈیول سے کرتی

ہے۔

❤

ویسے تم نے مجھے بتایا نہیں کہ تم کل شوپنگ سے کیا کیا لے کے آئی تھی۔۔۔یارم اس

کے پاس بیٹھا اس سے پوچھ رہا تھا جو کہ ابھی کل کا سامان لے کر روم میں آئی تھی۔

کیوں بتاؤں کل آپ نے مجھے تھپڑ مارا تھا۔روح کو اس کا کل والا تھپڑ یاد آ گیا تھا۔اور اٹھ کر

آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی

سوری یار۔بہت زور سے لگا تھا کیا۔۔۔؟۔

وہ اس کے پاس اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہوا۔

یاد نہیں۔شاید زور سے لگا تھا۔اس نے اپنا گال دکھایا۔جہاں یارم کی دو انگلیوں کے نشان

اب بھی موجود تھے۔

یارم نے بے اختیار اپنے ہونٹ اس کے گال پر رکھے۔

بہت بے شرم ہیں آپ بہت گندے ہیں وہ اپنا آپ اس کی باہوں سے چھڑواتی پیچھے ہٹی۔

ابھی تم نے دیکھی ہی کہاں ہے میری بے شرمی وہ تمہیں اب دکھاؤں گا۔

وہ اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے بولا۔

یارم ہٹے نہ میں آپ کو اپنی شاپنگ دکھاتی ہوں۔

روح نے فوراً اس کی پناہوں سے نکلتے ہوئے شاپنگ بیگ اٹھائے۔

اور اس میں سے چیزیں ادھر ادھر کرنے لگی۔

یارم اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ کر بہت محفوظ ہو رہا تھا۔

وہ ساری چیزیں اس کے سامنے رکھنے لگی یہ بھی لیلیٰ نے لے کر دیا ہے یہ بھی لیلیٰ نے

خریدنے کو بولا تھا آپ اس کو پیسے دے دیجئے گا نہ جانے کتنے پیسے اس نے میری چیزوں لگا

دیے۔روح بولے جا رہی تھی جبکہ لیلیٰ کے نام پر یارم کا موڈ بہت خراب ہو چکا تھا۔

یہ لپسٹک۔۔۔روح کو اپنی پسندیدہ چیز مل چکی تھی یارم کھل کر مسکرایا۔

اب وہ پھر سے سے یاد دلانے والی تھی کہ اکلوتی چیز وہ اس کے لئے نہیں لایا تھا اور ایسا ہی ہوا

اپنے نہیں لے کے آئے تھے نہ میرے لئے میں خود لے آئی ہوں۔

اچھی ہے نا۔وہ اسے کھول کر دکھانے لگی۔

اب تم لگاؤ گی تو میں ٹیسٹ کر کے بتاؤں گا کہ کیسی ہے وہ ذو معنی انداز میں بولا۔

جس کے بعد روح کے گال لال ہو گئے۔

آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں یارم بہت گندے ہیں۔

وہ اٹھ کر باہر جانے لگی۔

ارے یار میں نے کیا کیا ہے وہ اس کے پیچھے جانے لگا جب اس کا فون پھر سے بجا اس کا موڈ پھر سے خراب ہو چکا تھا۔

❤

یارم آج بھی اپنے کام پر نہیں گیا تھا روح نے بہت کہا کہ اس کی وجہ سے چھٹیاں نہ کرے لیکن وہ نہیں مانا اس کا کہنا تھا جب تک روح بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتی وہ کوئی کام نہیں کر

پائے گا۔

آج بہت کہنے کے باوجود بھی صبح کا ناشتہ روح نے بنایا تھا۔

ابھی وہ ناشتہ کر کے فارغ ہوئے تھے کہ دروازہ بجا۔

ارے یہ کون آ گیا۔۔۔؟ روح سوچتے ہوئے اٹھ کے دروازہ کھولنے لگی جب یارم نے کہا

کہ دروازہ وہ کھولے گا۔

روح کندھے اچکا کر واپس بیٹھ گئی۔ تو یارم دروازہ کھولنے آ گیا۔

دروازہ کھولتے ہی یارم کھٹکا

دادا آپ یہاں آئیں اندر آئیں۔

یارم ان کے گلے ملتا ان کو اندر آنے کا راستہ دینے لگا۔

لیکن ان سے پہلے خضر اندر آیا اور روح کو اندر جانے کا بولا وہ نہیں چاہتا تھا کہ روح کو ان

کے کام کے بارے میں کچھ بھی پتہ چلے

روح اپنے گھر میں انجان شخص دیکھ کر اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔

میں نے ان لوگوں کو بہت کہا کہ تمہیں بلائے لیکن یہ نہ تو میری تم سے بات کروا رہے

تھے اور نہ ہی میرے پاس بلا رہے تھے۔

تم جانتے ہو میں یہاں صرف تمہارے لئے آیا ہوں۔ کتنی غلط بات ہے کہ تمہیں آکر مجھ سے نہ ملو۔ وہ اسے ساتھ ہی لیے چلتے ہوئے اندر آئے۔

دادا دراصل میں کچھ بیزی تھا۔ ورنہ میں خود آتا آپ کو رسیو کرنے کے لئے۔ وہ ان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا۔

خیر چھوڑو ان سب باتوں کو میں تم سے کچھ مانگنے آیا ہوں۔

تمہیں یاد ہے تم بچپن میں مجھ سے جو کچھ مانگتے تھے میں تمہیں دے دیتا تھا۔

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈیول بھی مسکرایا۔

دادا میرے پاس ایسا کیا ہے جو میں آپ کو دوں گا آپ کے پاس سب کچھ ہے آپ جان مانگ لیجئے یہ بھی آپ کی امانت ہے ہنستے ہستے دے دونگا۔

یارم آج اپنے مزاج کے خلاف بہت مسکرا کر نرمی سے باتیں کر رہا تھا۔

کیونکہ سامنے بیٹھے اس شخص کے یارم پر بہت احسانات تھے۔

اس کی بات پر وکرم دادا نے قہقہ لگایا۔

اور اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل سے ایک تصویر نکال کر اس کے سامنے رکھی۔

مجھے یہ چاہیے ڈیول۔ انہوں نے تصویر اس کے سامنے کرتے ہوئے اس کا چہرا دیکھا اس کا

چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو چکا تھا۔

میں نے کہا جان مانگ لو تو تم نے جہاں نہیں مانگ لی۔ وہ میری غیرت ہے بیوی ہے بیوی

یارم نے فون اٹھا کر زور سے دیوار پہ دے مارا۔

ڈیول حد میں رہو مت بھولو کے میں کون ہوں۔

تم مت بھولو کہ میں کون ہو اس سے پہلے کہ کھڑے کھڑے تمہاری جان لے لوں دفع ہو

جاؤ یہاں سے یارم غصے سے دھارتے ہوئے بولا تھا۔

اگر ایسے نہیں تو ویسے سہی جو چیز مجھے چاہیے وہ تو میں حاصل کر کے رہوں گا۔

مجھے لگا تھا تم شرافت سے مان جاؤ گے۔ لیکن تم تو مجھے ایٹیٹیوڈ دیکھا رہے ہو مت بھولو

تمہیں اس مقام پر پہنچانے والا میں ہوں۔ دادا ابھی بھی پر سکون انداز میں صوفے پر بیٹھا

ہوا بول رہا تھا

اگر میں تمہیں پیسہ نہیں دیتا تو۔۔۔۔

یہ مقام مجھے تمہارے پیسے سے نہیں اپنی پاور سے ملا ہے۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہاری

عزت اس لئے کرتا ہوں کہ تم نے مجھے پیسہ دیا۔

غلط فہمی ہے تمہاری میں تمہاری عزت اس لئے کرتا تھا کیونکہ تم دوسروں کی عزت بھی

نظر نہیں رکھتے تھے۔

میں نے تمہاری آنکھوں میں کبھی ملاوٹ نہیں دیکھی تھی۔

اگر معلوم ہوتا کہ تم اس طرح میری بیوی کی تصویر لے کے آؤ گے تو تمہارا ہاتھ کاٹ دیتا۔

یہ جانے کے باوجود کے وہ میری بیوی ہے تم میرے گھر میری بیوی کی تصویر لے کر

میرے پاس آئے ہو

یعنی کہ تم نے جانتے بوجھتے ہوئے میری عزت پر نظر ڈالی ہے۔

شکر کرو کہ اس وقت میں گھر پر ہوں۔ ورنہ میں اپنی غیرت پر آنکھ اٹھانے والے کی

آنکھیں نکال دیتا ہوں۔

اپنی یہ شکل دفعہ کرو یہاں سے تم اس قابل نہیں ہو کہ تم ڈیول کے ساتھ بیٹھو تم اس راشد

کے ساتھ بیٹھنے کے قابل ہو۔

میں تمہیں دھکے مار کے نکالوں یا خود یہاں سے جاؤ گے اسے ایسے ہی بیٹھا دیکھتے ہوئے

یارم پھر سے دھاڑا تھا۔

جا رہا ہوں میں لیکن ایک بات یاد رکھنا جو چیز ایک بار و کرم دادا کو پسند آجاتی ہے وہ اس کی

ہو جاتی ہے۔

مجھے وہ لڑکی صرف ایک رات کے لیے چاہے تھی لیکن اب وہ لڑکی مجھے ہمیشہ کے لئے چاہے۔

اس سے پہلے کے دادا کچھ اور کہتا یارم اس کا گریبان پکڑ چکا تھا

گیٹ آؤٹ۔۔وہ دہاڑا تھا

چلو خضر و کرم دادا غصے سے بولا۔

اور چلتا ہوا دروازے کے پاس آیا لیکن اس کے پیچھے کوئی نہیں چل رہا تھا۔

اس نے مڑ کر ایک نظر خضر کو دیکھا۔

جو ایسے ہی بازو سینے پر باندھے کھڑا اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

وفاداری۔۔۔بہت وفادار ہو تم خضر۔لیکن تمہارے جیسے لوگوں کی قدر نہیں ہے یہاں ۔تم جب چاہے میرے پاس آ سکتے ہو۔ویسے بھی تمہارا یہ باس تو کچھ دنوں میں مر جائے گا ۔وکرم دادا سے پنگا لیا ہے اس نے۔وکرم دادا مسکراتے ہوئے بولا۔

خضر سڑکوں پر بھیک مانگ کے کھا لے گا لیکن ڈیول کے ساتھ غداری کبھی نہیں کرے گا ۔

خضر اسے سنانے والے انداز میں بولا۔

وکرم غصے سے باہر نکل گیا۔

میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وکرم کی سوچ ایسی ہو سکتی ہے۔

اگر مجھے پہلے اندازہ ہوتا تو میں انہیں یہاں کبھی نہ لاتا۔

وہ مجھ سے ضد کرنے لگے کہ انہیں تم سے ملنا ہے کسی بھی حالت میں۔

تم نے انہیں اپنے آفس میں بیٹھنے کے لیے کہا تھا اسی لیے میں وہاں لے کے گیا لیکن جب

میں وہاں گیا تو وہ روح کی فوٹو اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے تھے۔

ان کے پوچھنے پر میں نے بتا دیا کہ وہ تمہاری بیوی ہے۔

بس پھر کیا تھا وہ مجھے زبردستی ساتھ گھسیٹ لائے۔

خضر اپنی صفائی دیتے ہوئے بولا۔

جبکہ یہ بات الگ تھی کہ کمرہ بند ہونے کی وجہ سے روح کچھ بھی سن نہیں پائی۔

لیکن پھر بھی خضر نے کنفرم کرنے کے لیے اسے چائے بنانے کا کہا۔ تو وہ مسکراتے ہوئے

ان دونوں کے لئے چائے بنانے چلی گئی۔ اور پھر زبردستی خضر کو کھانے پر روکنے لگی۔

جس سے خضر ایک بار پھر سے پر سکون ہو گیا تھا لیکن اب وہ اس بات کو لے کر بھی ٹینشن

میں تھا کہ وکرم دادا کو روح پسند آگئی ہے۔

اور یارم روح کو کسی حال میں نہیں گنوائے گا یہ تو اس کی آنکھیں ہی بتا رہی تھی۔

وہ بہت کوشش کے باوجود بھی اپنا غصہ ضبط نہیں کر پا رہا تھا۔

❤

اس نے مجھے انکار کیا میں نے اسے یہ مقام دیا۔جب لوگوں کو اس نے اپنی طرف لگانا تھا تو

میں نے اسے پیسہ دیا۔

کیا مانگا تھا میں نے اس سے صرف وہ لڑکی۔ایک لڑکی کے لیے اس نے میرا گریبان پکڑ

امیر او کرم دادا کا۔

مجھے وہ لڑکی چاہیے اکبر۔کسی بھی قیمت پر سب کو لگا دو۔

ڈیول کو میں اس کی اوقات دکھاؤں گا۔

میں اسے بتاؤں گا کہ وکرم کے ساتھ پنگا لے کر اس نے اچھا نہیں کیا وکرم کو انکار کر کے

اس نے وکرم کی توہین کی ہے۔

دادا آپ ریلیکس ہو جائیں لڑکیاں بہت ہی بھول جائے اس لڑکی کو یہاں ایک سے ایک

حسین لڑکی آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔

اکبر اسے ایک سے ایک حسین لڑکی دکھاتے ہوئے بولا۔

تمہیں سمجھ میں نہیں آیا میں نے کیا کہا مجھے وہ لڑکی چاہیے۔

وہ مجھے اس لیے نہیں چاہیے کیونکہ وہ بہت حسین ہے۔

یا میرا اس پہ دل آگیا ہے میں دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ ڈیول کے اندر کس حد تک بسی ہوئی ہے۔

وہ لڑکی اس کی کمزوری بن چکی ہے۔

اور میرا گریبان پکڑ کر ڈیول نے مجھے اس کی کمزوری پر حملہ کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔

وکرم دادا دہاڑتے ہوئے بولا تھا۔

تو کیا سوچا ہے آپ نے اکبر نے پوچھا۔

راشد اپنے بھائی وسیم کے بعد بلکل ہی بے مول ہو گیا تھا

اب انڈر ورلڈ میں اسے کوئی کتے کے باؤ بھی نہیں پوچھتا تھا۔ وہ جو سوچ رہا تھا کہ وکرم

یہاں آکر اس کے بھائی کا بدلہ لے گا۔

اس کے سب کے سب خواب دھرے کے دھرے رہ گئے۔

دادا ڈیول بہت خطرناک ہے آپ کو پتا ہے اس نے مجھے زندہ کیوں چھوڑ دیا کیونکہ اس کی

بیوی کا فون آگیا تھا۔

اس نے میری آنکھوں کے سامنے میرے بھائی کو اتنی بھیانک موت بھی دی کہ میں سوچ کر کانپ اٹھتا ہوں۔راشد نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

اب تم دیکھنا کہ میں اسے کتنی بھیانک موت دیتا ہوں۔وکرم دادا قہقہ گا کے ہنسنا تھا۔

❤

یارم کو پتہ تھا کہ وکرم اس کے خلاف ضرور کوئی نہ کوئی پلاننگ کر رہا ہو گا وہ اسے نیچا دکھانے کے لئے کسی بھی حد تک چلا جائے گا اسے ڈر صرف روح کا تھا۔

وہ روح کو کھو نہیں سکتا تھا۔

اسے ڈر تھا کہ کسی طرح روح کو اس کی حقیقت نہ پتا چل جائے۔

اگر ایسا ہوا تو وہ روح کو کیا جواب دے گا کس طرح سے اسے اپنا یقین دلائے گا۔

یہ تو وہ سمجھ چکا تھا کہ روح خود سے زیادہ اس پر اعتبار کرتی ہے۔روح جب تک اپنی آنکھوں سے اسے اس طرح کا کوئی کام کرتے نہ دیکھے وہ کسی دوسرے پر یقین نہیں کرے گی۔

اور اس بات پر یارم پر سکون تھا۔

اور اوپر سے صارم بھی ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ چکا تھا

دادا چھوٹے بڑے سب غنڈوں کو اپنے ساتھ ملا چکا تھا۔ڈیول کو پل پل کی خبر مل رہی تھی۔

وہ سوچ رہا تھا کہ دادا نے ابھی تک کوئی بھی قدم نہیں اٹھایا آخر اس کا کیا ارادہ ہے۔

یارم کی سوچ کے مطابق اب تک دادا کو کوئی نہ کوئی قدم ضرور اٹھانا تھا پر اس کے ذہن میں کیا چل رہا ہے وہ ڈیول کو نیچا دکھانے کے لئے کسی بھی حد تک چلا جائے گا۔

کہیں اس کا ارادہ روح کے ساتھ کچھ الٹا سیدھا کرنے کا تو نہیں

دادا کیا سوچ کر چپ ہے۔ کہیں روح کو کوئی نقصان نہیں پہنچانے والا۔ یا شاید کچھ اور ؟۔۔۔

مجھے روح کو جلد از جلد یہاں سے نکالنا ہو گا

❤

مجھے سمجھ نہیں آ رہا یارم ہم یہ گھر کیوں چھوڑ رہے ہیں۔

اس کے گھر میں بہت سارے لوگ تھے اس وقت۔ان کا ضروری سامان پیک کر رہے تھے۔

بے بی کیوں کہ میں نے اپنا گھر لے لیا ہے اور اب ہمیں اس فلیٹ میں رہنے کی کوئی

ضرورت نہیں ہے

ہمارا گھر اس گھر سے برا ہے اور بہت آرام دہ ہے تم وہاں آسانی سے گھوم پھر سکتی ہو اب تمہیں اس دو کمروں کے اس چھوٹے سے فلیٹ میں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔یار م نے پیار سے سمجھایا

کیا سچ میں ہمارا اپنا گھر۔اس سے بڑا ہوا دار روح ایکسائٹمنٹ میں بولی تو پاس کھڑا شارف مسکرایا۔

ہاں روح وہ اتنا بڑا ہے کہ ہم دونوں آرام سے بیڈ منٹن کھیل سکتے ہیں۔

اور بھی بہت کچھ تمہارا یہ کتا بہت انجوائے کرے گا۔

یہ کتا نہیں ہے اس کا نام شونو ہے روح نے منہ بنا کر بتایا۔

ہاں نا وہی شونو میں بھی یہی کہہ رہا تھا غلطی سے منہ سے کتا نکل گیا وہ کیا ہے نا نام کوئی بھی رکھ لو نسل تو نہیں بدل بدلتی۔شارف اپنی بات کو کور کرنے کے چکر میں اور الجھ گیا روح نے گھور کر دیکھا۔

یعنی وہ اسے یہ کہنے کی کوشش کر رہا تھا تم چاہے جو بھی نام رکھ لو یہ کتا ہے اور کتا ہی رہے گا ۔

میرا مطلب ہے دنیا کا سب سے پیارا جانور تو کتا ہی ہے اور سب سے پیارے جانور کتے کا

سب سے پیارا نام شونو جو دنیا کی سب سے پیاری لڑکی روح نے رکھا ہے۔

یارم پاس کھڑا ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔

پھر ان دونوں کو ایسے ہی باتوں میں لگے دیکھ کر اس نے خضر کو مخاطب کیا جو ضروری

سامان پیک کر رہا تھا

لیلی سے بات ہوئی تمہاری۔۔۔؟۔وقتی طور پر اس پر بہت غصہ کر گیا تھا لیکن یہ بھی سچ تھا

کہ اس دن اس نے یارم کی بہت مدد کی روح کی حالت دیکھ کر یارم بہت پریشان ہو گیا تھا

اسے اپنا ہوش بھی نہ رہا تھا اگر ایسے میں لیلیٰ اس کے پاس نہ ہوتی۔تو شاید وہ اس سچویشن کو

ہینڈل نہ کر سکتا

اس کی طبیعت ان دنوں کچھ ٹھیک نہیں ہے سو میں نے اسے آرام کرنے کے لیے کہا ہے۔

اور وہ دوسری لڑکی معصومہ یارم نے پوچھا۔تو شارف کے کان کھڑے ہو گئے۔

معصومہ میڈم ضرورت سے زیادہ مصعوم ہے لیکن فکر مت کرو اس کی معصومیت تو میں

نکالوں گا۔فل حال تم دادا والا مسئلہ حل کرو صارم کو ہم بعد سنبھل لیں گے۔

معصومہ کا صارم سے کیا تعلق شارف ان کے پاس کھڑا پوچھ رہا تھا۔

ہم یہاں کام کرنے آئے ہیں۔۔ تمہارا معصومہ نامہ سننے کے لئے نہیں۔ بہتر ہو گا کہ کام پر دھیان دو۔ تمہارے چہیتی آئی نہیں تم نے تو کال کر کے اسے یہاں بلایا تھا۔ خضر نے بات بدلنا چاہی

اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ شارف بس اتنا بول کر پھر سے روح کے کتے کے ساتھ کھیلنے لگا۔

روح تمہیں خواب آتے ہیں اس کے پاس کھڑا پوچھنے لگا۔

یارم اور خضر نے ہمیشہ کی طرح اس کی بے فضول بات پر گردن نفی میں ہلائی اس کا کچھ نہیں ہو سکتا خضر بولا۔

خواب تو سب کو آتے ہیں مجھے بھی آتے ہیں۔ کبھی کبھی تو بہت ڈراؤنے خواب آتے ہیں

روح نے ہاتھوں سے ڈرانہ چاہا تو یارم بے اختیار مسکرایا۔

تم نے خواب میں کبھی مجھے دیکھا ہے۔ میرا مطلب ہے اتنا ہینڈسم۔ شارف کی بات مکمل ہونے سے پہلے روح بول پڑی

نہیں ڈراؤنے خواب آتے ہیں اب اتنے بھی ڈراونے نہیں آتے اس سے پہلے کے شارف اس کے بات سمجھتا یارم اور خضر کا بے ساختہ قہقہ بلند ہوا۔

اس نے ان کی طرف دیکھا اور پھر روح کو گھورنا چاہا لیکن وہاں اب کوئی نہ تھا۔

پھر وہ خود بھی مسکرا دیا۔

میری بہن بھی میری طرح ہے۔حاضر جواب۔

ڈراؤنی۔۔شارف کی بات ختم ہونے سے پہلے خضر بولا۔

اوئے میری بیوی بہت کیوٹ ہے روح کی تعریف یارم برداشت نہ کر پایا

وہ تینوں مسکرائے اور اپنے کام پر لگ گئے

❤

اگر وہ سب کچھ سن چکا ہے تو ابھی تک اسنے تمہارے خلاف ایکشن کیوں نہیں لیا۔صارم

اس وقت معصومہ سے بات کر رہا تھا

یہی تو مجھے سمجھ میں نہیں آرہا اگر ڈیول کو خضر نے سب کچھ بتا دیا ہوتا تو اب تک وہ مجھے گولی

مار چکا ہوتا معصومہ واقع ہی بہت ڈری ہوئی تھی

تم گھبراؤ نہیں۔میں خود اس سے بات کروں گا۔بس اتنا پتا چل جائے کہ خضر کو کتنا پتہ چل

چکا ہے۔

تم سارا الزام مجھ پر لگا دینا کہ میں زبردستی تم سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

صارم نے پریشانی سے کہا۔

نہیں صارم میں اپنے لیے تمہیں مصیبت میں نہیں ڈال سکتی۔ معصومہ پریشان تھی

تم پریشان مت ہو مجھے کچھ نہیں ہو گا میں سب سنبھال لوں گا۔بس ایک بار میں اس لڑکی

کو سب کچھ بتادوں یارم کیسے کسی کی زندگی اس طرح سے برباد کر سکتا ہے

اس نے اس لڑکی کو اپنی بیوی بنا کے رکھا ہے اسے کچھ بتایا تک نہیں ہے

اسی لئے میں نے اس کی بیوی کو ٹارگٹ کیا ہے مجھے لگ رہا ہے کہ یارم اس کی بات ضرور

سنئے گا۔اگر وہ سچ میں اس سے پیار کرتا ہے تو اس کی بات وہ ضرور مانے گا۔

صارم نے کہا۔

لیکن صارم اگر روح کو سب کچھ پتہ چل گیا تو کیا گرنٹی ہے کہ بیچاری ڈیول کے ساتھ رہنا

چاہیے گی مجھے تو لگتا ہے کہ وہ انہیں چھوڑ کر چلی جائے گی یا شاید ڈیول سر روح کو مار نہ دیں

معصومہ نے پریشانی سے کہا۔

اگر وہ اس سے سچا پیار کرتا ہے تو اسے مارے گا نہیں اور نہ ہی وہ کسی بے گناہ کو مارتا ہے۔

۔اور مجھے یقین ہے کہ روح یارم کو مجبور کر دے گی سیلنڈر کرنے پر۔اور اگر ایک بار یارم

ہمارے ہاتھ لگ گیا دبئی میں مافیا راج کا نام و نشان ختم ہو جائے گا اس وقت مافیا کا سب سے

بڑا ڈان ڈیول ہے۔

مجھے مافیا ورلڈ ختم کرنا ہے مجھے یہ گندگی ختم کرنی ہے معصومہ پلیز میری ہیلپ کرو میں کچھ غلط نہیں کر رہا اور میں اپنے وعدے کے مطابق تمہارے بابا کے قاتلوں کو ڈھونڈنے میں تمہاری مدد ضرور کروں گا

یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔اب پریشان مت ہو اور آرام کرو۔

صارم کا فون بند ہونے کے بعد بھی نجانے کتنی دیر وہ سوچتی رہی کیا وہ صحیح کر رہی ہے ۔جب روح کو یہ سب کچھ پتہ چلے گا تو وہ کیسا ری ایکٹ کرے گی روح کی تو زندگی برباد ہو جائے گی۔

❤️

یارم اور وہ اس وقت اپنے نئے گھر میں تھے جو دوسرے گھر سے کافی برا اور ہوادار تھا۔

کیسا لگا۔۔۔؟ یارم نے روح کے پاس آکر پوچھا جب کہ شارف اور خضران کا سامان اندر لے کے جا رہے تھے۔

بہت اچھا ہے۔۔روح نے خوش ہو کر کہا

یارم مجھے ایک بات بتائیں آپ نے تو کہا تھا کہ وہ فلیٹ بھی آپ کا اپنا ہے تو اب آپ اس

فلیٹ کا کیا کریں گے ہم تو یہاں آ گئے ہیں۔روح نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

وہاں اسلحہ سیور ہے گا۔اس کی بات کا یارم نے تو کوئی جواب نہ دیا لیکن شارف خضر کے

کان کے قریب بولا تھا۔

خضر بے اختیار مسکرایا۔

آئیڈیا برا نہیں ہے۔خضر نے آنکھ دبا کر کہا

جبکہ شونو صاحب اب یارم کے پیر کے ساتھ چپکے ہوئے تھے جس کی وجہ سے یارم بہت

زیادہ اریٹیٹ ہو رہا تھا۔

روح اسے پیچھے کرو ورنہ میں سے کک کر دوں گا۔یارم نے سختی سے اس کی طرف دیکھتے

ہوئے کہا

اف کتنے بے رحم انسان ہیں آپ ایک چھوٹے سے جانور کو لے کر ایسا کہتے ہیں۔

روح اسے جانور مت بولو یہ تمہارا شونو ہے شارف نے دہائی دی۔اور بھاگ کر باہر اور

سامان لانے لگا۔

جبکہ روح نے پیچھے سے اس کی پیٹھ کو گھورا تھا۔

جیسا آپ کہیں گے ویسا ہی ہو گا۔

آج جب ڈیول اپنے کام پر جائے گا ہم اس لڑکی کو اٹھالیں گے۔اور پھر ہم اس سے اپنے کام نکلوائیں گے۔

اسے لگتا ہے کہ گھر چینج کر کے وہ لڑکی کو ہم سے بچالے گا لیکن یہ صرف اس کی غلط فہمی ہے اور کچھ نہیں۔ہم اس پر 24 گھنٹے نظر رکھے ہوئے ہیں وہ کب کیا کرتا ہے سب کچھ ہمارے علم میں ہے

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے لیکن ڈیول نے وہ ثبوت جو میرے آدمی کے خلاف اپنے پاس رکھا تھا وہ آگے پہنچا دیا ہے۔

کل انڈین گورنمنٹ اسے سنٹرل جیل سیٹ کر دے گی مجھے کسی بھی حالت میں وہ ثبوت واپس چاہیے۔

اور وہ لڑکی بھی جس کی وجہ سے اس نے میرا گریبان پکڑنے کی ہمت کی ہے۔

دادا نے اپنے سامنے بیٹھے کہیں غنڈوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔جو کسی نہ کسی وجہ سے یارم کے دشمن بنے ہوئے تھے۔

اوراب اس سے بدلہ لینے کے لیے دادا کا ساتھ دینے سب سے آگے پہنچے تھے۔

رات کے بارہ بجنے میں ابھی تقریبا دس منٹ باقی تھے۔

یارم نجانے باہر کیا کر رہا تھا آج شارف اور خضر بھی اپنے اپنے گھر نہ گئے تھے۔

اوراب اسے باہر بھی نہیں آنے دے رہے تھے۔

اور سونے کے لئے بھی منع کر رکھا تھا۔

ذرا سا جھانک کر دیکھ لیتی ہوں کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔

وہ سوچتے ہوئے اٹھی لیکن یارم کی سخت دھمکی یاد آگئی اگر تم نے ذرا سی بھی چیٹنگ کی تو

دیکھنا میں تمہارا کیا حال کروں گا۔

یہ سوچتے ہوئے وہ دوبارہ بیٹھ گئی۔

یارم سے پنگا لینا اسے ہمیشہ ہی بھاری پڑتا تھا

آخر یہ لوگ باہر کر کیا رہے ہیں۔۔۔؟اب نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو رہی تھی۔ لیکن

یارم کے آرڈر کے مطابق وہ اپنے آپ کو زبردستی جگائے ہوئے تھی۔

اس گھر میں آکر اسے سب سے زیادہ خوشی اپنے شونو کا چھوٹا سا کمرہ دیکھ کر ہوئی تھی

جو کہ کتے کو مد نظر رکھ کر بنوایا گیا تھا۔

جس کا مطلب تھا کہ یارم نے بھی اس کے شونو کو اپنی زندگی میں قبول کر لیا ہے۔

لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ آخر وہ لوگ باہر کر کیا رہے ہیں۔

آج اس گھر میں ان کی پہلی رات تھی

روم ساؤنڈ پروف ہونے کی وجہ سے باہر سے کوئی بھی آواز نہیں آ رہی تھی۔

اور روح کو یہاں اوبال اٹھ رہے تھے کہ آخر یہ لوگ باہر کر کیا رہے ہیں۔

سب کچھ ریڈی ہے نہ کسی چیز کی کمی تو نہیں۔یارم نے سب کچھ اپنے ہاتھ سے کیا تھا لیکن

وہ اب بھی بار بار خضر اور شارف سے پوچھ رہا تھا۔

ارے سب کچھ ٹھیک ہے تمہیں اب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

فکر مت کرو شادی کے بعد روح کا پہلا برتھ ڈے اس کا بیسٹ برتھ ڈے ہو گا۔

خضر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہی تو میں چاہتا ہوں کہ اس کا یہ برتھ ڈے بیسٹ ہو۔اور اس سے بھی بیسٹ ہو گی کل کی

شام۔

میں اس کا یہ برتھ ڈے اس کی زندگی کا بیسٹ برتھ ڈے بنادوں گا۔

پورے بارہ ہونے والے ہیں پہلے میں جا کر اسے وش کروں گا پھر سے یہاں لے کے آؤں

گا تم دونوں تیار رہنا۔

باہو باہو۔شونو نے بول کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

ہاں ہاں تم بھی۔۔یارم نے شونو کو دیکھ کر کہا۔اور پھر مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی

طرف بڑھا

❤❤

تھک ہار کے اب وہ سونے والی تھی۔وہ مجبور ہو کر آ کر بیڈ پر لیٹ گئی۔

جب آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھلا۔

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔

یارم ہاتھ میں کیک اٹھائے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔

اور روح حیران وپریشان نظروں سے اسے اپنی طرف آتا دیکھ رہی تھی۔

ہیپی برتھ ڈے بے بی۔وہ اس کے پاس آکر اس کے ساتھ بیٹھا۔

اور جھک کر اس کے گال کا بوسہ لیا

اور چھری اس کے ہاتھ میں پکڑانے لگا۔جبکہ روح ابھی تک شوکڈ کی کیفیت میں اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

کینڈل بجھاؤ یارم نے سے اپنے طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے پیچھے آکر بیڈ پر بیٹھ آکر اس کے ہاتھ میں چھری کو سیدھا کر کے کیک پر چلانے لگا

ویسے باہر وہ دونوں بھی انتظار کر رہے ہیں تمہیں وش کرنے کے لئے لیکن یہ موومنٹ میرا ہے۔

سب سے پہلے تمہیں میں وش کروں گا بعد میں جو چاہے کر لے۔

اب مجھے گھورنا بند کرو جلدی سے کیک کاٹو باہر خضر اور شارف کے ساتھ ساتھ تمہارا شونو بھی انتظار کر رہا ہے تمہیں وش کرنے کے لئے۔

یارم نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا جبکہ روح کے آنسو دیکھ کر وہ کھٹکا تھا۔

روح میری جان کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو میں تو تمہیں خوش کرنے کے لئے سب کچھ کر رہا تھا۔

کیا تمہیں اچھا نہیں لگا۔

اگر ایسی بات ہے تو میں بھی سب کچھ منع کر دیتا ہوں۔

وہ اس کے آنسو سے تر چہرا صاف کرتے ہوئے بولا۔

یار م۔۔۔۔۔آج تک۔۔۔۔۔کسی۔۔نے میرے۔۔۔۔۔۔لیے یہ نہیں۔۔۔۔۔کیا۔۔۔میں تو۔۔۔۔سب کے۔۔۔۔لئے ایک۔۔۔۔۔فالتو چیز۔۔۔ تھی۔۔سب۔۔۔مجھ سے۔۔۔۔۔نفرت کرتے تھے۔۔۔۔۔کیا میں نفرت کے۔۔۔ قابل تھی۔۔۔وہ سوں سوں کرتے بولی۔

تم کس قابل ہو یہ تم مجھ سے پوچھو۔

مجھ جیسے سٹون ہاٹ کو محبت کرنا سکھادی تم نے۔۔آج تک کسی نے تمہارے لیے یہ اس لیے نہیں کیا کیونکہ یہ میرا حق تھا۔اپنے دماغ سے ہر غلط سوچ نکال دو روح۔میں نہیں چاہتا کہ تم ان لوگوں کو سوچ کر رو۔

اور خبردار جو تم اس خوبصورت دن پہ ایک آنسو بھی بہایا۔

مجھے تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے یہ آنسو بھی بہت پسند ہیں لیکن آج کے دن انہیں مت بہاو۔

میں آج اپنے رب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جس نے اس دن پر مجھے میری زندگی دی ہے ۔

اب جلدی سے بتاؤ تمہیں کیا کیا پسند ہے آج میں وہ ہر کام کروں گا جو تمہاری خوشی کا باعث بنے

اب مجھے گھورنا بند کرو اپنی آنکھیں صاف کرو کیک کاٹو اور بتانا شروع کرو۔

اسے اپنے ساتھ لگائے کیک کاٹتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

کیک کاٹ کر ایک پیس اس کے منہ میں ڈالنا چاہا جب اس سے پہلے روح نے وہ کیک پیس اس کی طرف کیا

یارم نے مسکراتے ہوئے پیس منہ میں لیا اور پھر وہی ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔

اب بتاؤ نا کیا کیا پسند ہے تمہیں تمہارے اس برتھڈے کو اسپیشل بنانے کے لئے آج میں تمہاری پسند کی ہر چیز کروں گا۔

اس نے پیار سے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

تو روح سوچنے لگی۔

آج سب کچھ بتا دو

اسے اس طرح سے سوچتے دیکھ کر یارم کی دلچسپی مزید بھری

مجھے چھوٹے چھوٹے پودے۔ سفید رنگ' نئے گھر' صبح کا وقت'۔ آباد جزیرے' بہار کا

موسم' میٹھی چائے' نئے گیت' سنہری دھوپ' ہلا گلا' اور محفل پسند ہے'

اور آپ کو۔۔۔۔۔۔؟

روح کو لگا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول گئی ہے۔ پھر رک کر اس سے پوچھنے لگی

مجھے پرانے درخت, کالا رنگ, قدیم حویلیاں, شام کا وقت, ویران جزیرے, خزاں کا

موسم, کڑک چائے, پرانے گیت,

بارش, خاموشی اور تنہائی پسند ہے

لیکن ان سب سے زیادہ تم پسند ہو۔

اس لیے آج سے تمھاری پسند ہی میری پسند ہے۔

اس کے چہرے پر اداسی دیکھ کر یارم نے جیسے بات ختم کی تھی۔

آج پہلی بار روح کو ایسا لگا جیسے وہ مشرق ہے اور یارم مغرب۔

چلو باہر تمہارے دونوں بھائی انتظار کر رہے ہیں۔۔

یارم نے اسے اپنے ساتھ ہاتھ پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔

روح مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ باہر آئی۔

باہر خضر شارف اور شونو کھڑے اس کا انتظار کر رہے تھے

ان کی سر پر لمبی کاغذ کی ٹوپیاں تھی۔

جن پر پیپی برتھ ڈے کے ساتھ ایک ایک ایموجی بنا ہوا تھا۔

یہ واقعہ ہی اس کے لائف کا سب سے بیسٹ برتھ ڈے تھا

جس میں اس کے سب عزیز اس کے ساتھ تھے۔

اسے یاد بھی نہیں تھا کہ اس دن کبھی کسی نے اسے وش کیا ہو لیکن ان سب کو اس کے

برتھڈے کے بارے میں کیسے پتہ چلا۔

اس نے سب کی موجودگی میں کیک کاٹا۔

اور سب کو کھلایا۔

روح بتاؤ تمہیں کیا گفٹ چاہیے۔ خضر نے پوچھا۔

جسے آپ جیسا بھائی مل جائیں اسے کسی گفٹ کی ضرورت ہے بھلا روح اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

شکر ہے بچت ہو گئی مجھے تو لگا تھا یہ لڑکی لوٹ لے گی مجھے شارف بولا۔

جس پر یارم اور خضر دونوں مسکرائے۔

او ہیلو آپ کو نہیں کہا خضر بھائی کو کہا ہے آپ تو کل مجھے شاپنگ کروائیں گے۔

روح نے فیصلہ سنا کر اس کی ساری خوش فہمی دور کی۔

جس پر شارف کا منہ بن گیا۔

پھر تو میرا ابھی حق بنتا ہے اپنی بہن کو کچھ نہ کچھ دینے کا۔ خضر بولا

بتاؤ نہ میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں روح۔ خضر نے اصرار کیا۔

کیا کہوں خضر بھائی سچ کہوں تو میری زندگی میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ آج تو میرے پاس آپ سے مانگنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ مسکراتے ہوئے بولی۔

ٹھیک ہے آج نہیں ہے لیکن کبھی تو ہو گا۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں تم مجھے سے زندگی میں جو کچھ مانگو گی میں تمہیں دوں گا۔ چاہے اس کے لئے مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے۔

تمہارا یہ بھائی اپنی جان پر کھیل کر بھی تمہاری خواہش پوری کرے گا۔

خضر نے اس کے سر رکھ کر اسے بھائی کا امان بخشا۔

لیکن مجھے ایک بات بتائیں آپ سب کو میرے برتھ ڈے کے بارے میں پتہ کیسے چلا

روح نے کب سے دماغ میں آتا سوال آخر پوچھا

ارے یہ چھوٹی چھوٹی باتیں تو ہم پتا لگا ہی لیتے ہیں شارف الگ ہی انداز سے بولا۔

روح جس دن تمہارا اصلی آئی ڈی کارڈ بنا تھا نہ اس دن پتہ چلا تھا۔ خضر نے دانت دکھاتے ہوئے شارف کی طرف دیکھ کر بتایا۔

جبکہ شارف نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

یارم آج سارا دن اس کے ساتھ تھا۔ ہر ممکن طریقے سے اسے خوش رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

آج اس نے بہت ٹائم تک فاطمہ بی بی سے بات کی تھی اور یارم نے کچھ نہیں کہا تھا۔

جبکہ وہ فون نمبر والی فائل یارم اپنے آفس لے گیا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنی ماں سے بات نہیں کر پائی تھی

آج یارم نے اسے شونو کے ساتھ کھیلنے سے بھی نہ روکا تھا۔

وہ باہر شونو کے ساتھ کھیل رہی تھی جب کی یارم اندر اس کے لیے کچھ بنا رہا تھا

یہ گھر کافی بڑا تھا جس کا ایک کمرہ بند تھا۔

یارم اس کمرے میں کون ہے۔

اس نے بند کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

تمہاری سوتن ملو گی اس سے یارم نے شرارتی انداز میں بولا

ملوں گی نہیں سر سے پکڑ کر گھر سے باہر نکالوں گی۔روح ناک پھولا کر بولی۔

ہائے میری معصوم بیوی کی معصوم دھمکیاں۔وہ اس کا گال چومتے ہوئے واپس کچن کی

طرف گیا جہاں وہ اس کے لئے اسپیشل کچھ بنا رہا تھا۔

بے بی تم دروازہ اندر سے بند کر لو میں کچھ سامان لے کر دس منٹ میں واپس آیا۔

پھر آج کی یہ شام میں تمہارے لئے اسپیشل بناؤں گا اور رات تم میری اسپیشل بنا دینا۔وہ اس

کی طرف جھک کر زو معنی بولا۔

یارم آپ بالکل اچھے نہیں ہیں۔وہ پیر پٹکتی اس کے پیچھے دروازہ بند کرنے آئی۔

جبکہ یارم اپنے ڈمپل کی نمائش کرتا آگے بڑھا۔

اپنے کہے کے مطابق دس منٹ کے بعد وہ گھر پر تھا

۔گھر کا دروازہ پورا کھلا تھا۔

یارم کو کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوتے ہی وہ تیزی سے گھر کے اندر آیا۔

شونوز مین پر زخمی حالت میں پڑا تھا جبکہ روح کہیں نہیں تھی۔

اس کو جو ڈر تھا وہی ہوا دادا نے اسے نہیں بلکہ روح کو اپنا نشانہ بنایا تھا۔

اس نے اپنے غصے کو کنڑول کرتے ہوئے اپنے آپ کو سنبھالا اور جلدی سے خضر کو فون کیا

۔اوع اسے سب بتایا

یہ تم نے ٹھیک نہیں کیا۔

بہت بڑی غلطی کی ہے تم نے ڈیول کی کمزوری پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی کاش اس سے

پہلے تم اپنا انجام سوچ لیتے

تمہیں اتنا تو پتہ ہو گا ڈیول دوسروں کی عزت پر ہاتھ ڈالنے والے کو کبھی معاف نہیں کرتا

اور تمہاری نگاہوں نے ڈیول کی عزت کی طرف دیکھنے کی گستاخی کی ہے۔

پہلا وار تم نے کیا ہے تو زخم سہنے کو بھی تیار رہو

خضر اور شارف اس کے گھر پہنچ چکے تھے۔

تم لوگوں کے پاس صرف پندرہ منٹ مجھے میری روح چاہیے

وہ کہاں تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی بس ایک اندھیرا گراج نما کمرہ تھا اور اندھیرے سے

تو وہ بچپن سے ہی ڈرتی تھی۔

وہ لوگ کون تھے اور کیوں انہوں نے اسے تھپر مارے۔

اور شونو۔۔۔ کتنی بے رحمی سے ان لوگوں نے شونو پر ہتھیار سے وار کیا۔

وہ بیچارہ تو بس اپنی دوست کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

آج پہلی بار اسے احساس ہوا کہ یارم ٹھیک کہتا تھا۔

شونو جس نسل کا کتا تھا وہ واقعی بہت خطرناک اور چالاک تھی۔

یااللہ میرا شونو ٹھیک ہو۔اس نے بے اختیار دعا مانگی۔

وہ اس وقت ایک اندھیرے کمرے میں بند تھی۔وہ لوگ

اسے یہاں کیوں لائے تھے یقیناً یارم کے دشمن تھے جو اسے پھسانا چاہتے تھے۔

کیا یارم کو پتہ چل گیا گا کہ وہ لوگ مجھے یہاں لے آئے ہیں۔ یا اللہ میری عزت کے محافظ آپ ہو پلیز میرے یارم کو یہاں بھیج دے۔

وہ سسکتے ہوئے دعا مانگ رہی تھی

❤

وہ تینوں تیزی سے وکرم کے اڈے میں آئے تھے جہاں وہ سب چھوٹے بڑے غنڈوں کو اپنے ساتھ ملائے کھڑا تھا۔

اسے دیکھتے ہی یارم کا خون کھول اٹھا وہ تیزی سے اس کی طرف بھرا اس سے پہلے کہ وہ اس کا گریبان پکڑتا غنڈوں نے اسے پکڑنا چاہا۔

جبکہ یارم بے قابو ہوتا وکرم کی طرح طرف بھر رہا تھا۔

غنڈوں نے شارف اور خضر کی تلاشی لی اور ہتھیار برآمد کر لئے۔

روح کہاں ہے یارم چلایا اور اتنے زور سے چلایا کہ کمرے میں بند روح کو باآسانی کی آواز سنائی دی۔

روح کے اندر کسی نے نئی زندگی پھونک دی۔ وہ دوڑ کر دروازے کی طرف لپکی۔

جب کہ پیر میں موجود بیڑیوں نے اس سے مزید آگے قدم نہ بھرنے دیا۔ وہ چاہ کر بھی

دروازے تک نہ پہنچ پائی۔وہ اندر سے چلانے لگی۔۔لیکن شاید اس گراج سے آواز باہر نہیں جاتی تھی تبھی تو یارم کو اس کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

جبکہ باہر سے وہ یارم کی آواز کچھ حد تک سن پا رہی تھی اسے یقین تھا یارم اسے بچا لے گا۔

یااللہ تیرا شکر ہے۔روح خدا کا شکر ادا کرتی یارم کا انتظار کرنے لگی۔

میں نے پوچھا روح کہاں ہے۔۔۔؟وہ پھر سے چلایا تھا

پتہ ہے کیا ڈیول۔۔میں تمہیں بچپن سے کچھ نہ کچھ سکھاتا رہا ہوں اب بھی سکھاؤنگا۔

اپنی کمزوری کو کبھی اپنے دشمن پر ظاہر نہ ہونے دو اپنی کمزوری کو اپنے دشمن سے چھپا کے رکھو۔لیکن یہاں پر تم نے غلطی کر دی اور ایک اچھا استاد ہونے کے ناطے میں تمہیں تمہاری غلطی سدھارنے کا موقع دیتا ہوں۔

میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں اس لڑکی کو میرے حوالے کر دو۔اور ایک بار پھر سے دوستی کا ہاتھ میری طرف بڑھاؤ

معافی مانگ لو مجھ سے میں تمہیں معاف کر دوگا آخر برا ہوں تمہارا

وکرم ٹھہر ٹھہر کر بولا۔

میری روح کہاں ہے۔۔۔؟یارم نے پھر سے پوچھا۔

میں نے کہا معافی مانگو مجھ سے اور بھول جاؤ اس لڑکی کو۔ وکرم دہاڑا تھا۔

کمرے کے اندر آتی کچھ آواز سنتی روح اس کی باتوں کا مطلب نہیں سمجھ پا رہی تھی وہ تو اب تک یہ بھی نہیں سمجھی تھی کہ وہ لوگ کس بارے میں بات کر رہے ہیں۔

کیا وہ لوگ روح کے لئے یارم سے کوئی مطالبہ کر رہے ہیں۔ کبھی آواز تیز ہو جاتی تو کبھی آہستہ۔ وہ ان کی مکمل بات تک نہیں سن پا رہی تھی۔

جلدی فیصلہ کرو۔ ڈیول زندہ رہ کر مجھ سے واپس دوستی کرنا چاہو گے۔ یا میں تمہیں مار کر مثال قائم کروں۔ ویسے ماننا پڑے گا تمہیں ابھی تمہاری بیوی کو کڈنیپ ہوئے دس منٹ نہیں ہوئے اور تو میرے سر پہ آ پہنچے ہو۔

روح کہاں ہے وکرم۔۔۔؟ وہ اس کی بات کاٹ کر ایک بار پھر سے چلایا۔

ڈیول بھولو مت یہ میرا ایریا ہے اور میں تمہیں ایک سیکنڈ کے اندر اندر موت کے گھاٹ اتار سکتا ہوں اور اس کے بعد میں تمہاری بیوی کے ساتھ۔۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کے وکرم اپنی بات مکمل کرتا۔

یارم نے اپنی آستین سے ایک چھوٹا سا چاقو نکال کر اس کی طرف پھینکا جو اس کے گلے کے بیچوں بیچ اٹکا تھا۔

اگلے ہی لمحے وکرم زمین پر گرا تھا۔غنڈوں نے دادا کی طرف بڑھنے کی کوشش کی۔

اور ساتھ ہی فائرنگ اسٹارٹ کر دی۔اس سے پہلے کہ وہ لوگ وکرم تک پہنچتے یارم تیزی سے اس کے پیچھے آکر اسکی گردن پر اٹکے چاقو پر اپنا ہاتھ مزید دبا چکا تھا وہ درد سے بلبلا اٹھا۔

کیا کرے گا تو میری روح کے ساتھ۔۔۔؟۔کیا کرے گا تو میری دوست کے ساتھ بول سالے۔۔۔۔۔؟کمزوری۔۔۔کمزوری بول رہا تھا نہ تو۔تو سن لے ہاں وہ لڑکی میری کمزوری ہے۔۔۔۔اور کمزوری سے کہیں زیادہ وہ لڑکی میری ہمت ہے میری طاقت ہے ۔۔میری جان ہے وہ۔۔۔تو نے میری جان کی جان لینے کی کوشش کی۔۔

اس کی گردن پر دباؤ بڑھاتا ہوا بولا۔

❤

روح کہاں ہے۔خضر نے ایک غنڈے کو دبوچتے ہوئے پوچھا۔

وہ سامنے والے کمرے میں ہے وہ اپنا آپ چھڑواتے ہوئے بولا۔

تھینک یو۔۔۔ٹھاہ۔ساتھ ہی خضر نے اس کے سینے کے بیچوں بیچ گولی چلا دی۔

اچھا آدمی تھا۔خضر نے افسوس سے کہا

ابے تھا نہیں ہے شارف نے اس کا دھیان زمین پر آدمی کی طرف دلایا

ٹھاہ ٹھاہ۔

خضر نے ایک بار پھر سے گن لوڈ کی اور اسے دو گولیاں اور مار ڈالی۔

اب تو تھا نہ۔۔۔؟اس نے شارف سے کنفرم کرنا چاہا۔

شارف نے ایک نظر زمین پر پڑی آدمی پر ڈالی اور پھر احسان کرنے والے انداز میں کہا

ہمم۔اور ساتھ ہی پھرتی سے سامنے کھڑے آدمی کو لات مار کر زمین پر گرا دیا۔

ایک ایک کر سارے ہی غنڈے اب زمین پر پڑے تھے۔کچھ ڈیول سے اپنے کیے کی

معافی مانگ رہے تھے۔تو کچھ خونخار نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

شارف دادا ہمارے مہمان ہیں۔ہمیں ان کی مہمان نوازی کرنی چاہیے انہیں مہمان بنا کر

ہمارے قید خانے میں شان و شوکت سے رکھاو۔یارم نے شارف کو مخاطب کرتے ہوئے

کہا۔

بے فکر رہو ڈیول دادا کی خدمت میں کوئی کمی نہیں ہو گی شارف بولا

میں روح کو نکالتا ہوں۔خضر سوچتے ہوئے اس کمرے کی طرف بھرا

شارف تم دادا کو سنبھالو اور یہاں سے نکلو۔یارم نے ایک جھٹکے سے دادا کو اس کی طرف کیا

۔۔۔جو ابھی تک درد سے بلبلا رہا تھا خون سے پوری قمیض لال ہو چکی تھی

چلیے دادا آپ کی خدمت کرتے ہیں شارف نے اس کے دونوں ہاتھ باندھ اور آگے کی طرف دھکا دیا۔

جب کہ یارم نے اپنے کندھے کے زخم سے قمیض الگ کی۔زخم اتنا گہرا تھا کہ اسے فوراً فرسٹ ایڈ کی ضرورت تھی

لیکن اس وقت اسے روح سے زیادہ امپورٹنٹ اور کچھ نہیں تھا وہ خضر کی پیچھے دروازے کی طرف بڑھا جب پیچھے سے کسی نے اپنے شکنجے میں جکڑا۔

❤

خضر تیزی سے دروازہ کھول کر اس کی طرف آیا کمرے میں روشنی سے اس کی آنکھیں چندھیائی۔

خضر تیزی سے اس کے قریب آیا اور اس کے پاس بیٹھا۔

تم ٹھیک ہو روح خضر اس کے قریب بیٹھ کر پوچھنے لگا۔

بھائی۔اپنے قریب اپنا دیکھ کر وہ سسک اٹھی۔

وہ اپنے اپنوں کے پاس پہنچ چکی تھی۔

روح بے اختیار اس کے سینے سے لگ کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

کچھ نہیں ہوا میری گڑیا سب کچھ ٹھیک ہے ہم آ گئے ہیں نہ تم بالکل ٹھیک ہو۔

وہ اسے اپنے ساتھ پیار سے لگائے بہلانے کی کوشش کرنے لگا گا۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے اپنے ساتھ اٹھاتا نظر اس کے پیر پر پڑی۔روح تمہیں کتنا بڑا زخم آیا ہے چابی کہاں ہے اس کی اس نے بیڑیوں کو کھینچنے کی کوشش کی۔

درد ہو رہا ہے۔۔۔سوں سوں کرتے بولتی خضر کو اتنی کیوٹ لگی کہ وہ بمشکل اپنی ہنسی دبا کر اٹھا

میں چابی ڈھونڈ کے لاتا ہوں۔

جلدی آئیں گا بھائی۔روح نے سے جاتے دیکھ کر کہا

بس گڑیا میں ابھی آیا بس دو منٹ میں چابی ڈھونڈ کے لاتا ہوں۔

انیس سال بعد اس نے کسی کو گڑیا کہہ کر پکارا تھا۔

باہر نکل کر آگے پیچھے ہر طرف چابی ڈھونڈنے لگا۔

❤

روح خضر کا انتظار کر رہی تھی۔وہ اب اپنے آپ کو سنبھالتی بڑی مشکل سے کھڑی ہو کر

بیڑیاں گھسیٹتے دروازے کے قریب آنے کی کوشش کرنے لگی۔

لیکن یہاں پر اس نے جو منظر دیکھا تھا۔

اس نے روح کا بھروسا نہیں بلکہ روح کو توڑ کر رکھ دیا۔

بالکل سامنے اس کا یارم کسی تو گولیوں سے چھلنی کر چکا تھا۔

ہاں وہ یارم ہی تھا اس کا یارم۔

روح بے یقینی سے سامنے یارم کو دیکھ رہی تھی شاید وہ بھی اسے دیکھ چکا تھا وہ تیزی سے اس کی طرف آرہا تھا روح کی سانسیں رُکنے لگی یارم اس کے بے حد قریب آچکا تھا وہ تیزی سے اس کے قریب آیا

روح تم ٹھیک تو ہو۔۔۔۔؟ وہ اس کے قریب کھڑا اس سے پوچھ رہا تھا جبکہ وہ اس کے چہرے میں اپنے یارم کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی کون تھا یہ شخص اس کا یارم تو نہیں تھا یہ تو کوئی اور تھا وہ ضرور کوئی برا خواب دیکھ رہی تھی اس کا یارم ایسا تو نہیں تھا یہ تو کوئی حیوان تھا جس کے لیے کسی کی جان لینا کوئی بڑی بات نہ تھی وہ بے دردی سے لوگوں کی جان لے رہا تھا وہ اس کا یارم نہیں تھا یارم روح کو چوٹ لگی ہے بہت زیادہ گری ہوئی

ہے خضر چابی لے کر آیا ڈیول کو بہت چوٹ لگی ہے پیر بری طرح سے زخمی ہے یارم کے کندھے سے خون نکل رہا تھا جبکہ خضر کے ہاتھ سے بھی پانی کی طرح خون بہہ رہا تھا لیکن شاید یہ لوگ درد نامی چیز سے ناواقف تھے

صارم کا ایک ایک لفظ سچ تھا اس کا ایک ایک حرف سچ ثابت ہوا تھا یارم انسان نہیں بلکہ حیوان ہے ڈیول شیطانوں کا بادشاہ خضر نے چابی مدد سے بیڑیاں کھول دیں زخم بہت گہرا نہیں تھا لیکن یارم بہت احتیاط سے اس کا پیر دیکھ رہا تھا

روح ہم سب سے پہلے ہسپتال ڈاکٹر کے پاس جائیں گے تمہیں بہت چوٹ لگی ہے اس نے روح کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

وہ کب سے اس کے چہرے پر دیکھنے سے گریز کر رہا تھا کیونکہ یارم نے اس کے چہرے پر اپنے لیے بے یقینی دیکھی تھی۔

اس کے چہرے کی بے اعتباری دیکھ کر اس کو دوبارہ دیکھنے کی یارم اپنے اندر ہمت پیدا نہیں کر پایا

یارم کو کچھ گڑبڑ ہونے کا اندازہ تھا لیکن فی الحال اسے اگنور کر گیا

اس نے کب اسے اٹھایا اور کب لا کر گاڑی میں بٹھایا اسے ہوش نہ تھا ہوش تھا تو بس اتنا کہ

یارم نے اس کا یقین توڑا ہے گاڑی اسپتال کے سامنے آکر رکی۔

یارم یہاں بھی احتیاط سے اسے اٹھا کر اندر لایا وہ سارے راستے ایک لفظ نہ بولی پر اس کے ہاتھ پیر بری طرح سے کانپ رہے تھے۔

خضر اور یارم نے بھی کوئی بات کرنے کی کوشش نہ کی خضر پریشان تھا کیونکہ جب روح کے سامنے آیا تھا تو وہ اس سے بات کر رہی تھی پھر اچانک نہ جانے کیا ہو گیا کہ روح اس سے بھی منہ پھیر گئی ڈاکٹر نے اس کے پیر کی پٹی کی یارم کو اس کی خاموشی بہت ڈسٹرب کر رہی تھی اس لیے یارم نے ڈاکٹر کو اس کا مکمل چیک اپ کروانے کے لیے کہا۔

اس کے بعد ڈاکٹر نے اسے ذہنی دباؤ کا شکار بتایا ڈاکٹر کے مطابق وہ فی الحال کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی تھی۔

ڈاکٹر نے اسے مشورہ کر کے روح کو نیند کا انجکشن دے دیا تھا کہ وہ پر سکون ہو جائے وہ جب اسے گھر لے کے آیا تو وہ سو چکی تھی۔

وہ اس سے احتیاط سے اٹھا کر اپنے بیڈ روم میں لایا۔

وکرم میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا تمہیں اس کی بہت بھاری قیمت چکانی ہو گی وہ روح کے بالوں میں انگلیاں چلاتا وکرم سے مخاطب تھا

26منٹ آج روح اس سے دور ہوئی تھی 26منٹ میں یارم اس تک پہنچ گیا تھا لیکن 26منٹ میں اس نے اپنا بہت کچھ گنوا دیا تھا روح کا یقین روح کی محبت روح پر اپنا حق کو اس کی حالت دیکھ کر سمجھ چکا تھا کہ وہ کتنا اور کس حد تک جان چکی ہے۔

وہ اس کی نظروں کو جتنا چاہے اگنور کرے لیکن سچ یہ تھا کہ ایک بار اس کی آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتباری دیکھ کر وہ دوبارہ اس کی طرف دیکھنے کی ہمت نہ کر پایا

❤

اتنا سب کچھ ہو گیا اور تم نے مجھے بتایا تک نہیں

میں اپنے گھر پر تھی خضر کسی دوسرے ملک نہیں چلے گئی تھی

روح کیسی ہے۔۔۔؟ لیلی نے پریشانی سے پوچھا

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ روح یارم کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے۔

یارم اس کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔

مجھے نہیں پتا مجھے بس اتنا پتا ہے کہ اسے کچھ نہ کچھ تو پتہ چل چکا ہے تم سوچ بھی نہیں سکتی ہے لیلیٰ اس نے کس طرح سے اپنا ہاتھ ہسپتال میں میرے ہاتھ سے چھڑوایا تھا وہ ان لوگوں سے نہیں بلکہ ہم لوگوں سے بڑی ہوئی تھی وہ ہمیں کتنی بے یقینی سے دیکھ

رہی تھی تو اندازہ بھی نہیں لگا سکتی وہ ڈر سے کانپ رہی تھی لیلیٰ

خضر نے پریشانی سے کہا

اب کیا وہ یارم کے ساتھ ہے۔میرا مطلب ہے اس بارے میں روح نے ایسی کوئی بات کی ہے کہ وہ سب کو جان چکی ہے۔لیلی نے پوچھا

مجھے نہیں پتا۔۔۔مجھے کچھ نہیں پتا چلا مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا میں بہت پریشانی ہوں لیلیٰ۔

تم پریشان مت ہو خضر میں ہو نا تمہارے ساتھ لیلیٰ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

لیلیٰ مجھے بہت سالوں کے بعد یہ رشتہ ملا ہے میں اپنی بہن کو کھونا نہیں چاہتا۔

خضر نے بے بسی سے کہا۔۔

❤

ایک آدمی زمین پر پڑا تڑپ رہا تھا یارم نے اسے گولی مار دی وہ چلایا درد کی شدت سے موت کے خوف سے لیکن سامنے کھڑے شخص کو اس پر ترس نہیں آیا

اس کی چیخ و پکار اگنور کرتا ایک اور گولی اس کے سینے کے آر پار کر گیا

ایک آخری چیخ کے ساتھ وہ شخص اپنا دم توڑ گیا اس کی آنکھ کھل گئی وہ بے یقینی سے اپنے دائیں بائیں دیکھنے لگی وہ اس وقت اس جگہ پر نہیں تھی وہ تو اپنے گھر میں تھی یارم اس کی

بالکل قریب تھا۔

یارم نے اسے اپنی بانہوں کے حصار میں قید کر رکھا تھا وہ نیند میں تھا دن کا منظر کسی فلم کی طرح کی آنکھوں کے سامنے چل رہا تھا کل رات وہ کتنی خوش تھی اس کی سالگرہ تھی کل یارم اسے بہت بڑا سرپرائز دینے والے کا تھا ہاں سرپرائز دیا تھا یارم نے اسے اپنا اصل چہرہ دکھا کے

روح کو کمرے میں گھٹن ہونے لگی اس نے اپنے آپ کو یارم کی باہوں سے آزاد کیا اور اٹھ کر باہر چلی آئی اس کا شوہر ایک درندہ تھا معصوم لوگوں کی جان لینے والا ایک درندہ۔

صارم کی باتیں ایک بار پھر سے اسے یاد آنے لگی اس کا دل چاہا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے اس شخص کا گریبان پکڑ کر پوچھ اس کا کون سا چہرہ اصل ہے۔

وہ جس سے روح نے محبت کی تھی یا وہ جو آج سے بے روح دکھایا تھا اگر وہ ایسا تھا تو کیوں اسے دھوکے میں رکھا اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا

خضر شارف لیلیٰ سب ایک جیسے تھے روح انجانے بھی انسانی روپ میں دیکھنے والے بھیڑیوں کے بیچ میں تھی لیکن وہ ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہ سکتی تھی۔

وہ کیسے ایک قاتل کے ساتھ اس کی بیوی بن کے رہ سکتی ہے وہ کیسے ان لوگوں کے بیچ رہے

گی

مجھے یہاں سے نکلنا ہو گا مجھے اپنے گھر جانا ہے وہ لوگ جیسے بھی تھے کم از کم قاتل تو نہیں تھے مجھے صارم کو بتانا چاہیے وہ میری مدد ضرور کرے گا۔

وہ مجھے میرے گھر پہنچانے میں میری مدد ضرور کرے گا وہ مجھے میرے گھر واپس جانا ہے روح نے سوچا۔

❤

وہ کمرے میں آئی اویارم اب تک آرام سے سو رہا تھا کیسے کسی کی جان لے کر کوئی شخص کیسے سکون سے سو سکتا تھا کیا اسے خوف خدا نہیں تھا کیا اس نے اللہ کے سامنے حساب نہیں دینا تھا۔

یارم کا دن والا روپ یاد آتے ہی خوف سے ایک بار پھر سے اس کے ہاتھ پیر کانپنے لگے۔وہ ہمت باندھ کر بیڈ کے قریب آئی اور یارم کا فون اٹھایا

جہاں پاسواڈ اس کا نام تھا کیا اس شخص کی پہچان کی طرح اس کا پیار بھی جھوٹا تھا اس کی آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے

اس نے جلدی سے اپنا فون اٹھایا اور یارم کے فون سے اپنے فون میں صارم کا نمبر سیو کیا

اور فون واپس وہیں پر رکھ دیا جہاں سے اٹھایا تھا وہ اپنا فون اٹھا کر باہر لائی اور صارم کے نمبر پر کال کی لیکن نمبر لگ ہی نہیں رہا تھا بار بار کوشش کے باوجود بھی نمبر نہیں لگ رہا تھا بار بار فون پر ایک میسج آتا۔

You can only call this number۔

بار بار یارم کس نمبر سامنے آجاتا وہ اسے بک کر کے پھر سے صارم کا نمبر ملانے کی کوشش کرتی۔

بے بی تم یہاں کیا کر رہی ہو پیچھے سے یارم کی آواز پر کانپ کر رہ گئی

تم یہاں کیا کر رہی ہو روح وہ اس کے پیچھے کھڑا پوچھ رہا تھا جبکہ اس کے ہاتھ میں موبائل فون وہ دیکھ چکا تھا۔

اچھا فاطمہ بی بی سے بات کر رہی تھی بے بی یہ کوئی وقت ہے ان سے بات کرنے کا۔

چلو آؤ اندر تمہارے فون سے نہیں لگے گا ان کا نمبر۔

او میں فون ملا کے دیتا ہوں۔

میرے خیال میں اس وقت وہاں بھی بہت رات ہو چکی ہو گی۔

تم کانپ کیوں رہی ہو تمہیں ٹھنڈ لگ رہی ہے چلو آؤ تمہیں ریسٹ کی ضرورت ہے وہ اس کا ہاتھ پکڑے اندر کی طرف آنے لگا۔

روح کا سارا وجود ڈر سے کانپ رہا تھا لیکن پھر بھی وہ اگنور کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔

روح نے بامشکل اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کی مگر ناکام

بے بی تم اس طرح سے کانپ کیوں رہی ہو۔۔۔مجھے تمہاری طبیعت زیادہ خراب لگ رہی ہے تم کچھ کھالو۔

تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔

روح بے جان وجود کو اس کے ساتھ گھسٹتی جا رہی تھی

تم پلیز کچھ کھالو اس طرح سے تو مزید بیمار ہو جاؤ گی وہ فکر مندی سے کہتا اسے کچن کی طرف لے جانے لگا۔

ب۔۔ بھوک۔۔ نہیں ہے مجھے وہ اپنا ہاتھ چھڑا کر اس سے فاصلے پر ہوئی۔اس کی آواز میں کپکپاہٹ تھی۔

ہاں بے بی لیکن کھانا کھانا پڑے گا نہ تم یہاں پر بیٹھو میں کھانا گرم کرتا ہوں۔

وہ اسے زبردستی چیئر پر بٹھا کر کھانا گرم کرنے لگا۔

آج کی شام میں بہت اسپیشل بنانا چاہتا تھا لیکن۔۔۔۔۔۔

آپ فکر نہ کریں۔۔۔۔آج کی شام جو سرپرائز آپ نے مجھے دیا ہے وہ ساری زندگی یاد رکھوں گی۔۔۔روح نے اس کی بات کاٹ کر اسے شرم دلانے کی کوشش کی چہرہ ضبط سے سرخ ہو رہا تھا۔آواز میں واضح کپکپاہٹ تھی۔

یارم نے اس کی بات سن کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر کھانا لا کر اس کے سامنے رکھا۔

بے بی یہ صرف تمہاری غلط فہمی ہے اور کچھ نہیں تم سے پھر سے جھوٹ بولا گیا ہے اور تم یقین۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے سید یارم کاظمی وہ ٹیبل پر ہاتھ مار کر اٹھتی چلا کر بولی۔

اس کے اس طرح سے کہنے پر نہ جانے کیوں یارم مسکرا دیا۔

پھر کافی دیر اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتا رہا

اور پھر ٹھہر ٹھہر کر بولا

روح تم جانتی ہو نہ آئی لو یو۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا نہ جانے اسے کیا کہنا چاہتا تھا۔

تم جانتی ہو نا میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں وہ روح کے قریب آ کر کھڑا ہوا۔روح نے اس

کی بات پر سر جٹکا۔

روح تم نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اس شخص کو مارتے ہوئے تم نے دیکھا ہے مجھے تو یہ بھی جانتی ہو گی کہ میں نے اسے کیوں مارا وہ تمہیں اٹھا کر لے گئے تھے تمہیں مارنا چاہتے تھے روح صرف۔۔۔۔

میری موت میرے اللہ کے ہاتھ ہے آپ ہوتے کون ہے کسی کی زندگی کا فیصلہ کرنے والے۔روح کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔یارم نے ایک نظر گھور کر اسے دیکھا مجھے اتنی اونچی آواز پسند نہیں ہے روح۔تم سے پیار کرتا اس لئے برداشت کر رہا ہوں۔ورنہ ابھی تک تم نے میری درندگی کی ایک جھلک بھی نہیں دیکھی۔اور تمہیں میں دکھانا بھی نہیں چاہتا سو مجھے مجبور مت کرو۔

اور ایک بات یاد رکھو تم میری کمزوری ہو۔اور ہماری دنیا میں اپنی کمزوریوں کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا جاتا ہے۔

اور میں ایسا کرنے سے پیچھے نہیں ہٹوں گا

وہ ایک ایک لفظ چھپا چھپا کر بولا

مطلب وہ اس کے سامنے شرمندہ تک نہیں تھا۔اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس نے

روح کو اتنے وقت سے دھوکے میں رکھا تھا۔

روح کی جان لینا بھی اس کے لئے بہت مشکل نہ تھا۔

روح کا ڈر مزید بڑھ چکا تھا وہ بے یقینی سے یارم کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی جو اس سے بے خبر کھانے کا نوالہ بنا رہا تھا

روح کھانا کھاؤ ہم اس بارے میں بات نہیں کریں گے تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا یارم اپنا لہجہ نورمل بناتا کھانے کا نوالہ اس کی طرف لے جانے لگا۔

وہ اب بھی بے یقینی سے اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی یارم نے نوالہ بالکل اس کے لبوں کے قریب رکھا۔

روح سب کچھ ٹھیک ہے کچھ نہیں ہوا آج جو کچھ ہوا تم سب بھول جاؤ سب کچھ پہلے جیسا ہے۔

نا تم کچھ جانتی ہو۔اور نہ ہی کچھ جاننا چاہتی ہو۔

چلو اب کھانا کھاؤ۔میں سختی نہیں کرنا چاہتا۔

وہ سخت نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولا۔

اور زبردستی کھانے کا نوالہ اس کے منہ میں ڈال دیا۔

اوتواب تم چاہتی ہو کہ میں سارا کھانا تمہیں اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں۔نوٹی گرل۔

وہ دوسرا نوالہ بناتے ہوئے مسکرایا تھا۔

جبکہ ڈر سے کاں پتے ہوئے یارم نے اسے جتنا کھلایا وہ کھاتی گئی۔

یارم نے اسے اس کی ضرورت کے مطابق کھانا کھلایا اور پھر میڈیسن دینے لگا۔

بے بی اب تم آرام کرو میں یہی ہوں تمہارے پاس۔وہ اسے بیڈ پر لیٹا کر کمبل ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔

ڈر کے مارے نیند کی گولی کھانے کے باوجود بھی روح کو نیند نہیں آرہی تھی۔

یارم اس کی غیر دماغی اچھے سے محسوس کر رہا تھا۔

وہ آہستہ سے اس کے قریب لیٹ کر اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔

سب کچھ پہلے جیسا ہے روح سب کچھ بھول جاؤ کچھ نہیں ہوا۔اس کے کانوں میں سرگوشیاں کرتے بولا۔

اور اس کی ہر بات پر کا دل چاہا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔

کتنے آرام سے اس شخص نے اس کا اعتبار توڑ دیا۔

❤

ویسے اب وہ ڈیول کہ ساتھ ہی رہے گی یا اسے چھوڑ کر چلی جائے گی۔

شارف کو جب سے پتہ چلا تھا کہ روح سب کچھ جان چکی ہے وہ پریشان تھا۔

نجانے روح کیا فیصلہ کرے اب وہ خضر سے پوچھنے لگا۔

تمہیں کیا لگتا ہے ڈیول اسے فیصلے کا حق دے گا۔ خضر اس کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگا۔

کسی غلط فہمی میں رہنے کی ضرورت نہیں ہے شارف ڈیول اسے کہیں نہیں جانے دے گا

وہ اسے اپنے ساتھ ہی رکھے گا۔

بس دعا کرو کہ روح اس حقیقت کو قبول کر لے۔

کیونکہ رہنا تو اب اسے ڈیول کے ساتھ ہی ہے۔

تم معصومہ کو اس بارے میں کچھ مت بتانا میں نہیں چاہتا کہ یہ بات باہر نکلے۔ خضر نے کہا

تو شارف کو ایک بار پھر سے غصہ آ گیا

آخر وہ ہر بات میں معصومہ کو شامل کیوں کرتا تھا۔

دیکھو خضر معصومہ کسی کی کوئی خبری نہیں ہے جو خبر باہر لے جائیگی۔ شارف نے غصے سے

کہا لیکن اس وقت اس کا لڑنے کا کوئی موڈ نہ تھا۔

میں ایسا نہیں کہہ رہا ہوں شارف لیکن میں نے خود اسے انسپیکٹر سے بات کرتے ہوئے سنا ہے۔

وہ اسے ہماری خبریں دیتی ہے تم گرنٹی لے لو وہ بھی وکرم کے بارے میں بھی سب جانتا تھا۔

اور ایسے سب کچھ بتانے والی معصومہ ہی ہے تم یقین کرو یا نہ کرو۔ میں نے ڈیول کو اس بارے میں بتایا تھا لیکن اس نے کہا۔ کہ ہمیں یہ ساری باتیں پہلے تمہیں بتانی چاہئیں تاکہ تمہیں بعد میں برا نہ لگے۔

ورنہ تم جانتے ہو ڈیول کے ساتھ غداری کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔

وہ اس کا کندھا تھپتھپا کر باہر جانے لگا۔

میں ثابت کروں گا خضر کہ معصومہ اس سب میں ملوث نہیں ہے۔ پھر تمہیں سب کے سامنے اس سے معافی مانگنی ہو گی۔ وہ غصے سے بولا

افسوس تمیں ہم پر یقین نہیں ہے شارف۔ محبت اندھی ہوتی ہے۔۔۔ وہ نفی میں سے ہلاتا باہر نکل گیا

اس کی اچانک آنکھ کھل گئی۔ پھر سے وہی منظر آنکھوں کے سامنے تھا۔

جو اس نے ابھی اپنی آنکھوں کے پار دیکھا تھا۔

زمین پر تڑپتا ہوا آدمی۔ اس کے قریب کھڑا ظالم درندہ۔ جو پل میں اس کی زندگی چھین گیا۔

وہ ایک بار پر نڈھال سی ہو کر بستر پر گر گئی

میں نہیں رہ سکتی ایسے لوگوں کے بیچ۔ یہ سب لوگ قاتل ہے مجھے میرے گھر واپس جانا ہے۔

مجھے واپس پاکستان جانا ہے

کیا کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو میری مدد کر سکے۔

صارم سے بھی میں رابطہ نہیں کر سکتی۔ بس وہی میری مدد کر سکتا ہے کاش میں پہلے اس کی باتوں پر یقین کر لیتی۔

میں صارم سے رابطہ کیسے کروں۔ وہ بے بسی سے سوچنے لگی۔

پھر دماغ میں ایک خیال آیا کل رات یارم نے اس سے کہا تھا کہ وہ فاطمہ بی بی سے اس کی بات کروائے گا۔

اگر وہ فاطمہ بی بی سے بات کر کے صارم کا نمبر انہیں دے کر ساری بات صارم تک پہنچا

دے تو۔۔۔۔

ہاں یہ ہو سکتا ہے۔۔ مگر اس کے لیے یارم سے بات کرنی ہو گی۔ایک بار پھر سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

یارم کا دھاکہ ایک بار پھر سے یاد آنے لگا۔

وہ شخص اس کے سامنے کیا تھا اور اس کے پیچھے کیا

❤

وہ یہی سوچتی اٹھ کر باہر آئی۔ جہاں یارم کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا نہ جانے یہ انجان لوگ کون تھے۔

وہ سوچتے ہوئے ان کی طرف آئی۔

آوے بی میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔اب طبیعت کیسی ہے تمہاری وہ اس کے قریب آ کر پوچھنے لگا۔

روح جواب میں کچھ نہیں بولی۔

یارم بھی اس کی اس نظر اندازی کو نظر انداز کر گیا۔

آو تمہیں کچھ لوگوں سے ملواتا ہوں۔

اس نے ان لوگوں کی طرف اشارہ کیا جہاں ایک عورت جس کی عمر تقریبا 50 سال ضرور ہو گی۔ شکل سے تو انگریز لگ رہی تھی

جبکہ ساتھ 30 سال کی لڑکی تھی۔ جس نے عبایا پہن رکھا تھا۔

ان کے پیچھے دو آدمی کھڑے تھے جو یقیناً یارم کے عمر ہم ہوں گے۔

یہ "میری" ہیں اس نے عورت کی طرف اشارہ کیا آج سے کھانا یہ بنائیں گئ۔

اور یہ شفا گھر کے کام کاج کرے گی۔

یہ آصف ہے واچ مین اور رفیق گھر سے باہر کوئی بھی کام ہو تو یہ کرے گا آج سے تم اپنی صحت پر دھیان دو گی

بہت بیمار رہنے لگی ہو

آج سے میں اور تم بس ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے۔

وہ مسکرا کر اس کا ہاتھ اپنے لبوں تک لے کر گیا

ان لوگوں کے ہوتے ہوئے اس گھر میں آنے کی کوئی ہمت نہیں کرے گا۔

دن میں یہ سب تمہارے ساتھ ہوں گے اور رات میں۔ میں۔ اب میں تمہاری جان پر

کوئی رسک نہیں لے سکتا۔

آپ سب کو میں نے آپ کے کام سمجھا دیے ہیں۔

اس کے علاوہ سب سے ضروری کام ہے میری بیوی کا خیال رکھنا۔

اور اس کام میں مجھے کوئی شکایت نہیں ملنی چاہیے۔

وہ ان سب کو جانے کا بول کر روح کی طرف پلٹا۔

تم ناشتہ کر لو۔ میں تمہیں تمہاری میڈیسن دیتا ہوں۔

وہ بالکل نارمل ہی بات کر رہا تھا۔

روح بھی اپنے آپ کو نارمل ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ مجھے فاطمہ بی بی سے بات کرنی ہے۔ روح نے ہمت باندھ کر کہا

یارم نے ایک بھرپور نظر اس کی طرف دیکھا

روح پلیز پلاننگ مت کرو یار۔ میں نے کہا نہ سب کچھ بھول جاؤ۔ تم یہاں سے نکل نہیں سکتی۔ اور نہ ہی کسی سے بات کر سکتی ہو۔

جب مجھے یقین ہو جائے گا کہ سب کچھ نارمل ہو چکا ہے میں تمہاری فاطمہ بی بی سے بات کروا دوں گا۔

اور اپنے بچکانہ ذہن پر زیادہ زور ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے ایسی گیمز بہت کھیل چکا ہوں میں۔ چلو ناشتہ کرو وہ اس کی پلاننگ پر پانی پھیرتا اسے اپنے ساتھ لے کر جانے لگا۔

جبکہ روح کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس کے دماغ تک اتنی آسانی سے کیسے پہنچا۔

یہ لوگ جو یارم نے اسے کیلئے کام پر رکھے تھے وہ کام کم اور اس کی جاسوسی زیادہ کر رہے تھے۔

میری نے کھانا لا کر اس کے سامنے رکھا۔ جسے اس نے کھانے سے انکار کر دیا صبح تو یارم کے ڈر سے اس نے ناشتہ کیا تھا۔

اور یارم کے علاوہ اس پر کوئی اپنی نہیں چلا سکتا تھا۔ اس لیے اس نے صاف صاف کھانے سے منع کر دیا۔

ان لوگوں کے ساتھ اس کا رویہ بھی ایسا تھا۔ کہ ایک بات کے بعد وہ دوسری بات نہیں کرتے۔

میم پلیز کھانا کھا لیجئے ورنہ ہمیں سر کو کال کر کے بتانا ہو گا۔ شفا جو کب سے اس کے

نخرے برداشت کر رہی تھی اس کے پاس آکر بولی

جس کو مرضی بتاؤ میں تمہارے سر سے ڈرتی نہیں ہوں وہ پتہ نہیں کیوں اتنی اونچی آواز میں بولی تھی۔

شاید وہ اس پر ظاہر کرنا چاہتی تھی۔ کہ وہ یارم سے نہیں ڈرتی یا شاید وہ اپنا ڈر کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

میں بھی یہی چاہتا ہوں بے بی کے تم مجھ سے بالکل بھی نہ ڈرو وہ کب اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا روح کو پتا بھی نہ چلا جبکہ اس کی آواز سن کر دل اتنے زور سے دھڑکا تھا کہ لگا ابھی باہر آجائے گا۔

اس نے پلٹ کر دیکھنے کی غلطی نہ کی۔

مجھے لگا ہی تھا کہ تم ان لوگوں کی بات مان کا کھانا کبھی نہیں کھاو گی۔ اسی لئے تو اسپیشلی تمہارے لئے گھر واپس آیا ہوں۔

چلو کھانا کھالو۔

اس کا کپکپاتا ہاتھ پکڑ کر یارم بے اختیار مسکرایا تھا۔

پھر نا چاہتے ہوئے روح بنا کچھ بولے کھانا کھانے لگی اس بار جب یارم نے اسے اپنے ہاتھ

سے کھلانے کی کوشش کی جس پر روح نے باقاعدہ یارم کو اپنے ہاتھ دکھائے تھے لیکن زبان سے یہ نہیں کہ پائی کہ میرے ہاتھ ٹوٹے نہیں ہیں۔

❤

ویسے تم نے مجھے بتایا نہیں کہ اس ڈرامے میں پھر آگے کیا ہوا۔

اس کی برتھ ڈے والی رات وہ یارم کو کسی ڈرامے کی کہانی سنا رہی تھی اور پھر کہا تھا آگے جب آئے گی قسط بتاؤں گی۔

یارم کو نا تو اس کہانی میں انٹرسٹ تھا اور نہ ہی اس ڈرامے میں۔

مگر کہانی سناتے ہوئے روح اتنی کیوٹ کیوٹ شکلیں بناتی تھی کہ یارم کو وہ کہانی سننے میں بہت مزہ آتا۔

روح اس سے بالکل بات نہیں کر رہی تھی یارم کب سے اس کے قریب بیٹھا اسے کسی نہ کسی بات پر بولنے پر مجبور کر رہا تھا مگر ناکام رہا۔

بے بی کب تک چلے گا یہ سب کچھ میں نے کہا نہ میں غلط نہیں ہوں تم ایک بار میں میری بات سمجھتی کیوں نہیں ہو۔

روح ان لوگوں میں کوئی بھی معصوم نہیں تھا میں نے کسی معصوم کی جان نہیں لی بلکہ کتنے

ہی معصوموں کو درندگی کا نشانہ بنایا تھا ان لوگوں نے۔ میں نے انہیں دنیا سے ہٹا کر نیک کام کیا ہے۔

ایسے لوگوں کو دنیا میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔

یارم نے دیکھا جانے کب سے اس کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔

روح رونے سے کچھ نہیں ہوتا یہاں پر بہادر بن کے چلنا پڑتا ہے کمزور لوگوں کی دنیا میں کوئی اوقات نہیں ہے۔

میں جب یہاں آیا تھا بہت کمزور تھا۔

اتنا کمزور کہ لوگوں سے بات کرتے ہوئے بھی خوف آتا تھا۔

مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ نفرت اپنے باپ سے تھی۔

اسی لیے میں نے اسے مار دیا۔

روح نے بے اختیار اس کی طرف دیکھا مطلب صارم سچ کہہ رہا تھا وہ اپنے باپ کا قاتل تھا

۔

جانتی ہو روح میری ماں نے مجھے بچانے کے لئے میرے باپ کے قتل کا الزام خود پر لے لیا میں نے نہیں پھسایا تھا اسے میری ماں نے مجھے بچانے کے لئے نہ جانے زندگی کتنے سال

جیل میں کاٹے۔

وہ مجھے نیک انسان بنانا چاہتی تھی۔ایک اچھا کابل انسان۔ لیکن جب اسے پتہ چلا کہ میں یہ کام کرتا ہوں میری ماں نے مجھے چھوڑ دیا۔

وہ میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی روح وہ کہتی ہے جس دن میں یہ سب کچھ چھوڑ دوں گا وہ مجھے مسکرا کر گلے لگا لے گی۔

وہ بھی تمہاری طرح ہے بہت ضدی۔

لیکن تمہاری طرح وہ بھی یہ نہیں سمجھتی کہ میں کچھ غلط نہیں کر رہا۔

اسے تو میں نے اپنی زندگی سے دور جانے دیا لیکن تمہیں نہیں جانے دوں گا۔

وہ تو مجھے چھوڑ کر چلی گئی روح لیکن تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گا تمہیں میرے پاس رہنا ہو گا۔

تمہیں یاد ہے نہ یاد ہے نہ تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تم مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔تو پھر کیوں اپنا وعدہ توڑنا چاہتی ہو روح تم کہیں نہیں جا سکتی کہیں بھی نہیں۔

بھول جاؤ سب کچھ سب کچھ بھول جاؤ جو بھی ہوا جو بھی تم نے دیکھا ہر ایک بات اور اگر نہیں بھول سکتی

تو سمجھوتا کرو ویسے بھی تو عورتیں کتنی باتوں میں سمجھوتا کرتی ہیں۔

تم بھی کر لو۔ارے انسان اپنی زندگی میں اپنے پیاروں کو بھول جاتا ہے۔تم صرف ایک بات نہیں بھول سکتی

بھول جاؤ روح اور یہ رونا دھونا بند کرو یہاں کمزور لوگوں کی کوئی واقات نہیں ہے

یہاں صرف طاقتور لوگوں کی چلتی ہے

وہ اس کے قریب بیٹھا اسے سمجھانے لگا۔

جبکہ روح مسلسل رو رہی تھی۔

پھر جیسے تھک کر اسے دیکھتے ہوئے بولی

ڈر نہیں لگتا ترس نہیں آتا انسانیت نہیں جاگتی آپ کی جب کسی کو اس طرح بے دردی سے

مارتے ہیں آپ۔۔۔؟روح نے روتے ہوئے پوچھا

آخر آپ انسان ہی ہیں نا انسانیت نہیں ہے آپ میں۔۔۔۔۔؟

رحم۔ترس۔ہمدردی کیا ایسا کچھ بھی نہیں ہے آپ میں۔۔۔۔؟۔

روح چلا چلا کے تھک چکی تھی جبکہ یارم اس کے سامنے پر سکون انداز میں بیٹھا ہوا اسے

سن رہا تھا۔

بس اتنا ہی یا اور بھی کچھ بولنا چاہتی ہو یارم کے کہنے پر اس نے سر جھٹکا

پھر بعد میں یہ مت کہنا کہ میں نے تمہیں بولنے کا موقع نہیں دیا۔وہ اس کی بات کو مذاق

میں ڈال رہا تھا۔

ہم ہر روز ڈسکوری چینل دیکھتے ہیں جس میں ایک شیر ایک بکری کا پیچھا کر رہا ہوتا ہے اسے

دیکھ کر ہر انسان دعا مانگتا ہے کہ وہ بکری کسی نہ کسی طرح سے بچ جائے۔

جبکہ وہ شیر ہر ممکن طریقے سے اسے پکڑنے کی کوشش کرتا ہے

اس کا مقصد بکری کی جان لینا نہیں بلکہ اپنی بھوک مٹانا ہوتا ہے۔

مگر وہ انسان نہیں ہوتا نا اس لیے سمجھ نہیں سکتا۔

اس کے اندر انسانیت نہیں جاگتی۔اور وہ بکری کو شکار کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

اور شیر کی اس کوشش کے ساتھ ہم سب لوگ یہ دعا مانگ رہے ہوتے ہیں کہ وہ بکری بچ

جائے۔وہ اس شیر کا شکار نہ ہو

پھر بکری کے بچتے ہی ہم لوگ خوشی سے تالیاں بجانے لگتے ہیں۔اور ٹی وی بند کر دیتے

ہیں۔

اور پھر ہم بھی ایک بکری کو زبح کر کے بریانی کھاتے ہیں

تب ہمارے انسانیت کہیں نہیں جاگتی

ہمیں نہ اس بکری پر رحم آتا ہے اور نہ ہی اس سے ہمدردی محسوس ہوتی ہیں۔

کیونکہ یہاں معاملہ پیٹ کا ہے۔

تمہیں پتا ہے ڈسکوری پے اس بکری کو شکار ہوتے دیکھ کر بھی اصل میں ہمیں اس بکری

پر ترس نہیں آتا بلکہ ہم اس شیر سے نفرت کرتے ہیں

کیونکہ ہم اس شیر کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے نہ اس لیے اس طرح ترس ہمدردی اور رحم کی

تقریریں کرتے ہیں۔یارم نے جتلاتے ہوئے کہا

انسان ہیں نا انسانیت کی باتیں تو کریں گے ہی۔یارم کے ڈمپل نمایاں ہوئے تھے.

شیر ہو یا انسان اپنی بھوک مٹانتے وقت ترس نہیں کھاتا۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

روح سر جھٹک کر منہ موڑ گئی۔

تو کیا کسی کی جان لے کر آپ اپنی بھوک مٹاتے ہیں۔کیا صارم کی بات سچ ہے کہ آپ

درندے ہیں کسی کا خون دیکھ کر آپ کو سکون ملتا ہے وہ روتے ہوئے بولی۔

مجھے اچھے لوگوں سے ہمدردی ہوتی ہے روح کسی کے ساتھ برا ہوتے دیکھ کر میری

انسانیت جاگتی ہے۔

ہاں میری انسانیت جاگنے کا انداز تھوڑا الگ ہے۔

یقین کرو روح میرے اندر دکھاوے کی انسانیت نہیں ہے۔

اس دنیا سے برائی مٹا کر میرا درندہ سکون میں رہتا ہے

اور وہ صارم جو کہتا ہے کہ وہ انڈر ولڈ کو اکھاڑ دے گا صرف دکھاوے کے لیے اسے صرف میڈل چاہیے اپنی یونیفارم پر ستاروں کے علاوہ اسے کچھ نہیں چاہئے وہ یہ سب کچھ پرموشن کے لئے کرتا ہے۔ لیکن میرے اندر انسانیت ہے۔ میں انسانیت کے لئے کرتا ہوں میں کچھ غلط نہیں کرتا روح اور یہ کام میں چھوڑ نہیں سکتا کسی کے لیے بھی نہیں تمہارے لئے بھی نہیں۔ تمہیں مجھے اسی طرح سے قبول کرنا ہو گا

وہ اسے اداس نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ تو بس اس کی مسکراہٹ واپس لانا چاہتا تھا۔

لیکن شاید وہ اس کی باتوں کو سمجھنے کے لیے تیار ہی نہ تھی اس کی نظروں میں یارم قاتل تھا

۔

روح پلیز میری طرف سے یوں نفرت سے نظر نہ پھیرو میں جی نہیں پاؤں گا

آئی لو یو۔۔۔ ہائے میری طرف دیکھو۔ آئی لو یو۔

یارم نے بہت محبت سے کہا۔

مگر اب میں نہیں کرتی۔وہ چلائی تھی۔

اور بھاگ کر اندر چلی گئی۔

لیکن تمہیں کرنی ہو گی۔ تمہیں مجھ سے محبت کرنی ہو گی روح۔وہ پاگلوں کی طرح کہتا شیشے کے میز پر ہاتھ مارتا سے کئی ٹکڑوں میں تقسیم کر چکا تھا

روح کو ساری رات ایک سیکنڈ کو بھی نیند نہ آئی۔ایک عجیب سا ڈر اسے گھیرے ہوئے تھا ۔۔یارم نے کہا تھا کہ وہ اپنی کمزوری کو ختم کرنے میں وقت نہیں لگائے گا۔

اور روح یارم کی کمزوری ہے

یعنی وہ اسے بھی مار سکتا تھا۔

وہ ہر تھوڑی دیر کے بعد اٹھتی اور یارم کو دیکھتی جو شاید گہری نیند سو رہا تھا۔

اسے اس کمرے میں گھن ہونے لگی تھی۔

وہ ایک قاتل کے ساتھ اس کی بیوی بن کے کیسے رہ سکتی ہے۔اسے کسی بھی حالت میں

صارم تک پہنچنا ہو گا

اس لیے ایک بار یارم کے قریب سے اٹھنے کی کوشش کی۔جب یارم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

کہاں جا رہی ہو تم روح تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔ فوراً سے اٹھ کر اسے فکر مندی سے دیکھنے لگا۔

میں بالکل ٹھیک ہوں اس نے یارم کے ہاتھ اپنے چہرے سے جھٹکے۔

یارم نے بے یقینی سے اپنے ہاتھ کو دیکھا۔ روح کو اندازہ ہو گیا تھا کہ یارم کو اس کی یہ حرکت بری لگی ہے۔

وہ مجھے یہاں گھٹن رہی ہے میں باہر جا رہی ہوں۔ اس نے اس کو غصے میں دیکھ کر صفائی پیش کی۔

یارم ہاں میں گردن ہلاتا اس کے ساتھ اٹھا۔

چلو آؤ باہر تھوڑی دیر ٹھنڈی ہوا لو بہتر محسوس کرو گی۔

یارم نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔

نہیں آپ آرام کریں میں چلی جاؤں گی۔ وہ تھوڑی دیر یارم سے دور جانے کے لیے تو باہر جا رہی تھی اب وہاں بھی یارم اس کے ساتھ آنا چاہ رہا تھا۔

آرام گیا بھاڑ میں اس وقت میری روح کو میری ضرورت ہے

یارم نے اس کا گال چومنا چاہا جب روح پیچھے ہو گئی۔

لیکن اگلے ہی لمحے کے روح کی بال یارم کی مٹھی میں تھے۔روح درد سے کراہ کر رہ گئی۔

میں نے کہا تھا نہ یہ غلطی دوبارہ مت کرنا۔ تمہیں ایک بار میں سمجھ نہیں آتا کہا نہ بھول جا سکتا کچھ۔ لیکن تم سمجھتی ہی نہیں ہو روح میری جان مجھے مجبور مت کرو کہ میں اپنے طریقے سے سمجھاؤں تمہیں۔

وہ اس کی بال چھوڑ کر محبت سے اس کا چہرہ پکڑ کر بولا۔

روح سمجھنے کی کوشش کرو میں تم کھونا نہیں چاہتا۔اگر تم بھی مر گئی تو میرا کیا ہو گا۔

وہ اس کی گردن پہ ہاتھ پھیرتا آہستہ آہستہ سہلا تھا۔ بلکل ویسے ہی جیسے کسی جانور کی گردن کاٹنے سے پہلے اسے سہلایا جاتا ہے۔

م۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔۔سو۔۔۔۔نا۔۔۔۔ہے۔۔وہ بامشکل بول پائی کیونکہ یارم کا ہاتھ اب بھی اس کی گردن پر تھا۔

جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ میں تمہیں ایسے بیمار نہیں دیکھ سکتا۔

وہ اسے چھوڑ کر دوبارہ بیڈ پے آلیٹا۔

اب روح میں اتنی ہمت نہ تھی کہ باہر جاتی

یا۔۔۔۔یارم۔

۔وہ دوسری طرف کروٹ لیے ہوئے تھا جب روح نے پکارا۔

ہاں بے بی بولو۔وہ اس کی طرف کروٹ لے کر بولا۔

شونو۔۔۔مر گیا۔۔۔کیا۔۔۔۔۔؟وہ منمنائی تھی۔

مجھے پہنچنے میں دیر ہو گئی تھی روح۔اور اس وقت مجھے صرف تمہارا خیال آ رہا تھا۔

یارم ابھی بول رہا تھا کہ روح دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رونے لگی۔

آپ کی۔۔۔۔وجہ۔۔۔۔سے ہوا ہے۔۔۔۔سب۔۔۔۔کچھ۔۔۔۔آپ کی

وجہ۔۔۔۔۔سے شونو۔۔۔۔۔مر۔۔۔۔گیا۔میں آپ۔۔۔۔کو کبھی۔۔۔۔معاف

۔۔۔وہ سوں سوں کرتی رو رہی تھی جب یارم نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اپنے قریب کر لیا۔

یارم کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی یارم نے بھی اسے چپ کرانے کی کوشش

نہیں کی۔

کیونکہ وہ جانتا تھا یہ آنسو صرف شونو کے لئے نہیں ہیں۔بلکہ اس تکلیف کے بھی ہیں جو

یارم کی وجہ سے اسے ملی ہے

❤

یارم کی باہوں میں روتے روتے نا جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

صبح اذان کے وقت اس کی آنکھ کھلی۔

نماز ادا کر کے وہ دعا میں نہ جانے کتنی دیر روتی رہی۔

مجھے صحیح راستہ دیکھا یا اللہ میرے لئے بہتری کر۔

میں اور آزمائشیں نہیں سہہ سکتی۔

مجھے صبر دے۔

وہ لاکھ غلط صحیح لاکھ گنہگار سہی یا اللہ میں یارم کو کھونا نہیں چاہتی۔

یا اللہ اسے سیدھا راستہ دکھا۔اسے صحیح کر دے۔

وہ نہ جانے کتنی دیر اپنے رب سے دعا کرتی رہی

نماز ادا کر کے وہ کافی پر سکون ہو چکی تھی۔

وہ واپس بیڈ پر آئی جہاں یارم پر سکون نیند سو رہا تھا۔

اس نے چاروں قُل پڑھ کے یارم پے پھونک ماری۔

وہ اس سے غصہ تھی۔وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی اس کے قریب نہیں رہنا چاہتی تھی لیکن اس سے نفرت نہیں کرتی تھی۔

وہ کیسے ایک ایسے انسان سے نفرت کر سکتی تھی۔جس نے اسے محبت کا مطلب سمجھایا

تھا۔

وہ ایک بار پھر سے بیڈ پر لیٹ گئی۔

اور یارم کو دیکھنے لگی وہ سوتے ہوئے کتنا پیارا لگتا تھا ۔

دو دن پہلے تو وہ سے جاگتے ہوئے بھی بہت پیارا لگتا تھا۔

اسے دیکھتے دیکھتے نہ جانے کب روح کی پھر سے آنکھ لگی۔

❤

میری جان اٹھ جاو یار۔

کب سے جگا رہا ہوں میں تمہیں۔اٹھ جاؤ یار مجھے کام پے جانا ہے اس کے بالوں میں

انگلیاں چلاتا بڑے پیار سے جگا رہا تھا۔

روح نے ذرا سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

او میرا بچہ نیند خراب کر دی میں نے تم خود ہی بتاؤ میں کیا کروں۔

جب تک تم مجھے پیار سے نہیں بھیجو گی میں کیسے جاؤ نگا کام پر۔وی ابھی تک اسے جگانے کی

کوشش کر رہا تھا۔

جبکہ روح سوئی جاگتی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی۔

پھر اچانک اٹھ کر بیٹھ گئی۔

تمہاری نیندیں کسی دن میری جان لے لیں گی۔

جلدی سے فریش ہو کر آو میں تب تک ناشتہ لگاتا ہوں۔

آج تمہارے کورس کا آخری دن ہے۔بس آج آخری دن تم یہ میڈیسن کھاؤ پھر تم آزاد مجھے پتا ہے تمہیں یہ سب کھانا بالکل پسند نہیں ہے لیکن مجبوری ہے صحت کا خیال تو رکھنا پڑے گا۔

جلدی سے باہر آو وہ اس کا گال چومتا اٹھ کر باہر چلا گیا۔

وہ کتنی ہی دیر دروازے کو گھورتے رہی۔اس نے صارم تک پہنچنا تھا کیسے بھی وہ بھی یارم کو شک ہونے دیے بغیر۔

وہ فریش ہو کر باہر آئی تو یارم ناشتہ لگا چکا تھا۔

اب تک ناراض ہو مجھ سے۔۔؟ناشتے کے دوران یارم نے پوچھا۔

وہ جواب میں کچھ بھی نہیں بولی۔

ناشتے سے فارغ ہو کر اس نے خود ہی اپنی میڈیسن لے لی۔جاتے وقت نہ جانے یارم کتنی دیر سے پکارتا رہا جانتی تھی کہ وہ اسے کیوں پکار رہا ہے لیکن وہ باہر نہ گئی۔

بلکہ دوسرے کمرے میں آکر اندر سے دروازہ بند کر لیا۔

یارم کب گیا اسے پتہ بھی نہ چلا۔

یارم کام پر آیا اور سب سے پہلے اس نے فرقان کو قیمتی سے قیمتی تحفہ بھیجنے کو کہا۔

اب فرقان اس کا ساتھی تھا۔

فرقان اگر وقت پر یہ خبر نہ دیتا کہ وکرم دادا کہاں ہے اور روح کو اس نے کہاں رکھا ہے

شاید وہ ٹائم پر اس کے پاس نہ پہنچ پاتا۔

فرقان نے وکرم کے ساتھ غداری کر کے یارم کے ساتھ دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا۔

کیونکہ فرقان سمجھ چکا تھا کہ یارم وکرم سے اوپر ہے۔اسی لیے اس نے وقت پر پارٹی بدل

کر یارم کو خبر پہنچا دی۔

لیکن یارم کی نظروں میں اس کی کوئی اہمیت نہ تھی۔کیونکہ اس کا ماننا تھا جو کتا اپنے مالک کا

نہیں ہو سکتا وہ کسی اور کے ساتھ کیا وفاداری کرے گا۔

لیکن یہاں معاملہ روح کا تھا۔اس لیے اس نے فرقان کوئی احسان نہیں رکھنا تھا۔

اس کے آرڈر کے مطابق خضر نے گردن ہاں میں ہلائی اور باہر نکل گیا۔

اس کے جاتے ہی شارف یہاں آیا۔

ڈیول کیا میں تھوڑی دیر تمہارے گھر چلا جاوں روح سے ملنے کے لیے۔اس نے آکر یارم سے پوچھا۔

وہ مجھ سے نہیں ملتی تم سے کیا ملے گی یارم نے مسکرا کر کہا۔

ڈانٹ وری اگر بات مجھ پر آئی تو سارا الزام تم پر لگا دوں گا۔میں اس سے کہوں گا میں بالکل بے گناہ ہوں میں نے کچھ نہیں کیا مجھ سے جو بھی کروایا ہے تمہارے شوہر نے کروایا ہے۔

میں تو معصوم سا بچہ تھا جس کو تم لوگوں نے ان کاموں پر لگا دیا

اور پھر نہ جانے کیا کیا اسے الٹے سیدھے کام کروائیں۔وہ معصومیت کے سب ریکارڈ توڑتے ہوئے بولا اگر وہ روح کے سامنے اس طرح سے کہتا تو یقیناً روح اس پر یقین کر لیتی۔

واہ۔کاش میری بھی شکل تمہاری طرح معصوم ہوتی ایسی معصوم سی شکل بنا کے میں بھی کہہ دیتا کہ میں نے کچھ نہیں کیا اور کسی نہ کسی الزام رد دیتا۔

لیکن افسوس جاؤ جا کر ٹرائی کر لو ہو سکتا ہے تم سے بات کر ہی لے۔اور اس کے سامنے میرے خلاف کوئی بھی بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اب شارف کا کیا بھروسہ اپنے کیے پر عمل کر کے یہ سب کچھ جو اس نے اپنے بچاؤ کے لئے سوچا ہے کہہ ہی نہ دے اسے۔

ڈونٹ وری۔وہ مسکرا کر باہر نکل آیا۔

اجازت دی ڈیول سر نے معصومہ کب سے باہر اس کا انتظار کر رہی ہے۔

ہاں اجازت تو اس نے دینی ہی تھی۔چلو چلتے ہیں۔

شارف نے کہا تو وہ اس کے ساتھ چل دی۔

❤

شارف کے کافی دیر انتظار کرنے کے بعد روح باہر نہیں نکلی تھی۔

شارف کو یہ بات بری نہیں لگی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اپنے بھائی کو ایک قاتل کے روپ میں دیکھنا اتنا آسان نہیں ہے۔

وہ اس کے سامنے آ کر بیٹھ گئی بنا کچھ بولے نہ جانے کتنی ہی دیر سے دیکھتی رہی۔

اس کی نظروں نے شارف کو شرمندہ کیا تھا اگر معصومہ اس کی اتنی منت نہ کرتی تو وہ کبھی یہاں نہ آتا۔

لیکن معصومہ کا کہنا تھا۔کہ ہمیں اس سچویشن میں اس کا ساتھ دینا چاہیے جس کی وجہ سے

شارف یہاں آیا تھا۔

شارف بنا کچھ بولے کافی دیر تک وہیں بیٹھا رہا۔

ہمیشہ اس کے پاس نہ جانے کتنی باتیں ہوتی تھیں روح سے کرنے کے لئے لیکن آج اس کے پاس کوئی بات نہ تھی۔

تھوڑی دیر میں وہ اٹھ گیا۔ چلو معصومہ واپس چلتے ہیں اس نے معصوم کو مخاطب کیا روح نے بھی اسے روکنے کے لئے نہ کہا۔

تم چلو میں واش روم سے ہو کر آتی ہوں۔ معصومہ نے کہا تو شارف باہر نکل گیا۔

روح واش روم کہاں ہے۔۔۔؟ معصومہ نے پوچھا تو روح نے اس کے پیچھے کی طرف اشارہ کیا۔

تمہارے روم میں جاؤ نگی۔ یہ سرورنٹز بھی یہی واش روم یوز کرتے ہوگے۔

معصومہ نے کہا تو روح نے اسے اپنے بیڈ روم کا راستہ دکھایا۔ اور خود بھی اس کے پیچھے آئی ۔جو کب سے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی اشارہ کر رہی تھی۔

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو معصومہ نے فورا کمرہ بند کر دیا۔

یہ کیا کر رہی ہو تم روح نے اس کے اس طرح سے دروازے بند کرنے پر گھبرا کر پوچھا۔

روح یہ موبائل رکھو اس پر صارم کا نمبر سیو ہے پلیز سب سے نظر بچا کر اس سے بات کر لو

وہ تم سے ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔

اور پلیز میرا نام کہیں بھی نہ آئے۔ معصومہ منتیں کر کے کمرے سے باہر نکل گئی۔

جبکہ روح بے یقینی سے موبائل اپنے ہاتھ میں پکڑے کھڑی تھی۔

دماغ میں بس ایک ہی بات آئی تھی تو کیا معصومہ صارم کے ساتھ ہے۔اس نے سوچتے ہوئے موبائل کو دیکھا۔ پھر جلدی سے موبائل کمرے میں چھپا کر باہر نکل آئی تاکہ کسی کو شک نہ ہو۔

کیوں کہ یہ بات تو وہ سمجھ چکی تھی۔

کہ یہ سارے نوکر کوئی عام لوگ نہیں بلکہ یارم کے جاسوس ہیں جو اس پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔

اور اس کے پل پل کی خبر یارم تک پہنچاتے ہیں۔

وہ کافی دیر باہر ہی رہی اور ان لوگوں کو دیکھتے رہی آخر وہ کس طرح سے اس پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔

شفاہر تھوڑی دیر کے بعد کسی کو فون کرتی۔

جبکہ میری بار بار اسے مسکرا کر دیکھتی۔

وہ دونوں آدمی باہر ہی تھے شاید انہیں اندر آنے کی اجازت نا تھی اس لئے تو اتنے دنوں سے اس نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا

روح کو آج موقع ملا تھا یہ گھر ٹھیک سے دیکھنے کا۔

وہ جب سے آئی تھی اس نے اس گھر کو ٹھیک سے نہ دیکھا وہ اپنے برتھ ڈے والی رات اس گھر میں آئی تھی اس کے اگلے دن ہی ان لوگوں نے اسے کڈنیپ کر لیا۔

اس کے بعد جو حقیقت اس کے سامنے آئی اس کو یہ گھر دیکھنے کا شوق ہی نہ رہا۔

یہ گھر ضرورت سے زیادہ بڑا تھا۔

جو کہ دو منزلوں پر مشتمل تھا۔

اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا اس گھر میں دس سے زیادہ رومز تھے۔ایک بڑا سا سوئمنگ پول ۔کافی کھلا اور بڑا گارڈن۔دیواروں کے ساتھ لگے رنگ برنگے پھولوں کے پودے۔یہاں ہر رنگ ہر نسل کا پھول موجود تھا۔

وہ لوگ مسلسل اس پر نظر رکھے ہوئے تھے جب کہ روح بے نیازی سے پورے گھر کو

آرام سے دیکھ رہی تھی۔

وہ گھر میں واپس آئی تو اس کی نظر اس کمرے پر پڑی۔

جواب بھی بند تھا۔

اور اس کی چابی یارم کے پاس تھی اس نے وہ دیکھی تھی۔

یہ چابی تب بھی یارم کے پاس بھی جب وہ لوگ دوسرے فلیٹ میں رہتے تھے۔یارم ایک چابی ہمیشہ اپنے پاس رکھتا تھا۔ہنیمون پر بھی جس چھوٹے سے چاقو سے اس نے اُس جانور کو مارا تھا۔وہ چابی اسی چاقو کے ساتھ تھی۔۔یارم نے ایک بار بھی اس کمرے کا دروازہ نہ کھولا تھا۔

پتا نہیں اس کمرے میں ایسا کیا تھا سا گھر کھلا تھا بس یہ ایک کمرہ لاک تھا۔

پتا نہیں یارم یہ کمرہ لاک کیوں رکھتا تھا۔

روح کو یقین ہو گیا کہ میری اور شفا اپنے اپنے کام میں مصروف ہو چکی ہیں تو وہ آرام کرنے کا کہہ کر اپنے کمرے میں آ گئی۔

ان لوگوں کو بتانا ضروری نہیں تھا۔

لیکن پھر بھی اس نے کہا تھا کہ اسے کوئی ڈسٹرب نہ کرے وہ سونا چاہتی ہے۔

جس پر شفانے مسکرا کر کہا میم آپ آرام کریں کوئی ڈسٹرب نہیں کرے گا۔

پھر وہ اپنے کمرے میں آگئی

❤

یس سر یں م بالکل ٹھیک ہیں ابھی انہوں نے پورا گھر دیکھا ہے

آپ فکر نہ کریں ہم ان کا خیال رکھ رہے ہیں۔

شفانے کہا

اس نے کچھ کھایا یارم نے فکر مندی سے پوچھا۔

یس سر انہوں نے ابھی لنچ کیا ہے۔

اور کہا ہے کہ کوئی انہیں ڈسٹرب نہ کرے وہ آرام کرنا چاہتی ہیں۔

شفاء نے بتایا

ہاں ٹھیک ہے تم لوگ اسے بالکل ڈسٹرب مت کرنا۔ یارم نے مطمئن ہو کر فون رکھا۔

آج کل روح رات کو بھی سکون سے نہیں سوتی تھی۔ جس کی وجہ سے اس کی طبیعت

ٹھیک نہیں تھی۔

یارم بھی یہی چاہتا تھا کہ روح آرام کرے اور بالکل ریلیکس ہو جائے۔

وہ اس پر بالکل غصہ نہیں کرتا تھا اور نہ ہی کسی چیز کو لے کر ٹینشن لینے دیتا۔

وہ جانتا تھا کہ روح آہستہ آہستہ ہی سہی لیکن اس حقیقت کو قبول کر لے گی کہ یارم کیا ہے

۔

یارم چاہ کر بھی اس سے دور نہیں رہ سکتا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ روح کو تکلیف پہنچا رہا ہے وہ

اسے اپنے ساتھ زبردستی رہنے پر مجبور کر رہا ہے۔

لیکن اس معاملے میں وہ خود بھی مجبور تھا۔

❤

وہ کمرے میں آئی اور چھپایا ہوا فون نکالا۔

اور فون میں موجود ایک ہی سیو نمبر پر کال کرنے لگی جو اگلے ہی سیکنڈ اٹھا لی گئی۔

ہیلو روح تم ٹھیک ہو نا۔ صارم نے کہا

روح اس کے جواب میں کچھ بھی نہ بول پائی

روح تم ٹھیک ہو نا سب کچھ ٹھیک ہے نہ یارم نے تمہیں کچھ کہا تو نہیں۔

صارم نے فکر مندی سے پوچھا

نہیں میں ٹھیک ہوں۔روح بس اتنا ہی بولی

کاش تم میرا یقین کر لیتی روح۔میں نے تمہیں بتایا تھا وہ شخص کیسا ہے۔لیکن میں سمجھ سکتا ہوں۔ایک عام سی لڑکی کے لئے اس کے شوہر کی حقیقت برداشت کرنا بہت مشکل ہوتا ہے میں تمہاری فیلنگز سمجھتا ہوں روح۔

میں سمجھتا ہوں اس وقت تم کس تکلیف سے گزر رہی ہو۔

لیکن تم فکر مت کرو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

تم بس مجھے یہ بتاؤ کہ یارم نے تمہیں کہاں رکھا ہے۔

میں تمہارے فلیٹ میں بھی گیا تھا۔لیکن اب وہاں کوئی نہیں رہتا۔

آخر یارم تمہیں کہاں لے کے گیا ہے۔

میں نہیں جانتی کہ یہ جگہ کہاں ہے بس یہ ایک بہت بڑا گھر ہے۔روح نے جواب دیا معصومہ شارف کے ساتھ تمہارے گھر جانے والی تھی تمہیں فون دینے کے لیے ہاں شاید اب معصومہ میری مدد کر سکے وہ تمہارے گھر گئی تھی نا اس نے اب تک میری بہت مدد کی ہے

اگر معصومہ میری ہیلپ نہ کرتی تو بہت پرابلم ہو جاتی لیکن جب سے معصومہ تمہارے گھر سے گئی ہے اس کے بعد میرا اس سے رابطہ نہیں ہوا۔

اس نے بس مجھے میسج کر کے بتایا تھا کہ وہ فون تم تک پہنچا چکی ہے صارم نے بتایا مجھے یہاں سے نکلنا ہے مجھے پاکستان واپس جانا ہے پلیز میری مدد کریں مجھے میرے گھر جانا ہے میں یہاں ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہ سکتی یہ انسان نہیں حیوان ہیں۔

یارم نے۔۔۔۔۔۔یارم نے میرے سامنے اس آدمی کی جان لے لی۔وہ کہتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

روح پلیز رونا بند کرو میں تمہاری تکلیف سمجھ سکتا ہوں۔

تم فکر مت کرو میں تمہیں وہاں سے نکلوں گا اور آئی پرومس میں تمہیں پاکستان واپس بھجوا دوں گا۔

لیکن اس کے لئے تمہیں میری مدد کرنی ہو گی۔

کیسی مدد روح نے پوچھا

دیکھو روح یہاں یارم کے خلاف گواہی کوئی نہیں دے گا۔لیکن تم نے اسے قتل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

میں تمہیں گواہ کے طور پر عدالت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔صارم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

میں۔۔۔میں کیسے روح پریشانی سے بولی

روح تم نے دیکھا ہے نہ اس نے کس طرح سے کسی کی جان لے لی۔میں جانتا ہوں وہ شخص کوئی معصوم انسان نہ تھا بلکہ وہ بھی اسی کی دنیا کا ایک حیوان تھا۔لیکن ہمارا معاشرہ ایک انسان کو دوسرے انسان کی جان لینے کی اجازت نہیں دیتا۔

دیکھو روح یارم کو جب میں نے پچھلی بار گرفتار کیا تھا تب اس کی ایک ویڈیو میرے ہاتھ لگی تھی جس میں اس نے کچھ لوگوں کا قتل کیا تھا۔

لیکن بہت ہی ہوشیاری سے وہ ویڈیو مجھ سے لے گیا ویڈیو آج بھی اس کے پاس موجود ہے وہ کبھی ایسی چیز ضائع نہیں کرتا۔

تم اس کے گھر میں رہتی ہو اس کے ساتھ تمہیں بس وہ ویڈیو ڈھونڈنا ہے۔اس ویڈیو کے علاوہ ایک فائل ہے جس میں یارم اپنے سارے کالے کارنامے سیو رکھتا ہے۔

وہ جانتا ہے کہ وہ فائل سے پھس سکتا ہے لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ اسی فائل کی وجہ سے وہ دوبئ کا ڈان ہے۔

اس کی وجہ سے لوگ اسے ڈرتے ہیں۔اس ویڈیو میں جس طرح سے اس نے بلیڈ سے ان لوگوں کا قتل کیا تھا۔لوگ اس چیز سے ڈرتے ہیں۔

وہ ویڈیو یارم کے سب دشمنوں کے پاس موجود ہے لیکن ہمیں کوئی نہیں دے گا۔اور نہ ہی کسی میں اتنی ہمت ہے کہ یارم کے خلاف اٹھے

وہ تمھیں ڈھونڈ کر لانی ہو گی روح۔ہم رابطے میں رہیں گے تم یہ فون چھپا دینا۔

میں جانتا ہوں یہ تمہارے لیے بہت مشکل ہو گا روح لیکن یارم جیسے درندے کو سلاخوں کے پیچھے پہنچانے کے لئے تمہیں میری مدد کرنی ہو گی۔

اور یہ میرا وعدہ ہے کہ میں تمہیں ہمیشہ کے لئے پاکستان بھجوا دوں گا۔صارم اس کے رونے کی آواز سن کر خاموش نہیں ہوا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ یہاں پر نرم پڑ گیا تو ڈیول کو کبھی سزا نہیں دلوا پائے گا۔

یارم۔۔۔۔۔کو۔۔۔۔کک۔۔۔کچھ ہو گا تو۔۔۔۔نی۔۔۔۔۔نہیں نہ۔۔وہ بڑی مشکل سے اپنے الفاظ کہہ پائی تھی۔

میرا یقین کرو روح میں جتنی کم ہو سکے اتنی سزا یارم کو دلواؤں گا۔۔۔یقین کرو سزا کاٹنے کے بعد جب وہ تمہارے پاس واپس آئے گا تو انسان بن کے آئے گا حیوان بن کے نہیں۔

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں یارم کو پھانسی نہیں ہونے دوں گا۔بس اتنا کہہ کے سامنے فون بند کر دیا

جبکہ پھانسی کا نام سن کر روح کے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے

❤

فون بند ہونے کے بعد بھی روح کافی دیر ایسے ہی روتی رہی۔

کیا وہ یارم کے ساتھ اس طرح سے کر سکتی تھی وہ کیسے اپنے ہی یارم کو اس طرح سے پولیس کے حوالے کر سکتی تھی وہ کیسے صارم کی بات مان کہ وہ ثبوت ڈھونڈتی لیکن یہ ضروری بھی تھا۔

وہ ساری زندگی یارم کو ایک قاتل کے روپ میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

اس کو ایک اچھا انسان چاہیے تھا ایک عام تھا انسان۔

اسے کسی بھی طرح سے یارم کو ایک عام زندگی دینی تھی۔

صارم نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے پھانسی نہیں ہونے دے گا چاہے کچھ بھی ہو جائے پر کم سے کم سزا دلوانے کی کوشش کرے گا۔

ان شاللہ یارم اس کے ساتھ عام زندگی گزارے گا۔

اور یارم کو ایک عام زندگی کی طرف لانے کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔

وہ صارم کے باتوں کو سوچتے ہوئے ثبوت کو ڈھونڈنے کے لئے باہر آئی تھی۔ کہ نظر سامنے والے کمرے پر پڑی۔

نجانے کیوں اسے یقین تھا کہ یارم کے خلاف ثبوت اسے اسی کمرے میں ملیں گے۔

وہ اس کمرے کے قریب آئی اور دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر اسے کھولنے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ لاک تھا۔ اگر نوکر اسے اس کمرے کے قریب دیکھ لیتے تو یہ خبر بھی یارم تک پہنچا دیتے اس وقت وہ دونوں باہر دھوپ میں بیٹھی تھی۔

اسے کسی بھی طرح یارم سے وہ چابی لینی تھی۔

اور اس کے لیے اسے یارم کے ساتھ نارمل ہونا ضروری تھا

ان لوگوں کی نظروں سے چھپ کر وہ واپس اپنے کمرے میں آگئی۔ چابی یارم کے پاس تھی اور اسے کسی بھی طریقے سے وہ چابی یارم سے نکلوانی تھی۔

صارم ٹھیک کہتا تھا اس کے لیے یہ کام اتنا مشکل نہیں ہے۔

وہ یارم سے آسانی سے وہ چابی لے سکتی ہے۔

لیکن صارم نے اسے منع کیا تھا کہ وہ یارم کو بالکل بھی شک نہ ہونے دے۔

وہ یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اب یارم کو شک ہوئے بغیر کیسے اپنا کام کرے۔ جبکہ یارم تو اس کی سوچ تک پڑھ سکتا تھا

آج اتنے دنوں کے بعد وہ یارم کے گھر واپس آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ کیونکہ سوال اب ان کے فیوچر کا تھا۔ وہ ایک قاتل کے ساتھ ساری زندگی نہیں گزار سکتی تھی اس نے کسی بھی طرح یارم کو سیدھے راستے لانا تھا۔

❤

یارم گھر آیا تو اسے باہر بیٹھا دیکھا وہ۔ مسکراتا ہوا اس کے پاس آیا

اسے طرح سے باہر اپنے انتظار میں بیٹھا دیکھ کر اسے خوشی ہوئی تھی نہ جانے وہ اس کا انتظار کر رہی تھی یا نہیں لیکن بہت دنوں بعد اسے اس طرح سے دیکھا تھا

میرا پیارا بے بی وہ اس کا ماتھا چوم کر بولا۔

جس پر وہ ذرا سی مسکرائی اسے اس طرح مسکراتے ہوئے دیکھ کر یارم کو کچھ عجیب لگا۔

یارم کو یقین تھا کہ وہ روح کو اپنی حقیقت کے ساتھ اپنے آپ کو قبول کرنے پر مجبور کر دے گا لیکن اتنی جلدی۔

اب کیسی طبیعت ہے تمہاری۔۔۔؟وہ اس کے قریب بیٹھتے ہوئے میں مزید پوچھنے لگا

بہت بہتر۔وہ بہت تھوڑی سی آواز میں بولی تھی لیکن یارم کے لیے یہ بھی بہت تھا۔

گڈ طبیعت ٹھیک ہے تو چلو کہیں باہر سے ہو کے آتے ہیں ویسے بھی اتنے دنوں سے یہاں بور ہو رہی ہو چلو ڈنر کہیں باہر کریں گے اور پھر ایک پر سکون لانگ ڈرائیو پر چلیں گے

اس نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اپنے لبوں سے لگایا

اور ساتھ ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

یارم اب بہت دیر ہو چکی ہے میرے خیال میں ہمیں اب نہیں نکلنا چاہے۔اور ویسے بھی ابھی میرا کہیں جانے کو دل نہیں کر رہا۔روح نے اپنی طرف سے بہت احتیاط سے کہا تھا

کہیں اسے شک نہ ہو جائے

اسی لیے شاید یارم نے اور زور نہ دیا۔

چلو ٹھیک ہے جیسی میری جان کی مرضی۔وہ مسکراتے ہوئے اٹھا آج اسے واپس نارمل دیکھ کر اسے بہت خوشی ہو رہی تھی اس کے چہرے سے ہی روح اندازہ لگا سکتی کہ وہ کتنا

خوش ہے۔

آج تمہیں اس طرح اسے دیکھ کر ویسے بھی فریش ہو گیا ہوں لیکن میں پھر بھی فریش ہو

کے آتا ہوں جب تک تم میری سے کہو کہ وہ کھانا لگائے

وہ اسے ہدایت دیتا بیڈ روم کی طرف چل دیا۔

جب روح کا سارا دھیان اس کے ہاتھ پہ تھا جس میں اس نے ایک کی چین پکڑ رکھا تھا۔اور

اس کی چین میں وہ اکلوتی چابی تھی جسے یارم ہمیشہ اپنے پاس رکھتا تھا

کھانا آرام دہ ماحول میں کھایا گیا

یارم اسے کسی نا کسی بات میں لگائیں باتیں کرنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ وہ اس کی ہر بات

کا نارملی جواب دینے کی کوشش کر رہی تھی

بہت کوشش کے باوجود بھی وہ اس کے سامنے مسکرانے میں ناکامیاب رہی تھی۔

جب اندر سے انسان اداس ہو تو لبوں پر چاہ کر بھی مسکراہٹ نہیں آتی۔روح کا بھی یہی

حال تھا

بیڈ روم میں آنے کے بعد بھی یارم کافی دیر تک اس سے باتیں کرتا رہا۔

روح میں بہت خوش ہوں تمہیں اس طرح سے دیکھ کر۔

تم نہیں جانتی کہ تم نے مجھ پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ تمہیں پتا ہے تمہارا یارم تمہارے بغیر مر جاتا۔

تم نے اپنے یارم کو بچا لیا۔ آئی لو یو سو مچ۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں کبھی تمہارے سامنے یہ سب کچھ نہیں لاؤں گا

جیسا پہلے تھا سب کچھ ویسا ہی رہے گا۔ تم سب کچھ بھول جاؤ جو بھی ہوا جو بھی تم نے دیکھا ان سب چیزوں کو اپنی دماغ سے نکال دو۔

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے گا۔

اس کا سر اپنے سینے پر رکھے وہ اسے یقین دلا رہا تھا۔

جبکہ روح کا دھیان اس کی باتوں پر نہیں سائیڈ دراز پر رکھی اس کی کی چین پر تھا۔

وہ یارم کے سونے کا انتظار کر رہی تھی۔

اس کے سونے کا انتظار کرتے کرتے نہ جانے کب اس کی اپنی آنکھ لگ گئی۔

❤

نہ جانے رات کا کونسا پہر تھا جب اس کی آنکھ کھلی۔ اس نے سائیڈ پے دیکھا جہاں یارم تھا ہی نہیں۔

اسے یقین تھا کہ یارم اسی کمرے میں ہے اس کے پاس یہی موقع تھا سب کچھ دیکھنے کا۔

وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل آئی۔اس کے اندازے کے مطابق یارم اسی کمرے میں تھا

اس نے کمرے کے دروازے سے چھپ کر دیکھنا چاہا۔

کمرے میں اس کے علاوہ کوئی اور آدمی بھی تھا۔

مگر نہ جانے کون۔اس نے اس آدمی کو پہلے کبھی یہاں نہیں دیکھا تھا۔

شاہد یارم کا کوئی ساتھی اس کے گناہوں میں ملوث کوئی انسان

جبکہ یارم اپنے ہاتھ میں بلیڈ پکڑے اپنا سر دبا رہا تھا۔

تم تو باہر آ چکے ہو ناشان اب تمہیں وکرم دادا سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے وہ میرا مجرم ہے اور میرے پاس ہے۔یارم نے ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے کہا

دیکھو ڈیول مت بھولو وکرم دادا کے بہت احسان ہیں تم پر تم اسکے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو

وہ بھی صرف ایک لڑکی کیلئے۔

وہ صرف ایک لڑکی نہیں ہے۔میری بیوی ہے وہ۔۔میری محبت ہے اور اس آدمی نے میری بیوی پر غلط نظر ڈالی ہے وہ ساری زندگی وہیں رہے گا جہاں یارم کاظمی اسے رکھے گا۔

تمہاری خلاف جو ثبوت میں نے ڈھونڈا تھا وہ تمہارے حوالے کر چکا ہوں اگر جینا چاہتے ہو تو چلے جاؤ یہاں سے اور جا کر وکرم دادا کی کرسی پر بیٹھ جاؤ اگر اس کو ڈھونڈنے نکلو گے تو اپنی پہچان بھی کھو بیٹھو گے۔

مت بولو اگر وہ واپس آ گیا تو تمہاری اوقات پھر ایک کتے سے زیادہ نہ ہو گی۔

میں تمہیں ایک سلطنت دے رہا ہوں بادشاہی دے رہا ہوں غلامی چھوڑو اور حکومت کرو

۔

لیکن یارم کاظمی سے غداری کرنے کی غلطی مت کرنا ورنہ میں تمہیں تڑپا تڑپا کے ماروں گا

۔اس نے ایک ہاتھ میں پکڑے بلیڈ کے طرف اشارہ کیا۔

میں وہ کرسی اس لیے دے رہا ہوں۔تاکہ تم میرے وفادار رہو

اس کمرے میں سوائے کتابوں کے اور کچھ نہ تھا جگہ جگہ فائلز تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ کوئی لائبریری ہے۔

وہ یہی سوچ رہی تھی کہ یہاں اسے کونسا ثبوت ملے گا۔یہاں تو کتابوں کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا۔مگر نہ جانے یہ آدمی کون تھا اگر اسے کچھ پتہ تھا تو بس اتنا کے اسی کڈنپ کرنے والا بھی وکرم دادا تھا۔

وہ لوگ ابھی بیٹھے وہی باتیں کر رہے تھے جب کہ روح کو ان کی کسی بات کی کوئی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

وہ خاموشی سے دبے پاؤں جیسے آئی ویسے ہی واپس چلی گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد یارم واپس کمرے میں آیا اور اس کے قریب آ کر لیٹ گیا۔

وہ بنا آواز کئے سوتی بنی رہی۔

❤

کل کا دن برباد ہو چکا تھا۔ وہ یارم سے چابی حاصل نہ کر پائی تھی۔ اب صبح بھی یارم ناشتہ کر کے جانے لگا تھا۔

وہ اسے اس طرح سے جانے نہیں دے سکتی تھی اسے کسی بھی طرح سے وہ چابی حاصل کرنی تھی جو اس وقت یارم کے جیکٹ کی جیب میں تھی

یارم۔۔۔اس نے بہت ہمت کر کے اسے پکارا۔

وہ دروازے پر روک کر زرا سا مسکرایا۔ اور اس کے قریب آنے کا انتظار کرنے لگا

وہ آہستہ سے چلتی اس کے قریب آئی۔

یارم جانتا تھا کہ روح نے اسے کیوں پکارا ہے۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کے سامنے جھکا تھا۔

روح کے لیے یہ لمحہ بہت مشکل تھا لیکن اسے صارم کے کہے پر عمل کرنا ضروری تھا۔

وہ اس کے قریب آئی اور اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے اور اسے بالکل بھی پتہ چلنے دیے بغیر اس کی جیکٹ سے وہ چابی کھینچ لی۔

جب اگلے ہی لمحے یارم نے اسے اپنی باہوں میں بھر لیا۔

تھینک یو سو مچ روح میں تمہیں شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔ وہ اس کا ماتھا چومتا باہر نکل گیا۔

جبکہ روح نے بڑی مشکل سے اپنے ہاتھوں اور دوپٹے کے بیچ اس کی چین والے چابی کو چھپایا تھا۔

❤

یارم مسکراتا ہوا باہر آیا۔

وہ آج بہت خوش تھا۔

روح میری جان تم صارم کی باتوں میں آکر بھی میرے ساتھ اس طرح سے کر رہی ہو لیکن تم میرے پاس ہو اور میرے لیے یہی بہت ہے اور کوئی دو ٹکے کا پولیس والا اور وہ

جاسوس معصومہ تمہیں مجھ سے چھین نہیں سکتے کبھی نہیں۔

تم بھی کتنی بھولی ہو کسی کی بھی باتوں میں آجاتی ہو۔ لیکن میں ہوں نہ میں تمہیں کسی کی باتوں میں نہیں آنے دوں گا۔

یارم نے سوچتے ہوئے اپنی جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا جہاں اس کی چین غائب تھی۔

ہائے میری معصوم سی چورنی وہ دلکشی سے مسکرایا۔

یارم سیدھا آفس آیا تھا جہاں پر خضر اس کا انتظار کر رہا تھا۔

اسے مسکراتا دیکھ کر خضر کو حیرانگی ہوئی کیونکہ پچھلے کچھ دنوں سے یارم بہت پریشان رہنے لگا تھا۔

کیا بات ہے آج تو تم خوش لگ رہے ہو۔۔۔؟ خضر نے پوچھا

کیوں بھائی میرے خوش رہنے پر پابندی ہے۔ یارم نے الٹا سوال کیا۔

نہیں کوئی پابندی تو نہیں ہے مگر پچھلے کچھ دنوں سے تم کافی پریشان تھے اس لئے پوچھا۔

ہاں کیوں کہ مجھے پچھلے کچھ دنوں سے لگ رہا تھا کہ وہ انسپیکٹر میری روح کو مجھ سے دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن اس نے تو الٹا ہی کر دیا وہ تو روح کو میرے پاس لا رہا ہے

۔یارم مسکراتے ہوئے بولا۔

مطلب تمہیں اس کے پلان کے بارے میں پتہ چل گیا کیا پلان کیا اس نے۔ خضر نے پوچھا۔

اس کا پلان ہے کہ وہ روح کو میرے قریب کر کے میرے خلاف سارے ثبوت روح کے ذریعے حاصل کرے گا۔ یارم نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ آج کافی دنوں کے بعد اس کے ڈمپلز آب وتاب سے چمک رہے تھے۔

مطلب کے روح اس کا ساتھ دے رہی ہے۔۔۔؟ خضر کو برا لگا۔

نہیں خضر میری روح بہت معصوم ہے۔ وہ سب کچھ میرے لئے کر رہی ہے۔ وہ مجھے بچانا چاہتی ہے۔

یارم کے لہجے میں اس کے لئے بہت محبت تھی۔

لیکن ڈیول تم نے وہ فون اس تک پہنچنے ہی کیوں دیا۔ اگر تم معصومہ کو اپنے گھر نہیں جانے دیتے تو وہ فون روح تک پہنچتا اور نہ ہی وہ صارم سے رابطہ کر پاتی۔

تم نہیں سمجھو گے خضر میں جاننا چاہتا تھا کہ وہ آدمی میری روح کو کس حد تک میرے خلاف کر سکتا ہے۔ تمہیں پتا ہے روح نے کیا کیا اس بے وقوف نے وہ فون مجھ سے

چھپانے کی جگہ میری ہی الماری میں میرے ہی کپڑوں کے نیچے رکھ دیا۔اس بیچاری کو تو ٹھیک سے چیزیں چھپانا بھی نہیں آتی۔

تم نے پوچھا نہیں کہ فون کہاں سے آیا خضر نے مسکرا کر پوچھا۔

نہیں یار بیچاری کنفیوز ہو جاتی۔ویسے بھی جھوٹ بولتے وقت اتنی کانپ رہی ہوتی ہے کہ صاف پتہ چل رہا ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔

مگر پھر بھی میری ہمت دیکھو مجھے ابھی تک پتہ نہیں چلا کے روح جھوٹ بول رہی ہے ۔یارم کی بات پر خضر قہقہ لگا ہنسا۔

آج صبح اس نے بڑی ہوشیاری سے میری جیکٹ سے کی چین نکال لی۔تاکہ وہ اس روم میں جا کر میرے خلاف ثبوت اکٹھے کرے۔یارم نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

وہ تمہارے خلاف ثبوت نکال سکتی ہے وہاں سے تم اتنے بے فکر کیسے ہو۔۔خضر نے پریشانی سے پوچھا۔

پریشان کیوں ہو رہے ہو وہ کتنی اسمارٹ ہے میں بتا تو چکا ہوں تمہیں لگتا ہے کہ وہاں سے کچھ نکال پائے گی۔

فرض کرو سب کچھ اس کی نظروں کے سامنے بھی ہو گا تب بھی وہ اسے کچھ نہیں لے

پائے گی۔

یارم نے بے فکری سے بتایا۔

تم اس بات کو مذاق میں لے رہے ہو جب کہ سچ تو یہ ہے کہ اس کا معصوم دماغ یہ چالاکیاں سوچ ہی نہیں سکتا۔ ناتو اس نے ایسی زندگی جی ہے۔ اور نہ ہی وہ ایسی زندگی کے بارے میں کچھ جانتی ہے۔

جان جائے گی میرے ساتھ رہے گی تو آہستہ آہستہ سب کچھ جان جائے گی۔ جانتے ہو خضر میں نے اس سے کہا کہ ہم نارمل زندگی گزارتے ہیں۔ تمہیں اس سب میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی وہ سب کچھ جاننا چاہتی ہے۔ اگر اس نے سب کو جاننا ہے تو میں اسے سب کچھ ضرور بتاؤں گا۔ میرا ابھی یہی خیال ہے کہ اسے پتہ ہونا چاہیے کہ اس کا شوہر کیا چیز ہے۔ اور اس کے بعد بھی اسے میرے ساتھ ہی رہنا ہو گا۔

یہ جو اسے لگتا ہے نہ کہ مجھے اندر کروا کے وہ واپس پاکستان چلی جائے گی اس کی یہ غلط فہمی میں چٹکیوں میں دور کر سکتا ہوں۔ اور کرونگا۔ میں اسے ضرورت سے زیادہ ڈیل دے رہا ہوں۔ میرے خیال میں اب اسے پتہ چل جانا چاہیے۔ لیکن اس سے پہلے اس صارم کو بھی اس کی اوقات دکھانا ضروری ہے۔ اسے لگتا ہے کہ میری بیوی کو میرے خلاف کر

کے وہ مجھے اندر کروادے گا۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ ڈیول کے لئے سب برابر ہے

اور ڈیول کے قانون میں روح کو بھی سزا ملے گی۔یہاں پر غلطی کرنے والوں کے لیے کوئی معافی نہیں۔چاہے غلطی کرنے والی میری جان ہی کیوں نہ ہو۔اگر اس نے مجھ سے دور جانے کی کوشش کی نہ خضر۔۔

تو بہت پچھتائیں گی۔اس کی آنکھوں میں شدید غصہ تھا

خضر کو روح پر ترس آرہا تھا

۔ذرا اس جاسوس کو بلانا یہاں جو ہمیں بے وقوف سمجھ کر اپنے آپ کو بہت اسمارٹ سمجھ رہی ہے۔آج اس کی بھی غلط فہمی دور کر دیتے ہیں۔

یارم نے کہا

تو خضر ہاں میں گردن ہلاتا باہر نکل گیا

❤

چابی روح کے ہاتھ لگ چکی تھی۔

میری اور شفاء اس وقت باہر بیٹھی دھوپ سیکھ رہی تھی

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آج دونوں اس پر نظر کیوں نہیں رکھے ہوئے

اس نے اپنے دماغ سے سوچیں جھٹکتے ہوئے خدا کا شکر ادا کیا اور اس کمرے میں آگئی

۔کمرے کو اچھے سے اندر سے لاک کیا تا کہ کوئی بھی نہ آسکے اور کسی کو شک بھی نہ ہو۔

پھر اس نے کمرے کی تلاشی لینا شروع کی۔

اس نے ایک ایک فائل چیک کی۔ جس میں اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔

ٹیبل پر لیپ ٹاپ پڑا تھا۔ شاید اس میں سے کچھ مل جاتا۔ لیپ ٹاپ چلانا اسے نہیں آتا تھا

۔اور یارم اپنے خلاف ایسے ثبوت جو اسے پھانسی کے پھندے تک پہنچا سکتے ہیں وہ اس

طرح سے سامنے تو نہیں رکھے گا۔

وہ بلکل صارم کے دماغ پر چل رہی تھی صارم نے اسے جو کچھ کہہ رہا تھا وہ بالکل ویسے ہی

کر رہی تھی۔

اس نے اپنا چھپایا ہوا فون نکالا اور صارم کو فون کیا۔

صارم اسے جو جو فائل چیک کرنے کو کہتا رو ح کرنے لگی۔

پھر صارم نے اسے لیپ ٹاپ کھولنے کو کہا۔ اس نے ویسا ہی کیا اور جو چیز اسے لیپ ٹوپ پر

نظر آئی اس نے سب کچھ بتادیں۔

صارم نے کیس فائلز کھلائیں۔بہت کچھ چیک کروایا۔لیکن اس کے باوجود بھی وہ کچھ بھی پتا نہ لگوا پایا۔

❤

روح کہاں ہیں اس نے شفاء سے فون پر پوچھا۔

سر وہ آپ کے آفس روم میں ہیں۔شفاء نے بتایا

اچھا لنچ کیا اس نے یارم نے پوچھا

نہیں سر میں گئی تھی پوچھنے انہوں نے کہا کہ اس وقت ان کا کچھ بھی کھانے کا موڈ نہیں ہے۔

اچھا ٹھیک ہے جب اس کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں جائے تو پھر سے پوچھنا۔

اور اگر تب بھی منع کر دیا تو مجھے فون کرنا

او کے سر۔

بس اتنا کہتے ہوئے فون بند ہو گیا۔

بے وقوف لڑکی جاسوسی بعد میں بھی تو کر سکتی ہے پہلے کچھ کھا تو لے۔

پتا تو چلے کتنی جاسوسی کر چکی ہے وہ اپنا لیپ ٹاپ اون کرتے ہوئے مسکرایا۔

اور آفس روم میں لگے کیمرے کی مدد سے اسے دیکھنے لگا۔

ہلکے گلابی رنگ کے سادہ سے سوٹ میں دوپٹا کمر پر باندھے اپنا مشن بخوبی سرانجام دے رہی تھی۔

گڈ گرل۔ میری کیوٹ سی جاسوسن۔ سب کچھ کرنا مگر سامنے ٹیبل پر پڑی یو ایس بی چیک مت کرنا۔

وہ مسکراتے ہوئے سے دیکھنے لگا۔

وہ فون کان سے لگائے صارم کی ساری ہدایات پر عمل کر رہی تھی۔

پھر تھوڑی دیر کے بعد اس نے اپنے ہاتھ اور دوبٹے کے بیچ میں اچھے سے اپنا فون چھپانے کی کوشش کی کیوں کہ کافی حد تک ناکام رہی تھی۔ ویسے بھی وہاں کون تھا جو اس کی چوری پکڑنے والا تھا۔

پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ کمرے سے باہر نکلی۔ تو یارم نے لیپ ٹاپ آف کر دیا۔

اس وقت معصومہ اس کے سامنے بیٹھی تھی اور اپنے آپ کو بہت کونفیڈنس ظاہر کر رہی تھی

جب یارم نے سائیڈ ٹیبل سے کچھ نوٹوں کی گڈیاں نکال کر اس کے سامنے رکھے تھی۔

پھر کچھ کاغذات نکالے۔

یہ رہا تمہارا پاسپورٹ اور ویزا تم یہاں سے جا رہی ہو۔ یارم نے آرڈر دیا۔

مگر سر میں تو آپ لوگوں کے ساتھ کام کرنے آئی تھی مجھے میرے بابا کی موت کا بدلہ لینا ہے آپ مجھے اس طرح سے واپس نہیں بھیج سکتے معصومہ نے ایک نظر شارف کو دیکھا۔

کیونکہ وہ جانتی تھی اور کوئی اس کا ساتھ دے یا نہ دے لیکن شارف ضرور دے گا۔

مجھے بھی یہی لگ رہا کہ معصومہ کے تم اپنے باپ کی موت کا بدلہ لینے آئی ہو اور ہمارے ساتھ اچھا ٹیم ورک کرو گی۔ خضر نے بولنا شروع کیا

لیکن مجھے افسوس ہے کہ تم ہمارے ساتھ کام کرنے کی جگہ ہماری جاسوسی کر رہی ہو وہ بھی اس پولیس والے کے لیے۔

معصومہ نے کچھ کہنا چاہا لیکن پھر ایک نظر شارف کی طرف دیکھا۔ جو ان سے بے نیاز اپنے موبائل پر لگا تھا

تم جانتی ہو ہم تم سے اتنی نرمی سے کیوں پیش آرہے ہیں کیونکہ تم صدیق کی بیٹی ہو۔اور وہ ہمارا بہت اہم آدمی تھا۔ لیکن اب وہ ہمارے بیچ نہیں ہے۔

تمہارے یہاں آنے سے ہمیں خوشی ہوئی تھی معصومہ لیکن ہمیں یہ جان کر بہت دکھ ہوا کہ تم ان لوگوں کا ساتھ دے رہی ہو جنہوں تمہارے باپ کو مار دیا یہاں معصوم تمہارے باپ کا قتل کرنے والے کوئی غنڈے نہیں تھے بلکہ یہ پولیس والے تھے۔پولیس نے اسے سچائی پتا لگانے کے لئے اتنا ٹیوچر کیا تھا کہ اسے زندہ زمین میں دفنا دیا۔

اور تم ان پولیس والوں کا ساتھ دے رہی ہو اور ہمیں دیکھو ہم پھر بھی تم سے نرمی سے پیش آرہے ہیں۔ ہم تمہیں واپس بھیج رہے ہیں ہمیں تمہاری ضرورت نہیں ہے تم وہ واحد لڑکی ہو جو ڈیول کے ساتھ غداری کر کے بھی زندہ ہو اور وہ بھی صرف تمہارے باپ کی وجہ سے۔

خضر ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔لہجے میں نرمی جبکہ زبان سے کڑوے الفاظ بول رہا تھا ۔جبکہ شارف بے نیازی سے اپنے موبائل پر PUBG کھیل رہا تھا.

بار بار شارف کی طرف مت دیکھو معصومہ وہ سب کچھ جانتا ہے لیلیٰ جو کب سے اسے شارف کی طرف دیکھتا نوٹ کر رہی تھی مسکراتے ہوئے بولی۔

یس ڈالنگ۔اور میں یہ سب کچھ اس دن سے جانتا ہوں جب روح کے گھر پہ تم نے کہا تھا کہ تم اپنی ماں سے بات کر رہی ہو۔

جب کہ ہم سب جانتے ہیں کہ صدیق آخری بار پاکستان اپنی بیوی کی موت پر گیا تھا۔ اگر میں چاہتا تو میں وہی بول سکتا تھا کہ تمہاری ماں مر چکی ہے تم کس ماں سے بات کر رہی ہو کہیں تمہارا رابطہ اوپر سے تو نہیں۔۔اس نے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے معصومیت سے پوچھا۔

مجھے افسوس ہے معصومہ تم ان لوگوں کا ساتھ دے رہی ہو جو تمہارے باپ کے قاتل ہیں ۔

میں جانتا ہوں کہ تم صارم کے لیے اپنے دل میں نرم جذبات رکھتی ہو۔لیکن تم شاید یہ نہیں جانتی کہ صارم اپنی بیوی سے بے انتہا محبت کرتا ہے"اور تمہارے لئے تو وہ اسے کبھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔اس ساری گفتگو کے دوران یارم پہلی بار بولا تھا۔

وہ اسے بھاگا کر لایا تھا اپنے ساتھ۔اس کے پورے خاندان سے دشمنی مول لے کر اس نے شادی کی تھی اس کے ساتھ۔عروہ اس کے دوسرے بچے کی ماں بننے جا رہی ہے اور تمہیں لگتا ہے کہ وہ اپنی بیوی بچے کو چھوڑ کر تم سے شادی کرے گا۔وہ تمہیں بے وقوف بنا رہا

ہے۔اور افسوس کے تم بن رہی ہو

یہ تمہارا ٹکٹ پاسپورٹ اور ویزا ہے تم یہاں سے جا سکتی ہوں ہمیشہ کے لئے تمہیں جب بھی رقم کی ضرورت ہو تم ہم سے رابطہ کر سکتی ہو۔

اور جہاں تک صدیق کے قاتلوں کا سوال ہے تو وہ تم سے زیادہ ہمارا معاملہ ہے ہم خود حل کر لیں گے۔

اب تم جا سکتی ہو۔

لیلیٰ اسے یہاں سے بھیجنے میں تم اس کی مدد کرو گی اور اسے باحفاظت واپس پاکستان پہنچاؤ گی ۔اس نے لیلیٰ کو دیکھتے ہوئے کہا

اوکے باس۔لیلیٰ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسے لے کر باہر چلی گئی۔

جبکہ اب یارم اور خضر دونوں شارف کو بہت سیریس نظروں سے دیکھ رہے تھے

جس نے اپنی گیم میں مگن ایک نظر اٹھا کر ان دونوں کو دیکھا

مجھے اس طرح سے مت دیکھو میں بالکل ٹھیک ہوں۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن ان دونوں نے اسے گھورنا نہ چھوڑا۔

ہاں یار میں کچھ زیادہ سیریز ہو گیا تھا لیکن اب میں ٹھیک ہوں۔شارف نے انہیں یقین

دلانا چاہا۔

لیکن ان دونوں نے گھورنا نہ چھوڑا

اوکے فائن مجھے برا لگ رہا ہے اس نے ایسا کیوں کیا وہ بھی اس کمینے انسپیکٹر کے لیے۔ یار وہ کمینہ انسپیکٹر مجھ سے زیادہ ہینڈسم تو نہیں ہے وہ اداسی سے بولا۔

آج رات پارٹی کرتے ہیں شارف کی بیرک اپ پارٹی۔ خضر نے مسکراتے ہوئے پلان بنایا

۔

ہاں مجھے اس کی ضرورت ہے شارف مسکین صورت بنا کر بولا۔

❤

معصومہ اپنا سارا سامان پیک کر چکی تھی جبکہ اس دوران لیلیٰ ہر وقت اس کے ساتھ تھی۔

لیلی نے اس کا سارا سامان پیک کرنے میں کافی مدد کی تھی۔

بہت اچھی نہ سہی لیکن اس چھوٹے سے عرصے میں وہ دوست تو بن گئی تھی۔

جبکہ معصومہ یہ سوچ رہی تھی کہ اتنے عرصے سے یہ سب اس کا مذاق اڑا رہے تھے یہ سب جانتے تھے معصومہ کیا کر رہی ہے۔

اور وہ شارف جو اس سے محبت کے دعوے کرتا تھا۔۔کتنے آسانی سے اس نے کہہ دیا کہ وہ سب کچھ جانتا تھا اس کے بارے میں اور اسے شک تک نہ ہوا۔

وہ تو اپنے باپ کی موت کا بدلہ لینے آئی تھی۔اور اس کے باپ کا قاتل تھا کون۔۔۔۔؟

صارم جیسا انسان۔نہ کہ ڈیول جیسا۔اس کے باپ کو مارنے والے پولیس والے تھے۔

اور وہ اتنے وقت سے سوچ رہی تھی وہ کہ صارم اس کے باپ کے قاتلوں کا پتا لگائے گا جب کہ وہ جانتا تھا کہ اس کے باپ کے قاتل کون ہے وہ تو بس اسے استعمال کر رہا تھا۔

اور وہ کتنی آسانی سے استعمال ہو رہی تھی۔

کاش وہ صارم کا ساتھ دینے کی جگہ ڈیول کا ساتھ دیتی۔

آج اپنے باپ کے قاتلوں تک پہنچ چکی ہوتی ان سے بدلہ لے چکی ہوتی۔

کیا تم یہاں سے جانا چاہتی ہو معصومہ لیلیٰ نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں۔۔میں اپنے بابا کی موت کا بدلہ لینا چاہتی ہوں لیلی میں نہیں جانا چاہتی۔وہاں میرا ہی کون۔۔۔تم نے کبھی ایک خالی گھر میں زندگی جی ہے میں وہاں خالی گھر میں رہتی تھی پچھلے دو سال سے

ہمارا آگے پیچھے کوئی نہیں ہے بابا ہر سال ہم سے ملنے آتے تھے میرے لئے ہزاروں گفٹز

لاتے تھے۔شاید وہ دنیا کے لئے اچھے انسان نہیں تھے لیکن وہ اس دنیا کے سب سے پیارے بابا تھے۔معصومہ بھیگی آنکھوں سے مسکرائی

انہوں نے میری ہر خواہش کو پورا کیا۔تمہیں پتا ہے لیلی جب مجھے پتہ چلا کہ میرے بابا اس طرح کا کام کرتے ہیں مجھے بہت افسوس ہوا۔

میں بابا سے ناراض ہو گئی میں ان کا چہرہ تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔

لیکن ایک دن امی نے مجھے سمجھایا کہ میرے بابا ایسے نہیں ہیں۔وہ جو بھی کرتے ہیں صحیح کے لئے کرتے ہیں وہ غلط طریقے سے غلط کام کو روکتے ہیں میرے بابا غلط ہو کر وہ کام کر رہے ہیں۔جو صحیح لوگوں کو کرنے چاہیے۔

میرے بابا کے کام کرنے کا طریقہ غلط ہے لیکن میرے بابا غلط نہیں ہیں۔

میں اپنے بابا سے بہت پیار کرتی ہوں۔میرے بابا بہت اچھے تھے۔زیادہ وقت ہمارے ساتھ نہیں رہتے تھے۔۔

اتنی مشکل زندگی گزارنے کے باوجود بھی میرے بابا نے باپ ہونے کا فرض نبھایا ہے ۔مجھ سے اتنے دور رہنے کے باوجود بھی ہر دکھ اور سکھ میں میرے ساتھ تھے۔جب دو سال پہلے امی کا انتقال ہوا تب وہ پاکستان آئے تھے۔

میں نے بہت کوشش کی بابا کو بہت منایا کہ مجھے اپنے ساتھ لے چلیں لیکن وہ نہیں مانے۔ وہ چاہتے تھے کہ میں ان سب چیزوں سے دور رہوں۔اور پھر ایک دن خضر سر کا فون آیا کے بابا نہیں رہے۔

کسی نے میرے بابا کو بیدردی سے مار دیا۔اور اسی دن میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ میں اپنے بابا کی موت کا بدلہ ضرور لونگی۔میرے بابا غلط نہیں تھے نہ ہی وہ غلط کام کرتے تھے۔تو پھر میرے بابا کو اتنے برے طریقے سے کیوں مارا گیا۔سب لوگ جنہوں نے میرے بابا کو مارا سخت سے سخت انجام کے حقدار ہے۔

مجھے یقین ہے کہ ڈیول سر ایسا ہی کریں گے۔وہ ان لوگوں کو سزا ضرور دلوائیں گے۔ہاں یہ افسوس ہے کہ میں اپنے بابا کے قاتلوں کا انجام اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ پاؤں گی۔

معصومہ روتے روتے زمین پر بیٹھ گئی جبکہ لیلیٰ اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔

تم ان لوگوں کا انجام نہیں دیکھ پاؤ گی مطلب تم کہیں جا رہی ہو لیلی نے انجان بنتے ہوئے پوچھا۔

کیا مطلب۔۔۔؟معصومہ سمجھ نا پائی۔

مطلب معصومہ بی بی یہ سامان ہم اس لیے پیک کر رہے ہیں کیونکہ تمہیں ہم فلیٹ میں

شیفٹ کر رہے ہیں۔پولیس کو شک ہو چکا ہے۔لیکن تم کہیں جا رہی تھی کیا لیلیٰ مسکراتے ہوئے اس کے سامنے بیٹھی۔

مس معصومہ صدیق تم ڈیول کی ٹیم کا حصہ ہو۔ہاں تم غلط راستے پر نکل گئی تھی تھوڑی سی بہک گئی تھی مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ہم تمہیں اس طرح سے چھوڑ دیں گے۔

ہاں تم نے غلط کیا تمہیں وہ فون روح تک نہیں پہنچانا چاہیے تھا تم جانتی ہو ڈیول اس معاملے بھی کتنا ٹچی ہے۔تمہیں خود اندازہ ہے کہ وہ روح سے کتنی محبت کرتا ہے۔

تم نے شارف کے ساتھ بھی ٹھیک نہیں کیا اس کے جذبات تمہارے لئے بہت کھڑے تھے۔

لیکن اس سب کے باوجود بھی ڈیول نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ کل قیامت کے دن وہ صدیق سے نظریں نہ ملا پائے۔تمہیں پتا ہے معصومہ تمہارا باپ دن میں پچیس بار تمہارا نام لیتا تھا۔

مجھ سے کہتا تھا تم بالکل میری بیٹی جیسی ہو تمہیں پتا ہے تمہارے لئے ساری شاپنگ یہاں سے میں کر کے بھیجتی تھی۔

ہم سب مل کر تمہارے لئے شاپنگ کیا کرتے تھے۔

کیونکہ ہم سب میں سے فیملی صرف صدیق کی تھی۔وہ ہمیشہ کہتا تھا کہ ہم اس کا دوسرا خاندان ہے۔اور تمہیں لگتا ہے کہ ہم تمہیں اس طرح سے یہاں سے بھیج دیں گے۔کیا تم ہماری فیملی کا حصہ نہیں ہو معصومہ۔لیلیٰ نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جبکہ وہ شرمندگی سے نظریں نیچے زمین پر گاڑے بیٹھی تھی

نہیں معصومہ تم بھی ہماری فیملی کا حصہ ہو۔صدیق نہیں رہا لیکن تم تو ہو نا ہمارے ساتھ ۔اور ڈیول کو یقین ہے کہ اب تم انسپیکٹر صارم جیسے گھٹیا انسان کی باتوں میں کبھی نہیں آؤ گی۔

جلدی سے اپنا سامان لو اور باہر آؤ میں گاڑی میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں اور یہ رونا دھونا بند کرو ڈیول کے ٹیم کے لوگ روتے نہیں ہیں۔لیلی جو کب سے پیار سے اسے سمجھا رہی تھی آخر میں سختی سے بولتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

❤

اب تم کبھی بھی اسے دیکھنا نہیں چاہو گے نہ خضر نے مشروم کا گلاس بھر کر اس کے سامنے رکھا۔

میرے یار ہمیں کوئی اور بات کرنی چاہیے شارف دکھی انداز میں بولا۔

کوئی اور بات نہیں ہم یہی بات کریں گے تمہیں مجھے گرنٹی دینی ہو گی کہ تم کبھی زندگی میں اس کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھو گے اس نے تمہارا دل توڑا ہے اب یہ بات الگ ہے کہ تمہارا یہ نازک دل دن میں سو بار ٹوٹتا ہے۔

اوئے اس بار سیریس والا ٹوٹا ہے شارف دکھی عاشق کی طرح بولا۔

اتنی سختی سے میرا دل پہلے کسی نے نہیں توڑا۔اگر تم میرے جذبات کی قدر نہیں کر سکتے تو چلے جاؤ یہاں سے۔

شارف نے مشروم پیتے ہوئے کہا۔

بھائی آپ بھی پی لیں آپ بھی تو دکھی ہیں آجکل۔شارف کو اچانک یاد آگیا کہ ڈیول اس کا بھائی ہے۔

نہیں میری بیوی مجھے چھوڑ کر نہیں گئی۔اور نہ ہی میں اسے جانے دوں گا اور ویسے بھی میری بیوی کو اس کی اسمیل پسند نہیں۔

یارم نے شراب کا گلاس خود سے دور کرتے ہوئے کہا۔

آج کے بعد کسی لڑکی پر یقین نہیں کروں گا۔سب لڑکیاں دھوکے باز ہوتی ہیں۔شارف ہاتھ ہلا ہلا کر دکھی انداز میں بول رہا تھا

جبکہ اس کے اس انداز پر خضر ہنس ہنس کے پاگل ہو رہا تھا۔

ایک بات تو کلیئر ہے اگر اب وہ تیرے سامنے بھی آجائے تو تُو اس کی شکل تک نہیں دیکھے گا ہے نہ۔۔۔۔؟ خضر نے پھر سے کہا۔

میرے باپ چاہے کچھ بھی ہو جائے میں اس کی شکل نہیں دیکھوں گا یہی سننا چاہتا تھا نہ تو وہ میرے سامنے آئے گی میں اسے نظر پھیر لوں گا یہی سننا چاہتا تھا اب پڑ گئی دل میں ٹھنڈ ۔وہ غصے سے چلاتے ہوئے بولا

جبکہ ہاتھ دونوں خضر کے گریبان پر تھے۔

ہاں پڑ گئی ٹھنڈ۔اب تجھے بھی ٹھنڈ پڑواتا ہوں۔

کہیں نہیں جا رہی تیری معصومہ وہ یہی رہے گی ہمارے ساتھ ہماری ٹیم کے لیے کام کرے گی شارف وہ صدیق کی بیٹی ہے اور صدیق ہمارے لئے کیا تھا۔یہ تو بھی جانتا ہے ہم صدیق کی بیٹی کو دربدر ٹھوکریں کھانے کے لیے نہیں چھوڑ سکتے

وہ شارف کا گال تھپتھپا کر مسکرا کر بولا۔

مطلب مطلب معصومہ نہیں جائے گی اس نے دونوں کے چہروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں وہ تو نہیں جائے گی لیکن تم تو اب کبھی اس کی شکل نہیں دیکھو گے اسے دیکھتے ہی اپنا

منہ پھیر لو گے۔ خضر نے پھر سے شرارتی انداز میں کہا۔

جس پر شارف نے بے بسی سے ایک نظر یارم کی طرف دیکھا۔ جو اس کے اس طرح سے دیکھنے پر قہقہ لگا کر ہنسنا تھا۔

یار میں نشے میں ہوں نشے میں تو انسان کچھ بھی بکواس کر دیتا ہے سیریس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

شارف معصوم سی شکل بنا کر بولا

❤

یارم گھر آیا تو کل کی طرح آج بھی وہ باہر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

وہ بھی اس کے قریب صوفے پر جُڑ کر بیٹھ گیا۔

میرا انتظار کر رہی تھی۔۔۔؟ بہت محبت سے پوچھا

ہا۔۔۔ہاں۔ وہ اس سے فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

کوشش بے کار ہے مت کیا کرو تم مجھ سے دور نہیں جا سکتی۔ اس نے آنکھوں میں سختی لیے اس کی اس حرکت کو روکنا چاہا۔

روح خاموش ہو کر بیٹھ گئی۔

بہت مس کیا آج تمہیں۔اس کے گال پر اپنا ہاتھ رکھا اس کا چہرہ قریب کرتے ہوئے بولا۔

یارم کھانا لگ گیا ہو گا۔اس نے دور ہونے کی ناکام سی کوشش کی۔

ابھی میرا کھانا کھانے کا موڈ نہیں ہے۔یارم نے اپنے لب اس کے گال پر رکھے۔روح اپنے آپ کو سنبھالتی تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

یہ کیا حرکت ہے روح تمہیں پتا ہے یہ مجھے پسند نہیں۔آنکھوں میں سختی لیے غصے سے بولا تھا۔

یہاں۔۔۔۔۔۔پر۔۔۔۔میری۔۔۔۔۔۔ شش۔۔۔۔شفا کبھی۔۔۔۔۔ بھی آسکتی ہیں ۔۔۔۔اس لیے۔۔۔روح نے بہانہ بنانے کی ناکام سی کوشش کی لیکن یارم کو اچھا لگا تھا۔

ہمم صحیح کہہ رہی ہو چلو روم میں چلتے ہیں۔یارم اس کا ہاتھ تھامے بنا اسے بولنے کا موقع دیئے روم میں لے آیا۔

اور دروازہ لاک کر کے اپنا جیکٹ اتار کے دور پھینکا۔

اب یہاں تو کوئی مسئلہ نہیں ہے وہ اس کا ہاتھ کھینچ کا اسے خود سے قریب کرتے ہوئے بولا

۔

یارم۔۔۔آپ کہہ رہے۔۔تھے نہ ہم۔۔۔۔۔ کہی باہر۔۔۔۔۔چلتے ہیں۔۔۔۔ڈنر کے لیے۔۔۔۔۔۔لانگ ڈرائیو ش۔۔۔۔شاپنگ۔۔۔وہ بامشکل اپنی بات مکمل کر پائی۔

جبکہ یارم اسے اپنے قریب کئے اس کے بال تک کھول چکا تھا۔

آج میرا کہیں جانے کا موڈ نہیں ہے آج سارا وقت میں تمہارے ساتھ گزاروں گا ویسے بھی آج بھی کافی دیر ہو چکی ہے کل کی طرح۔ کل تمہارا موڈ نہیں تھا آج میرا موڈ نہیں ہے۔اس کے صراحی دار گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا۔

پلیز۔۔۔۔۔چ۔۔۔۔۔چلتے ہیں۔۔۔نہ۔۔مجھے۔۔۔۔۔۔اپنے۔۔۔۔۔۔لئے کچھ سامان۔۔۔۔۔۔۔لینا ہے۔۔۔روح نے اس کی پناہوں سے نکلنے کی ناکام سی کوشش کی۔

روح کیوں تڑپا رہی ہو مجھے۔کتنے دنوں سے میں دور ہوں تم سے۔ تھوڑا سا تو احساس کرو۔وہ اسے ایک بار پھر سے کھینچ کر اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے بولا۔

یارم پپ۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔روح کی بات ہے ادھوری ہی رہ گئی کیونکہ یارم اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا۔

پھر آگلے ہی لمحے یارم نے اسے چھوڑ دیا میں باہر تمہارا انتظار کر رہا ہوں جلدی آؤ۔

اپنی خواہش میں آج رات ہوئے کر لوں گا

وہ بس اتنا کہہ کر چلا گیا۔

جبکہ روح کو بچنے کا کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا۔

یہ کوئی پہلی بار نہیں ہوا تھا کہ وہ اس کے قریب آیا لیکن اس سے پہلے جب بھی اس کے قریب آیا تھا تو اس کا یارم تھا کوئی قاتل نہیں کوئی درندہ نہیں۔

اور آج وہ یارم کے قریب نہیں جانا چاہتی تھی۔

جب بھی یارم اس کے قریب کھڑا ہوتا اسے ایسا لگتا جیسے ابھی وہ اسے بھی مار دے گا بالکل ویسے ہی جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے اس آدمی کو مار ڈالا۔

اور نجانے اور کتنے ہی لوگوں کی جان لے چکا تھا۔ وہ ایک ایسے شخص کے ساتھ کبھی ایک عام زندگی نہیں گزار سکتی تھی۔

وہ اس کے قریب نہیں آنا چاہتی تھی۔ جلدی سے الماری کی طرف آئی جہاں یارم کے کپڑوں کے نیچے اس نے فون چھپا کر رکھا تھا۔

اس نے جلدی سے وہ فون اس بیگ میں رکھا جو یارم نے اسے لے کر دیا تھا۔

اور باہر آئی جہاں یارم اس کا انتظار کر رہا تھا

وہ اسے لے کر سب سے پہلے شاپنگ مال میں آیا تھا۔

تمہیں جو جو چاہیے جلدی لو پھر ڈنر پر چلیں گے۔

وہ اسے اپنے ساتھ لیے شاپنگ مال کے اندر آیا۔

اسے کچھ نہیں چاہئے تھا بس بے مقصد ہی چیزیں دیکھنے لگی

وہ اس کی ہر حرکت کو نوٹ کر رہا تھا۔

اسے یہ سوچ کر برا لگ رہا تھا کہ وہ اس سے دور جانے کے بہانے ڈھونڈ رہی ہے۔

لیکن وہ اس کی کنڈیشن بھی سمجھ سکتا تھا ایک عام زندگی گزارنا اتنی جلدی اس کے بس میں نہ تھا۔

جلدی کرو روح۔ تم بیکار میں ٹائم ویسٹ کر رہی ہو۔

اگر تمہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تو میں تمہاری ہیلپ کر دیتا ہوں۔

وہ اس کے سامنے رکھے کہیں ڈریسز اٹھانے لگا۔

یار م یہ سب مجھے نہیں چاہیے۔ میں اپنی پسند سے دیکھ رہی ہوں نہ روح نے سمجھانے کی کوشش کی۔

نہیں روح تم اپنی پسند سے دیکھ نہیں رہی ہو تم صرف میرا وقت برباد کرنا چاہتی ہو۔اور تمہیں پتا ہے۔کہ میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔

لیکن یارم یہ مجھے پسند نہیں ہے۔روح نے اس کے ہاتھ سے ڈریس لینا چاہے۔

بے بی اگر تمہیں پسند نہیں ہے تو تم کسی کو دے دینا۔لیکن میری یہ رات برباد کرنے کے بارے میں سوچنا بھی مت

ارے یارم بھائی کیسے ہیں آپ۔۔۔۔

روح نے اپنے پیچھے سے ایک پیاری سی آواز سنی

میں بالکل ٹھیک ہوں عروہ کیسی ہو تم اور مائرہ کیسی ہے

یارم نے مسکرا کر پوچھا۔

میں آپ سے بہت ناراض ہوں۔یہ کا طریقہ ہوا مائرہ سے جب جو آپ کا دل کرتا ہے مل جاتے ہیں۔اور بہن کو بھول گئے۔

عروہ منہ بنا کر شکایتیں کرنے لگی۔

کیا کروں یار تمہاری بھابھی سانس نہیں لینے دیتی۔کبھی یہ کبھی وہ صارم ٹھیک کہتا تھا شادی کے بعد پتا چلتا ہے آدمی کو کہ عورت کیا ہے۔

اس نے روح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ جبکہ روح خاموشی سے کبھی یارم کو تو کبھی سامنے کھڑی اس پیاری سے لڑکی کو دیکھتی۔ جو بڑی سی شال میں اپنا آپ چھپائے کھڑی تھی یقیناً وہ پریگنیٹ تھی۔

آپ لوگوں کو تو بس عورتوں پے الزام لگانے کے بہانے چاہیے جبکہ یہ تو شکل سے ہی دیکھ رہا ہے کہ کتنی معصوم ہے میری بھابھی۔ عروہ نے روح کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

اسے یہ پیاری سی لڑکی بہت اچھی لگ رہی تھی۔

جبکہ اس کے پیچھے صارم کو آتے دیکھ کر روح کو ڈر لگنے لگا۔

لو تمہارا شوہر آ گیا۔ اسی سے پوچھ لیتے ہیں کہ ہم مرد لوگ ٹھیک ہیں یا تم عورتیں۔ کیوں صارم۔۔۔؟ یارم نے مسکراتے ہوئے صارم کو گلے لگایا۔

نہیں یارم ان عورتوں سے بحث کرنے سے بہتر ہے کہ ہم کوئی اور ڈھنگ کا کام کر لیں ۔صارم نے باقاعدہ عروہ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

اچھا ہوا صارم تم مجھے یہی مل گئے ورنہ میں آج نہیں تو کل تمہارے پاس ضرور آنے والا تھا ۔روح اپنا بیگ دینا ذرا اس نے روح کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اور اس کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر ہی بیگ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

اور پھر صارم کا دیا ہوا فون نکال کر صارم کی طرف کیا۔

یہ تمہارا فون واپس کرنے کے لیے آنے والا تھا میں تھینک یو سو مچ تم نے روح کو ضرورت کے وقت اپنا فون استعمال کرنے دیا اس نے صارم کے ہاتھ میں فون پکڑاتے ہوئے اس کی مٹی اپنے ہاتھ سے بند کی۔

جس پر صارم نے ایک نظر روح کو دیکھا پھر بڑی مشکل سے مسکرا کر فون لے لیا۔

ٹھیک ہے اب ہم چلتے ہیں ان شاءاللہ بہت جلد ملاقات ہو گی۔ یارم نے کہا

بہت جلد نہیں بلکہ پرسوں ملاقات ہو گی پرسوں آپ دونوں ڈنر ہمارے ساتھ ہمارے گھر پر کریں گے۔ مجھے صارم نے بتایا تھا آپ کی شادی کے بارے میں لیکن پھر انھوں نے یہ بتایا کہ آپ دونوں ہنیمون پہ جا چکے ہیں۔

لیکن اب نو بہانہ پرسوں شام سات بجے آپ دونوں میرے گھر پے ہونے چاہیے بس بات ختم۔ عروہ نے آرڈر دیا جس پر وہ مسکرا دیا۔

اب اپنی بہن کا حکم کو ٹال سکتا ہے کیا۔ وہ مسکرایا اور جھک کر مائرہ کے گال پر پیار کرتے ہوئے روح کا ہاتھ تھام کر جانے لگا

جبکہ روح کے ہاتھ پیر بری طرح کانپ رہے تھے۔

وہ سب کچھ جانتا تھا اب وہ اس کے ساتھ کیا کرے گا

کہیں اسے بھی اس آدمی کی طرح۔۔۔اس سے اگر وہ کچھ بھی نہیں سوچ پائی مارکیٹ سے لے کر گاڑی تک کا سفر روح کے لیے دنیا کا سب سے مشکل ترین سفر تھا۔

روح بار بار نظریں اٹھا کر یارم کو دیکھ رہی تھی جو بالکل آرام و سکون سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا راستے میں ان کے دوران کوئی بات نہ ہوئی روح اس سے نظریں چرانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

جبکہ دل سوکھے پتے کی طرح کانپ کہا تھا وہ اس کے ساتھ کیا کرے گا۔

اس نے ایک بار پھر ڈرائیونگ سیٹ پے بیٹھے ہوئے یارم کو دیکھا۔اس کے چہرے پر بلکل بھی کوئی غصہ نہ تھا۔

جب کہ بار بار روح کو اپنی طرف اس طرح سے متوجہ دیکھ کر مسکراتا

کیا ہوا بے بی تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔اس نے فکر مندی سے پوچھا۔

یارم اس پے کیا ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔وہ نہ تو ڈانٹ رہا تھا نہ اس پر غصہ ہو رہا تھا

-

گاڑی اسی ہوٹل کے سامنے روکی جہاں وہ اکثر کھانا کھاتے تھے۔

چلو بے بی بہت بھوک لگی ہے وہ اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولے کھڑا اسے باہر آنے کو بولا

روح بھی بنا چوں چراں کے اس کے ساتھ آئی یارم ن ء لکھانا آرڈر کیا۔

شروع کر بے بی دیکھنے کے لئے نہیں رکھا یارم نے مسکراتے ہوئے بولا۔

پرسوں تیار رہنا عروہ اپنی بات کی بہت پکی ہے اگر ہم نہیں گئے تو خود آجائے گی لینے۔یارم نے مسکراتے ہوئے کہا

روح تم کچھ کھا کیوں نہیں رہی۔اس بار وہ شوخی چھوڑ کر ذرا سیریس انداز میں بولا۔

مجھے بھوک۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں ہے۔روح نے جلدی سے کہا

کھانا کھاؤ۔یارم سختی سے بولا

اس نے ایک نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

تمہیں سمجھ نہیں آرہا میں کیا کہہ رہا ہوں میں نے کہا کہ کھانا کھاؤ اس بار وہ غصے سے بولا۔

وہ پہلے ہی ڈری سہمی بیٹھی تھی اس کی سخت گھوری سے فورا کھانا کھانے لگی

جب تک وہ ٹھیک سے نہ کھاتی یارم اسے گھورتا رہا۔

بے بی تم خود مجھے سختی کرنے پر مجبور کرتی ہو یقین کرو تم پر غصہ کرنا مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا۔

وہ مسکرا کر اسے کہہ رہا تھا جیسے روٹھی ہوئی بیوی کو منانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

اب گھر چلیں لانگ ڈرائیو پر پھر کسی دن چلیں گے موسم خراب ہو رہا ہے کھانا کھانے کے بعد یارم نے کہا تو وہ اٹھ گئی

گھر آ چکا تھا وہ گاڑی سے اتر کر اندر چلی گئی۔ باہر بہت بارش ہو رہی تھی۔ جبکہ روح سمجھ نہیں پا رہی تو اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد یارم اتنا نورمل کیسے ہے

❤

یارم کمرے میں آیا تو روح بیڈ پر بیٹھی تھی۔

روح یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اس طرح سے بنا سویٹر بنا شال کے بیٹھی ہو سردی دیکھی ہے تم نے باہر کتنی ہو رہی ہے۔

تم انتہائی درجے کی لاپرواہ لڑکی ہو اپنا نہیں تو میرا ہی خیال کر لو تمہیں کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا۔

وہ اسے ڈانٹتے ہوئے آگے بڑھا۔

اور اسے بیڈ پر بیٹھنے کا کہتے ہوئے کمبل اس پر ڈالنے لگا۔

سردی زیادہ ہونے لگی ہے اپنا خیال رکھو۔

تمہیں کچھ ہو گیا تو پہلے ہی بہت بیمار ہو۔

وہ مسکرا کر کہتا ہے اس کی گود میں سر رکھ گیا۔

اور اس کے ہاتھ اٹھا کر اپنے سینے پر رکھے۔

بہت خاص ہو تم بہت خاص۔آنکھیں بند کیے اس کا ہاتھ اپنے لبوں تک لے گیا۔

یارم وہ صارم۔روح نے اپنی صفائی کچھ کہنا چاہا

جب یارم سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

صارم نے۔۔۔۔

شششش۔میں نے پوچھا کچھ۔۔۔؟ نہیں نا تو کیوں مجھے یاد لا رہی ہو کہ تم نے مجھے دھوکا دیا ہے۔میں نے کب کہا کہ مجھے صفائی چاہیے۔ تمہیں لگتا ہے تم مجھ سے دور جا سکتی ہو۔۔۔؟ میں تمہاری اس غداری کو تمہاری نادانی سمجھ کر بولنے کی کوشش کر رہا ہوں اور تم مجھے بار بار یاد دلا رہی ہو۔

اندازہ بھی نہیں ہے روح میرے ساتھ غداری کرنے والوں کا میں کیا حشر کرتا ہوں۔ میں تمہیں اس غلطی کی کوئی سزا نہیں دینا چاہتا۔ میں تمہیں خود سے بد گمان نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ پلیز بار بار ان سب باتوں کا ذکر مت کرو میرے سامنے میں تمہیں تکلیف نہیں دینا چاہتا روح

اس لیے بہتر ہو گا کہ مجھے یاد مت دلاؤ کہ تم نے میرے ساتھ غداری کی ہے۔

میں بھول جانا چاہتا ہوں مجھے بھولنے دو۔

آآ۔۔۔۔آپ کو پتہ۔۔۔۔۔کیسے چلا۔۔۔؟ روح پھر سے بولی۔

میں نے کہا مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی۔

لیکن مجھے۔۔۔۔۔۔کرنی ہے۔۔۔۔مجھے نہیں رہنا۔۔۔۔۔۔۔آپ کے ساتھ

۔۔۔۔۔مجھے جانا ہے۔۔۔۔۔۔یہاں سے۔۔۔۔مجھے پاکستان۔۔۔۔واپس آنا ہے

۔۔۔۔۔آپ کے ساتھ

چٹاخ۔۔۔مجھے چھوڑ کے جاؤ گی تم۔ ہمت کیسے ہوئی تمہاری ایسی بکواس کرنے کی۔ یارم کا زوردار تھپڑ اس کے گال پر پڑا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ تھپڑ سے سنبھلتی یارم نے اس کے بال میٹھی میں جکڑ لیے

دوبارہ ایسی بکواس کرنے سے پہلے ایک بات یاد رکھنا میں تمہیں جان سے مار دوں گا لیکن مجھ سے دور نہیں جانے دوں گا۔وہ اس کے منہ پر دہاڑا تھا۔

نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ میرے نہیں رہنا مجھے کسی قاتل کے ساتھ۔آپ قاتل ہیں۔ نہیں رہ سکتی آپ کے ساتھ۔۔روح چلاتے ہوئے بولی تھی۔

جب یارم نے اس کا ہاتھ تھاما اور گھسٹتے ہوئے بلکنی لے آیا

بارش اپنے زوروں پر تھی ُ

یارم نے ایک جھٹکے سے اسے باہر بارش میں دھکا دیا۔

تمہارے پاس آج رات کا وقت ہے میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں سنبھل جاؤ۔شاید یہ بارش تمہارے دماغ سے مجھ سے دور جانے کی اس سوچ کو دھو دے۔یہ آخری موقع ہے تمہارے پاس اس کے بعد تم مجھ سے کسی قسم کی رعایت کی امید مت رکھنا۔اس نے بلکنی کے شیشے کا دروازہ بند کر دیا۔

❤

یارم کو کیسے پتہ چلا کہ روح کے پاس موبائل ہے۔

وہ لڑکی ہی بیوقوف ہے۔میں کیسے سوچ رہا تھا کہ عام سی لڑکی اس معاملے میں میری مدد کر

سکتی ہے۔

پتا نہیں یارم اس لڑکی کے ساتھ کیا کرے گا۔

اور معصومہ نہ جانے وہ کہاں ہے۔وہ مسلسل اپنے فون سے معصومہ کو فون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس کا فون مسلسل بند جا رہا تھا۔

پتا نہیں یہ دونوں لڑکیاں ٹھیک بھی ہوں گی یا نہیں۔

اب اور کوئی چارہ نہ تھا۔اس نے یارم کو فون کیا۔

اور یارم نے پہلی بل پے ہی فون اٹھا لیا۔

یارم میری بات سنو اس سب میں روح کی کوئی غلطی نہیں ہے میں نے اسے کہا تھا۔۔۔۔

تم نے اس سے کہا تھا کہ تم مجھے پھانسی کے پھندے سے بچاؤ گے۔تم میری بیوی کو میرے اللہ خلاف استعمال کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔تم نے میری بیوی کو ڈال بنایا۔تم نے میری بیوی کو میرے خلاف کر دیا۔وہ میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔وہ مجھے چھوڑنا چاہتی ہے۔صرف تمہاری وجہ سے۔

اور اب وہ تمہاری غلطی کی سزا بھگت رہی ہے

میں نے تم سے کہا تھا صارم میری بیوی سے دس قدم کے فاصلے پر رہنا۔ میری فیملی کی طرف آنکھ اٹھا کر مت دیکھنا۔ لیکن تم نے میری بات نہیں مانی۔ تم نے اچھا نہیں کیا صارم تم نے میری روح کو مجھ سے دور کر دیا۔ تمہیں اس کا حساب چکانا ہو گا۔

میں تمہیں اس کے لئے کبھی معاف نہیں کروں گا یارم نے غصے سے کہتے ہوئے کہتے ہوئے فون کاٹ دیا اور پھر فون کو اٹھا کر دیوار سے دے مارا

❤

اس لئے ایک نظر باہر دیکھا۔ جہاں وہ اندھیرے میں بارش کے بیچوں بیچ بیٹھی تھی۔ بارش سے بچنے کی کوئی جگہ نہ تھی۔ روح کو تکلیف پہنچا کہ وہ خود کتنی تکلیف میں تھا یہ صرف وہ جانتا تھا۔

۔وہ اس وقت مکمل بارش میں بھیگی ہوئی تھی۔

اس کا کانپتا وجود صاف نظر آ رہا تھا۔

وہ فرش پہ بیٹھی رو رہی تھی

یہ تمہارے لئے ضروری ہے روح تم چاہے ڈر کر میرے ساتھ رہو لیکن میرے ساتھ رہو۔ تمہاری زندگی میں سارے اوپشنز سے لیکن مجھ سے دور جانے کوئی اوپشن نہیں ہے

اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور کمرے کی لائٹ آف کر کے

۔وہ باہر نکل گیا۔

لائٹ کی وجہ سے جو تھوڑی بہت روشنی باہر آ رہی تھی وہ بھی بند ہو چکی تھی۔

یارم۔۔اس نے کانپتی آواز سے یارم کو پکارا۔لیکن اندر سے کوئی آواز نہ آئی شاید وہ سو چکا

تھا۔

یارم۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔دروازہ کھولیں۔۔۔۔اس نے شیشے کے دروازہ کھٹکھٹاتے

ہوئے کہا۔

اندر سے کوئی آواز نہ آئی۔

وہ روتے روتے ایک بار پھر سے زمین پر بیٹھ گئی۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے سردی رگیں چیڑ کے جسم میں داخل ہو رہی ہو۔

بارش رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔اور سردی بڑھتی جا رہی تھی۔اس لیے کئی بار

دروازہ کھلنے کی کوشش کی۔اور کئی بار دروازہ کھٹکھٹایا لیکن اندر سے کوئی آواز نہ آئی۔

یارم گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے یوں ہی کھڑا تھا۔

بارش کسی پتھر کی طرح اس کے جسم پر برس رہی تھی۔

سردیوں کی بارشیں شروع ہو چکی تھی۔

موسم بدل چکا تھا۔ پچھلے کچھ دنوں سے رات روز ہی بارش ہو گئی تھی۔

جس کی وجہ سے سردی بہت بڑھ چکی تھی۔

وہ کتنی دیر وہیں کھڑا بارش میں بھیگتا رہا وہ روح کی تکلیف کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔

وہ لوگوں میں سے نہیں تھا۔ جو اپنوں کو تکلیف میں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

وہ ان لوگوں میں سے تھا جو اپنوں کو تکلیف دے کر خود اس تکلیف کو سہتے ہیں۔

جب سے روح اس کی زندگی میں آئی تھیں وہ خوش رہنے لگا تھا اسے کوئی اپنا کہنے والا مل گیا تھا۔ وہ روح کو خود سے دور نہیں جانے دے سکتا تھا۔

تمہیں لگتا ہے۔ مجھ سے دور جانا اتنا آسان ہے روح۔ تم میری محبت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو۔ تمہیں یہ احساس دلانا پڑے گا کہ تمہیں بھی تمہاری غلطی کی سزا ضرور ملے گی۔

اور مجھے یقین ہے۔ کل صبح مجھے میری روح واپس مل جائے گی۔ جس کے دل میں مجھ سے دور جانے کی خواہش نہیں رہے گی۔

اورا گرایسانہ ہواتو تمہیں اور سزا ملے گی۔

رہناتو تمہیں میرے ساتھ ہی پڑے گا۔

ایسے نہیں تو ویسے ہی۔

رات نہ جانے کون سے پہر کمرے میں واپس آیا۔اس نے لائٹ اون کی۔تو دیکھا بلکنی کے

دروازے کے ساتھ روح آنکھیں بند کی ہوئی بیٹھی ہے۔

اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔

یارم تیزی سے دروازے کی طرف آیا

اس نے دروازہ کھولا اس کے اپنے سارے کپڑے بھیگے ہوئے تھے۔

روح۔۔۔اس نے روح کو پکارا۔

روح۔۔۔آنکھیں کھولو روح۔۔۔یارم نے اس کا گال تھپتھپایا۔لیکن وہ کچھ نہ بولی۔

یارم کو اب اس کی فکر ہونے لگی

شاید وہ نیم بے ہوش تھی۔وہ اسے احتیاط سے اٹھا کر ڈریسنگ روم میں لایا۔

اس کے کپڑے بدل کر ٹاول سے اس کے بال سکھانے لگا۔

اسے بیڈ روم میں لا کر بیڈ پر لٹایا۔

کافی دیر اس کے قریب بیٹھا اس کے ہاتھ پیر سہلاتا رہا

کچھ دیر بعد یارم کو وہ بہتر لگی

چھوٹی سی جان ہو اور اتنا تھک کرتی ہو۔

اس کا ماتھا چومتا وہ واپس ڈریسنگ روم میں آ کر اپنے کپڑے بدلنے لگا۔

اس کے قریب آ کر اسے اپنے سینے میں بھینچ کر لیٹ گیا۔

یقیناً اب تک تمہاری عقل ٹھکانے آ چکی ہو گی۔

وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا۔

روح کی آنکھ کھلی تو وہ کمرے میں بالکل اکیلی تھی اس نے ایک نظر دہرا کر پورے کمرے کو دیکھا۔

کل رات یارم نے اسے بارش میں باہر نکال دیا۔ پھر وہ اندر کیسے آئی۔۔۔اس کا لباس کس نے بدلہ یہ سمجھنا مشکل نہ تھا۔

بارش ابھی تک جاری تھی۔

اور سردی اب بھی اپنی شدت پکڑے ہوئے تھی۔

یارم نے اس سے کہا تھا کہ وہ اسے پاکستان نہیں جانے دے گا۔اور کل رات ہمت کر کے اس نے بھی یارم سے کہہ دیا تھا کہ وہ اس کے ساتھ نہیں رہے گی۔

اب اسے اپنی بات پر قائم رہنا تھا۔چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ یارم کے ساتھ نہیں رہے گی ۔

وہ انہی سب سوچوں میں تھی جب دروازہ کھلا اور یارم ہاتھ میں سوپ کا باول لیے اندر داخل ہوا۔

یارم ذرا سا مسکرایا۔

ارے یار تم تو جاگ رہی ہو میں تو پلان کر رہا تھا کہ کیسے تمہیں جگاؤں گا۔وہ اس کے پاس آ یا اور ماتھے پہ ہاتھ رکھا۔

بہتر لیکن ابھی تمہیں بخار ہے باہر نکلنے کی ضرورت نہیں ہے آرام کرو میں یہیں ہوں۔یہ سوپ پی لو بہتر فیل کرو گی۔

وہ ایک اسپون میں سوپ لئے اس کی طرف بڑھنے لگا۔

مجھے نہیں چاہیے۔وہ منہ پھیر گئی

روح اچھے بچے ضد نہیں کرتے۔وہ پیار سے بہلانے لگا۔

میں بچی نہیں ہوں۔اور میرے ساتھ اس طرح سے بات نہ کریں آپ کی ساری حقیقت میرے سامنے ہے۔اور آپ کو جو لگتا ہے کہ آپ مجھے زبردستی اپنے ساتھ یہاں رکھیں گے تو سن لے مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔

اب اس کے لئے آپ چاہے مجھے باہر بارش میں کھڑا کر دیں یا ہاتھ اٹھائیں۔روح دھیمی آواز میں مگر غصے سے بول رہی تھی۔۔

باپ رے یہ غصہ رات میں باہر بارش میں نکالنے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔بے بی اتنا غصہ مت کرو یار کمزور سا دل ہے میرا ہارٹ اٹیک ہو جائے گا۔یارم مسکراتے ہوئے بولا۔

مجھے فاطمہ بی بی سے بات کرنی ہے ابھی اسی وقت وہ اپنے ڈر پر قابو پاتی ٹھوس لہجے میں بولی

۔

یارم اسے ضد کرتے اور دیکھ کے کھٹکا تھا

اپنی ادائوں پر کنٹرول کرو بے بی۔تمہارا یہ باغی انداز مجھے گستاخ ہونے پر مجبور کر رہا ہے وہ جھک کر اس کے ہونٹوں کو چومتے ہوئے بولا۔

روح اسے دھکا دے کر دور ہونے لگی۔

جب یارم نے اسے ایک جھٹکے میں پکڑ کر بیڈ پر پھینک دیا۔اور اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں قید کر لیے۔

تمہارا یہ جھگڑالو انداز مجھے زیادہ پسند آرہا ہے۔مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا میری بے بی کو اتنا غصہ آتا ہے۔وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

یارم خدا کے لئے مجھے چھوڑ دیں بخش دیں مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔وہ اپنا ہاتھ کھینچتے ہوئے بولی۔

یارم اس کی ناکام سی کوشش پر کھل کر مسکرایا۔

قدر ہی نہیں ہے تمہیں میری اس لیے دعاؤں میں مانگتی تھی تم مجھے یارم اسے زچ کرنے لگا۔

یارم چھوڑیں مجھے وہ اپنا آپ چھڑانے کی ایک اور ناکام سی کوشش کرنے لگی۔

بکواس بند کرو کب سے برداشت کر رہا ہوں۔تمہارا ہر انداز سر آنکھوں پر۔مگر یہ بار بار چھوڑیں چھوڑیں والی رٹ بند کرو۔نفرت ہے مجھے اس لفظ سے۔آپ اگر میں نے تمہارے منہ سے یہ لفظ سنا تو بہت پچھتاؤ گی۔

بہر حال میرا موڈ بہت اچھا ہے تو بھگاڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔بہت دنوں سے تمہاری من مانیاں برداشت کر رہا ہوں۔

اب میں نخرے اٹھانے کے موڈ میں بالکل بھی نہیں ہوں۔سو اب تم میری من مانیاں برداشت کرو اس کی صراحی دار گردن پر لب رکھتے ہوئے بولا۔

روح اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنں سنبھالتی اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

روح تم جانتی ہو کہ کہ میرے سامنے یہ مزاحمت بیکار ہے تو کیوں کوشش کر رہی ہو ؟۔۔۔

وہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے بولا۔

اس پے اپنے پیار کی شدتیں لوٹاتا۔وہ اسے بے بس کر گیا۔

❤

اس کا فون دو تین بار بج کر بند ہو چکا تھا لیکن اس نے نہیں اٹھایا۔

اس کے بالکل قریب روح اس کے سینے پر سر رکھے گہری نیند سو رہی تھی۔

یارم اس وقت صرف اسے محسوس کرنا چاہتا تھا فلحال وہ کسی قسم کی کوئی ڈسٹربنس نہیں چاہتا تھا۔

کل رات اس نے اتنے زور سے فون پھینکا تھا لیکن پھر بھی وہ ڈھیٹ قالین پر گرنے کی وجہ سے قتل ہونے سے بچ گیا۔

لیکن اب بار بار اس کا بجنا یارم کو ڈسٹرب کر رہا تھا جس کی وجہ سے اسپیچ میں اسے یا فون کرنے والے کو قتل کر دینا چاہتا تھا۔

وہ فون نہیں اٹھانا چاہتا تھا لیکن روح کی نیند خراب ہونے ڈر سے اس نے فون اٹھا لیا۔

کیا مسئلہ ہے شارف کیا ایلینز تمہیں دوسرے پلینٹ اٹھا کر لے گئے ہیں۔ کہ تم سے صبر نہیں ہو رہا اگر فون نہیں اٹھا رہا تو مطلب یہی ہے کہ میں بیزی ہوں۔

اب رکھو فون جب میں بات کرنے کے موڈ میں ہونگا کال کر لوں گا۔ اس نے اتنا کہہ کر فون بند کر دیا۔

جبکہ دوسری طرف شارف ڈیول ڈیول ہی کرتا رہ گیا۔

فون کاٹ کر ایک بار پھر روح کی طرف متوجہ ہو گیا۔

اسے کل رات روح کا یہ انداز بہت اچھا لگا تھا۔ وہ اس سے ڈرے سہمے بغیر بات کر رہی تھی

۔

لیکن یہ بات الگ تھی کہ وہ جو بات کر رہی تھی وہ اسے پسند نہیں تھی۔ یارم اسے وقت

دیناچاہتا تھا

۔وہ اسے سنبھلنے کا موقع دیناچاہتا تھا جب تک وہ دل سے راضی نہ ہو یا اس کے قریب نہیں جاناچاہتا تھا۔

لیکن روح کی باتیں سے ڈسٹرب کرنے لگی تھی۔وہ اسے خود سے دور نہیں کر سکتا تھا۔

اگر تمہیں اپنے پاس رکھنے کے لیے مجھے تمہیں سو پردوں میں چھپا کر رکھنا پڑا تو رکھوں گا۔

اور تم مجھ سے دور جاپاؤ گی یہ صرف تمہاری بھول ہے اور کچھ نہیں۔ابھی تم مجھے ایک پرسنٹ بھی نہیں جانتی۔جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے۔

اور اب تمہیں اس بات کا احساس دلانے کا وقت آگیا ہے کہ تم پے سوائے میرے اور کسی کا کوئی حق نہیں۔

تمہارے سر کے بال سے لے کر پیر کے ناخن تک تم میری ہو۔اور تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں خود سے دور جانے دوں گا۔

بہت پیاری ہو تم روح مگر جب ایسی بیوقوفیاں کرتی ہو نا اور پیاری لگتی ہو۔

اور کتنا سو و گی۔

اٹھو شاباش وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا۔لیکن اس کے لبوں پر ہونٹ رکھتے ہی وہ کرنٹ کھا

کر جاگی اور اس سے دور ہوئی۔

ہاہاہاہا۔ یار یہ تو چیٹنگ ہے مجھے ٹھیک سے جگانے تو دیتی۔ وہ قہقہ لگا کر ہنستا اس کی طرف بھرا۔

جبکہ روح اسے خود سے دور کرتی بھاگ کر واش روم میں بند ہو گئی۔

You are an angel sent into the life of a devil

)تم ایک شیطان کی زندگی میں بھیجا گیا فرشتہ ہو(

وہ مسکراتے ہوئے آنکھیں موند گیا۔

❤

آج میری اور شفاء نہیں آئی تھی۔ یا شاید یارم نے چھٹی دی تھی خیر جو بھی تھا یارم خود ناشتہ بنا رہا تھا۔

بے بی یہ ظلم ہے معصوم شوہر پر میں تمہاری اتنی حد متیں کر رہا ہوں اور تم ہو کے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتی مجھ سے۔

دل کرتا ہے روٹھ جاؤں تم سے۔ لیکن پھر تم پے ترس آجاتا ہے مناؤ گی کیسے مجھے اسی لیے نہیں روٹھتا۔

دیکھا کتنا احساس ہے مجھے تمہارا کتنی فکر کرتا ہوں اور ایک تم ہو۔

چلو اب باہر آؤ نہ کھانا کھاؤ بھوکھا رہنے کا ارادہ ہے۔

وہ محبت سے پوچھنے لگا۔

بھوکا رہنے کا نہیں بھوکا مرنے کا ارادہ ہے۔وہ بناڈر خوف کے اس کا ہاتھ جھٹک کر بولی۔

اور تمہیں لگتا ہے میں تمہیں مرنے دوں گا سوفنی۔میں نے کہا نہ بے بی تم مجھے ابھی ایک پرسنٹ بھی نہیں جانتی۔

اگر تم مر بھی جاؤ گی نا تو بھی تو میں سکون سے نہیں مرنے دوں گا ساتھ آؤں گا ارے ہم تو زندگی اور موت کے ساتھی ہیں۔

ہمیشہ ساتھ رہیں گے یہاں بھی اور وہاں بھی۔

اور کیا جنت میں بھی مجھ سے بھاگتی پھرو گی تم یارم مسکراہٹ دبا کے شرارتی انداز میں پوچھنے لگا۔

آپ جو کرتے ہیں اس کے بعد آپ کو لگتا ہے آپ کو جنت ملے گی۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھنے لگی شاید شرمندہ کرنے کی ایک کوشش تھی۔

افکورس ملے گی میری جان۔میری بیوی اتنی نیک ہے پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہے میرے

لیے اللہ کے سامنے سفارش نہیں کرے گی آف کورس کرے گی۔

جو دنیا میں میرے لیے اتنی دعائیں مانگ کر مجھے حاصل کر سکتی ہے وہ کیا اللہ کے سامنے میری سفارش نہیں کر سکتی۔

یارم اب بھی شرارتی انداز میں بولا۔

آپ مجھے بار بار اس بات کا طعنہ تو نہیں ماریں کہ میں نے آپ جیسے شخص کے لیے دعائیں مانگیں۔

روح منہ پھیر گئی وہ مسکرایا

خیر اب تو تم نے مجھے حاصل کر لیا۔اب بھگتو وہ مسکرا کر کہتا ایک دم سیریس ہو گیا۔

اور زبردستی اسے کھا کھلانے کہا۔

آپ بہت بُرے ہیں یارم۔اس نے پہلی بار یہ کہا تھا اس سے پہلے وہ کہتی تھی یارم آپ اچھے نہیں ہیں لیکن آج اس نے کہا تھا کہ آپ بُرے ہیں ہاں شاید بہت بُرا یارم بنا اپنی فیلنگز اس پر ظاہر کیے زبردستی سے کھانا کھلاتا رہا۔

روح کو زبردستی کھانا کھلا کر اسے کمرے میں بھیج دیا جبکہ خود وہ آفس روم میں آیا تھا۔

ابھی اسے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی یہاں بیٹھے کہ اس کے موبائل پر فاطمہ بی بی کی کال آنے لگی۔

روح کی غیر موجودگی میں بھی ان کا فون کافی بار آتا تھا لیکن اس نے کبھی اٹھایا نہیں۔

السلام علیکم۔اس نے فون اٹھاتے ہی اختترام سے سلام کیا۔

وعلیکم السلام بیٹا روح سے بات ہو سکتی ہے۔

اسے بہت ضروری بات بتادی ہے۔فاطمہ بی بی نے کہا

نہیں فاطمہ بی بی وہ تو گھر پے ہے آپ مجھ سے کہ سکتی ہیں جو کچھ کہنا چاہتی ہیں میں اسے بتا دونگا۔یارم نے کہا۔

بیٹا روح کو بتادینا تھا تانیہ گھر چھوڑ کر چلی گئی ہے اس کی ماں اسپتال میں ہے۔بہت برا حال ہے بچاری کا وہ کہتی تھی کہ وہ اپنی ماں سے بات کرنا چاہتی ہے میں نے اسے نمبر بھی دیا تھا لیکن اس نے کال نہیں کی۔فاطمہ بی بی نے کہا۔

جی وہ میں اس کی بات نہیں کروا پایا۔میں روح کو بتادوں گا آپ کا شکریہ بتانے کے لئے ۔۔۔یارم نے فون بند کر کے ایک طرف رکھا۔لیکن اسے بے چینی ہونے لگی کیا اسے

روح کو یہ بات بتانی چاہیے۔

وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ اس کا فون ایک بار پھر سے بجنے لگا۔

ہاں بولو شارف اس نے فون اٹھا کر کہا

ڈیول یہ وکرم بہت تیز آدمی تھا وہ لڑکیوں کا دھندا کرتا تھا۔اور اس کے سارے آدمی ہمارے خلاف ہو چکے ہیں۔خاص کر کے وہ شان۔وہ تمہارے بہت خلاف ہو چکا ہے یہاں اس کی زبان نہیں کھل رہی تھی اور وہاں جا کے ہمیں دھمکیاں دے رہا ہے۔

ہاہاہا تم ایسا کرو ان سب کو ہماری طرف سے دعوت پر بلاؤ ہم سے دوستی کا ہاتھ بھرائیں گے

روح کو یہ سب کچھ پسند نہیں ہے شارف اب میں آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک کر دوں گا

میں اپنی روح کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔

شارف نہ جانے ابھی کیا کیا بول رہا تھا لیکن یار م فون بند کر چکا تھا۔

اور پردے کے پیچھے کھڑی روح آہستہ سے باہر نکل گئی۔

میں نے تمہیں کہا تھا نا تم مجھے ایک پرسنٹ بھی نہیں جانتی ایک پرسنٹ بھی نہیں۔

ہائے میری پیاری سی جاسوسن کتنی جاسوسی کرو گی میری۔تم تو بہت بہادر ہو گئی روح اب

بہت مزہ آئے گا تمہارے ساتھ۔

وہ مسکراتا ہوا بولا

یارم کمرے میں آیا تو روح بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ آہستہ سے چلتا اس کے قریب زمین پر آ کر بیٹھ گیا۔

اور اپنا سر اس کی گود میں رکھ لیا۔ شاید وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے کی ہونے والی یارم کی شارف کے ساتھ گفتگو کے زہر اثر تھی اس لئے اس کی حرکت پر کچھ نہیں بولی

روح میں نے بہت سوچا کہ جو کام میں اپنی ماں کے لیے نہیں کر پایا وہ میں تمہارے لئے کیوں کروں۔

لیکن پھر مجھے احساس ہوا کہ جس طرح سے مجھے میری ماں مجھے چھوڑ کر چلی گئی اسی طرح سے تم بھی چلی جاؤ گی۔

روح رشتوں کے بغیر انسان بے جان ہو جاتا ہے۔ اور تم تو میرا واحد رشتہ ہو۔ جس کے ساتھ میرے دل کا رشتہ ہے۔

میں تمہیں خود سے دور نہیں کر سکتا وہ اس کے لئے چاہے مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے

-

تمہارے لئے ایک قاتل کے ساتھ رہنا مشکل ہے نہ۔ تم مجھے اس لیے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ میں یہ کام کرتا ہوں۔

ٹھیک ہے اگر اس کام کی وجہ سے تم مجھ سے دور ہو رہی ہو تو میں نہیں کروں گا یہ سب کچھ میں سب کچھ چھوڑ دوں گا۔

وہ آہستہ آہستہ اس کا ہاتھ تھامے بولا۔

یارم آپ سچ کہ رہے ہیں اب سب کچھ چھوڑ دیں گے روح نے بے یقینی سے پوچھا۔

تم میری زندگی ہو روح اسی لئے اب میں نے سوچا ہے کہ میں ایسا کوئی کام نہیں کروں گا جو تم مجھ سے دور کر دے

روح تم میری جان ہو تم سے دور ہونے کے بارے میں سوچتا ہوں تو سانسیں رکنے لگتی ہیں وہ اس کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھ کر بولا

روح پلیز مجھے چھوڑ کے مت جانا۔ میں سچ کہتا ہوں میں مر جاؤں گا تمہارے بغیر۔۔ پلیز میرا یقین کر لو پلیز مجھے چھوڑ کے مت جانا۔

میں نہیں جاؤں گی یارم میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گی

وہ روتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گئی۔

لیکن روح صارم تو میرے خلاف ثبوت ڈھونڈ رہا ہے۔

میں صارم کو اپنے خلاف کوئی ثبوت نہیں دے سکتا۔

کیونکہ اگر میں نے اسے اپنے خلاف ثبوت دے دیئے تو وہ مجھے قانون کے حوالے کر دے گا اور وہ لوگ مجرموں کے ساتھ کیا کرتے ہیں یہ تم جانتی ہو میں نے اتنے گناہ کیے ہیں روح کے کوئی مجھے بچا نہیں سکے گا صارم صرف مجھے جھوٹے دلاسے دیتا ہے۔

وہ میرا بہت اچھا دوست ہے شاید وہ مجھے پھانسی سے بچا لے لیکن تاعمر قید سے نہیں بچا پائے گا۔

میں ساری زندگی جیل میں سڑوں گا تم سے دور ہو جاؤں گا

یارم تو آپ وہ ثبوت کہیں چھپا دے نا تاکہ وہ صارم تک نہ پہنچ پائے۔

وہ ثبوت تو صرف آپ کے پاس ہے نا اگر آپ کسی کو دیں گے ہی نہیں تو کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا۔

اور آپ تو ویسے بھی وہ کام دوبارہ نہیں کریں گے۔ ہر گناہ کی سزا دی جائے ضروری تو نہیں

وہ اس کے سینے سے لگی ہوئی بولی۔

لیکن روح صارم کو تو مجھے گرفتار کرنے پر میڈل ملیں گے اس کی پر موشن ہو جائے گی۔وہ کسی بھی حال میں ثبوت ڈھونڈنے کی کوشش کرے گا۔

اور پھر تمہیں مجھ سے دور کرنے۔۔۔۔۔

میں نہیں کہیں نہیں جاؤ نگی یارم میں ہمیشہ آپ کے پاس رہوں گی وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

صارم سے میں خود بات کرو نگی۔سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔آپ پلیز پریشان مت ہوں ۔آپ بس ایسے گندے کاموں سے توبہ کرلیں۔سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا

روح پیار سے اسے سمجھانے لگی۔جب یارم اسے اپنے سینے میں بھیجے۔اپنے ڈمپل چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

❤

یارم پر سکون نیند سو رہا تھا جبکہ روح اس کے ساتھ بیٹھی یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اسے صارم سے کیسے بچائے۔

یارم۔یارم اٹھیں۔اس نے یارم کو جگایا

کیا ہوا بے بی نیند نہیں آرہی۔۔۔؟ یارم نے پیار سے پوچھا۔

یارم وہ ثبوت کہاں ہیں۔۔۔۔؟

کون سے ثبوت۔۔۔۔؟

یارم جو آپ کے خلاف ہے وہ ثبوت آپ نے کہاں رکھے ہیں دیں مجھے۔روح نے کہا۔

تم میری چابی چوری کر کے گئی تو تھی وہاں وہیں پر پڑے ہیں۔یارم نے مسکرا کر کہا۔

آپ کو وہ چابی واپس کہاں سے ملی۔روح نے شرمندگی سے پوچھا

بے بی تم ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کے بھول گئی تھی۔زیرو نمبر دیتا ہوں تمہیں تمہاری جاسوسی کے۔فیل ہو تو جاسوسی میں کیا کرو گی ان ثبوتوں کا کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔۔یارم مودے پہ آیا۔

آپ وہ ثبوت مجھے دیں تو سہی روح نے کہا تو یارم چابی اٹھا کر باہر گیا۔اور اپنے خلاف جتنے بھی ثبوت تھے سارے اکٹھے کر کے اس کے سامنے لا کر رکھے۔

جس میں دو فائل۔۔اور بہت سارے یو ایس بیز تھی۔

اس دن یہ سب چیزیں سامنے ٹیبل پر پڑی تھی روح نے سب کچھ دیکھا بس ان چیزوں کو نظر انداز کر گئی۔

اس کے حساب میں سامنے رکھی گئی چیزوں میں کیا ملنا تھا۔یارم اس کی سوچ پڑھ کے کھل

کر مسکرایا۔

اب کیا کرنا ہے یہ سب کچھ صارم کو دینا ہے۔یارم اس کے قریب بیٹھ کر پوچھنے لگا۔

روح نے وہ سب کچھ اٹھایا۔اور اسے باہر چلنے کا اشارہ کیا باہر اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے ڈر لگ رہا تھا یارم سمجھتا تھا۔

وہ دونوں باہر آئے روح نے سب کچھ لان کے ایک کونے میں رکھا۔اور پھر اسے ساتھ لئے کچن میں آئی۔

وہاں سے ماچس لی اور ان سب چیزوں کو جلانے لگی۔

۔۔۔یارم نے اسے نہ روکا اور نہ ہی کچھ کہا۔

روح نے ایک ایک یو ایس بی کو جلانا چاہا۔کچھ تو جل گئی لیکن کچھ لوہے کی ہونے کی وجہ سے نہیں جلی۔

یارم یہ تو جل ہی نہیں رہی وہ ہوشیاری سے اپنے شوہر کے کارناموں کے ثبوت مٹا رہی تھی۔یارم مسکرایا۔

تم رو کو میں ایک منٹ میں آتا ہوں۔

وہ اسے کہہ کر اندر چلا گیا۔جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی۔جس میں

نجانے کیا تھا

روح ہاتھ بچا کے یہ تیزاب ہے اس سے تمہارا ہاتھ بھی جل سکتا ہے۔

یارم نے احتیاط سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر شیشے کی بوتل کھول کر ان چیزوں پر

پھینک دی۔

لوہے کی یو ایس بی گلنے لگی تھی۔

اور یارم کے خلاف سب ثبوت مٹ چکے تھے

آج تم نے مجھے آزاد کر دیا ہے روح۔اب میں دوبارہ کبھی یہ کام نہیں کروں گا۔یارم نے

اس کا ماتھا چومتا اسے اپنے ساتھ لگا گیا۔

اب تم اندر چلو۔اور آرام کرو میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔

یارم آپ چلیں نہ اندر۔روح نے کہا۔

ہاں بے بی میں بس ابھی آیا تم چلو جب تک کہ سب کچھ ٹھیک سے جل نہیں جاتا میں یہاں ہی

روکوں گا۔

روح ہاں میں گردن ہلاتی اندر اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

جبکہ یارم نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور اس پر نمبر ڈائل کرنے لگا

یارم۔۔۔یہ اس وقت مجھے فون کیوں کر رہا ہے صارم نے ٹائم کی طرف دیکھا جہاں گھڑی رات کے دو بجا رہی تھی۔

اس نے سوچتے ہوئے فون اٹھایا۔

صارم سوری میں تمہیں رات کو ڈسٹرب کر رہا ہوں مجھے تمہیں یہ بتانا تھا کہ تمہیں بہت ہی بری خبر دینے والا ہو۔

وہ ثبوت جن کے لئے تو میری روح کو میرے خلاف استعمال کر رہے تھے وہ تھوڑی دیر پہلے روح نے جلا دیے ہیں۔

اب تو شاید ان چیزوں کی راگ بھی نہیں بچی آخر روح نے تیزاب سے جلایا ہے ان سب کو

۔

میری بیوی تو مجھ سے بھی زیادہ صفائی سے یہ کام کرتی ہے۔یارم نے مسکراتے ہوئے اطلاع دی۔

کیا بکواس کر رہے ہو تم صارم جیسے ہوش کی دنیا میں آیا۔

آواز کم رکھو عروہ جاگ جائے گی پھر ہزار سوال پوچھے گی کس کس سوال کا جواب دو گے تم

۔

اور ایک اور بات کان کھول کر سن لو آج کے بعد اگر تم نے میری بیوی کو میرے خلاف استعمال کیا تو میں تمہارے ساتھ بہت برے طریقے سے پیش آؤں گا۔

مائرہ مجھے بھی بہت عزیز ہے صارم لیکن یقین کرو روح سے زیادہ یارم خود بھی نہیں۔

اب اگر تم وار کرو گے تو وار سہنے کے لیے تیار رہنا۔ یارم کاظمی ہر بار بخشتا نہیں ہے۔

یارم فون بند کر چکا تھا۔

جبکہ اپنی نیند آرام سے پوری کرنے والے انسپکٹر صارم کی نیند حرام ہو چکی تھی۔

❤

تیار رہنا بے بی آج شام کو صارم کے گھر ڈنر ہے۔ میں کچھ حساب پورے کر کے واپس آؤں گا۔

وہ گھر سے جاتے ہوئے بولا۔

کہ اچانک اسے فاطمہ بی بی کی بات یاد آ گئی۔

لیکن وہ ایسی عورت کے بارے میں روح کو کیا بتاتا جس نے روح کو ہی بیچ دیا۔

پھر اس کے دل میں یہ ڈر بھی تھا کہ کہیں وہ عورت شیخ شمس کے بارے میں نہ جانتی ہو کہ وہ مر چکا ہے اگر یہ راز روح پر ابھی کھل گیا تو ایک اور مسئلہ بن جائے گا اور فی الحال یارم اور کوئی نیا پنگا نہیں لینا چاہتا تھا۔

وہ گھر سے نکل کر سیدھا آفس میں آیا تھا جہاں شارف معصومہ خضر اور لیلی بیتابی سے اس کا انتظار کر رہے تھے۔

ان کی حالت سے وہ اچھے سے واقف تھا اس لئے کمرے میں داخل ہوتے ہی مسکرایا۔

ڈیول شارف کیا کہہ رہا ہے کیا تم یہ کام چھوڑ رہے ہو۔۔؟ کیا تم نے کل اسے فون پر کہا ہے کہ تم مزید یہ سب کچھ نہیں کرو گے۔

خضر نے پریشانی سے پوچھا۔

آج میں اور روح صارم کے گھر ڈنر پر جا رہے ہیں۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ روح وہاں جا کر صارم کی باتوں میں آئے روح میرے پیچھے کھڑی مجھے سن رہی تھی اس لیے میں نے شارف سے اس طرح سے کہا تھا۔

اور یارم مرتے دم تک یہ کام نہیں چھوڑے گا جب تک مظلوموں پر ظلم ہوتا رہے گا۔

تب تک یارم جیسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے چاہے فرشتے بن کر پیدا ہوں یا شیطان بن کر

اس وقت روح اور یارم صارم کے گھر پر ڈنر کر رہے تھے۔اسے صارم کی بیوی عروہ بہت اچھی لگی لیکن اب اسے صارم اچھا نہیں لگتا تھا۔

جبکہ ان دونوں کی بیٹی مائرہ یارم کے ساتھ بہت فرینگ تھی۔

عروہ نے ان کے نکاح کے بارے میں پوچھا۔۔۔جس پر روح بتانے لگی کہ ان کا نکاح فون پر ہوا ہے لیکن اس سے پہلے ہی یارم بول اٹھا۔

پہلے ہمارا نکاح فون پر ہوا تھا پھر ایک دوسرے کو سمجھنے کے بعد ہم نے پھر سے نکاح کیا ہے ۔کیونکہ ہم دونوں ہی اس نکاح کو قبول نہیں کر پا رہے تھے کیوں روح میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔

یارم نے کہا اور روح نے دیکھ کر مسکراتے ہوئے ہاں میں گردن ہلائی۔

جبکہ صارم جوان کی ہر بات کو نوٹ کر رہا تھا۔یہاں یارم کی روح کی بات کاٹ کر خود بولنا اسے شک میں مبتلا کر گیا۔

صارم نے روح سے اکیلے میں بات کرنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن یارم نے اسے ایسا کوئی موقع نہ دیا۔

❤

مائرہ کتنی پیاری ہے کتنی پیاری باتیں کرتی ہے نہ روح گاڑی میں مسلسل مائرہ کے بارے میں بات کر رہی تھی۔

مجھے بھی بالکل جیسی ہی بیٹی چاہیے۔ یارم کے کہنے پر کی بولتی بند ہو گئی۔ اسے امید نہ تھی کہ یارم اسے اچانک یہ بات کرے گا۔

کیا ہوا تم چپ کیوں ہو گئی کیا تمہیں مائرہ جیسی بیٹی نہیں چاہیے یارم نے مسکراتے ہوئے اس کا شرمایا ہوا روپ دیکھا۔

یارم آپ نا۔۔۔ پتا ہے پتا ہے بہت برا ہوں یارم اس کی بات کاٹ کر بولا۔

بہت اچھے ہیں آپ۔ وہ اس کے بازو پر سر رکھتے ہوئے بولی۔

اچھا پھر بتاؤ نہ مائرہ جیسی بیٹی کب دے رہی ہو مجھے۔ وہ پھر سے شرارتی انداز میں پوچھنے لگا

یارم آپ۔۔ خاموش ہو کر گاڑی چلائیں آپ کو یاد نہیں ہے ڈرائیونگ کے دوران آپ کو بات کرنا پسند نہیں ہے۔ روح نے سے اسی کی بات یاد دلائی جس پر یارم قہقہ لگا کر ہنسا

ہاں بھائی چپ ہو کر گاڑی چلانی چاہئے۔بلکہ خاموشی سے اپنا فیوچر پلان کرنا چاہیے۔

لیکن آئس لینڈ تو ہم اپنے بچوں کو لے کے جا نہیں سکتے تو پھر تم کیا کہتی ہو ہم کہاں لے کے جایا کریں گے انہیں یارم پھر شرارتی انداز میں پوچھنے لگا۔

یارم۔۔۔روح نے گھور کر اس کا نام پکارا جس پر ایک بار پھر سے یارم کا قہقہ گھونجا۔

❤

یارم اپنے آفس روم میں نا جانے کیا کر رہا تھا۔یارم نے اس سے کہا تھا کہ سب کچھ چھوڑ نے میں اسے وقت لگے گا ایک ایک چیز کا خیال رکھنا پڑے گا وہ اچانک یہ سب کچھ نہیں چھوڑ سکتا

روح کافی دیر اس کا انتظار کرتی رہی پھر سو گئی۔

رات کا جانے کون سا پہر تھا جب اسے اپنے اوپر کچھ بھاری سا محسوس ہوا۔

آنکھیں کھولی تو دیکھا یارم اس پر جھکا اسے مکمل اپنی قید میں لے چکا تھا۔

بے بی میں نے تو اپنے بچوں کے نام بھی سوچ لیے ہیں۔

وہ سرگوشی سے کہتا۔اس کی صراحی دار گردن پر اپنے لب رکھ گیا۔

یارم نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا جہاں شرم وحیا سے وہ خود میں سمٹ رہی تھی یارم بے

اختیار اس کے ہونٹوں پر جھکا اور اپنے پیار کی مہر ثبت کی

ہمیں جلدی سے جلدی بچے کا انتظام کرنا ہو گا اتنے پیارے پیارے نام سرچ کیے ہیں میں نے۔ کہیں ویسٹ نہ ہو جائیں۔ وہ اس سے ہونٹوں کو آزادی بخش کر پھر سے بولنے لگا جبکہ گستاخیاں ابھی تک جاری تھی۔

روح اس کی اس گستاخیوں کی تاب نالاتے ہوئے اس کے سینے میں منہ چھپا گئی

❤

وہ بھاگتے ہوئے جا رہی تھی۔ یارم تیز تیز قدم اٹھاتا اس سے دور ہو رہا تھا وہ اس کے پیچھے بھاگتی اسے پکار رہی تھی۔

اور پھر یارم اس سے دور چلا گیا اور اس کی آنکھ کھل گئی اس نے اپنے آگے پیچھے دیکھا جہاں کمرے میں وہ بالکل اکیلی تھی۔

وہ تیزی سے باہر آئی اس وقت وہ صرف یارم کو دیکھنا چاہتی تھی

باہر آ کر اس نے شفاء سے پوچھا تو اس نے کہا کہ یارم کام پر جا چکا ہے۔ اس کے بے چینی حد سے زیادہ سوار ہونے لگی

یارم اپنے کام پر جا چکا تھا۔اس نے اپنا فون نکالا اور باہر آ کر یارم کا نمبر ملانے لگی۔

دو تین بار فون بجنے کے بعد بند ہو جاتا۔ لیکن یارم آگے سے فون نہ اٹھاتا۔اسے مزید

گھبراہٹ ہونے لگی اس وقت اسے صرف یارم کو دیکھنا تھا۔

یااللہ یارم بالکل ٹھیک ہوں وہ اللہ سے دعا مانگتی بار بار فون ملاتی لیکن یارم آگے سے فون نہ

اٹھاتا پھر اس نے ایک فیصلہ کیا اور قدم باہر کی طرف اٹھائے۔

باہر آ کر ملازم سے کہا کہ اسے یارم کے افس جانا ہے۔

اس نے ایک منٹ سوچا پھر اسے گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھنے کو کہا

اور کچھ ہی دیر کے بعد وہ یارم کے آفس میں تھی۔

معصومہ کے علاوہ اور کوئی نہ تھا جسے وہ جانتی تھی

اس نے معصومہ سے یارم کے بارے میں پوچھا تو اس نے مسکراتے ہوئے بتایا کہ وہ سائیڈ

پر گئے ہیں۔اور وہ فون اس لئے نہیں اٹھا رہے کیونکہ ان کا فون یہاں آفس میں پڑا ہے

لیکن تم اتنی گھبرائی ہوئی کیوں معصومہ نے روح سے پوچھا

معصومہ پلیز مجھے یارم کے پاس لے کر چلو میں ایک بار انہیں دیکھنا چاہتی ہوں روح نے

اپنے کانپتے ہاتھوں سے معصومہ کا ہاتھ تھاما۔

ٹھیک ہے روح تم گھبراومت میں تمہیں ابھی سر کے پاس لے چلتی ہوں۔ معصومہ نے کہا

اور اسے اپنے ساتھ چلنے کو کہا روح بنا کچھ بولے اس کے ساتھ چل دی۔

❤

میں نے تمہیں سمجھایا تھا نا کہ یارم کے ساتھ غداری کرنے والے کو یارم نہیں بخشتا لیکن

تم نے میری بات نہیں سنی۔

اب تمہیں اس کی سزا ضرور ملے گی۔

ڈیول خدا کے لئے مجھے معاف کر دو میں آئندہ تمہاری خبر کسی تک نہیں پہنچاؤں گا میں یہ

سب کچھ چھوڑ دوں گا میں پاکستان چلا جاؤں گا خدا کے لئے میری جان بخش دو

وہ روتے ہوئے اس کے پیر پکڑنے لگا۔

یارم کے قانون میں غدار کے لیے کوئی معافی نہیں ہے۔ صرف ایک سزا ہے۔ یارم نے

ہاتھ میں پکڑے بلیڈ کی طرف اشارہ کیا۔

اور اس کے ساتھ ہی وہ بلیڈ اس کی کلائی پر چلانے لگا۔

آدمی درد سے تڑپنے لگا۔

اس کے چیخنے چلانے کی آوازیں دور دور تک جا رہی تھی یارم کا بلیڈ کسی سانپ کی طرح

رینگتا ہوا اس کے جسم پر چل رہا تھا۔

اس کے جسم پر سرخ لکیریں بن رہی تھی۔ وہ اونچی اونچی آواز میں رو رہا تھا لیکن یہاں ترس کھانے والا کوئی نہ تھا۔

ڈیول پلیز جلدی کرو میرے کان میں درد ہونے لگا ہے شارف نے کہا۔

جلدی نہیں مجھے مزا نہیں آئے گا یارم نے مسکرا کر کہا

ڈیول پلیز جلدی کرو مجھے اور بھی کام ہیں خضر نے کہا۔

تم لوگ کبھی بھی سکون سے مجھے میرا کام نہیں کرنے دیتے یہ کہتے ہوئے یارم نے بلیڈ اس آدمی کی گردن پر دے مارا۔

پھر آدمی کے چیخ کے ساتھ ایک اور چیخ بلند ہوئی یارم نے پلٹ کر دیکھا جہاں روح زمین پر بے ہوش پڑی تھی

یارم نے جیسے ہی پلٹ کر دیکھا روح زمین پر بے ہوش پڑی تھی وہ تیزی سے اس کی طرف آیا اور اسے اٹھانے لگا۔

کیا ہوا ہے اسے کون لایا ہے یہاں پر اسے یارم نے غصے سے معصومہ کی طرف دیکھا جو خود

بری طرح گھبرائی ہوئی کھڑی تھی۔

سر مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ لوگ یہاں اس لیے آئے ہیں آپ لوگ تو بات کرنے آئے تھے روح کافی گھبرائی ہوئی تھی اس لیے میں اسے یہاں لے آئی۔ معصومہ نے اپنی صفائی پیش کی جبکہ یارم کا دل چاہا کہ وہ اس کا منہ توڑ دے

اتنی مشکل سے اس نے سب کچھ ٹھیک کیا تھا اور معصومہ کی ایک غلطی کی وجہ سے سب کچھ پھر سے برباد ہو چکا تھا۔

روح کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ سب کچھ سن ہی نہیں بلکہ اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی چکی ہے۔

یارم نے احتیاط سے اسے اٹھایا اور وہاں سے سیدھا نکل گیا۔

وہ بھی خضر کے ساتھ اس کے پیچھے جانے لگی جب شارف نے اسے پکڑ کر زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا۔

تم باتوں سے سدھرنے والے نہیں ہو معصومہ تمہیں ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے

ڈیول کی ٹیم میں کام کرنے والے لوگ اتنی غلطیاں نہیں کرتے۔

اپنے منہ پے ہاتھ رکھے معصومہ حیران و پریشان نظروں سے شارف کو دیکھ رہی تھی۔

جب کہ اسے اس کی غلطی بتا کر سزا دے کر شارف یہ جا وہ جا ہو چکا تھا

وہ اسے سیدھا لے کر گھر آیا تھا ڈاکٹر گھر پر ہی اسے چیک کر رہا تھا شارف خضر معصومہ لیلیٰ

سب لوگ یہاں پر تھے۔

سب لوگ اپنی اپنی جگہ پریشان تھے۔

لیکن یارم کی حالت ان سب سے مختلف تھی وہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی آرام سے نہ بیٹھا

بلکہ مسلسل ٹہل رہا تھا وہ شاید آگے کے بارے میں جانتا تھا۔

کتنی مشکل سے اس نے روح کو اپنا اعتبار دلوایا تھا اور سب پر پانی پھر چکا تھا۔

معصومہ کتنی بار اس کے قریب آ کر معافی مانگنے کی کوشش کر چکی تھی۔

معصومہ میں اس وقت کچھ نہیں سننا چاہتا کچھ بھی نہیں اس نے الفاظ الگ الگ کر کے ادا

کیے۔

تو معصومہ خاموش ہو کر بیٹھ گئی

معصومہ جانتی تھی کہ شارف اس سے ناراض ہے وہ پہلے سے ہی اس پر بہت غصہ ہے اب تک معصومہ نے جو اس کے ساتھ کیا اس کی وجہ سے شارف اس سے سیدھے منہ بات نہیں کر رہا تھا۔

لیکن پھر بھی معصومہ اتنی بڑی قصوروار نہ تھی اس نے شارف کو کبھی نہیں کہا تھا وہ اسے چاہتی ہے یا اس سے شادی کرے گی۔

اس نے تو ہمیشہ شارف کے جذبات کو بھٹکنے سے روکا تھا اس نے ہمیشہ یہی کہا تھا کہ وہ یہاں صرف اپنے باپ کی موت کا بدلہ لینے آئی ہے نہ کہ گھر بسانے۔

جبکہ لیلی اب اپنا سارا وقت خضر کے ساتھ گزارتی تھی۔ وہ خضر کو سمجھنے لگی تھی۔

وہ باظاہر ایک دوسرے کے دوست ہی تھے۔ لیکن خضر کے اندر ایک امید جاگی تھی کیا پتا لیلیٰ اس کی محبت کو قبول کر لے۔

جبکہ لیلیٰ کو اب خضر کا ساتھ اچھا لگتا تھا۔ فارغ وقت میں وہ اکثر اکٹھے نظر آتے۔ یہاں تک کہ لیلی اب خضر کو اپنا بیسٹ فرینڈ بھی کہنے لگی تھی

❤

روح کو ہوش آئے کافی وقت ہو چکا تھا لیکن کسی میں بھی اتنی ہمت نہ تھی کے اندر اس کے پاس جائے۔

میں جا کر بات کروں اس سے لیلیٰ نے کہا۔

نہیں میں خود جاؤں گا۔ یارم نے دھیمی آواز میں کہا۔

تو پھر جاؤ اور بتاؤ اسے اور اب مزید کوئی بھی جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مجھے سمجھ میں نہیں آتا ڈیول تم جھوٹ سے سب سے زیادہ نفرت کرتے تھے اور اپنی ہی محبت سے تم اس حد تک جھوٹ بول رہے ہو۔

خضر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

ہاں کیوں کہ میں اسے کھونے سے ڈرتا ہوں۔ خضر میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں میں اسے نہیں کھو سکتا۔

وہ کہتی ہے کہ میں یہ سب کچھ چھوڑ دوں لیکن میں یہ سب کچھ چھوڑ نہیں سکتا۔ جانے کتنے ہی لوگ ہیں جو یہ سوچ کر سوتے ہیں کہ اللہ ان کے لیے کسی نہ کسی کو ضرور بھیجے گا جو آ کر ان کی تکلیف دور کرے گا میں ان لوگوں کی امید نہیں توڑ سکتا۔

لیکن روح سے دور بھی نہیں رہ سکتا روح میری جان ہے میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر

۔ تمہیں پتا ہے روح وہ واحد انسان ہے جسے میں بنا کسی غلطی کے سزا دے رہا ہوں۔

یارم اسے دیکھتے ہوئے اٹھا اور کمرے کے اندر جانے لگا

❤

وہ کمرے میں آیا روح بالکل خاموش بیڈ پر بیٹھی تھی۔

یارم اس کے قریب آکر بیٹھا وہ تب بھی کچھ نہ بولی۔

لیکن جب یارم نے اس کا ہاتھ تھامنے کی کوشش کی روح نے اپنا ہاتھ چھڑوا لیا۔

ہاتھ مت لگائے مجھے دھوکا دیا ہے آپ نے مجھے۔آپ ویسے ہی ہیں۔بالکل بھی نہیں بدلے۔نہیں رہ سکتی آپ کے ساتھ۔مجھے نہیں رہنا یہاں مجھے پاکستان بھیجے۔

میں اپنے گھر واپس جاؤں گی۔روح اسے دیکھ کر بولی

پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں لیکن میں یہ سب کچھ نہیں چھوڑ سکتا۔

تو ٹھیک ہے مجھے چھوڑ دیں روح اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی لیکن اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے یارم کا زوردار تھپڑ اسے بیڈ پر گرا گیا تھا۔

خبر دار جو ایسی بکواس دوبارہ کی وہ ایک ہاتھ سے اس کی بال اپنی مٹھی میں پکڑتے ہوئے بولا میں نہیں رہوں گی یہاں چلی جاؤں گی یہاں سے اور آپ مجھے زبردستی یہاں نہیں رکھ سکتے۔

مجھے میرے گھر والوں کے پاس جانا ہے آپ ایک بے حس اور بے رحم انسان ہیں۔اور آپ جیسے انسان کے ساتھ زندگی نہیں گزاری جاسکتی بلکہ آپ کو تو انسان کہنا بھی انسانیت کی توہین ہے۔

کسی کی جان لینے والا انسان نہیں ہو سکتا۔مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے پاکستان واپس جانا ہے مجھے میرے گھر جانا ہے اپنے گھر والوں کے پاس وہ چلا چلا کر بولی۔

کون سے گھر اور کون سے گھو والو کی بات کر رہی ہو روح ان لوگوں کی جنہوں نے تمہیں بیچ دیا۔کوئی ہنسی خوشی نکاح نہیں کروایا گیا تھا تمہارا بیچا گیا تھا تمہیں یہاں۔تمہارے نام کی دولت پر وہ لوگ عیش کر رہے ہیں۔تمہیں بیچ کر جو رقم انہیں ملی ہے اس پر جی رہے ہیں ۔روح تمہیں دنیا میں کوئی اتنا پیار نہیں کرتا جتنا سید یارم کاظمی کرتا ہے۔میرے پیار کا مقابلہ ان لوگوں کے ساتھ مت کرو۔

میں بے حس ہوں بے رحم ہوں لیکن اتنا گرا ہوا نہیں ہوں کہ اپنی خوشیوں کے لیے کسی

کو بیچ دوں۔

تمہیں اندازہ بھی ہے یہاں تمہارے ساتھ کیا کیا ہو سکتا تھا۔ جن لوگوں کے لئے تمہارے دل میں اتنی محبت ہے نا وہ تم سے محبت نہیں کرتے تمہیں بیچ کر اپنی زندگی سنوار چکے ہیں وہ آگے بڑھ چکے ہیں روح۔

یارم شروع میں جتنے غصے سے بولا تھا اب اس کا غصہ اتنا ہی ٹھنڈا ہو چکا تھا اس وقت وہ روح کا چہرہ تھامے محبت سے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

کیونکہ روح کی سوچ ابھی تک وہیں رکی تھی کہ اسے بیچ دیا گیا تھا۔

اس کا نکاح نہیں کروایا گیا تھا بلکہ پیسوں کی خاطر اسے بیچ دیا گیا تھا۔

بچپن سے وہ اپنے ماموں کے نام کے طعنے سنتی تھی۔ امی ہمیشہ اسے کہا کرتی تھی۔ تیرا ماموں تجھے چھوڑ کر بھاگ گیا۔۔۔ روح جب پیدا ہوئی تب اس کا ماموں صرف 13 سال کا تھا وہ تو اس کا نام تک نہیں جانتی تھی بس اتنا پتا تھا کہ اس کا ایک رشتہ ہے جو دنیا میں اب بھی موجود ہے وہ ہمیشہ اپنے اس ماموں کی زندگی کی دعائیں مانگتی تھی۔ ہاں شاید وہ شخص آج اس کے قریب ہوتا اسے اس کا سہارا ملتا تو وہ اس طرح سے نہ بکتی۔

لیکن وہ اب اسے کہاں ملتا۔۔۔ وہ تو 18 سال پہلے ہی اپنی بہن کے مرنے کے بعد اسے

چھوڑ کر کہیں غائب ہو گیا تھا

روح روتے روتے زمین پر بیٹھ گئی۔ جبکہ یارم نے بھی زمین پر بیٹھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

روح کی ذات اتنی بے مول تھی آج ایک اور راز روح پر فاش ہوا تھا

رات کو روتے روتے نا جانے کب روح کی آنکھ لگ گئی۔

یارم نے اسے زمین سے اٹھا کر بیڈ پر لٹایا۔ یارم روح کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا وہ اسے کبھی بھی نہ بتاتا کہ اس کی ماں نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے۔

لیکن اس کی بار بار پاکستان جانے کی ضد اسے مجبور کر گئی تھی۔

اب شاید وہ پاکستان جانے کی بات نہ کرے۔

لیکن اس سے دور جانے کی کوشش ضرور کرے گی۔ اب وہ بنا ڈر و خوف کے اس سے کہتی تھی کہ اس کے ساتھ نہیں رہے گی۔

اور یارم کو ہر حال میں اسے اپنے ساتھ رکھنا تھا۔ چاہے اس کیلئے اب اسے کچھ بھی کیوں نہ

کرنا پڑے۔ویسے بھی پیار اور جنگ میں سب کچھ جائز ہے۔

صبح وہ یارم کے بالکل قریب سو رہی تھی۔

یارم نے کسی تکیے کی طرح اسے خود میں بھیج رکھا تھا۔

رات بے چینی میں گزر گئی اسے ایک سیکنڈ بھی نیند نہ آئی۔

وہ اب بھی جاگ رہا تھا۔

نماز کا وقت ہونے لگا تھا۔روح نے یقیناً اگلے پانچ دس منٹ میں جاگ جانا تھا۔

وہ ساری رات اس کے جاگنے کا ہی تو انتظار کرتا رہا۔

وہ اس کی بیچینی بانٹنا چاہتا تھا۔

اس کے خیال کے عین مطابق روح زرا سا کسمسائی۔

اگلے ہی لمحے روح کو اپنے اوپر پر وزن محسوس ہونے لگا ساتھ ہی اپنے آپ کو اس کی نظروں کے حصار میں محسوس کیا اس نے جان بوجھ کر آنکھیں نہیں کھولیں۔

یارم نے اس کی آنکھیں کھولنے کا انتظار کیا۔

وہ اس کے اتنے قریب موجود تھا اس لیے شاید وہ اپنی آنکھیں نہیں کھول رہی تھی اس کی جاسوسن ادکارہ بھی تھی۔ یارم کے ڈمپل نمایاں ہوئے

یارم نے اس کے گال کی طرف دیکھا جہاں اس کی چار انگلیوں کے نشان واضح تھے۔

وہ جب اسے پیار سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے روح ضرور ایسی کوئی بات کرتی کہ اس کا ہاتھ اٹھے۔

کل رات بھی اس نے ایسا ہی کیا۔

اور یارم کا ہاتھ اس کے چہرے پر چھپ گیا۔

یارم نے بے ساختہ اس کے گال پر اپنے ہونٹ رکھے۔ جانے کتنی دیر اپنے ہونٹوں کی پیاس بجھاتا رہا۔ اس کے سرخی مائل گال کے ہر نشان پر اس نے اپنے ہونٹوں سے مرہم لگایا۔

اس کے اتنے قریب سے روح نے ذرا سا پیچھے ہٹنے کی کوشش کی لیکن یارم نے اس کی کوشش کو ناکام بنا دیا

روح نے سے دور ہٹنے کی کوشش کی بلکہ یارم تو اس کے چہرے کے نقوش میں کھو سا گیا تھا

۔

پھر روح نے باقاعدہ اس کی سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کیا۔

پھر مسکرا کر اس سے دور ہوا وہ فی الحال اس کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اور اسے رات کی ہر سوچ سے دور رکھنا چاہتا تھا۔یارم آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھ کر سیدھا ہوا۔

سو یاد دیکھ کر بالکل ہی فری ہو جاتے ہیں۔روح بڑبڑاتے ہوئے اس کے قریب سے اٹھنے لگی جبکہ یارم سن چکا تھا۔

اگلے ہی لمحے یارم نے اسے کھینچ کر بیڈ پر گرایا اور خود اس کے اوپر آ گیا۔

تو ایسا کہو نہ بے بی سوئے ہوئے پیار کر رہا تھا تو اچھا نہیں لگا جاگتے ہوئے پیار کرو۔وہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے بولا اور اس کی سانس روک گیا۔

جانے کتنی ہی دیر ہوا اس کے لبوں پر جھکا اپنے آپ کو سیراب کرتا رہا۔آج اس کا بخشنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

اس کے لبوں سے اپنے ہونٹ الگ کرتے ہوئے وہ اس کی گردن پر جھکا۔

یارم پلیز مجھے نماز ادا کرنی ہے۔روح سمجھ چکی تھی کہ اگر اب بھی کچھ نہ بولی تو یارم صبح صبح اس کے ہوش ٹھکانے لگائے گا۔روح بڑی مشکل سے یہ الفاظ ادا کر پائی

یارم نے نظریں اٹھا کر ایک نظر اس کا چہرہ دیکھا۔ جہاں کسی قسم کی کوئی بے زاری نہ تھی۔

وہ اس کے قریب آنے پر کبھی بے زار نہیں ہوتی تھی اور یہ ہی چیز یارم کو پر سکون کرتی۔

یارم نے اس سے فاصلہ قائم کرتے ہوئے منہ بنایا تو روح موقع دیکھتے ہی بھاگ نکلی۔

یارم نے ایک سرد آہ بھر کر واش روم کے دروازے کو دیکھا۔

❤

یارم کے جانے کے بعد روح پہلے پورے کمرے میں ٹہلتے رہی۔

یہ تو وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ آدمی اسے یہاں سے نکلنے نہیں دے گا۔ اور اب وہ جاتی بھی تو کہاں جاتی اس کی ماں نے تو اسے بیچ دیا۔

لیکن کیوں کیا وہ اتنی بے مول تھی۔

روح سوچتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی وہ اس کی سگی ماں نہ تھی لیکن وہ ماں تو تھی

ایک ماں اپنی بیٹی کے ساتھ اتنی گری ہوئی حرکت کیسے کر سکتی ہے۔

اگر اس کی جگہ اس کی اپنی تینوں بیٹیوں میں سے کوئی اور ہوتا تو کیا وہ اس کے ساتھ ایسا کرتی کبھی نہیں۔

بیچنے کے لئے تو اس کے پاس سوتیلی بیٹی تھی۔

جسے بیچنے کے بعد اس کو کوئی افسوس نہ تھا۔

اگر یارم اس سے محبت نہ کرتا تو۔اس وقت کہاں ہوتی یہ سوچ بھی اس کے دل کے کہیں ٹکڑے کر رہی تھی۔

یارم جیسے قاتل کے ساتھ جہاں اس کا رہنا ناممکن تھا وہی وہ اپنی ماں کے پاس بھی نہیں جا سکتی تھی۔

اپنی بے بسی پر جتنا رو سکتی تھی روئی پھر اٹھ کر باہر آ گئی۔

اگر یارم سب کچھ چھوڑ دیتا۔تو اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرتی۔لیکن اب نہیں یارم کبھی نہیں بدل سکتا تھا وہ ایک درندہ تھا۔

اس لیے اس نے یارم کو چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

روح کی زندگی میں یارم جیسے شخص کی کوئی جگہ نہ تھی۔وہ ایک قاتل کے ساتھ ساری زندگی نہیں گزار سکتی۔

اسے بہت پیاس لگ رہی تھی وہ سیدھی کیچن میں آئی۔ابھی اس نے فریج سے پانی کی بوتل نکالی ہی تھی کہ سامنے ٹیبل پر اسے شفا کا فون نظر آیا جب کہ وہ دونوں باہر دھوپ میں بیٹھی تھی۔

روح نے جلدی سے فون اٹھایا۔اور اپنے کمرے میں آئی۔یارم کس طرح سے اس کی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن اس کی باتوں سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ وہ اس کے پل پل کی خبر رکھتا ہے۔

اس کی چوری سے لے کر اس کے آفس روم تک جا کر ثبوت ڈھونڈنا۔یارم کسی نہ کسی طریقے سے اس پر نظر رکھے ہوئے تھا۔

روح نے انتہائی احتیاط سے شفا کا فون اپنے ہاتھ میں چھپایا اور بیڈ کے سائیڈ سے اپنا فون اٹھایا۔کیوں کہ اس کے پاس صارم کا نمبر اسی فون میں سیو تھا۔

اب روح کو کسی اسی جگہ جانا تھا جہاں شفا اور میری کی نظر سے بچ سکے۔

وہ باہر نکلی اور نظر چھت کی سڑھیوں پر پڑی اس سے پہلے وہ کبھی چھت پے نہیں گئی تھی۔

اس نے ایک نظر باہر لان کی طرف دیکھا۔جہاں وہ دونوں باتوں میں مصروف تھی۔اور پھر اس نے آہستہ آہستہ سڑھیاں چڑنا شروع کیا تا کہ اس کے قدموں کی آواز باہر نہ جا سکے۔

❤

چھت پے جا کے اس نے صارم کو فون کی۔

انجان نمبر صارم نے سوچ سمجھ کر اٹھایا۔

صارم پلیز مجھے یہاں سے نکالیں میں یارم کے ساتھ نہیں رہ سکتی وہ کبھی نہیں بدل سکتے

روح نے روتے ہوئے کہا صارم کو بے ساختہ اس پر ترس آیا۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی اور یارم کے بیچ اس معصوم کے ساتھ کچھ غلط ہو۔

وہ یہ تو سمجھ چکا تھا کہ روح اب اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتی اب اسے یارم کے پاس رکھنا

بے مقصد تھا۔وہ اپنے مطلب کے لئے ایک معصوم کا استعمال نہیں کر سکتا تھا۔

روح تم اس وقت کہاں ہو میں لوکیشن ٹریس کر کے وہاں پہنچتا ہوں تم بس وہاں سے نکلو

۔صارم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

لیکن صارم میں یہاں سے کیسے نکلوں میں تو چھت پے ہوں آپ سے چھپ کر بات کر

رہی ہوں باہر لان میں وہ دونوں بیٹھی ہیں گاڑی کے قریب ڈرائیور کھڑا ہے باہر

دروازے پر چوکیدار ہے میں یہاں سے نہیں نکل سکتی روح نے روتے ہوئے کہا۔

اس کا مطلب تھا کہ روح کے ساتھ ہر وقت کوئی نہ کوئی تھا

چھت کے آگے پیچھے دیکھو کہیں تو کوئی جگہ ہو گی نکلے گی۔صارم نے اسے سمجھا کر کہا تو وہ

چھت سے آگے پیچھے وہاں سے نکلنے کی جگہ ڈھونڈنے لگی۔

یہاں پر ایک چھوٹا سا دروازہ ہے جو باہر چھوٹی سی روڈ پے کھلتا ہے۔ لیکن چھت اس سے بہت اونچائی پہ ہے میں وہاں نہیں پہنچ سکتی۔ روح نے بے بسی سے کہا۔

روح فاصلہ اور اونچائی مت دیکھو۔ اگر تم یہ سب کچھ دیکھتی رہی تو وہاں سے کبھی نہیں نکل پاو گی تمہیں ہمت کرنی ہو گی۔ میں تمہاری لوکیشن پر پہنچاتا ہوں تم اپنا پاسپورٹ ویزہ اور کارڈ اٹھالاو اگر ممکن ہو تو۔ صارم فون بند کر چکا تھا۔

روح ہمت جمع کی اور ایک بار پھر سے وہ دروازہ دیکھا۔

❤

وہ جلدی سے نیچے آئی شفا کا فون احتیاط سے اسی جگہ پر رکھا جہاں سے اٹھا کے لے گئی تھی۔ وہ کمرے میں آئی اور کمرے کی سب کھڑکی دروازے بند کر دیے۔ پھر بیڈ پر لیٹ کر لائٹ آف کر دی۔

اسے نے بڑی مشکل سے اندھیرے میں اپنا کارڈ ویزہ اور پاسپورٹ نکالا صارم نے اس سے کہا تھا کہ ضرور کمرے میں سی سی ٹی وی کیمرہ لگا ہے جس سے وہ ہر وقت تم پر نظر رکھتا ہے

۔

اس نے صارم کے آئیڈیا کے مطابق ہی کام کیا تھا۔

وہ اپنی چیزیں اٹھا کر ایک بار پھر سے آ کر بیڈ پر لیٹ گئی۔

روح نے سارے کاغذ اچھے سے چھپائے اور لائٹ آن کر کے بے زاری دیکھنے لگی۔تاکہ وہ یہ دیکھانے میں کامیاب رہے کہ اسے نیند نہیں آ رہی اور وہ زبردستی سونے کی کوشش کر رہی ہے۔

پھر وہ منہ بناتی باہر نکل آئی۔اور ایک بار پھر سے گھمنے لگی اور چلتے چلتے ایک بار پھر سڑھیاں چڑنے لگی۔

وہ چھت پے آئی اور اپنی سارم ہمت جمع کر کے آنکھیں بند کی اور چھت سے کود گئی۔

اچھی خاصی چھوٹ لگ گئی رونا بھی بہت آیا۔

لیکن اس وقت اپنے رونے کا پلان کینسل کرتی وہ دروازے کی طرف آئی کودنے کی وجہ سے جسم کا ایک ایک حصہ درد کرنے لگا تھا۔

وہ دروازہ کھول کر تیزی سے باہر کی طرف بھاگی۔جہاں پیچھے اسے ایسا لگا کہ کوئی گاڑی اس کے پیچھے آ رہی ہے پلٹ کر دیکھا تو صارم اپنی گاڑی کے ساتھ اس کے پچھے آ رہا تھا۔

وہ بھاگ کر اس کی طرف آئی اور اس کی گاڑی میں بیٹھ گئی

روح تمہیں تو بہت زیادہ چوٹ لگی ہے اس نے روح کی کلائی دیکھتے ہوئے کہا جہاں سے

خون نکل رہا تھا

چوٹ بہت زیادہ لگی ہے ہمیں پہلے ہوسپٹل چلنا ہوگا صارم نے فکر مندی سے کہا۔

جبکہ وہ اپنے آنسو روکے صرف ہاں میں گردن ہلا گئی

❤

یارم اپنے آفس میں آیا جہاں لیلیٰ کو وہ بہت ہی ضروری کام دے کر گیا تھا۔

لیلیٰ سب کچھ ٹھیک ہے نہ وہ اس کے قریب آکر پوچھنے لگا جو اس کی سیٹ پر بیٹھی تھی اسے دیکھتے ہی اٹھ کر کھڑی ہو گئی

ہاں ڈیول سب کچھ ٹھیک ہے روح نے پہلے سونے کی کوشش کی مگر اسے نیند نہیں آئی تو پھر آگے پیچھے گھومنے لگی اور اب وہ چھت پر ہے

میرے خیال سے اسے اس وقت تک اگر چپا چپا یاد ہو چکا ہو گا لیلی نے مسکرا کر کہا۔

یارم اپنی سیٹ پر بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا اسے وہ کہیں بھی نظر نہ آئی شاید وہ چھت پر تھی اور چھت پر کوئی سی سی ٹی وی کیمرہ نہیں لگا تھا۔اس نے شفا کا فون کر کے روح کو دیکھنے کو کہا۔

کیونکہ چھت پر کوئی بھی ایسی چیز نہ تھی جیسے وہ نظارہ بنا کر دیکھ سکتی۔

تھوڑی دیر کے بعد شفا نے گھبرا کے فون کر کے اسے بتایا کہ روح گھر پر کہیں نہیں ہے میں تمہیں اس کے لیے معاف نہیں کروں گا صارم۔یارم نے مٹھیا بھینچتے ہوئے کہا۔

خضر مائرہ کو اٹھالاؤ۔اب صارم کو میں اسی کے طریقے سے سمجھاوں گا۔یارم نے غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش نہیں کی۔

❤

یارم کے حکم کے مطابق خضر نے مائرہ کو سکول سے پک کیا اور اپنے ساتھ لے آیا۔

اسکول والوں کو منانا خضر کے لئے مشکل تھا کیونکہ وہ آسانی سے اسے اس کے ساتھ نہیں بھیج رہے تھے۔

لیکن خضر کیلئے یہ اتنا بھی مشکل نہ تھا۔اس نے صرف اپنی پستول کی نوک پر نسپل سر پر رکھی تھی۔اور مائرہ اب کے ساتھ تھی۔

لیکن یارم نے اسے اپنے آفس میں لانے کی بجائے سائیڈ پر لانے کو کہا تھا۔

وہ ہمیشہ سے ہی یارم کے دماغ کو سمجھ نہیں پاتا تھا وہ ہمیشہ آدھی بات کرتا تھا۔اور آج بھی یہی ہوا یارم نے آدھی بات کر کے اسے حکم دیا جس کی اس نے تکمیل کر دی۔

اب وہ آگے کیا کرنا چاہتا تھا اس بارے میں اسے کچھ بھی نہ پتا تھا۔

مائرہ کو لے کے سائیڈ پر پہنچا تو یارم فیاض کے ساتھ تھا۔فیاض صارم کا سب سے بڑا دشمن تھا۔

کیوں کہ فیاض کے بھائی حیدر کو صارم نے گولی ماری تھی بر وقت علاج نہ ہونے کی وجہ سے اس کی ٹانگ کاٹ دی گئی اور وہ ساری زندگی کے لیے معذور ہو گیا۔

اب وہ کسی بھی طرح صارم سے بدلہ لینا چاہتا تھا لیکن اس معاملے میں کوئی بھی اس کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔

❤

صارم کبھی میرا دوست تھا لیکن آج وہ میرا دشمن ہے۔اسنے دوست ہو کر میرے سینے میں خنجر گھونپا ہے۔

میں اسے کبھی معاف نہیں کر سکتا۔وہ میرے سارے اصولوں سے واقف ہے اسے پتہ ہے کہ میں اپنے مطلب کے لئے کبھی اس کی بیٹی کا استعمال نہیں کروں گا۔

اسے یقین ہے کہ میں اس کی بیٹی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا لیکن تم اس کی بیٹی کے ساتھ کچھ بھی کر سکتے ہو تم چاہو تو اس سے اپنے بھائی کا بدلہ لے سکتے ہو۔

تم صارم سے اپنا بدلہ پورا کر سکتے ہو۔یہ صارم کی بیٹی ہے یارم نے دور سے آتی مائرہ کی

طرف اشارہ کیا۔

میں اس کی بیٹی کو نقصان پہنچاوں گا یہ بات وہ کبھی نہیں مانے گا اور میرا مقصد پورا نہیں ہو گا۔

وہ میری بیوی کو میرے خلاف کر کے اپنے ساتھ لے گیا ہے۔

اب جب تک وہ میری بیوی کو واپس میرے حوالے نہیں کرتا تم اسے اس کی بیٹی نہیں دو گے۔

یارم نے حکم دیا تھا۔

اور تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں تمہاری بات مانوں گا۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ میں اس کی بیٹی کو ہی مار ڈالوں۔ صارم کو اس کی بیٹی بھی نہ ملے اور تمہاری بیوی بھی نہ ملے اور میں اپنے بھائی کا بدلہ بھی لے لوں فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

نہیں فیاض تم مجھے ڈبل کراس نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اپنے بھائی کا بدلہ لینے کے لیے تمہارے پاس تمہارا بھائی بھی ہونا چاہیے۔

کیا مطلب ہے تمہارا یارم کی بات سن کر فیاض اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

مطلب یہ ہے کہ یارم کبھی کچی گولیاں نہیں کھیلتا۔

تم اس بچی کا کچھ نہیں بگاڑو گے تم صرف صارم کو ڈراؤ گے۔تب ہی میری بیوی گھر واپس آنے پر صارم کو اس کی بیٹی ملے گی اور تمہیں تمہارا بھائی واپس ملے گا۔

اگر اپنے بھائی کی زندگی چاہتے ہو تو مائرہ کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔

سمجھے۔اب تم جا سکتے ہو۔یارم نے آرڈر دیا

❤

روح کے بازو کی ہڈی کو چوٹ لگی تھی۔اور چوٹ بہت گہری بھی تھی یہ تو شکر تھا کہ بازو ٹوٹنے سے بچ گیا۔

صارم اس کے لئے کافی پریشان تھا۔

اگر یارم کو پتہ چل جاتا کہ روح کے بازو کا یہ حال ہے تو وہ نہ جانے کیا کرتا۔

صارم کو اس چھوٹی سی لڑکی پر ترس آرہا تھا۔جو ایک عام سی زندگی گزارتے ہوئے وہ کہاں آ پہنچی تھی۔

روح بہت زیادہ خوبصورت نہ تھی کہ یارم پہلی ہی نظر میں اس پر اپنا دل ہار بیٹھتا لیکن یارم کی دیوانگی صارم کی سمجھ سے باہر تھی۔

وہ اس لڑکی کو اتنا کیسے چاہنے لگا تھا یارم نے تو کبھی کسی عورت کی خواہش تک نہ کی تھی۔

ابھی میں یہی سب کچھ سوچ رہا تھا کہ اس کا فون بجا۔

نمبر انجان تھا اس کی جاب ایسی تھی اسے اپنے فون پر آنے والی ہر کال اٹھانی پڑتی تھی۔

ہیلو صارم نے فون اٹھا کر کہا۔

اپنی بیٹی کی زندگی چاہتے ہو تو ڈیول کی بیوی کو اس کے گھر پہنچا دو۔فیاض نے کہا۔

کون ہو تم اور میری بیٹی کہاں ہے۔صارم نے غصے سے پوچھا۔

میں فیاض ہوں انسپیکٹر صارم وہی فیاض جس کے بھائی کو ساری زندگی کے لیے معذور کر دیا تھا تم نے۔کوئی بہت پرانی بات نہیں ہے بس پانچ ماہ پہلے تم نے میرے بھائی کو دوبارہ اٹھ کر چلنے کے قابل نہیں چھوڑا تمہاری بیٹی ہمارے قبضے میں ہے جبکہ میرا بھائی ڈیول کے قبضے میں ہے۔اگر تم نے اگلے ایک گھنٹے میں ڈیول کی بیوی کو اس تک نہ پہنچایا تو وہ میرے بھائی کی لاش مجھ تک پہنچا دے گا۔

اور اگر میرا بھائی مرا نہ انسپیکٹر صارم تو تمہاری بیٹی تو سمجھو گئی۔

اپنی بیٹی کی جان پیاری ہے تو جلد سے جلد ڈیول کی بیوی کو اس کے گھر پہنچا دو

فون بند ہو چکا تھا اور جو صارم یہ سوچ رہا تھا کہ اگر ڈیول نے روح کیلئے اسے کوئی دھمکی دی بھی تو بھی وہ اس کو یا اس کی فیملی کو کچھ نہیں کرے گا۔

کیونکہ یارم اپنے مطلب کے لئے کبھی کسی بے گناہ کو استعمال نہیں کرتا۔اور کرے بھی تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا

لیکن اس کی بیٹی یارم کے پاس نہیں بلکہ کسی بہت بڑے غنڈے کے پاس تھی

اور اب صحیح معنوں میں صارم کے ہاتھ پیر پھول چکے تھے۔

❤

وہ روح کے ٹکٹ بک کروانے والا تھا پاکستان کے۔ڈاکٹر نے روح کو پٹی باندھی اور ہاتھ ہلانے سے بالکل ہی منع کر دیا۔

وہ کمرے میں آیا تو روح کو کافی پریشان لگا ابھی وہ ہوسپٹل میں ہی تھے۔

کیا ہوا صارم آپ اتنے پریشان کیوں ہیں سب کچھ ٹھیک ہے نہ۔۔روح نے پوچھا

مائرہ کڈنیپ ہو چکی ہے۔صارم نے پریشانی سے بتایا۔

کیا یارم نے روح نے پریقینی سے پوچھا۔

اگر یارم کرتا تو مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوتی لیکن یہ کام یارم نے نہیں بلکہ ایک بہت بڑے غنڈے نے کیا ہے۔روح وہ میری بیٹی کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے۔

صارم بہت پریشان تھا۔

صرف یارم ہی میری مدد کر سکتا ہے۔کیونکہ فیاض کا بھائی حیدر یارم کے قبضے میں ہے

۔اوراس نے یہ شرط رکھی ہے کہ میں جب تک تمہیں واپس گھر میں ہی پہنچا دیتا تب تک تو

فیاض کے بھائی کو نہیں چھوڑے گا۔

اور جب تک فیاض کا بھائی آزاد نہیں ہو گا تب تک میری بیٹی واپس گھر نہیں آئے گی اور

میرے پاس صرف ایک گھنٹے کا وقت ہے

اور جو کچھ میں یارم کے ساتھ کر چکا ہوں اب یارم میری مدد نہیں کرے گا صارم نے

پریشانی سے کہا۔

یارم آپ کی مدد ضرور کریں گے صارم آپ مجھے بس گھر چھوڑ آئیں۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے روح اتنی مشکل سے تمہیں وہاں سے نکالا ہے اور اب تم کہہ

رہی ہو میں تمہیں واپس وہاں پے چھوڑ آوں۔

اپنی بیٹی کے لیے تمہاری زندگی برباد نہیں کر سکتا۔

یارم میرے شوہر ہیں وہ زیادہ سے زیادہ میرے ساتھ کیا کر سکتے ہیں۔روح نے کہا۔

دھوکہ دینے والوں کو جان سے مار دیتا ہے وہ۔صارم نے سمجھانا چاہا۔

مجھے ڈر نہیں۔روح نے بے خوفی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

جبکہ صارم کو اس وقت صرف اور صرف مائرہ کا خیال تھا

صارم آج اپنے آپ کو بے حد بے بس محسوس کر رہا تھا اسنے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ روح کو یہاں تک لا کر واپس چھوڑ جائے گا اس وقت وہ یارم کے گھر کے باہر کھڑے تھے

۔

روح ایک بار سوچ لو مجھے نہیں لگتا کہ مجھے تمہیں اس طرح سے یہاں پر چھوڑ کر جانا چاہے میں کوئی اور طریقہ نکالتا ہوں مائرہ کو بچانے کا

نہیں صارم یارم کوئی میرے لئے غیر نہیں ہیں کہ مجھے ان سے ساتھ ڈر لگے گا زرا سوچیں مائرہ کس حال میں ہو گی۔

میں ایڈجسٹ کر لو نگی۔یارم کو سمجھاؤں گی کہ میں ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی میں اس سے علیحدگی چاہتی ہوں اور ویسے بھی کبھی نہ کبھی تو مجھے ان سے الگ ہونا ہی پڑے گا۔

اور طلاق کے بغیر تو کہیں نہیں جا سکتی روح خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اتنا بڑا فیصلہ اس نے کب کیا لیکن یہ بات تو کلیئر تھی کہ یارم کبھی یہ کام نہیں چھوڑنے والا اور ایک قاتل کے

ساتھ اس ایک عام زندگی گزارنے کا خواب کبھی بھی مکمل نہیں ہو سکتا تھا۔

وہ صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ یارم کے لئے بھی پریشانی کا سبب تھی۔

یارم الگ دنیا کا باسی تھا وہ دونوں ایک نہیں ہو سکتے تھے۔

اگر یارم یہ سب کچھ چھوڑ نہیں سکتا تھا۔تو روح بھی ایک ایسے انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتی تھی جو دن رات لوگوں کا قتل کرے۔

❤

وہ دونوں گھر کے اندر داخل ہوئے تو خضر اور شارف بھی یہی پر تھے۔

جب سے یہ سب کچھ ہوا تھا روح کا خضر سے ایک بار بھی سامنا نہ ہوا تھا۔وہ جو کبھی اپنے کام کے لئے کسی کے سامنے شرمندہ نہیں ہوتا تھا آج روح کی نظریں پڑھ کر شرمندگی سے نظریں جھکا گیا۔

روح یہ کیا حرکت کی ہے تم نے تمہارا دماغ خراب ہو گیا تھا کیا کہاں چلی گئی تھی تم تمہیں اندازہ بھی ہے ڈیول کتنے غصے میں ہے۔

کیا کریں گے آپ کے ڈیول قتل کر دیں گے مجھے بھی جس طرح سے وہ اور لوگوں کو مارتے ہیں روح شارف کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

روح تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کہ تمہاری غلطی کی کیا سزا ہو سکتی ہے۔ شارف نے اسے سمجھانے کی ایک ناکام سی کوشش کی۔

مجھے شرم آتی ہے یہ سوچتے ہوئے شارف بھائی کہ میں نے آپ کو بھائی کہا تھا۔ آپ بھی یہی کام کرتے ہیں نہ لوگوں کی زندگیوں سے کھیلتے ہیں۔

کیا آپ کو بھی ترس نہیں آتا جب کوئی آپ کے سامنے تڑپتا ہے روتا ہے گڑگڑاتا ہے آپ کو اس پر ذرا ترس نہیں آتا۔

روح اسے شرم دلانے کی کوشش کر رہی تھی۔

بس شارف بہت ہوا اب جاؤ حیدر کو لے جاؤ صارم کی بیٹی کو چھڑاؤ۔

میں ابھی حیدر کو لے کے آتا ہوں شارف یہ کہہ کر باہر چلا گیا

تھینک یو انسپیکٹر صارم آپ نے ہمارا کام کر دیا ورنہ آپ کا کام کبھی نہیں ہوتا ہیں خضر اس کو اگنور کر کے صارم سے مخاطب ہوا۔

اور ہمیں شرم دلانے سے بہتر ہے روح کے تم خود شرم کرو۔ تمہیں پتا ہے جو حرکت تم

نے یہاں دبئی میں کی ہے وہیں اگر پاکستان میں کی ہوتی تو کیا ہوتا

کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتی ایک بھاگی ہوئی لڑکی کی کیا عزت ہوتی ہے یہ تو تم بھی جانتی ہو۔

نا اسے خاندان پوچھتا ہے اور نہ ہی شوہر یہ تو تم احسان مانو یارم کا۔۔وہ اس وقت صارم کو مکمل اگنور کیے ہوئے تھا جیسے یہاں صارم موجود ہی نہ ہو۔

لیکن اس کے بات مکمل ہونے سے پہلے ہی روح اٹھی

میں نے نہیں کہا تھا آپ کے یارم کو کہ مجھے پوچھیں میں تو ابھی بھی یہی کہہ رہی ہوں کہ مجھے ان کے ساتھ نہیں رہنا۔

اور کوئی بھی میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا بقول آپ کے کہ میں گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی ہوں تو ان کی نظروں میں تو ویسے بھی میری کوئی عزت نہیں رہی تو بہتر ہے اپنی عزت بنانے کے چھوڑ دیں مجھے۔اور میں اپنے گھر واپس چلی جاؤں روح ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی

روح تم وہاں جانا چاہتی ہو ان لوگوں کے پاس جن لوگوں نے تمہیں بیچ دیا۔

ہاں میں واپس جانا چاہتی ہوں لیکن ان لوگوں کے پاس نہیں۔بلکہ ان لوگوں کے پاس جو

نہ تو بیٹیوں کا سودا کرتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کو قتل کرتے ہیں۔

معاف کیجئے کہ خضر بھائی پاکستان میں دارالامان کی کمی نہیں ہے۔روح نے غصے سے کہا۔

دبئ کے ڈان کی بیوی دارالمان میں رہے گی۔ سنبھل جاؤ روح۔تم کیا کرتی پھر رہی ہو۔

تمہیں اندازہ بھی ہے ڈیول کتنا پریشان ہے۔ہمارا سارا کام رکا ہوا ہے۔اور یہاں تمہارے

چونچلے ختم نہیں ہو رہے۔کیا کر دیا ہے ان چار مہینوں میں تم نے یارم کے ساتھ۔کہ اسے

کسی اور چیز کا ہوش ہی نہیں ہے۔خضر ناچاہتے ہوئے بھی اس کے سامنے یارم کی بے بسی

بیان کر رہا تھا۔کہ شاید اس کی بات ہی سمجھ کر وہ یارم کو چھوڑنے کا فیصلہ بدل دے اور

اپنی بچکانہ حرکتیں چھوڑ دے۔

خضر ابھی اس سے کچھ کہتا اس سے پہلے ہی دروازہ کھول کر یارم اندر داخل ہوا۔

ویلکم بیک بے بی یارم اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے آگے بڑھا اور اسے اپنے سینے سے لگایا

۔سب کے سامنے یہ حرکت روح کو شرمندہ کر گئی۔

آئی مس یو سو مچ۔کیسی رہی تمہاری پکنک انجوائے کیا وہ شاید نہیں یقیناً اس کا مزاق رہا تھا۔

صارم کو غصہ تو آیا لیکن فی الوقت وہ کنٹرول کر گیا کیونکہ شارف حیدر کو لینے گیا ہوا تھا۔اور

سوال اس کی بیٹی کا تھا۔

یہ تمہارے بازو پہ کیا ہوا ہے روح یارم نے اس کے بازو پے باندھی پٹی کو دیکھتے ہوئے کہا

لیکن اس کا جواب سننے سے پہلے ہی وہ صارم کی طرف لپلٹا تھا کیا کیا ہے تم نے میری بیوی کے ساتھ۔

کیسے لگی اسے چوٹ خضر ڈاکٹر کو بلاؤ۔

وہ بے قراری سے اس کا بازو دیکھنے لگا۔

جبکہ ساتھ ساتھ صارم کو سخت نگاہوں سے گھور رہا تھا

چھت سے کودتے ہوئے چوٹ لگ گئی روح بناڈر اور شرمندگی کے بولی تھی۔اس کی اس ادا پے یارم مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔

جبکہ خضر دل کیا کہ اس کی اس حرکت پر اس کا سر پھاڑ دے۔ پچھلے تین گھنٹوں سے وہ اس کی بیقراری دیکھ رہا تھا اگر اس کی حالت روح دیکھ لیتی تو شاید کبھی اس سے دور ہونے کا خیال بھی اپنے دل میں نہ لاتی۔

خضر چھت کی دوسری سائیڈ پہ سیڑھی لگوا دو میں نہیں چاہتا کہ دوسری بار جب روح گھر سے بھاگنے کی کوشش کرے تو اسے چوٹ لگے۔

ویسے مجھے امید نہیں ہے کہ اس کے بعد تم ایسی کوئی حرکت کرو گی لیکن پھر بھی بے بی تم پر یقین نہیں کر سکتا۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہونٹوں تک لے کر جا رہا تھا جب روح نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

وہ ہر ممکن طریقے سے اپنا غصہ کنٹرول کر رہا تھا وہ روح کو خود سے بد گمان نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن

شاید روح نے اسے آج غصہ دلانے کی قسم کھائی تھی

شارف کہاں ہے کب تک آئے گا وہ حیدر کو لے کر میری بیٹی کہاں ہے صارم کے لہجے میں اپنی بیٹی کے لیے فکر مندی تھی۔

جبکہ خضر اسے اگنور کیے ڈاکٹر کو فون کر رہا تھا۔

اتنی دیر میں اپنی بیوی کے بغیر تڑپا ہوں تھوڑی دیر تم اپنی بیٹی کے بغیر تڑپو تمہیں بھی تو پتہ چلے محبت میں تڑپ کس بلا کا نام ہے۔ یارم بس اتنا کہہ کر روح کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اندر لے جانے لگا۔

بے بی تم ریسٹ کرو ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔

یارم پلیز ایسا مت کرو میرے ساتھ میری بیٹی کی زندگی کا سوال ہے صارم تڑپ اٹھا۔

یارم بتائیں انہیں کہ ان کی بیٹی کہاں ہے آپ اتنے بے حس ہو سکتے ہیں میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی روح نے زبردستی اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

تم پیار کے لائق ہی نہیں ہو روح مجھے تمہیں اتنا سر چڑانا ہی نہیں چاہیے تھا یارم نے زبردستی اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھسیٹ کر اندر لے گیا۔

جب کے پیچھے سے صارم کی آواز آتی رہی جسے وہ مکمل اگنور کر گیا تھا۔

❤

کیوں مرے جا رہے ہو انسپیکٹر صارم مل جائے گی تمہیں تمہاری بیٹی۔کچھ نہیں ہو گا اسے ۔بس تمہیں تمہارے کیے کی سزا مل جائے۔خضر نے جیسے اس کی بے بسی کا مذاق اڑایا تھا۔

خضر میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں خدا کے لیے ایسا مت کرو اس سب میں میری معصوم بچی کا کیا قصور وہ بچی ہے۔صارم نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

روح بھی بچی ہے یقین کرو وہ بھی میری بچی ہے۔تم نے ہماری بچی کو ہمارے خلاف کرنے کوشش کی میرے اکلوتے رشتے کو مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی۔

خضر غصے سے اس کی طرف آیا

تمہارا رشتہ تمہارا روح کے ساتھ کیا رشتہ ہے۔۔؟صارم نے پریشانی سے پوچھا۔

تمہیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے تمہیں بس تمہاری بیٹی سے مطلب ہونا چاہیے۔جو شاید تمہیں آج مل جائے۔یارم نے یہ کیس میرے حوالے کیا ہے۔

اور یقین کرو اسے میں اپنے طریقے سے ہینڈل کروں گا۔

خضر اس کا کندھا تھپتھپاتے باہر نکل گیا جہاں سامنے سے شارف مسکراتا ہوا اندر آیا تھا اس کے ساتھ حیدر نہیں تھا شاید وہ بھی اس کے پلین میں شامل تھا۔

کیا خیال ہے اس کی بیٹی واپس کریں یا نہ کریں

خضر نے مسکراتے ہوئے پوچھا

میں تیرے سوال کا جواب دوں گا پہلے تو میرے سوال کا جواب دے۔شارف نے تھوڑی پہ ہاتھ رکھ کے کہا۔

روح یا لیلیٰ شارف نے کسی عقلمند انسان کی طرح دو آپشنز اس کے سامنے رکھے۔

یارم۔خضر نے جواب دیا۔

بولا نا صرف دو آپشن ہیں روح یا لیلیٰ شارف چڑ کر بولا یارم تیرے پیچھے کھڑا ہے اگر اپنی جان بچانی ہے تو کام پر لگ جا خضر نے خبر دی تو شارف نے چونک کر پیچھے دیکھا جہاں کوئی نہیں تھا۔اس نے مڑ کر دیکھا خضر بھی یہاں نہیں تھا۔

صارم کو خضر نے واپس کر بھیج دیا تھا اور مائرہ کا کوئی اتا پتا نہ تھا۔

صارم کو بس یہ پتا تھا کہ اس کی بیٹی پرو بلم میں ہے۔

وہ لوگ کبھی بھی اس کی بیٹی کی جان لے سکتے ہیں۔

یارم کے ساتھ جتنا وہ کر چکا تھا اس کے بعد یارم اس کی مدد کرتا یہ بات بالکل نا ممکن تھی وہ

تو اب پچھتا رہا تھا کہ وہ روح کو واپس چھوڑ آیا۔

کیوں کہ روح کو واپس چھوڑنے کے بعد بھی ان لوگوں نے مائرہ کو اس کے حوالے نہ کیا تھا

۔

عروہ کی طبیعت خراب تھی اور ایسے میں وہ بار بار صرف اپنی بیٹی کا نام لے رہی تھی۔

صارم کے پاس اس کے کسی سوال کا کوئی جواب نہ تھا۔

فی الحال تو صرف اور صرف یارم کی منتیں کر سکتا تھا۔

لیکن اس کے لیے بھی یارم اس کا فون نہیں اٹھا رہا تھا۔

❤

ڈاکٹر نے روح کے بازو کی ٹھیک سے ڈریسنگ کی تھی سب کچھ ٹھیک تھا اس کی ہڈی ٹوٹنے

سے بچ گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر اسے ہدایات بتا کر چلا گیا

مائرہ ٹھیک ہے مائرہ اور صارم واپس چلے گئے روح نے شارف کے پوچھا

جب کہ اس وقت وہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی

شارف نے ایک نظر خضر کو دیکھا۔

شارف کے اس طرح خضر کو دیکھنے پر روح کو پھر سے غصہ آنے لگا تھا

آ تو گئی ہوں میں واپس اب چھوڑ دو خدا کے لئے اس معصوم کو یہی چاہتے تھے نہ تم لوگ

آ گئی ہوں میں یہاں واپس۔ روح غصے سے چلاتے ہوئے بولی۔

کوئی احسان نہیں کیا ہے تم نے واپس آ کر اپنی شوہر کے گھر واپس آئی ہو۔

اور اپنا یہ ایٹیٹیوڈ ذرا کم کرو جن لوگوں کے پاس جا رہی تھی نہ اس گھر میں تمہاری کیا

اوقات ہے اچھے سے جانتے ہیں۔ خضر غصے سے بولا۔

خضر بس کرو وہ پہلے ہی تکلیف میں ہے۔ یارم جیسے تڑپ اٹھا۔

ہاں بے بی تم فکر مت کرو مائرہ کو ہم نے صارم کے ساتھ واپس بھیج دیا ہے۔

مائرہ اب بالکل ٹھیک ہے۔ وہ خضر کو گھورتے ہوئے بولا تو خضر کمرے سے باہر نکل گیا۔

شارف کھانا بھیجو روح کے لئے۔اس نے شارف کو کہا تو وہ فورا کمرے سے باہر نکل گیا

❤

شارف دروازے سے ہی کھانا دے کر چلا گیا یارم روح کے لیے کھانا لے کر آیا تو اس نے منہ پھیر لیا۔

وہ نا اس سے کوئی بات کر رہی تھی اور نہ ہی کھانا کھا رہی تھی۔

یارم اپنا غصہ کنٹرول کرے ابھی بھی اسے پیار سے منانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اگر اس کی جگہ کسی اور نے یہ حرکت کی ہوتی کی یارم اس کا کیا حال کرتا یہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

پلیز کھانا کھالو کب تک بھوکی رہو گی میری جان پلیز کچھ کھالو

اس بار جب روح نے اس کا ہاتھ جھٹکا تو بھی اپنا کنٹرول کھو بیٹھا۔اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔

میرا دماغ خراب ہے جو میں کب سے پیار سے منانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

میں مزید نخرے نہیں برداشت کر سکتا۔شرافت سے کھانا کھاؤ ورنہ۔اس سے پہلے کہ وہ

کچھ کہتا اس نے روح کے چہرے کو دیکھا جہاں وہ اپنے چہرے پر رکھے بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

یارم نے اس کے گال پہ ہاتھ رکھا وہ اس پے ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا تھا وہ اپنے آپ پر جتنا کنٹرول کر رہا تھا روح اتنا ہی اس کے غصے کو ہوا دے رہی تھی

یارم محبت سے اس کے گال کو سہلا رہا تھا جب روح اسے دیکھنے لگی

ایسے مت دیکھو تمہیں سمجھ نہیں آ رہا میں کہہ رہا ہوں ایسے مت دیکھو مجھے۔ نجانے وہ کیسی نظروں سے دیکھ رہی تھی یارم اس سے نظریں تک نہیں ملا پا رہا تھا۔

پلیز مت کرو میرے ساتھ اس طرح میں کبھی اتنا بے بس نہیں ہوا جتنا تمہارے سامنے بہت پیار کرتا ہوں تم سے خدا کے لیے میری بات مان لو۔ کہی نہیں جا سکتی تم یہاں سے ۔ کتنی زیادہ چوٹ لگی ہے تمہیں۔ وہ اس کا بازو تھامتے ہوئے بولا۔

اوچ۔۔۔۔۔۔۔ روح نے فوراً بازو چھڑاتے ہوئے آہ بھری۔

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا کیا کر رہی ہو درد ہو گا۔ یارم نے بے اختیار اس کا بازو تھاما۔

نہیں ہو رہا مجھے درد آپ دے رہے ہیں مجھے درد بار بار میرے سامنے آ کر میرے ساتھ زبردستی کر کے نہیں رہنا چاہتی میں آپ کے ساتھ کیوں زبردستی کر رہے ہیں میرے

ساتھ۔ نہیں کھانا مجھے کھانا۔ چلے جائیں آپ یہاں سے اس وقت سب سے زیادہ مجھے تکلیف آپ کو دیکھنے سے ہو رہی ہے۔ روح کہتے ہوئے رونے لگی

پلیز چلے جائیں۔۔۔

روح میں چلا جاؤں گا پلیز تم کھانا تو کھالو۔ یارم نے جیسے مینت کی تھی۔

کچھ نہیں کھانا مجھے لے جائے اسے یہاں سے پلیز چلے جائیں یہاں سے میں ہاتھ جوڑتی ہوں آپ کے آگے وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگی

یارم ایک آخری بار اسے دیکھتا کمرے سے باہر نکل گیا

❤

وہ کمرے سے باہر نکلا تو خضر غصے سے باہر ٹہل رہا تھا

بہت بڑا کر رہے ہو یارم تمہیں اس کو سزا دینی چاہئے اسے تاکہ وہ دوبارہ ایسی غلطی کرنے کے بارے میں نہ سوچے لیکن تم تو پیار سے ٹریٹ کر رہے ہو۔

ہاں سزا دوں تاکہ وہ مجھ سے بدگمان ہو کر مجھے ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر چلی جائے۔ یارم کے لہجے میں ڈر تھا۔

اس طرح سے ٹریٹ کرنے سے کیا وہ ہمیشہ تمہارے پاس رہے گی نہیں یارم۔ تم پر یہ نرمی

سوٹ نہیں کرتی۔

تم شیطان ہو شیطان رہو فرشتہ بننے کی ضرورت ہے۔

جتنا اچھا بنو گے روح اتنی تم سے دور جائے تمہارا نرم لہجہ اسے خود سر بنا رہا ہے۔

تم جتنا اسے پیار سے بات کرو گے وہ اتنے تم سے دور ہو گی کیونکہ اس کے دل میں تمہارا ڈر ختم ہو چکا ہے۔

یاد رکھنا یارم روح تمہارے ڈر سے تمہارے پاس رہ سکتی ہے۔ لیکن تم سے پیار کر کے وہ کبھی تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی کیونکہ اس کی دنیا الگ ہے تم سے۔

اور وہ اپنی دنیا میں واپس جانا چاہتی ہے۔

اگر مجھ پر یقین نہیں ہے تو پیار سے آزما لو ورنہ جو ہو وہی بن کر دکھاؤ

تم جو اس کے سامنے بننے کی کوشش کر رہے ہو تم نہیں ہو یارم کم از کم اپنی محبت کے لیے اپنا آپ مت چھپاؤ

۔وہ اسے آئینہ دکھاتا باہر نکل گیا۔

روح نے کل سے کچھ نہیں کھایا تھا وہ تو پانی کا ایک قطرہ تک نہیں پی رہی تھی۔ کھایا تو یارم

نے بھی کچھ نہ تھا لیکن اس کی حالت ویسی نہیں تھی جیسی کہ روح کی۔ وہ چاہتا تو اس پر سختی یا زبردستی کر سکتا تھا۔ لیکن کل جس طرح سے روح اس سے دور ہوئی تھی وہ اس پر بالکل غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

یارم ڈر گیا تھا کہیں وہ سچ میں اسے چھوڑ کر نہ چلی جائے۔ یہ الگ بات تھی اس کی پہنچ سے دور نہیں جا سکتی تھی۔ وہ اسے جتنا نرمی برت رہا تھا وہ اتنا ہی اسے منہ نہیں لگا رہی تھی یارم کا غصہ پیار سب کچھ بے کار جا رہا تھا۔

بس ایک ہی رٹ کے مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا پاکستان جانا ہے اس نے یارم کا دماغ خراب کر رکھا تھا۔

آج اس نے شان اور اس کے سب ساتھیوں کو دعوت پر بلایا تھا جس کی وجہ سے آج اس کا آفس جانا بھی بہت ضروری تھا لیکن روح کو بھوکا چھوڑ کر وہ کہیں نہیں جا سکتا تھا۔ اس لئے ایک آخری کوشش کرنے وہ اس کے کمرے میں چلا گیا۔

اور کل سے بھی اس کمرے میں نہیں آیا تھا کیونکہ روح نے کہا تھا کہ وہ اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی وہ اسے وقت دے رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ کمپرومائز کر لے۔

کیونکہ یہ بات تو وہ بھی سمجھ چکا تھا کہ وہ کبھی اپنی مرضی سے اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہے

گی

روح اب تم مجھے مجبور کر رہی ہو کہ میں تم۔پر سختی کروں پلیز کچھ کھالو۔

آپ مجھے جان سے مار دیں تب بھی کچھ نہیں کھاؤں گی۔مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔وہ غصے سے منہ پھرتے ہوئے بولی۔اس کے ہونٹ خشک ہو رہے تھے۔

روح میری جان کب تک بھوکا رہنے کا ارادہ ہے۔خدا کے لئے کچھ کھالو کیوں کر رہی ہو تم یہ سب کچھ اس طرح سے بھوکے پیاسے رہنے سے میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا روح یہ سوچ بھی مجھے تکلیف دیتی ہے۔تم یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی کہیں بھی نہیں۔

اس لیے یہ فضول ضد چھوڑو اور کھانا کھالو دیکھو نا تمہاری چکر میں میں نے بھی کل سے کچھ نہیں کھایا۔یار م کو لگا شاید وہ اسی کا احساس کر لے۔

میں نے آپ کے ہاتھ نہیں باندھے روح کو اس کا کھانا نہ کھانا برا تو لگا لیکن وہ اس کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔

روح میں آخری بار پوچھ رہا ہوں تم کھانا کھا رہی ہو یا نہیں وہ اب غصے سے بولا تھا۔

روح کو اچانک ہی اس کا تھپڑ یاد آ گیا۔

روح نے سامنے شیشے کی طرف دیکھا جہاں اس کے گال پر یارم کے ہاتھ کا نشان تھا۔

یارم اس کے اس طرح دیکھنے پر بے اختیار مسکرایا۔

میں کیا کروں جان جب بھی یہ نشان جاتا ہے تم ضرور ایسی کوئی حرکت کرتی ہو کہ مجھے دوبارہ سے تمہیں یہ نشان دینا پڑتا ہے۔

لیکن اب میں کنٹرول کروں گا آئی پرومس وہ اپنے لب اس کے گال پر رکھتے ہوئے بولا جب روح اسے دھکا دے کر پیچھے ہوئی۔

روح میں کتنی بار بتا چکا ہوں مجھے تمہاری یہ حرکت نہیں پسند۔ وہ غصے سے گھور کر بولا تھا۔

اور مجھے آپ پسند نہیں روح غصے سے ناک پھلا کر بولی یارم بے اختیار مسکرایا۔ شاید وہ بھوک اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں تھی۔ مگر بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

یارم کا دل اس کی قربت کے لئے مچل رہا تھا۔ لیکن فی الحال وہ روح کو تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ایک دن کی بھوک تمہیں ٹھیک نہیں کر سکتی تم بھوکا رہ کر اس رزق کی بے قدری کر رہی ہو تمہیں اندازہ بھی ہے یہاں لوگ کتنے دن بھوکے سوتے ہیں۔ اور تم سیدھے طریقے

سے نہیں مانتی۔۔لیکن میں ہونا تمہاری عقل ٹھکانے لگانے کو۔

ایک دن کھانا نہ کھانے سے تمہاری اکڑ نہیں جائے گی۔اب جب تک تم خود کھانا نہیں مانگو گی کوئی تمہاری مانتیں نہیں کرے گا۔

یارم اتنا کہہ کر اٹھ کر باہر نکل گیا۔

❤

اس وقت شان اس کا خاص آدمی ملک اور اس کے باقی سب آدمی ان کے آفس میں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے تھے۔

یارم نے واقعی شان کو اس کے گینگ کا بادشاہ بنایا تھا لیکن شان کو اس بات کی قدر نہیں تھی۔

وہ دور بیٹھ کے اسے دھمکیاں دے رہا تھا لیکن اس وقت اس کے سامنے بیٹھا نظر جھکائے کھانا کھانے میں مصروف تھا۔

اس نے نظریں اٹھا کر یارم کی طرف نہ دیکھا سچ تھا شان کی ساری دھمکیاں صرف خضر اور شارف کے لیے تھی یارم کے سامنے وہ اب بھی زیرو تھا۔

یارم بہت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

اس کے اس طرح سے نظریں چرانے پر یارم بے اختیار مسکرایا۔

انسان کو ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس کے بعد وہ نظر اٹھانے کے قابل نہ رہے۔ یارم نے مسکرا کر سمجھانا چاہا جبکہ اس کے لہجے سے ہی شان کو خطرے کی بو آ رہی تھی۔

تم لوگ بھی کھانا کھالو اس نے سامنے کھڑے شارف اور خضر کو دیکھا۔

ہمارے کھانے کا ابھی وقت نہیں ہوا خضر نے مسکرا کر جواب دیا شاید وہ اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا رہے تھے

ڈیول تم تو ہمارا ساتھ نبھاؤ۔ شان نے دوستانہ انداز میں کہا۔

میں اپنی بیوی کے ہاتھ کا کھانا پسند کرتا ہوں۔ جب سے شادی کی ہے اس کے علاوہ کسی اور کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں کرتا

وکرم کہاں ہے۔ یارم کا جواب سن کر وہ بات بدلنے لگا۔

اسی کا تو گوشت کھا رہے ہو۔ یارم نے دوستانہ انداز میں ان کے سر پر دھماکہ کیا۔

جبکہ اگلے ہی لمحے ڈائننگ روم کا حال بدل چکا تھا۔

شان اور اس کے ساتھ آئے 11 لوگ وومیٹنگ کرنے میں مصروف ہو چکے تھے۔

وکرم نے میری بیوی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا اس نے خود ہی مجھے مجبور کیا اس کے ساتھ یہ کروں۔

ورنہ شاید وہ بھی آج تمہارا کھانا بننے کی جگہ تمہارے ساتھ بیٹھ کر کھا رہا ہوتا ہے۔

لیکن اس نے میری عزت کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا یارم نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔

شان میں نہیں چاہتا کہ وکرم کی جگہ لوگ یہاں بیٹھ کر تمہارا گوشت کھائیں۔ موقع دے رہا ہوں سنبھل جاو۔

یارم کا ظمی روز روز موقع نہیں دیتا۔

مجھے معاف کر دو ڈیول مجھ سے غلطی ہو گئی میں تمہارے خلاف کبھی کچھ نہیں کروں گا ۔ تم نے مجھے ڈان بنایا اور میں تمہارے ہی حلاف جا رہا تھا خدا کے لئے مجھے معاف کر دو مجھ سے غلطی ہو گئی۔

معاف کیا ہے اسی لئے ابھی تک زندہ ہو۔ اگر معاف نہ کرتا تو تم جانتے ہو تمہارا حال کیا ہوتا۔

باقی کی باتیں رات میرے گھر پہ ہوں گی۔ اسے بھی ساتھ لے آنا اس نے ملک کی طرف اشارہ کیا۔ اسے ملک کچھ گڑ بڑ لگ رہا تھا

تمہارا خاص آدمی ہمارا ابھی خاص ہے۔مجھے یقین ہے کہ تم یہ دعوت کبھی بھولو گے نہیں

۔یار م کی بات پے پاس کھڑے شارف نے قہقہ لگایا۔

میں نے کوئی لطیفہ سنایا ہے اس نے گھور کر شارف کو دیکھا

نہیں وہ دراصل شارف نے کچھ بولنا چاہا۔

کچھ زیادہ ہی سر چڑتے جا رہے ہو شارف کنٹرول میں رہو مجھے مجبور مت کرو کہ میں تمہیں

تمہاری اوقات یاد کراوں۔اس نے غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

❤

روح نے کچھ کھایا اس نے گھر آکر پوچھا۔

نہیں سر انہوں نے کچھ نہیں کھایا۔

سر آپ کے لیے کھانا لگاؤں شفا نے پوچھا۔

نہیں۔جب تک روح کچھ نہیں کھا لیتی اس کے حلق سے ویسے بھی کچھ نہیں اترنا تھا۔

وہ کمرے میں آیا تو روح پرسوں والے کپڑوں میں سست سی حالت میں بیٹھی تھی اس نے

ابھی تک اپنے بالوں میں گنگا نہیں کیا تھا۔

وہ سر گھٹنوں میں دیے زمین پر بیٹھی تھی

روح یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے۔۔۔حالت دیکھی ہے تم نے اپنی یارم نے اس کے سر پے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جب روح اسے دھکا دے کر پیچھے ہوئی۔

پلیز مجھے ہاتھ مت لگائیں دور رہیں مجھ سے۔ نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ۔

کیوں زبردستی کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ نہیں رہنا پلیز مجھے جانے دیں یہاں سے ۔روح روتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگی۔

روح کیوں کر رہی ہو یہ سب کچھ۔میرے پاس وجہ میری محبت ہے۔پیار کرتا ہوں تم سے ۔نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔اور تم کس حق سے مجھ سے دور جانے کی بات کر رہی ہو وعدہ کیا تھا تم نے مجھے کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤ گی اب تم کون ہوتی ہو مجھے چھوڑنے والی۔

عشق کرتا ہوں تم سے۔میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔اٹھو کپڑے بدلو بال ٹھیک کرو اپنے۔میں تمہیں اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا

یارم نے ایک بار پھر سے اس چھونا چاہا جب روح نے پر پھر سے اسے دھکا دے کے خود سے دور کیا۔

روح یہ تمہاری آخری غلطی ہے اس کے بعد تمہیں ہر غلطی کی سزا ملے گی وہ غصے سے اٹھ کر باہر نکل گیا۔

لیکن اس کے لہجے میں کچھ ایسا ضرور تھا کہ وہ کانپ کر رہ گی۔ لیکن ہمت نہیں ہاری۔

اب اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ یارم مجھ سے اسے دور جانے کے نہیں بلکہ طلاق کے بات کرے گی۔

دن سے شام شام سے رات ہو گئی یارم کمرے میں واپس نہیں آیا اور نہ ہی وہ اس جگہ سے اٹھی۔

وہ اپنی ساری ہمت جمع کر کے یارم سے طلاق کی بات کرنے کا سوچ رہی تھی

❤

خضر۔ شان اور ملک ابھی ابھی آ کر اس کے آفس روم میں بیٹھے تھے۔

وہ ایک ہاتھ میں ہمیشہ کی طرح بلیٹڈ لیے دوسرے ہاتھ سے اپنا سر دبا رہا تھا۔

شاید نہیں وہ یقیناً ٹینشن میں تھا۔

جبکہ شان یہ سوچ رہا تھا کہ اس کو ٹینشن دینے والا کیا ابھی تک زندہ ہے۔

وہ آہستہ آہستہ چلتی اسکے آفس روم تک ائی وہ نہیں جانتی تھی کہ اندر کون ہے اس سے

پہلے کہ وہ دروازہ بجاتی وہ اس کی آہٹ پہچان چکا تھا۔

اندر آجاؤ بے بی۔۔دستک دینے کے لیے اس کا ہاتھ واپس گر گیا۔

یارم نے ایک نظر دروازے کی طرف دیکھا

اس کی حالت دن سے بھی بدتر تھی۔

یقیناً وہ اپنی تمام تر ہمتوں کا انبار جمع کر کے یہاں آئی تھی۔وہ آکر اسکے قریب رو کی

یارم سمجھ چکا تھا کہ اس سے ضروری بات کرنے آئی ہے

مجھے۔۔۔آ۔۔پ سے طلاق۔۔چاہیے می۔میں آپ کے ساتھ۔۔ایک سیکنڈ۔۔نہیں

س۔کتی۔۔

لڑکھڑاتی آواز میں اس نے اپنا جملہ مکمل کیا۔

کمرے میں بیٹھے باقی تینوں وجووں پر پر قیامت گری تھی۔

یارم مشکل سے اپنا غصہ کنڑول کرتے اس کی بات پر مسکرایا تھا

یہاں بیٹھو میرے پاس اس نے نا صرف اپنے پاس رکھی کرسی کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا بلکہ ہاتھ پکڑ کر اسے پاس بٹھالیا۔

اگلے ہی لمحے اس نے ایک بلیڈ نکالا۔اور اس بلیڈ کی مدد سے اس کی کلائی پر ڈیزائن بنانے لگا

روح نے درد کی شدت سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی لیکن ناکام

شاید اس درد کی بھی کوئی انتہا تھی اپنی کلائی پر ہونے والا حملہ اس نے پانچ بار برداشت کیا۔

ہاتھ چھڑانے کی کوشش میں وہ مسلسل ناکام رہی تھی

آپ تو مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔؟وہ پوچھے بنا رہا نا پائی۔آنسو سے گلہ تک تر ہو چکا تھا

اس کے سوال پر وہ بے اختیار مسکرایا

میں تم سے عشق کرتا ہوں۔

تو۔۔پھ۔ر یہ۔سب۔؟

یہ دنیا کو بتا رہا ہوں کہ میں جس سے محبت کرتا ہوں اس کی غلطیاں معاف نہیں کرتا تو جس

سے نفرت کرتا ہوں ان کے ساتھ میں کیا سلوک کر سکتا ہوں۔

اگلے ہی سیکنڈ ملک کرسی سے اٹھ گیا اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور ماتھے پر پسینے کی بے

تحاشہ بوندے تھی۔اٹھ کر کمرے سے باہر بھاگا کانپ تو شان بھی رہا تھا لیکن وہ اٹھ کر باہر

نہیں گیا۔۔جبکہ یارم کے ہاتھ میں ابھی تک روح کی کلائی تھی۔جیسے وہ ابھی بھی چھوڑنے

کو تیار نہ تھا۔

میں۔نے ک۔کیا غلطی ک۔ی ہے۔۔؟چھٹی بار بلیڈ اپنے ہاتھ کی طرف آتے دیکھ کر وہ پوچھنے لگی۔

میری جان تم مجھ سے دور جانا چاہتی ہو نہ مجھ سے طلاق چاہتی ہو۔۔؟ہوں۔۔؟

تمہارے لفظوں کی سزا اس سے بُڑی ہونی چاہیے لیکن تمہارے معاملے میں میرا دل بہت نرم ہے۔اگر تم نے دوبارہ مجھ سے دور جانے کی بات کی تو میں اسی گھر کے اندر تمہارے لیے قبر کھود کر تمہیں زندہ گاڑ دوں گا۔پھر روز صبح اٹھ کر اس پر فاتحہ پڑھا کروں گا۔

اس کی کلائی کو سختی سے پکڑ کے بول رہا تھا۔

خیر فلحال میں کچھ بہت ضروری کام کر رہا ہوں مگر تم یہ مت سوچنا کہ تمہاری سزا ختم ہو گئی اٹھو جاؤ کمرے میں۔میں میٹنگ ختم کر کے آؤنگا پھر ہم یہیں سے شروع کریں گے۔

وہ ایک ایک لفظ چھپا کر بولا تھا روح کو ابھی تک یقین نہ دے یا رم نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

❤

اسے ملک پر پہلے دن سے ہی شک تھا۔وہ اسے جب بھی دیکھتا ہے اسے کچھ گڑ بڑ ہونے کا احساس ہوتا۔

اسے یقین تھا ملک اسے اور شان دونوں کو ڈبل کراس کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

لیکن اس وقت ڈیول نے کچھ نہ کہا۔

خضر شارف کو بھیجو کے مائرہ کو صارم کے گھر چھوڑ آئے کیا کر رہی ہے مائرہ اس وقت

ٹھیک تو ہے نہ

ہاں ہاں بلکل ٹھیک ہے جب میں یہاں آیا شارف اور لیلیٰ کے ساتھ کھیل رہی تھی۔

ہمم۔۔اسے واپس بھیج دو ماں باپ کو مس کر رہی ہو گی

اوکے۔وہ ہامی بڑتا باہر چلا گیا

ان لوگو کو بھیج کر وہ کمرے میں آیا۔

جہاں وہ بیڈ پے بیٹھی رو رہی تھی خون ابھی تک بہہ رہا تھا۔

اس نے بہت احتیاط سے اس کی کلائی پر بلیڈ چلایا تھا کہ اس کی نس نہ کٹ جائے اسے اس

کام کا بہت تجربہ تھا۔

وہ بنا کچھ بولے فرسٹ ایڈ باکس اٹھا کے اس کے پاس آیا۔درد اتنا زیادہ تھا کہ روح کچھ بھی

نہ بولی۔

مگر سوں سوں جاری تھی۔اور اس کا رونا یارم کو تکلیف دے رہا تھا۔

اس۔کا دل چاہا اپنا ہاتھ کاٹ دے جس سے اس نے اپنی روح کو تکیف دی۔

وہ بے بسی سے اس کے قریب سے اٹھ کر باہر چلا گیا

اس اپنے آپ سے نفرت ہو رہی تھی۔وہ روح کی تکیف کو محسوس کرنا چاہتا تھا۔

اسے اس طرح کمرے سے جاتا دیکھ کر روح بھی نجانے کیا سوچتی اس کے پیچھے آئی

کچھ سوچ کے وہ کچن میں آیا۔خضر بھی ان لوگوں چھوڑ کے آچکا تھا۔

اسے کچن میں دیکھ کر وہ بھی یہاں آیا۔

اور اسے چولہے کے قریب کھڑا دیکھا

❤❤

ڈیول یہ پانی کیوں گرم کر رہے ہو خضر نے کچن میں آکر پوچھا۔

پانی ابل رہا تھا تقریبا آدھے گھنٹے سے یہ پانی اس نے ایسے ہی چولہے پر رکھا ہوا تھا

یارم نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بس پانی کو گھورتا رہا۔

ڈیول خیریت تو ہے تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے خضر نے پریشانی سے کہا۔

میں ٹھیک نہیں ہوں خضر اس نے چولہا بند کرتے ہوئے کہا۔

لیکن اگلے ہی سیکنڈ جو حرکت یارم نے کی تھی اسے دیکھ کر خضر شاکڈ رہ گیا۔

یارم نے اپنا دایاں ہاتھ ابلتے پانی میں ڈال دیا۔

ڈیول کیا کر رہے ہو دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا یہ کیا حرکت کی ہے تم نے وہ آگے بڑھ کر

اس کا ہاتھ پانی سے باہر نکالنے کی کوشش کرنے لگا۔

جبکہ یارم بنا کسی درد بنا کسی تکلیف کے پانی میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔

خضر نے بڑی مشکل سے اس کا ہاتھ پانی سے نکالا۔

یہ کیا کیا ہے تم نے یارم تمہارا ہاتھ جل چکا ہے اس کا پورا ہاتھ پوری طرح سے جل چکا تھا۔

تمہیں تکلیف نہیں ہو رہی کیا خضر نے زبردستی اس کا ہاتھ کھینچنا چاہا

نہیں یہ تکلیف کم ہے بہت کم ہے یہ تکلیف اس تکلیف کے سامنے جو میں نے روح کو دی

ہے۔

اس نے خضر کا ہاتھ جھٹکا اور دوسری طرف آیا جہاں نمک اور چینی وغیرہ کے ڈبے رکھے

ہوئے تھے۔

اس نے وہاں سے مرچ کا ڈبہ اٹھایا اور کھول کر پورا ڈبہ اپنے ہاتھ پر پھینکا۔

خضر اس کی جلن سوچ کر ہی اس کا ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہو چکا تھا۔

ڈیول تم پاگل تو نہیں ہو گیا کیا کر رہے ہو تم۔

ہاں پاگل ہو گیا ہوں میں میں نے اس ہاتھ سے اپنی روح کو تکلیف دی میں نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اس ہاتھ سے اس ہاتھ کو سزا ضرور ملے گی۔ وہ زور زور سے ہاتھ دیوار پر مارتا کوئی دیوانہ ہی لگ رہا تھا پھر دوسرا ڈبہ اٹھا کر اپنے ہاتھ پر نمک چھڑکنے لگا تھا۔

جبکہ خضر اس کی تکلیف محسوس کرتا کچن سے باہر نکلنے لگا۔

میں فرسٹ ایڈ باکس لے آتا ہوں۔ خضر باہر آیا تو وہاں دروازے کے قریب روح کھڑی کانپ رہی تھی۔

خضر نے ایک نظر اسے دیکھا اور آگے بڑھ گیا۔

روح نے کیچن کی طرف دیکھا جہاں یارم اپنے آپ کو مزید تکلیف پہنچانے کے لیے کوئی چیز ڈھونڈ رہا تھا

روح کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے وہ یارم کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتی تھی لیکن اس کے پاس جانے کا تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی آج وہ اس کا غصہ دیکھ چکی تھی۔

کافی دیر وہ خود پر کنٹرول کرتی رہی جب بات بس سے باہر ہو گئی تو وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھتی

اس کے پیچھے آئی۔

اپنے پیچھے اس کی خوشبو کو محسوس کرتے وہ فورا پلٹا۔

تم یہاں کیوں آئی ہو تمہیں آرام کرنا چاہیے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

وہ اس کے دونوں بازو دیکھتے ہوئے بولا جہاں ایک ہاتھ پے ڈاکٹر نے پٹی باندھی تھی اور

دوسرے ہاتھ پہ پے اس نے خود۔

آپ یہ۔۔۔۔۔۔سب کچھ۔۔۔۔۔۔کیوں کر رہے ہیں یارم اس نے یارم کا ہاتھ اپنے

ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

آپ اپنا غصہ مجھ پر نکالے نا خود کو تکلیف کیوں دے رہے ہیں۔

کیوں کہ تم میرا غصہ نہیں سہ سکتی۔اور تمہیں تکلیف میں دیکھ کر میری جان جاتی ہے

۔اب جاؤ یہاں سے آرام کرو وہ زبردستی اس کا رخ پھیرتے ہوئے بھیجنے لگا۔

اور ایک بار پھر سے کچن میں نظر دہرا کر اپنے لئے کوئی چیز ڈھونڈنے لگا جس سے وہ اپنی

تکلیف کو مزید بھر اسکے۔

یارم میری بات سنیں روح نے اس کی طرف پلٹ کر کہا جب یارم نے اسے اپنے سینے سے

لگا لیا۔

میں نے کہانہ جاؤ یہاں سے کیوں نہیں سنتی ہو میری بات وہ اسے سختی سے اپنے ساتھ لگائے کہہ رہا تھا اس کی پکڑ میں اتنی سختی تھی روح کو اپنی سانس سے بند ہوتی محسوس ہونے لگی۔

یارم۔۔۔ چھوڑیں مجھے۔ وہ اپنا آپ اس سے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔

ایسے ہی میری سانسیں رکنے لگتی ہے جب مجھ سے دور جانے کی بات کرتی ہو وہ ابھی تک اسے سختی سے اپنے سینے میں بھیجے ہوئے بول رہا تھا۔

چھو۔۔ چھوڑیں۔۔ ہاتھ پیر مارنے کی کوشش میں اپنے آپ کو مزید تکلیف پہنچا رہی تھی۔ جبکہ یارم نے اس کی نہ سننے کی قسم کھا رکھی تھی۔ لیکن اگلے ہی لمحے یارم نے اچانک اسے خود سے دور کیا۔

جاو جا کے آرام کرو۔ اور آج کے بعد کوئی غلطی مت کرنا۔ تمہیں تکلیف دیتے ہوئے خوشی نہیں ہوتی مجھے خود پل پل مرتا ہوں ہو تمہیں اذیت میں دیکھ کر۔

وہ غصے میں بول رہا تھا جب خضر واپس آیا۔

روح میری مدد کرو اسے فرسٹ ایڈ باکس پکڑاتا یارم کو زبردستی چیئر پر بیٹھنے لگا۔

خضر نے مشکل سے ہی سہی لیکن یارم کے ہاتھ کی پٹی کر دی۔

وہ کہیں نہیں جارہی تمہارے پاس ہے اور تم اسے تکلیف نہیں دو گے تو خود کو بھی اذیت نہیں ہو گی وہ اسے کسی چھوٹے بچے کی طرح سمجھاتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی روح کا ہاتھ پکڑ کر اس کے پاس بٹھا دیا۔

یہ میں اسے نہیں تمہیں بھی کہہ رہا ہوں۔نورمل ہسبنڈ وائف کی طرح رہو تم دونوں ۔وہ یارم کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا جسے شاید اس کی بات کچھ حد تک سمجھ آچکی تھی ۔جس کی وجہ سے اب اس کے چہرے پر غصے کے کوئی تاثرات نظر نہیں آرہے تھے

روح اسے کھانا کھلاؤ۔خضر نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھوں کی طرف دیکھا۔اور پھر خود ہی شرمندہ ہو گیا۔

وہ جانتا تھا ان دونوں نے پچھلے تین دن سے کھانا نہیں کھایا۔

رو کو میں تم دونوں کو کھانا کھلاتا ہوں۔

خضر مسکراتا ہوا ان دونوں کے لیے کھانا نکالنے لگا اچھے سر پھرے عاشقوں سے واسطہ پڑا ہے میرا۔وہ بلند آواز بڑبڑایا یارم کھل کر ہنسا۔

جبکہ روح بڑی مشکل سے بڑبڑائی تھی "میں نہیں صرف یہ"

❤

وہ کمرے میں آیا تو روح سونے کی تیاری کر رہی تھی اسے آتا دیکھ کر وہ سمجھ چکی تھی کہ آج وہ اپنے روم میں ہی سونے کا ارادہ رکھتا ہے۔

روح کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تکلیف ہو رہی تھی وہ ٹھیک سے دونوں ہاتھ سیدھے نہیں کر پا رہی تھی۔

اس کی حالت دیکھ کر اسے روح پر ترس آنے لگا جب کہ اپنے آپ پر غصہ۔

وہ اس کے قریب آیا اور اس کے پیچھے جگہ بنا کر بیٹھنے لگا۔

روح کچھ نہیں بولی۔اور نہ ہی نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا وہ اس کے پیچھے آ بیٹھا۔

پیچھے سے اسے پکڑ کر اپنے ساتھ لگایا اور اس کا سر اپنے سینے پر رکھا۔

پھر اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں رکھے تم سو جاو روح تمہیں تکلیف نہیں ہو گی

وہ اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں بنا سہارے کے اوپر رکھے ہوئے تھا جس سے واقعہ ہی روح کو تکلیف نہیں ہو رہی تھی۔

لیکن وہ جانتی تھی ایسا کرنے سے یارم کو تکلیف ہو گی اس کا بھی تو ہاتھ جلا ہے بلکہ اس نے خود جلایا ہے۔لیکن وہ چاہ کر بھی اسے کچھ نہیں بول پائی نہ جانے کیوں کہ اسے یارم سے

خوف آنے لگا تھا

اتنا ڈر تو اسے یارم سے تب بھی نہیں لگا تھا جب وہ اس کا ہاتھ کاٹ رہا تھا۔

لیکن اب جو یارم نے اپنے ساتھ کیا تھا اسے اس سے خوف آنے لگا یہ شخص اپنے آپ سے محبت نہیں کرتا۔اور اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔

وہ لوگ مائرہ کو واپس گھر پہنچا چکے تھے۔

جس کی وجہ سے اب صارم کافی پر سکون ہو چکا تھا۔

لیکن اسے روح کے لئے برا لگ رہا تھا جو یارم کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی۔

وہ اپنی مرضی سے گئی تھی وہاں پہ۔لیکن پھر بھی صارم ایک آخری بار اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا وہ یارم کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔

اسی لئے آج اس نے روح کے گھر جا کر اسے ملنے کا فیصلہ کیا تھا۔

اگر وہ یارم کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو وہ کوٹ کے تھروا سے طلاق دلوا سکتا تھا۔

یارم اس طرح سے کسی لڑکی کی زندگی برباد نہیں کر سکتا۔

وہ روح کو زبردستی اپنے ساتھ رکھ سکتا نہیں ہے بے شک وہ سے پیار ہی کیوں نہ کرتا

ہو۔ لیکن وہ اس کے ساتھ زبردستی نہیں کرنے دے گا۔

صبح یارم نے اپنے ہاتھوں سے اسے ناشتہ کروایا شاید اسے اپنے ہاتھ میں بالکل بھی تکلیف نہیں تھی یا اس کے سامنے اپنی تکلیف پر کنٹرول کیے ہوئے تھا۔

جبکہ روح بنا کچھ بولے آرام سے اس کے ہاتھ سے کھانا کھا رہی تھی۔

اب اسے اس شخص کا کوئی بھروسا نہ تھا نجانے یہ انسان کیا کیا کر سکتا تھا وہ بنا سوچے سمجھے اپنے آپ کو تکلیف پہنچا سکتا تھا تو روح کو کیوں نہیں۔

خضر نے اسے بتایا تھا کہ وہ اپنے غداروں کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے روح بھی تو غدار تھی۔

اتنا مت زور ڈالو اپنے ننھے سے ذہن پر اس کو سوچوں میں الجھا دیکھ کر بولا۔

آج شام باہر ڈنر کرتے ہیں۔ بلکہ کچھ دنوں میں میں کہیں آؤٹنگ کا پلین بناتا ہوں۔

میں دیکھ رہا ہوں اس سب کی وجہ سے ہمارے رشتے میں بہت دوری ہو گئی ہے۔ لیکن میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا۔

سب کچھ پہلے جیسا۔ میں ایک دو ضروری کام نپٹا کر جلدی واپس آ جاؤں گا۔

اپنا خیال رکھنا۔۔

وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا نکل گیا۔ جبکہ روح نہ جانے کتنی دیر وہیں بیٹھے دروازے کو دیکھتی رہی۔ جہاں سے یارم نکل کر گیا تھا۔

مجھے مسز یارم سے ملنا ہے صارم نے آکر چوکیدار سے کہا۔

آئی ایم سوری سر ہم کسی کو اس طرح سے اندر نہیں بھیج سکتے

بہتر ہو گا کہ آپ سر کی موجودگی میں آئیں۔ وہ ادب سے معذرت کرتے ہوئے بولا۔

آپ اندر جا کے ایک بار روح کو بتائیں تو سہی کے انسپکٹر صارم اس سے ملنا چاہتا ہے۔ وہ ضرور مجھ سے ملنا چاہے گی صارم نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

سر یہ بات میڈم کو نہیں بلکہ سر کو بتانا ضروری ہے کیونکہ سر کی اجازت کے بغیر اندر کوئی نہیں جا سکتا۔

اور اگر آپ سیدھی طرح سے یہاں سے نہ گئے تو مجھے مجبوراً ڈیول سر کو فون کرنا ہو گا۔

اس بار چوکیدار برہم ہوا شاید وہ بھی اس کے بارے میں جانتا تھا۔

دیکھو میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو میرا روح سے ملنا بہت ضروری ہے۔

اس نے اپنی جیب سے کچھ نوٹ نکالتے ہوئے اس کے ہاتھ میں رکھے۔

سر یہ غلطی نہ کریں ہم اتنے گئے گزرے نہیں کہ چند نوٹوں کے لیے اپنی ایمانداری بیچ دیں۔چوکیدار نے اسی کے انداز میں نوٹ واپس اس کے ہاتھ میں رکھے۔

عجیب ڈھیٹ انسان ہے جانے کا نام ہی نہیں لے رہا روح باہر آئی تو شفا کو بڑبڑاتے ہوئے سنا۔

تو جھانک کر دیکھنے لگی کہ کون ہے۔

چوکیدار انہیں اندر آنے دو۔اس نے صارم کو تو نہ دیکھا تھا لیکن اس کی آواز پہچان چکی تھی ۔

لیکن میڈم سر نے۔۔۔

جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔وہ غصے سے بولی تو چوکیدار سر جھکا گیا۔جبکہ صارم اندر آ چکا تھا۔

❤

وہ صارم کو لے کر اندر آ گئی۔

بیٹھو روح میں تم سے بہت ضروری بات کرنے والا ہوں میں جانتا ہوں یہ تمہارے لیے

بہت مشکل ہو گا لیکن اگر تم آسان زندگی چاہتی ہو تو تمہیں یہ کرنا ہو گا۔صارم نے بات شروع کی

آپ کیا کہنا چاہتے ہیں میں کچھ سمجھی نہیں۔وہ جانتی تھی کہ وہ یہاں اسی لیے آیا ہے تاکہ اسے یہاں سے نکال سکے لیکن وہ سمجھ چکی تھی کہ اس کا یارم سے دور جانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

وہ کبھی اسے خود سے الگ نہیں ہونے دے گا۔

روح میں تمہارے لئے طلاق کے کاغذات بنوا کر لایا ہوں

اگر تم ان پر سائن کر دو تو میں آسانی سے تمہاری طلاق کروا کے تمہیں یہاں سے بھیج سکتا ہوں اور پھر یارم بھی کچھ نہیں کر پائے گا۔

میں جانتا ہوں یارم جیسے شخص کے ساتھ زندگی گزارنا تمہارے بس میں نہیں ہے۔

میں تمہارے لئے بس اتنا ہی کر سکتا تھا اس نے کاغذات اس کے سامنے رکھتے ہوئے پین اس کے ہاتھ میں تھمایا۔

روح نے ایک نظر ان کاغذات کو دیکھا جب ایک دھماکے کے ساتھ دروازہ کھلا اور اگلے ہی لمحے صارم کے منہ پر ایک زوردار مکا لگا جس سے وہ دور زمین پر جا گرا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں قدم رکھنے کی وہ دھاڑتے ہوئے اس کے قریب آیا

تم مجھ سے میری روح کو دور کرنا چاہتے ہو اس نے صارم کے گربان کو پکڑ کر اسے دوبارہ کھڑا کیا۔

جبکہ اس کے اس طرح سے آنے پر روح کونے میں کھڑی ڈر کے مارے کانپ رہی تھی

بہت لحاظ کر لیا میں نے تمہارا آج میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا یارم نے اسے ایک زوردار جھٹکا دیا اور ساتھ ہی اپنی جیب سے پستول نکالا

جب خضر اور شارف تیزی سے اس کی طرف آ کر اسے تھامنے کی کوشش کرنے لگے۔

اور خضر نے بڑی مشکل سے اس کے ہاتھ سے پستول نکالا۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ روح کے سامنے ایسی کوئی حرکت کرے جس سے وہ اسے مزید ڈر جائے

وہ تینوں کسی ضروری کام کے لیے جا رہے تھے جب چوکیدار نے فون پر اسے صارم کے یہاں آنے کی خبر دی۔ یارم اپنا کام چھوڑ کر گاڑی سیدھی اپنے گھر کی طرف لے آیا۔

کیا کرنے آئے تھے تم یہاں کیا کہہ رہے تھے تم روح سے وہ غصے سے پوچھ رہا تھا جبکہ

شارف ٹیبل پر سے طلاق کے کاغذات اٹھا چکا تھا۔

یہ تو طلاق کے پیپر ہیں شارف نے پیپرز دیکھتے ہوئے کہا یارم نے بے یقینی سے روح کی طرف دیکھا۔

اور پھر نہ جانے کتنی دیر اس کی طرف دیکھتا رہا جو کبھی یارم کو تو کبھی ان کاغذات کو دیکھ رہی تھی۔

اس بار تم نے حد کر دی روح تمہاری یہ غلطی واقعی معافی کے قابل نہیں بہت ہی شوق چڑھا ہے تمہیں مجھ سے دور جانا ہے مجھ سے طلاق چاہتی ہو تم۔

آج کے بعد تمہارے دماغ میں کبھی ایسی بات نہیں آئے گی۔ایسا سوچنے سے پہلے ہزار بار تمہاری روح کانپے گی۔

یارم غصے سے کہتا اسے گھسیٹتے ہوئے بیسمنٹ کی طرف لے جانے لگا۔

یارم مجھے۔۔۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔۔پتا اس۔۔۔۔بارے میں۔۔پلیز۔میرا یقین ۔۔۔۔۔کریں میری۔۔۔۔۔۔بات سنیں۔۔۔

روح اس کے ساتھ کھچتے روتے ہوئے بتانے لگی۔

لیکن یارم کو اس بات کی پروا نہ تھی۔

کہ وہ اس سے کیا کہہ رہی تھی۔یارم نے بیسمنٹ میں آکر ایک دروازہ کھولا اور روح کو

اندر ڈال کر کے دروازہ بند کر دیا۔

یہ تمہاری زندگی کی آخری غلطی ہے۔

اس کی بعد تم مرتے دم تک ایسا کچھ کرنے کے بارے میں نہیں سوچو گی۔

یارم دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا

جبکہ صارم کو وہاں سے نکال کر شارف اور خضر بھی نیچے آ چکے تھے۔وہ سمجھ چکے تھے اس

بار بات یارم کے بس سے باہر جا چکی ہے

یارم پلیز مجھے یہاں سے باہر نکالیں۔کیوں قید کیا ہے آپ نے مجھے نہ باہر نکالیں مجھے یہاں

سے آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے وہ زور زور سے دروازہ کھٹکھٹاتی چلا رہی تھی۔

شارف بھائی خضر بھائی کوئی تو کھولو۔یہاں بہت اندھیرا ہے۔پلیز مجھے ڈر لگ رہا ہے۔

اپنی بے بسی پر وہ روتے روتے اور زور سے چلانے لگی

دروازہ کھولو۔پلیز کوئی دروازہ کھولو۔

یہ بہت ہی چھوٹا سا کمرہ تھا یہاں ایک سے زیادہ انسان کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔

بیٹھنا تو بہت دور کی بات۔ یارم کوئی اس سے بہت دور نہ تھا۔ بس کچھ انچ کے فاصلے پر تھا

۔اور انہی انچوں کے درمیان ایک دروازہ تھا۔ جس کی ایک سائیڈ روح اور دوسری سائیڈ

یارم تھا۔

اس کے سامنے شارف اور خضر کھڑے تھے

وہ زور زور سے چلا رہی تھی۔

لیکن یارم دروازے کے ساتھ کھڑا تھا۔ اسے روح کی کسی چیخ کسی پکار کا کوئی اثر نہ تھا۔

روح چلاتے چلاتے تھک لگی۔ جب اسے لگا کے اس کے جسم پر کوئی چیز رینگ رہی ہے۔

اگلے ہی لمحے سے پتہ چل گیا وہ چیز ایک بہت بڑا سانپ ہے۔ بے اختیار اس کی چیخ بلند ہوئی

۔

لیکن دروازے کے پار کھڑے شخص پر کوئی فرق نہ پڑا تھا۔

ڈیول مجھے لگتا ہے شارف ایک قدم آگے بڑھا۔

شششش۔ روح نے غلطی کی ہے شارف اسے سزا ملے گی۔

مجھ سے زیادہ پیار نہیں کرتے تم اس سے۔ اگر میں برداشت کر رہا ہوں تو تم بھی برداشت

کرو۔اور اگر نہیں کر سکتے تو چلے جاو یہاں۔

ڈیول کے کہنے کی دیر تھی شارف سے اس کی چیخیں برداشت نہیں ہو رہی تھی وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

پلیز نکالو۔۔۔۔پلیز نکالو۔۔۔۔۔ ششش۔۔۔شارف بھائی۔۔۔۔۔خضر بھائی۔۔۔۔۔۔یارم۔۔۔۔کوئی تو کھولو۔

روح کی سانسس تھامنے لگی تھی۔

وہ چیخے جا رہی تھی۔اس کا سارا جسم کانپنے لگا تھا سانپ اس کے پورے جسم پر رینگ رہا تھا۔

روح کو لگا کہ جیسے اس کا خوف سے موت تک کا سفر شروع ہو چکا ہے

یارم نہ جانے کتنی دیر وہاں بیٹھے روح کو سنتا رہا

یار پلیز۔۔۔۔م۔۔۔مجھے یہاں۔۔۔۔۔یہاں سے۔۔۔۔۔نکالیں۔۔مم۔۔۔۔۔۔میں آئندہ ایسی۔۔۔۔۔کک۔۔۔۔کوئی حرکت۔۔۔۔۔نی۔۔نہیں کروں گی۔۔۔۔۔۔پلیز مجھے معاف۔۔۔۔۔کر دیں۔۔۔۔۔۔خدا کے لئے۔۔۔۔۔مجھے یہاں۔۔۔۔سے نکال لیں۔۔۔یارم کہاں ہے آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے س۔۔۔۔۔سن رہے ہیں نہ

۔۔۔۔؟میں جانتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔آپ یہاں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔آپ مجھے چ۔

۔۔۔۔چھوڑ کر۔۔۔۔۔۔نہیں جا۔۔۔۔۔سکتے۔۔۔

میں۔۔۔۔۔آآآ۔۔۔آپ۔۔۔۔۔کو۔۔۔چھ۔۔۔۔۔۔چھوڑ کر۔۔۔۔۔۔۔کبھی نہیں

جاؤں گی۔۔۔۔یارم۔۔۔۔۔۔پلیز مجھے۔۔۔۔۔یہاں سے۔۔۔۔نکالیں۔۔۔۔یہ

سانپ۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔ک۔۔۔کاٹ لے۔۔۔گا

یارم۔۔۔۔۔پلیز دروازہ۔۔۔۔۔کھولیں۔۔۔۔۔۔میں آپ۔۔۔۔۔۔کے آگے

ہاتھ۔۔۔۔۔۔جوڑتی ہوں۔۔پیپ۔۔۔۔پلیز مجھے یہاں۔۔۔۔۔۔سے نکالنے میں

آئندہ۔۔۔۔۔۔۔۔ایسی کوئی حرکت۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں کروں۔۔۔۔۔گی میں

۔۔۔۔۔۔آآآ۔۔آپ کو چھوڑ۔۔۔۔۔۔کر کہیں نہیں۔۔۔۔۔۔جاؤں گی

۔۔۔۔۔۔یارم۔۔۔۔۔یہاں بہت۔۔۔۔۔۔اندھیرا ہے۔۔۔۔۔۔۔بہت تھوڑی سی

جگہ ہے۔۔۔۔۔۔میں کھڑی رہ۔۔۔۔۔۔۔۔کر تھک چکی۔۔۔۔ہوں میرے پاؤں

۔۔۔۔۔۔۔میں درد ہونے۔۔۔۔۔۔لگا ہے۔۔۔۔۔۔۔یہ سا۔۔سانپ میرے اوپر

۔۔۔۔۔چل رہا ہے پلیز۔۔۔۔۔۔دروازہ کھلیں۔۔۔۔۔یہ۔مجھے کاٹ لے گا۔۔۔

یارم مجھے۔۔۔۔۔۔بہت ڈڈ۔۔۔۔۔۔ڈر لگ۔۔۔۔۔۔رہا ہے۔پلیز کھولیں۔۔۔۔۔

مجھے۔۔۔۔۔۔۔بہت ڈر لگ۔۔۔۔۔۔۔رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔یارم آپ

میری۔۔۔۔۔۔۔۔بات سن۔۔۔۔۔۔۔۔رہے ہیں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔پلیز دروازہ

۔۔۔۔۔۔۔کھولے مجھے بہت۔۔۔۔۔۔۔ڈر لگ رہا ہے۔

وہ کب سے دروازہ کھٹکھٹاتی چلائے جا رہی تھی اور دروازے کے باہر کھڑا یارم اسے سن رہا تھا۔

پھر آہستہ آہستہ آواز ختم ہوتی بند ہو گئی

جبکہ یارم کسی بے جان مجسمے کی طرح کھڑا رہا۔

❤

رات ڈیڑھ بجے کا وقت تھا۔۔یارم نے آہستہ سے دروازہ کھولا

روح دیوار کے ساتھ لگی زمین پر پڑی تھی۔

سانپ اس کے جسم پر رینگ رہا تھا۔

وہ تقریبا نو فٹ لمبا اور کافی موٹا سانپ تھا۔

یارم نے ہاتھ بڑھا کر وہ سانپ اٹھا کر اس سے دور کیا۔

پھر اس نے آہستہ سے روح کے بے ہوش موجود کو اٹھایا۔

مجھے یقین ہے جان یہ تمہاری آخری غلطی ہے۔اور یقین مانو اس سے زیادہ برا میں تمہارے ساتھ کر بھی نہیں سکتا۔

تمہیں تکلیف پہنچا کے خوشی نہیں ملتی مجھے۔

اتنی سی بات کیوں نہیں سمجھتی ہو نہیں چھوڑ سکتا میں یہ سب کچھ۔

میں اس دھندل میں بہت آگے نکل چکا ہوں۔یہاں سے واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہے روح۔اور کوئی راستہ ہے بھی تو صرف موت اور میں تو تمہارے ساتھ جینا چاہتا ہوں۔

روح تم آئی ہو تو مجھے زندگی کا مطلب سمجھ آیا ہے۔میرے اندر جینے کا حوصلہ پیدا ہوا ہے خواہشوں نے جنم لیا ہے اور تم مجھ سے دور جانا چاہتی ہو۔

اب تمہارے یہاں سے جانے کے سب راہ میں بند کر چکا ہوں۔

اب تمہارے پاس صرف ایک راستہ ہے اور وہ راستہ یارم کاظمی ہے۔

اب تمہیں زندگی کی ہر سانس کے ساتھ آخری سانس بھی یارم کاظمی کے ساتھ ہی لینی ہو گی۔ورنہ میں یہ سانسیں چھین لوں گا۔

صرف میری ہو تم صرف میری۔وہ اسے بیڈ پر لٹا کر واپس بیسمیٹ میں آ گیا۔

اس نے سانپ والا دروازہ بند کیا۔اور دوسرے اسی سائز کے کمرے میں آیا۔

وہاں سے ایک چابک اٹھایا۔اپنے آپ کو بھی دردی سے مارنے لگا۔

اپنے آپ کو نجانے کتنی دیر تکلیف دینے کے بعد بھی اسے سکون نہ ملا تھا۔

اپنے آپ کو مارتے مارتے اس کے ہاتھ دکھنے لگے لیکن وہ نا روکا۔وہ روح کو تکلیف پہنچانے کی سزا خود کو دے رہا تھا۔

میں جانتا ہوں روح میں تمہیں تکلیف پہنچاتا ہوں لیکن میں کیا کروں میں ایسا نہیں کرنا چاہتا لیکن پھر بھی مجھ سے ایسا ہو جاتا ہے روح میرے اندر ڈر ہے کہ تم مجھے چھوڑ کر چلی جاؤ گی تو میں کیسے جیوں گا۔

روح میں مر جاؤ نگا میں سچ کہتا ہوں تمہارے بغیر میں مر جاؤں گا۔

میں جانتا ہوں تم آسانی سے میرے ساتھ نہیں رہ سکتی اسی لیے تو میں نے یہ سب کچھ کیا۔

تم مجھ سے پیار نہیں کر سکتی نہ تو نہ کرو لیکن مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔

میں کیسے جیوں گا تمہارے بغیر۔۔۔۔اپنے آپ کو چابک مارنے کے بعد وہ ہیٹنگ روم میں آکر کھڑا ہو گیا اس کا سائز بھی بالکل اس سانپ جیسے روم جتنا تھا۔

یہ ہیٹنگ یارم کے زخموں کو ناسور بنا رہی تھی اکثر وہ اپنے دشمنوں کے لیے اس کا استعمال کرتا تھا۔

وہ نجانے کتنی دیر اپنے آپ کو وہاں اذیت پہنچاتا روح سے اپنے کیے کی معافی مانگتا رہا۔

کیوں کہ یہ سب کچھ اور وہ کے سامنے نہیں کرنا چاہتا تھا اسے روح کے سامنے اپنے آپ کو مضبوط دکھانا تھا

تاکہ وہ اس پر یہ ثابت کر سکے کہ اس سے دور جانے کی کوئی بھی سزا اسے مل سکتی ہے

❤

اس کے جسم پر کوئی چیز رینگ رہی تھی وہ نیند میں بار بار اپنے اوپر ہاتھ پیر مار رہی تھی۔

وہ کبھی اپنی ٹانگ سے ہاتھ مار کے اسے خود سے دور کرتی تو کبھی اپنے بازو کو سہلاتی۔

یارم اس کے قریب لیٹا اس کی ساری حرکتیں نوٹ کر رہا تھا۔ شاید نہیں یقیناً ابھی تک اس سانپ کے خوف سے باہر نہیں نکلی تھی۔

یارم نے آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

کچھ نہیں ہے روح میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔

گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

کچھ نہیں ہو گا تمہیں وہ سانپ میں نے واپس اسی کمرے میں بند کر دیا ہے وہ وہاں سے نہیں نکل سکتا۔

بالکل ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ نرمی سے اس کو سہلاتا اپنے ساتھ لگائے لیٹا تھا۔

جبکہ روح اسے اپنے پاس محسوس کرتی تھوڑی دیر میں پر سکون ہو کے پھر سے سو گئی۔

روح کی طبیعت بہت خراب تھی۔

اسے بہت بخار ہو رہا تھا۔

ڈر کے مارے وہ نیند میں بھی کانپ رہی تھی

یارم سے اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے وہ اس سے بات نہیں کر رہی تھی۔

جبکہ اس کے ڈر سے وہ فوراً اپنا کھانا کھا لیتی۔

یارم اسے جو دوائی کھانے کو بولتا فوراً کھا لیتی اسے ڈر تھا کہ یارم اسے واپس اس کمرے میں نہ چھوڑ آئے

جبکہ اس کے ڈر کی وجہ سے یارم شرمندگی سے اس کے قریب نہ جاتا۔

وہ یارم سے ڈرنے لگی تھی۔

ہر وقت ہی اسے کسی نے کسی چیز کا ڈر رہتا۔

وہ شفا اور میری کو بھی عجیب نظروں سے دیکھتی تھی اسے ان دونوں سے بھی خوف آنے لگا تھا۔

جبکہ وہ دونوں ہر ممکن طریقے سے اس کا خیال رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

❤

رات اچانک ڈر کے مارے روح کی آنکھ کھل گئی اس کا پورا جسم پسینے سے شربور تھا۔

وہ اپنے ہاتھ پاؤں پر تیز تیز ہاتھ مارنے لگی۔اور ساتھ رونے لگی

روح کچھ نہیں ہوا میں یہاں ہوں تمہارے ساتھ ڈرنے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے دیکھو میں یہاں ہوں۔

وہ لائٹ آن کرتا ہے اسے اپنے قریب کرتے کہنے لگا۔

یارم وہ سانپ یہاں میرے پیر پر۔یہاں میری گردن پر۔یہاں دیکھیں نہ میرے بازو پر

وہ اپنے جسم پہ ہاتھ مارتے اسے نہ جانے کیا دکھا رہی تھی

روح کچھ نہیں ہے۔ تم کیوں گھبرا رہی ہو دیکھو یہاں کچھ نہیں ہے۔

صرف میں تمہارے ساتھ ہے۔۔ تم ٹھیک ہو کوئی سانپ نہیں ہے یہاں پر وہ اسے سمجھانے

لگا جبکہ وہ سانپ روح کو ابھی بھی اپنے جسم پر رینگتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

یارم میں آپ کی ساری باتیں مانوں گی پلیز مجھے واپس وہاں بند مت کرنا۔

مجھے پلیز وہاں بہت ڈر لگتا ہے بہت اندھیرا ہے وہ سانپ۔

یارم پلیز مجھے وہاں بند مت کرنا

وہ ڈری سہمی اس کے سینے سے لگتے ہوئے کہنے لگی۔

❤❤

آج چار دن سے روح کو بخار تھا۔ وہ اس سب سے اتنا ڈر چکی تھی کہ اس کا ذہن ابھی تک

اسی سانپ میں اٹکا ہوا تھا

وہ اکثر رات میں ڈر کر اٹھ جاتی آپ نے ہاتھ پیروں پر کسی چیز کو محسوس کرتی.

اس دوران جو چیز سب سے اچھی ہوئی تھی کہ وہ یارم کو اپنے قریب سے ملنے نہیں دیتی

تھی۔

چار دن سے یارم نہ تو اپنے کام پر گیا تھا اور نہ ہی گھر سے باہر نکلا تھا۔

یارم چوبیس گھنٹے اس کے ساتھ رہتا۔آج صبح اٹھتے ہی روح نے کہا کہ وہ اس سانپوں والے گھر میں نہیں رہے گی۔

یارم کو اندازہ نہیں تھا کہ روح سانپ سے اتنا ڈرتی ہے مگر اسے یہ بات پتہ چل چکی تھی کہ وہ یارم کے علاوہ ہر چیز سے ڈرتی ہے۔

یارم نے اسے بہت سمجھایا کہ وہ سانپ قید ہے وہ وہاں سے نہیں نکل سکتا لیکن روح نے اس کی ایک بات نہ مانی۔

اور بس اسے ہر وقت اپنے ساتھ چاہتی تھی اس وقت وہ اپنی ساری ناراضگی اور یارم کی حقیقت کو بھلا چکی تھی۔

اور اسی ڈر کی وجہ سے ابھی تک اس کا بخار نہ ٹوٹا تھا۔

❤

یارم ہم یہ گھر چھوڑ دیتے ہیں مجھے یہاں نہیں رہنا آپ کو پتہ ہے وہ سانپ بہت برا تھا۔

وہ ایسے ایسے میرے بازو پر لپیٹا ہوا تھا وہ اسے اپنا ہاتھ دکھاتے ہوئے بتا رہی تھی۔

جبکہ اس کی ہر بات یارم کو شرمندہ کر رہی تھی۔

یارم ہم واپس اپنے اس فلیٹ میں چلتے ہیں مجھے نہیں رہنا یہاں۔

روح نے پھر سے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھے کے اسے اپنی طرف متوجہ کیا جو نجانے کہاں کھویا ہوا تھا۔

جبکہ روح کو مکمل اپنے حصار میں قید کی وہ اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔

نہیں روح ہم یہی رہیں گے۔اور وہ سانپ قید ہے جب تک میں اسے نہ کھولوں وہ باہر نہیں آسکتا۔

اور اب تم مزید اس کے بارے میں بات نہیں کرو گی پچھلے چار دن سے روح کی ہر بات سانپ سے شروع ہو کر سانپ پے ختم ہو رہی تھی۔

یارم میں بات نہیں کرتی وہ خود آجاتا ہے۔ہر بات میں پلیز ہم یہ گھر چھوڑ دیتے ہیں نہ اس نے یہ بات کوئی ہزار بار دہرائی تھی۔

ٹھیک ہے بابا ہم جلدی یہ گھر چھوڑ دیں گے۔اگر تم اجازت دو تو میں ذرا آفس سے ہو آوں

۔

وہ پیار سے اسے بہلاتے ہوئے پوچھنے لگا جبکہ روح نفی میں گردن ہلاتی اس کے سینے پر سر

رکھ گئی۔

نہیں نہیں آپ مت جائیں کہیں پر بھی نہیں یہی رہے میرے پاس وہ اسے زور سے پکڑتے ہوئے کہنے لگی جیسے وہ اسے چھوڑ کر چلا جائے گا۔

میرا بچہ میں جلدی آجاؤں گا۔اور میری اور شفا تو یہی ہے تمہارے پاس بالکل ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔میں بس کچھ ہی دیر میں واپس آجاؤں گا

پلیز تھوڑی دیر اجازت دے دو۔وہ اسے بہلانے لگا۔جب روح کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر خاموش ہو گیا۔

اچھا میرا بے بی تم رونا بند کرو نہیں جارہا میں کہیں بھی وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کرتے اسے اپنے سینے سے لگا گیا۔

ہاں ڈیول میں پورے یقین سے کہتا ہوں فرقان اور ملک ملے ہوئے ہیں۔اور ملک فرقان کا ہی آدمی ہے۔

جو تمہاری اور شان کی خبریں اس تک پہنچا رہا ہے یہ صرف ایک جاسوس ہے۔

اور میرے خیال سے یہ بات ہمیں شان کو بتانی چاہیے شارف نے کہا۔

نہیں یہ بات اسے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں پتا چل گیا اتنا ہی کافی ہے۔

لیکن شان ہمارے لئے کام کرتا ہے اسے یہ بات بتا ہونی چاہیے آخر امانداری بھی تو کوئی چیز ہے شارف نے کنفیوز ہوتے ہوئے کہا۔

شارف وہ ہماری ٹیم کا آدمی نہیں ہے جس کے ساتھ ہمیں وفادار ہونا ضروری ہے اور ہمارے کام میں کوئی وفادار نہیں ہے یہ بات یاد رکھو۔

ملک کو خضر ہینڈل کرلے گا کہاں ہے وہ۔۔۔؟ یارم کچھ دن سے آفس نہیں جا رہا تھا اس کے سارے کام خضر سنبھال رہا تھا۔

خضر تو لیلیٰ کے ساتھ ڈیٹ پر گیا ہے میرا مطلب ہے وہ دونوں لنچ کرنے گئے ہیں۔

شارف نے جلدی سے بات بدلی۔

ایسی ہی ایک ڈیٹ تم بھی مار لیتے۔ شارف پچھلے کچھ دنوں سے یارم کے غصے کا شکار ہو رہا تھا آج یارم بہت اچھے موڈ میں تھا اس لیے اس سے کہنے لگا۔

ہائے بھائی ہماری ایسی قسمت کہاں ہمیں تو گرل فرینڈ ہی نہیں ملتی ڈیٹ کس کے ساتھ ماریں۔ شارف نے ایک نظر سامنے سے آتی معصومہ کو دیکھا۔

جسے دیکھتے ہی وہ منہ پھیر گیا جبکہ معصومہ قریب سے گزر گئی وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو اگنور کیے ہوئے تھے۔

کیوں معصومہ کا کیا ہوا۔۔یارم نے کہا

وہ مجھے منہ نہیں لگاتی میں اسے منہ نہیں لگاتا حساب برابر۔۔۔اس کی بات سن کر یارم مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔

میں تو سوچ رہا تھا کہ میں اور روح تمہارا رشتہ پکا کر دیں معصومہ کے ساتھ لیکن تم تو انٹرسٹڈ ہی نہیں ہو۔

یارم نے مسکرا کر کہا۔

میں نے کب کہا کہ میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں آپ نے تو اس بارے مجھ سے بات ہی نہیں کی ۔اگر بات کرتے تو میں کہتا مجھے دل و جان سے قبول ہے۔

پلیز کچھ جگاڑ کر لیں۔وہ ایک اسٹائل میں کہتا ہوا اینڈ پر منتوں پر اتر آیا۔

جس پر یارم قہقہ لگا کر ہنس دیا۔

پہلے لیلیٰ اور خضر کا کچھ ہو جائے پھر تمہارے بارے میں سوچتا ہوں۔یارم نے تسلی دی

ارے ان دونوں کا کچھ نہیں ہونا دونوں ڈیٹے مارتے ہوئے دوسرے کو بیسٹ فرینڈ بول

رہے ہیں۔

جیسے ہم عقل کے اندھے ہیں ہمیں کچھ سمجھ ہی نہیں شارف نے منہ بسور کر کہا۔

ہاں میں جانتا ہوں لیکن جب تک وہ دونوں خود سے بات نہیں کرتے میں یہ بات نہیں چھیڑنا چاہتا ہمیں ان دونوں کو وقت دینا چاہیے۔تاکہ وہ ٹھیک سے ایک دوسرے کو سمجھ کر فیصلہ کریں۔

اب تم اپنے کام پر دھیان دو۔اور آج سب ڈنر میرے گھر پہ کرنا۔روح کا تھوڑہ دھیان بٹ جائے گا۔

وہ فون بند کرتے ہوئے بولا

❤

وہ روح کو ڈھونڈتے کچن میں آیا۔شارف کو کال کرنے سے پہلے اس نے روح کو کچن میں آنے کا کہا تھا۔

وہ کچن میں آیا تو روح چولہے پر کچھ رکھے بنانے میں مصروف تھی۔

روح تم یہ کیا کر رہی ہو میں نے تمہیں یہاں کھانا کھانے کے لئے بلایا ہے کھانا بنانے کے

لیے نہیں وہ اتنے اچانک بولا کہ وہ چونک گئی

اور اچانک کرائی ہلنے کی وجہ سے اس کا تھوڑا سا گھی اس کے ہاتھ پر گر گیا۔

سس۔۔۔روح نے فوراً اپنے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا جبکہ یارم اس تک پہنچ چکا تھا۔

یہ کیا کیا ہے تم نے کتنی بار منع کیا ہے خود کو تکلیف مت پہنچایا کر بہت سکون ملتا ہے تو مجھے درد میں دیکھ کر۔روح میں تمہیں آخری بار سمجھا رہا ہوں آج کے بعد تم ایسی کوئی غلطی نہیں کرو گی جس سے تمہیں کوئی تکلیف ہو۔

ورنہ میں ساری نرمی بھلا دوں گا۔

اب تو یہاں سے چلو وہ اس کے ہاتھ کو نرمی سہلاتا سخت غصے سے اسے ڈانٹ رہا تھا۔

جب کہ روح ایک لفظ بھی نہ بولی۔یارم کا یہ غصہ اسے یہ بات یاد دلاتا تھا کہ یارم کبھی بھی اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے

وہ سمجھ چکی تھی وہ اس سے جتنا پیار کرتا ہے۔اتنا ہی اس کے معاملے میں پرزو سیو ہے

۔روح کو خود بھی اپنے آپ کو تکلیف پہنچانے کی اجازت نہ تھی

آج کل یارم بات بات پر اس پر غصہ ہونے لگا تھا وہ کرتی ہی ایسی حرکتیں تھی کہ اسے غصہ

آجاتااوراس بارش کے موسم میں کوئی گرم کپڑے یاشال وہ پہنتی نہیں تھی جس کی وجہ سے یارم کے غصے کا تقریباہر روز نشانہ بنتی ابھی ابھی اس کی حالت بہتر ہوئی تھی کہ پھر سے یہ لاپرواہی یارم کو پسند نہ تھی اس لیے یارم کا دھیان کام پر کم اوراس پر زیادہ رہتااس وقت بھی وہ آفس میں بیٹھااسی کے بارے میں سوچ رہا تھا

فرقان کو بلاؤ یہاں ذرا پوچھو تو سہی ہم سے غداری کرنے کی ہمت کہاں سے آئی اس نے شا رف سے کہا

ڈیول تمہیں لگتاہے یہ کام فرقان کا ہے میرا مطلب ہے صارم بھی تو ہو سکتا ہے اس کے پیچھے مجھے صارم پر شک ہے

نہیں شارف صارم ایک پولیس انسپکٹر ہے اور ملک ایک بہت بڑا غنڈا گھوڑا اگر گھاس سے دوستی کرے گا تو وہ کھائے گا کیا یہ کام صارم کا نہیں بلکہ فرقان کا ہے

کل میرے آنے سے پہلے وہ یہاں میرے آفس میں ہونا چاہیے یارم یہ کہتے ہوئے اٹھ کر باہر کی راہ لی

❤

میڈم ہم جا رہی ہیں سر نے فون کیا ہے کہ وہ آ رہے ہیں شفا نے کہا

شفا ابھی کچھ دیر رک جاؤ یار م آنے ہی والے ہیں روح کی اب شفا سے اچھی دوستی ہو چکی تھی جبکہ میری کو اردو ٹھیک سے نہیں آتی تھی لیکن اس سے بات کرنے کے لئے وہ اردو میں بات کرنے کی اکثر کوشش کرتی

میم سر نے فون کیا ہے وہ آ رہے ہیں ہیں شفاء نے کہا تو روح نے انہیں جانے کی اجازت دے دی

سانپ کا ڈر اب کچھ حد تک کم ہو چکا تھا لیکن یار م کا ڈر بڑھ گیا تھا

وہ ہر بات میں اسے ڈانٹنے لگا تھا لیکن وہ جانتی تھی کہ اس میں غلطی اس کی اپنی ہے اس لئے خاموشی سے اس کی ساری ڈانٹ سن لیتی وہ بھی کیا کرتی یار م اسے بھالو بنا کر رکھنا چاہتا تھا

اور وہ بھالو بن کر نہیں رہ سکتی تھی شفا کے جانے کے بعد وہ باہر آ گئی جب نظر اسکی سوئمنگ پول پر پڑی ابھی یار م کے آنے میں بہت وقت تھا تو کیوں نہ وہ تھوڑی دیر انجوائے ہی کر لے

تم یہاں اتنی سردی باہر کیا کر رہی ہو یارم کا لہجہ سخت تھا۔

لیکن اگلے ہی لمحے یارم نے نوٹ کیا کہ وہ دسمبر کے اس موسم میں سوئمنگ پول کے اندر پیر دیئے بیٹھی ہے۔

اسے اپنے پیچھے دیکھ کر روح گھبرا کر اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

وہ۔۔۔ مم۔۔ میں تو۔۔۔ بس۔۔ اسے کوئی بہانہ نہ سوجھا ابھی کل ہی یارم نے اس سے کہا تھا کہ وہ اپنی ذات کو ایک تنکے کا نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور اب یہ اتنی سردی میں سوئمنگ پول میں پیر دیے بیٹھی تھی

شوز کہاں ہے تمہارے۔۔۔۔؟ اس بار وہ غصے سے دھاڑا تھا۔

پہلے تو پول میں پیر دیے اسے اپنے پیروں میں زرہ سی تکلیف محسوس نہ ہو رہی تھی لیکن اب ٹھنڈے فرش پر اس کے پیر برف بن چکے تھے۔

بہت شوق ہے تمہیں اس طرح سے اپنے آپ کو تکلیف پہنچانے کا۔ یارم کا لہجہ سرد تھا۔

اس نے اس کی طرف قدم بڑھایا تو وہ پیچھے ہٹنے لگی یارم کو اس طرح سے اسے خود سے دور

جاتا دیکھنا بالکل اچھا نہ لگا

اس نے ایک ایک قدم اس کی طرف بڑانا شروع کیا۔اور اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ پیچھے کی طرف جانے لگی۔

لیکن جلد ہی دیوار نے اس کا راستہ روک دیا۔

کیوں خود کو تکلیف پہنچاتی چاہتی ہو۔۔۔۔؟۔تمہیں میں ہنستا کھیلتا خوش رہتا اچھا نہیں لگتا کیا۔۔۔؟۔

تم نے اپنے آپ کو تکلیف پہنچائی مطلب مجھے تکلیف دی اب اس کی سزا دو تمہیں ضرور ملے گی۔

یارم کا لہجہ اب بھی سرد تھا

نہیں یارم مجھے تکلیف نہیں ہو رہی مجھے عادت ہے اس طرح سے پانی میں پیر رکھنے کی روح نے جلدی سے بتایا نا جانے یہ سر پھرا عاشق اسکے ساتھ کیا کر دے۔

تو تمہیں تکلیف محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔؟ یارم نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔

جس پر روح نے نہ میں گردن ہلائی لیکن اگلے ہی پل اسے اپنے پیر پر کچھ محسوس ہوا۔

آنسو ٹوٹ کر اس کی پلکوں سے گرا یارم کا باری بوٹ اس کے پیر کے اوپر تھا

مجھے تکلیف ہو رہی ہے پلیز یارم اپنا پیر میرے پیر سے ہٹا ہیں اس کے چہرے سے اس کی

تکلیف کا اندازہ یارم بخوبی لگا رہا تھا۔

لیکن اس کی تکلیف کی پرواہ کیے بغیر یارم نے اس کا پیر اور برے طریقے سے کچلا

جس پر روح کے ہونٹوں سے بے ساختہ چیخ نکلی۔

آج کے بعد اگر میں نے تمہیں ننگے پیر دیکھا تو میں تمہارے پیر ہی کاٹ دوں گا۔

پلیز یارم پیر ہٹائیں مجھے تکلیف ہو رہی ہے میں اب جوتے کبھی نہیں اتاروں گی روح نے

روتے ہوئے کہا۔ جس پر یارم کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

میرے بچہ تو رو دیا۔ یارم نے اس کے پیر سے اپنا پیر اٹھاتے ہوئے کہا۔ چلو جاؤ اپنے

کمرے میں۔ اب کی بار پیار سے اسکا چہرہ صاف کرتے اسے پچکارتے ہوئے کمرے میں

جانے کا کہا۔

جب کہ روح کے لئے ایک قدم اٹھانا بھی محال ہو گیا تکلیف سے ایک بار پھر سے اس کی

آنکھوں میں آنسو آ گئے

لیکن اگلے ہی لمحے اس نے اپنے آپ کو یارم کی باہوں میں محسوس کیا۔

وہ اسے اٹھائے کمرے کی طرف لے جانے لگا۔

پتا ہے روح میں چاہتا ہوں میں تمہارے پیر کاٹ دوں کیونکہ میں تمہیں ہمیشہ ایسے ہی اپنی باہوں میں اٹھا کر چلنا چاہتا ہوں۔یارم کے انداز پر روح نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا

مذاق تھا جان تم تو سیریس ہو گئی۔

یارم نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ بھی زبردستی مسکرادی اب اس پاگل شخص کا کیا بھروسہ سچ میں ہی اس کے پیر اسی وجہ سے نہ کاٹ دے۔

ایسا نہیں کرنا چاہیے اس طرح سے پیر پانی میں رکھنے سے بعد میں تکلیف ہوتی ہے وہ اسے پیار سے سمجھا رہا تھا اور اس کے سوجے ہوئے پیر پر مرہم لگا رہا تھا۔

پانی میں پیر رکھنے سے نہیں کچلنے سے تکلیف ہوتی ہے اس کا غصہ کم دیکھ کر روح نے بھی اپنے دل کی بات کہی

میں تمہیں تکلیف کبھی نہیں دینا چاہتا جان لیکن اگر میں آج یہ نہیں کرتا تو تم روز یہ کام کرتی۔

روز روز تکلیف سہنے سے بہتر ہے کہ ایک ہی بار سہہ لو

❤

ڈیول میں نے کچھ نہیں کیا تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں کبھی تمہارے خلاف جا سکتا ہوں میں تمہارا وفادار ہوں پلیز میرا یقین کرو

فرقان اپنے کٹے ہوئے ہاتھ کی پرواہ کیے بغیر یارم کو اپنی وفاداری کا یقین دلانے میں مصروف تھا

ڈیول فرقان مر تو سکتا ہے لیکن تمہارے ساتھ کبھی غداری نہیں کر سکتا یہ سارا کام ضرور اس انسپکٹر کا ہو گا میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہی تمہارے خلاف اپنے آدمیوں کو چھوڑے ہوئے ہے تم مجھ پر یقین کرو میں تمہیں سب کچھ پتہ لگوا کر دوں گا فرقان اس کے سامنے بیٹھا اپنے ایک ہاتھ سے اپنے دوسرے ہاتھ کا خون روکے ہوئے بیٹھا تھا جو کہ بری طرح سے بہ رہا تھا

ٹھیک ہے فرقان میں تمہیں وقت دیتا ہوں مجھے کل ان لوگوں کے بارے میں ساری انفارمیشن چاہیے جو میرے خلاف یہ کام کر رہے ہیں یہ تمہارے پاس اچھا موقع ہے مجھے اپنی وفاداری کا ثبوت دینے کے لیے اب تم میرے کتنے وفادار ہو اس کے بعد مجھے پتہ چل ہی جائے گا شارف اسے ہسپتال لے جاؤ ڈیول کا آرڈر ملتے ہی شارف اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور

فرقان بھی اسے دیکھ کر اٹھ گیا

تم لیلی کو شادی کے لیے کب پرپوز کرو گے ان دونوں کے جانے کے بعد اس نے حضر سے پوچھا

ڈیول میں پرپوز کر چکا ہوں اب اگر وہ کوئی جواب ہی نہیں دے رہی تو میں کیا کر سکتا ہوں ہم کچھ دن کے بعد کہیں آؤٹنگ کا پلان بناتے ہیں وہاں تم لیلیٰ کو پرو پوز کرو گے ڈیول نے آرڈر دیا تھا

اوکے سر اور کوئی حکم خضر مسکرایا

آرڈر تو تجھے لیلیٰ دے گی شادی کے بعد ابھی تو بڑا پیار پیار کر رہا ہے بعد میں پتہ چلے گا کے لیلیٰ کس کھیت کی مولی ہے

یار ڈرا کیوں رہے ہو ابھی تو پہلی منزل پہ پار کی ہے پیار کی حضر مسکراتے ہوئے اٹھا

وہ میں چلتا ہوں آج میرا لیلیٰ کے ساتھ ڈنر پلان ہے خضر مسکراتے ہوئے اٹھ کر چلا گیا

❤

وہ گاڑی سے نکلا اور تیزی سے گھر کے اندر جانے لگا۔ کیونکہ بارش بہت تیز تھی لیکن پھر

بھی اتنی سی دیر میں وہ آدھے سے زیادہ بیگ چکا تھا

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ سب سے پہلے اپنی جان عزیز بیوی کو دیکھنا چاہتا تھا

سب سے پہلے اس نے کچن میں جانکا جہاں وہ اکثر پائی جاتی تھی لیکن آج وہاں نہیں تھی

یقین وہ بیڈ روم میں ہو گی

بیڈ روم کا دروازہ کھولا تو وہاں بھی نہیں تھی

اس کے غیر موجودگی میں اس کے کسی دشمن میں بھی اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ یہاں آتا

تو پھر وہ کہاں گئی۔۔۔؟

وہ جس طرح سے گھر کے اندر آیا تھا ویسے ہی باہر نکلا

اور گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کرنے لگا جب نظر سامنے چھت پر تیز بارش میں بھیگتی

اس کی جان سے پیاری بیوی پر پڑی

پہلے تو اس کے اس طرح سے غائب ہونے پر اسے اچھا خاصہ غصہ آرہا تھا اور اب وہ بارش

میں نہا رہی تھی

یارم غصے سے سیڑھیاں چڑھتا تیزی سے اوپر کی طرف گیا

لیکن آج اس کا روح پر غصہ کرنے کا کوئی موڈ نہ تھا

اب وہ اسے پیار سے سمجھانے کی کوشش کرتا تھا شاید اپنے پاگل پن پر کنٹرول چاہتا تھا

اب اوپر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا 32 سالہ زندگی میں شاید ہی اسے کسی عورت کو اتنا چاہا تھا وہ

عورت ذات سے دور بھاگنے والا کس طرح سے ایک لڑکی اس کے ذہن و دل پر سوار ہو گئی

کہ اس کے بغیر جینے کا تصور بھی کرتے ہوئے بھی اس کی جان پر بن آتی تھی

روح کو اپنے پیچھے کسی کے ہونے کا احساس ہوا لیکن اس نے مڑ کر نہیں دیکھا کیونکہ وہ

جانتی تھی کہ سوائے یارم کے اور کوئی نہیں آسکتا

وہ بنا پیچھے مڑے اپنے کام میں مصروف رہی اب وہ اس چیخے گا چلائے گا کہ تم بارش میں

کیا کر رہی ہو

روح نے اپنے آپ کو اس کی ڈانٹ سننے کے لئے تیار کر لیا تھا

کافی دیر تک کوئی آواز نہ آئی پھر اسے اپنی کمر پر کسی کے مضبوط گرفت کا احساس ہوا

روح نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لیں

وہ آج تک سمجھ نہ پائی تھی کہ اس شخص میں ایسا کیا تھا جو وہ اس کی محبت میں اس حد تک

ڈوب گئی کہ اسے صحیح اور غلط کی پہچان تک نہ رہی

وہ اپنے رب سے دعا مانگتی تھی کہ اسے جیسا بھی انسان ملے اسے پیار کرے یا نہ کرے اسے

عزت نہ دے اس کے حق نہ دے۔

لیکن امی کے جیسا انسانیت سے عاری نہ ہو۔

لیکن یہاں جو شخص اسے ملا تھا وہ اس سے محبت نہیں بلکہ عشق کرتا تھا۔

اس کی عزت کرتا تھا اسے اس کے حقوق دیتا تھا لیکن انسانیت نام کی اس میں کوئی چیز نہ تھی

۔

ابھی وہ یہی سب کچھ سوچ رہی تھی جب اچانک یارم نے اسے سیدھا کیا وہ لڑکھڑاتی ہوئی

اس کے سینے سے لگی۔

اور اپنا ایک ہاتھ اس کے سینے پر رکھا لیکن اگلے ہی لمحے اس کی شرٹ پہ وہ داغ دیکھ کر وہ

اسے دور ہٹی۔

فقط ایک ناخون جتنا داغ

اس نے بے یقینی سے اپنے شوہر کی طرف دیکھا

اور پھر ایک ہی لمحہ ضائع کیے بغیر وہاں سے بھاگ گئی

اس کے شوہر کے اندر انسانیت نہیں بلکہ وہ انسانیت کا قاتل تھا

وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتی نیچے آئی اور اپنے کمرے میں بند ہو گئی

تھوڑی ہی دیر بعد باہر سے چیزیں کے ٹوٹنے آوازیں آنا شروع ہوئی اس کے اندر کا درندہ

جاگ چکا تھا وہ اس کے قریب آنا چاہتا تھا اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا۔

لیکن روح نے اس کی محبت کا مقابلہ ایک بھوند خون سے کر دیا۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی بیڈ پر آ بیٹھی اسے یقین تھا یارم چاہے کتنا ہی غصہ کیوں نہ ہو کبھی

یہ کمرہ کھول کر یہ اندر نہیں آئے گا۔

کیونکہ یہ بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ یارم کا اندر کا درندہ بھی روحِ یارم سے عشق کرتا ہے

تم مجھ سے ناراض ہو روح وہ ڈنر کے وقت اس سے پوچھ رہا تھا جو منہ پھیلائے آرام سے

بیٹھی کھانا کھا رہی تھی

روح تم سے پوچھ رہا ہو کیا تم مجھ سے ناراض ہو وہ کچھ نہ بولی تو یارم نے پھر سے پوچھا۔

کیوں ناراض ہو مجھ سے اب یارم سیریس انداز میں اس سے پوچھنے لگا۔

میری مرضی. روح منہ بنا کر بولی اور پھر سے کھانا کھانے لگی اس کی اس حرکت پر یارم

مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔

لیکن مرضی کی کوئی وجہ بھی تو ہونی چاہیے اب ایسے ہی تو روٹھنے نہیں دوں گا تمہیں۔

وہ بہت دنوں اسے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلا رہا تھا لیکن آج وہ خود کھا رہی تھی

کل رات کی وجہ سے ناراض ہو۔

سوری روح میں نے غصے میں پتہ نہیں ہال کا کیا حال کر دیا۔ لیکن تم بھی تو ایسے مجھ سے

دور ہوئی تھی مجھے غصہ آگیا۔ آئندہ ایسا نہیں کروں گا

آپ کے پیر پے چوٹ کیسی لگی یارم۔ یارم ابھی بول رہا تھا کہ وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی

ارے یہ آج تھوڑی لگی ہے یہ تو کل لگی تھی پیر دروازے کے بیچ آگیا تھا وہ مسکرا کر بتانے

لگا

دروازے کے بیچ گیا تھا یا آپ خود لے کے آئے تھے۔ وہ غصے سے پوچھنے لگی

میرا بچہ میں ایسا کیوں کروں گا۔ یارم اسے بہلانے کی کوشش کرنے لگا

کیوں کہ آپ نے میرے پیر پر چوٹ لگائی تھی میں جانتی ہوں آپ یہ سب کچھ جان بوجھ

کر کرتے ہیں۔ یارم مجھے اتنا بھی درد نہیں تھا کہ آپ اپنے آپ کو تکلیف دیں غلطی میری

اپنی تھی لیکن جو آپ کر رہے ہیں

تو تم اتنی لاپرواہ کیوں ہو روح جب تمہیں تکلیف ہوتی ہے تب مجھے تکلیف ہوتی ہے تمہارا

درد میری جان لے لیتا ہے کیوں نہیں سمجھتی ہو تم تمہیں تکلیف میں دیکھ کر سکون سے نہیں رہ سکتا۔ پلیز اب یہ سب کچھ قبول کر لو میں اب تمہیں صفائیاں نہیں دوں گا۔

میں ایسا ہی ہوں اور تمہیں ایسے ہی انسان کے ساتھ ساری زندگی رہنا ہے۔

اب موڈ ٹھیک کرو اپنا وہ اس کا ہاتھ چوم کر بولا۔

مجھے فاطمہ بی بی سی بات کرنی ہے۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ کرسی اس کے قریب گھسیٹ کے قریب ہو کے بولی۔

کچھ دن بعد بات کروادوں گا۔ یارم مسکرا کر بولا

یارم میں انہیں آپ کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گی آپ کیا کام کرتے ہیں آپ بالکل بے فکر رہیں میں کہیں نہیں جاؤں گی روح جلدی سے بولی جیسے یارم کو فاطمہ بی بی کا ڈر لگا ہوں۔

بے بی تم انہیں بتا بھی دو تو وہ میرا کیا بگاڑ لیں گی۔ اپنے دماغ سے یہ سوچ نکال دو کی کوئی میرے خلاف کچھ کر سکتا ہے یا تم یہاں سے جا سکتی ہو۔

کچھ دن بعد بات کرواں دوں گا۔

مجھے ابھی بات کرنی ہے رروح ضدی انداز میں بولی

روح کھانا کھاؤ ضد مت کرو

نہیں کھانا مجھے کھانا روح اٹھ کر جانے لگی۔

روح واپس آؤ ٹھیک سے کھانا کھاؤ آرام سے ورنہ تم جانتی ہو میں کیا کر سکتا ہوں۔ وہ غصے سے بولا

روح نے پلٹ کر گھور کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر آ کر اس سے سائیڈ والی کرسی پر بیٹھ گئی

جتنا چاہے ناراض ہو لیکن ناراضگی میں کھانا کھانا کبھی مت چھوڑنا۔ مجھے یہ حرکت بالکل پسند نہیں

یہ وقت صرف میرا ہے۔ تمہیں اس وقت میرے ساتھ ہونا چاہیے۔ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنا چاہیے تھا کہ ہم دونوں ایک دوسرے کو اور بہتر طریقے سے سمجھ سکے

بات نہیں کر رہی میں آپ سے۔ میں ناراض ہوں اور جب میرا دل ہو گا میں خود ہی راضی ہو جاؤں گی۔ بار بار مجھے منانے کی ضرورت نہیں ہے۔ فی الحال مجھ سے بات کرنے کی ضرورت ہی آرام سے بیٹھ کر اپنا کھانا کھائیں وہ غصے سے منہ پھلا کر بولی

او کے یو ہاینز۔

یارم اپنا ڈمپل چھپاتا کھانا کھانے لگا

وہ کافی دیر آفس روم میں بیٹھا اپنا کام کرتا تھا

ہر تھوڑی دیر میں اسے روح کا پھولا کا چہرہ یاد آجاتا۔کام زیادہ تھا اس لیے وہ سارا کام ختم

کر کے ہی بیڈ روم میں جانا چاہتا تھا۔

اس نے جلدی جلدی اپنا کام ختم کیا وہ خوش تھا کہ روح نے اسے قبول کر لیا ہے۔

روح اس کی ہر تکلیف کو محسوس کرتی تھی یارم نے اپنا زخم خود سے بھی چھپا رکھا تھا نہ

جانے کب روح نے دیکھ لیا۔

اس دن روح کا پیر کچل کر وہ بہت بے سکون تھا۔

اس لیے اسی رات اس نے اپنا پیر دروازے میں دے کر خود کو تکلیف پہنچائی تھی۔

پھر کیا تھا یارم پر ثابت ہوا کہ روح کا ڈر اس کی محبت سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔

وہ اس سے کتنا بھی ڈرے لیکن وہ اس سے محبت بھی کرتی تھی۔

یارم کو جو پچھلے دنوں لگ رہا تھا کہ روح کا ڈر روح کی محبت پر حاوی ہو رہا ہے اب یارم اس

بے چینی سے آزاد ہو چکا تھا

وہ ہنستے ہوئے اٹھ بیڈ روم میں آیا

اب تک ناراض ہو روح کروٹ لیے سو رہی تھی جب وہ اس کے قریب آیا۔

میری جان کیوں روٹھتی ہو مجھ سے تم جانتی ہو میں کتنا پیار کرتا ہوں۔اور یہ وقت صرف میرا ہے اس وقت تمہیں مجھ سے باتیں کرنی چاہیے۔تم مجھے فاطمہ بی بی سے بات کر کے سارا ٹائم ویسٹ کرنا چاہتی ہو وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتا کہنے لگا۔

جب اسے احساس ہوا کہ روح سو ہو رہی ہے

آج میں لیٹ ہو گیا یار روح جلدی سو گئی۔

یارم نے خود سے بڑبڑاتے اس کا گال چوما۔

پھر اسے اپنی باہوں میں بھر کر کمبل ٹھیک کر کے خود بھی آنکھیں بند کر گیا۔

اب زندگی آسان لگنے لگی تھی۔

روح نے اسے قبول کر کے اسے ایک نئی زندگی دی تھی۔وہ بہت خوش تھا

❤

روح کی آنکھ کھلی تو ہر روز کی طرح اپنے آپ کو یارم کی باہوں میں قید پایا۔

وہ کتنی ہی دیر اسے اسی طرح دیکھتی رہی۔

ہاتھ بڑھا کر اس کی پیشانی سے سارے بال پیچھے کیے۔

وہ اتنا خوش رہنے لگا تھا کہ نیند میں بھی اکثر مسکراتا رہتا

آپ بالکل اچھے نہیں ہو۔بس یہی جو آپ کا ڈمپل ہے نہ۔وہ اس کے ڈمپل پر انگلی پھیرتے ہوئے سوچ رہی تھی

او میں تو ناراض ہوں اس نے جھٹ اپنی انگلی اٹھائی

اور ایک جھٹکے سے یارم کا ہاتھ خود سے الگ کیا کہ یارم کی آنکھ کھل گئی۔

اپنا ہاتھ سنبھال کے رکھیے میں ناراض ہوں آپ سے وہ غصہ دکھاتے ہوئے اٹھ کر واش روم چلی گئی۔

ہائے یہ معصوم ناراضگیاں۔وہ مسکراتا ہوا کروٹ لے کر پھر سو گیا

❤

کچھ پتہ چلا میں نے تمہیں اس کے بارے میں پتا لگانے کے لیے کہا تھا

نہیں کچھ پتہ نہیں چلا جو کوئی بھی ہے بہت ہوشیاری سے اپنا کام کر رہا ہے۔خضر نے جواب دیا

شارف تمہیں میں نے کام دیا تھا ملک کا پیچھا کرنے کا تو تم یہاں کیا کر رہے ہو اس نے

شارف تو دیکھتے ہی پوچھا ڈیول میں بس جا رہا تھا

بہت غیر ذمہ دار ہو تم شارف میں تمہیں جو کام دیتا ہوں نہیں کر پاتے ہر وقت کسی نہ کسی مستی میں لگے رہتے ہو تم چاہتے کیا ہو کچھ سیکھو خضر سے

کس طرح سے اپنا کام وقت پر ختم کرتا ہے اور ایک تم ہو کہ نہایت افسوس ہوتا ہے تمہیں اپنی ٹیم میں دیکھ کر

ڈیول میں ابھی جا رہا ہوں

نہیں ابھی جانے کی کیا ضرورت ہے یہی پر رہو یار م غصے سے کہتا اپنے آفس میں چلا گیا

جبکہ خضر نظر نیچے کیے ہنس رہا تھا

اسے اپنی بے عزتی پر بہت غصہ آیا

ایک دن آئے گا جب ڈیول کو میں بیسٹ لگو نگا اور خضر زیر و وہ خضر کو گھورتے ہوئے بولا

جو ابھی بھی اس پر ہنس رہا تھا

بیٹا گھورنا بند کر جو کام دیا ہے وہ کر یا میں کچھ سیکھا دوں اس نے یار م کی بات دہراتے ہوئے

کہا تو شارف کو اور غصہ چڑھ گیا

اپنے کام سے مطلب رکھو خضر میں اپنا کام اچھے سے جانتا ہوں وہ سے کہتا باہر نکل گیا جبکہ

خضر اسے دیکھ کر رہ گیا وہ تو صرف مذاق کر رہا تھا

کیا خبر ہے۔ملک نے پوچھا

سر جی آج صبح صبح شارف کی ڈیول کے ہاتھوں بے عزتی ہوئی ہے۔

جس پر خضر نے اس کا مذاق اڑایا۔

یقین کریں شارف خضر کو ایسے گھور رہا تھا جیسے اس کی جان لے لے گا۔

گڈ۔یہ تم نے واقعی بہت اچھی خبر سنائی۔اب فون بند کر وان لوگوں پر نظر رکھو ملک فون بند کر چکا تھا۔

اگر شارف میرے ہاتھ لگ جائے۔تو میں اسے خضر کے خلاف استعمال کر سکتا ہوں۔

اور اگر میں خضر اور شارف کو بیچ سے نکال دوں پھر ڈیول کی سب سے بڑی کمزوری ہو گی

اس کی بیوی میں اس کی بیوی کو لے کر ڈیول سے کوئی کام بھی کروا سکتا ہوں۔

اور پھر دبئ کا ڈان ہو گا ملک۔ملک خود ہی اپنے خیالات پر کھل کر ہنسا

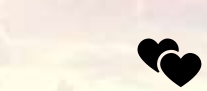

تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ملک ہم آفس میں آج ویسے بھی ملے ہیں والے تھے شارف سائیڈ پر ملک سے ملنے آیا تھا۔

شارف مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا جب ڈیول تمہاری اس خضر کی وجہ سے اتنی بے عزتی کرتا ہے۔

جانے تم کیسے یہ سب کچھ سہ لیتے ہو

اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو خضر کو جان سے مار دیتا ملک نے اس کے تاثرات جاننے کے لئے کہا۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم یہ سب باتیں کرنے کے لئے تم نے مجھے یہاں بلایا ہے شارف غصے سے بولا۔

نہیں میں نے تمہیں خضر کی جگہ دلوانے کے لیے یہاں بلایا ہے وہ آخر ایسا کیا کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ ڈیول کی نظروں میں اتنی اہمیت کا حامل ہے جب کہ تم اس سے زیادہ اور اس سے بہتر کام کرتے ہو۔ لیکن پھر بھی تمہیں وہ اہمیت نہیں ملتی جو اس کی ہے وجہ جانتے ہو

وجہ یہ ہے کہ وہ بچپن سے اس کے ساتھ ہے۔

وہ اس کا ور کر ہونے سے پہلے اس کا دوست ہے۔ اور وہ اس کا دوست کیسے بنا یقیناً ڈیول کی

دوستی حاصل کرنے کے لیے اس نے کچھ تو ایسا کیا ہو گا۔

اگر تم اس کی نظر میں اہمیت پانا چاہتے ہو اگر تم خضر کی جگہ لینا چاہتے ہو تو تمہیں بھی اس کے لئے کچھ ایسا کرنا پڑے گا جس کے بعد ڈیول یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے کہ تم اس کے اصل وفادار ساتھی ہو

لیکن میں ایسا کیا کروں شارف کو اس کی بات ٹھیک لگی اسی لئے پوچھنے لگا۔

تم ڈیول کی بیوی کو اغوا کر لو

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا شارف نے اس کا گریبان پکڑا۔

ارے میں بس یہ کہہ رہا ہوں کہ تم اس کی بیوی کو کڈنیپ کر لو یہ نہیں کہہ رہا کہ اسے کوئی نقصان پہنچاؤ۔

وہ لڑکی ڈیول کی کمزوری ہے جب وہ ڈیول کی نظروں سے دور ہو گی تو وہ پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈے گا ایسے میں تم اس کی بیوی کو واپس لے کے آؤ گے تو وہ تمہیں خضر سے زیادہ اہمیت دے گا

اور پھر حضر کا پتا کٹ اور تمہارا پتا ان ملک مسکرایا تو شارف بھی مسکرا دیا

یار م کی نظروں میں اہمیت حاصل کرنے کا پلان برا نہیں ہے۔

شارف نے ملک کو اپنے گلے لگاتے ہوئے کہا

ملک تم میری اتنی ہیلپ کر رہے ہو لیکن مجھے ایک بات کا جواب تو دو شارف نے بات کا آغاز کیا

ہاں بولو کیا پوچھنا چاہتے ہو

تم میری اتنی مدد کیوں کر رہے ہو میرا مطلب ہے تمہاری خضر کے ساتھ کیا دشمنی ہے ۔شارف نے پوچھا

میری اس کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے لیکن وہ کیوں بیکار میں ڈیول کی نظر میں اتنا اہم بنا ہوا ہے جبکہ اس میں ایسا کچھ نہیں تم اس سے بہتر ہو۔

لیکن پھر بھی تمہیں سب میں کیا فائدہ۔اب تم اتنے اچھے تو ہو نہیں کہ میرے پیار میں یہ سب کچھ کر رہے ہو۔شارف نے پوچھا

مجھے یہ فائدہ کہ خضر کو نکال کر تم مجھے ڈیول کی ٹیم میں لاو گے شان کے ساتھ کام کرنے کا کیا فائدہ وہ خود ایک غلام ہے۔

اس کے ساتھ غلاموں والی فیلنگ آتی ہے جبکہ ڈیول کے ساتھ چلتے ہوئے ایسا لگتا ہے

۔جیسے ونر جا رہا ہو

شان کے ساتھ ہی کیا۔۔کچھ بھی نہیں وہ خود بھی زیرو ہے اور اپنے ساتھ اپنے سارے

ساتھیوں کو بھی زیرو کر رہا ہے۔

ہمم۔۔ویسے تم یہ سب کچھ کس کے لئے کر رہے ہو شارف نے پوچھا

میں یہ سب کچھ اپنے لئے کر رہا ہوں شارف مجھے کسی سے کوئی مطلب نہیں۔

یہاں پر جینے کے لیے اپنے لیے سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔

میں ڈیول کی نظروں میں آنا چاہتا ہوں اس کے لئے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔

تم تو صرف اس کی بیوی کو اٹھا رہے ہو میں اس کی بیوی کو مار بھی سکتا ہوں۔

ملک نے سگریٹ جلاتے ہوئے کہا۔

ایسا سوچنا بھی مت وہ بہت پیار کرتا ہے اس سے روح ڈیول کی کمزوری ہے

اسی لیے تو میں پہلا حملہ ہی اس کی کمزوری پر کر رہا ہوں ملک نے ہنستے ہوئے کہا

❤

وہ گھر آیا تو روح اب بھی منہ بنائے بیٹھی تھی

وہ ہنستے ہوئے اس کے قریب آیا

میڈم آپ نے کہا تھا آپ خود ہی راضی ہو جائیں گی تو پھر کب تک ارادہ ہے آپ کا راضی ہونے کا وہ اس کے قریب بیٹھ کر پوچھنے لگا

شسش میں ڈرامہ دیکھ رہی ہوں پلیز مجھے ڈسٹرب نہ کریں روح نے انگلی منہ پر رکھتے ہوئے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

یارم نے ایک نظر سکرین پر دیکھا جہاں کوئی انڈین ایکٹریس اپنے تمام تر جلوے بکھیرے ڈانس کر رہی تھی۔

روح کیا ناچ گانا دیکھ رہی ہو۔روح ادھر دیکھو نہ میری طرف میں بات کر رہا ہوں تم سے ۔یارم نے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا

کیا مسئلہ ہے ڈرامہ دیکھنے دیں مجھے۔اور آپ بات کیوں کر رہے ہو مجھ سے میں ناراض ہوں آپ سے ہٹے پیچھے وہ اس سے تقریبا ایک فٹ کا فاصلہ بناتے ہوئے بولی۔

ہاں تو میں منانے کی کوشش کر رہا ہوں نا یارم اور اس کے قریب ہوا

میں نے کہا تھا میں اپنے آپ راضی ہو جاؤں گی تو پھر آپ کیوں کوشش کر رہے ہیں پرے

ہٹے سکون سے ڈرامہ دیکھنے دیں مجھے۔

روح۔۔۔یارم نے لاڈ سے پکارا۔

یارم اٹھیں یہاں سے آپ میرا ڈرامہ خراب کر رہے ہیں روح نے ٹی وی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے تم راضی ہو جاؤ پھر تم ڈرامہ دیکھ لینا جب تک تم راضی نہیں ہوتی میں تمہیں کوئی ڈرامہ نہیں دیکھنے دوں گا

آپ جائیں یہاں سے تو شاید میں آپ سے راضی ہونے کے بارے میں کچھ سوچ سکتی ہوں۔۔روح نے منہ بنا کر کہا تو یارم کے ڈمپل نمایاں ہوئے

مطلب ڈرامہ اتنا امپورٹڈ ہے۔میاں جائے بھاڑ میں یارم نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

ہاں تو میں ناراض ہوں نا روح نے کسی مجرم کی طرح یاد دلایا۔

ہاں تو میں منا رہا ہوں نا وہ بھی اسی کے انداز میں بولا۔

لیکن میں خود راضی ہو جاؤں گی روح نے سمجھانا چاہا۔

روح تمہارے پاس دو گھنٹے ہیں اگر تم راضی ہو سکتی ہو تو ہو جاو ورنہ پھر میں تمھیں اپنے طریقے سے مناؤں گا۔

یارم اٹھ کر اندر چلا گیا۔

بندہ اپنی مرضی سے ناراض بھی نہیں ہو سکتا اپنی مرضی سے راضی بھی نہیں ہو سکتا روح اونچی آواز میں بول رہی تھی۔

ہاں تو کس نے کہا ہے اتنے یونیک اسٹائل میں ناراض ہونے کے لیے وہ کہاں پیچھے رہنے والا تھا کہتا ہوں اپنے آفس روم میں چلا گیا۔

ایک بات تو بتاو لیلیٰ اگر سر خضر نے تمہیں پرپوز کیا ہے تو تم ان سے شادی کے لئے ہاں کیوں نہیں کر دیتی

اب تو تم بھی انہیں پسند کرتی ہو معصومہ اس کے پاس بیٹھ کر کہنے لگی

اس نے مجھے ابھی آکر پوز نہیں کیا معصومہ ڈیڑھ مہینہ پہلے کیا تھا اب کیا میں اتنے پرانے پرپوزل ہاں کروں گی۔

اسے چاہیے کہ اب پھر سے مجھے پروپوز کرے۔

میں پرانے پرپوزل پہ ہاں نہیں کرنے والی اسی چاہیے کہ ایک بار پھر سے مجھے اپنی محبت کا احساس دلائے۔

اگر وہ اس امید پہ بیٹھا ہے کہ اس نے مجھے جو ڈیڑھ مہینہ پہلے پرپوز کیا ہے میں اس پہ ہاں کرو گی تو یہ اس کی غلط فہمی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

لیلی ایک ادا سے کہتی پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی جبکہ معصومہ نے اپنے پیچھے کھڑے خضر کو دیکھا۔

جو اسی کے کہنے پر لیلیٰ سے یہ سوال پوچھ رہی تھی۔

وہ بنا اس سے کچھ کہے اپنے کیبن کی طرف آ گیا

محترمہ کو ڈیڑھ مہینے والا پرپوزل پرانا لگ رہا ہے اب پھر سے پرپوز کرنا پڑے گا۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا کیونکہ اس بار اسے امید تھی کہ لیلیٰ اسے انکار نہیں کرے گی۔

یارم نے آؤٹنگ کا پلان بنایا ہے وہی میں لیلیٰ کو پرپوز کرونگا۔ وہ مسکراتے ہوئے سوچ رہا تھا

❤

تمہیں یقین ہے ڈیول گھر پر نہیں ہے۔ اگر وہ گھر پہ ہوا نہ تو بہت پرابلم ہو جائے گی

میں نہیں جا رہا شارف نے قدم پیچھے کرتے ہوئے کہا

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا ہم پوری پلاننگ کر کے آئے ہیں اور اب تم اندر جانے سے منع کر رہے ہو ملک نے غصے سے اس کی طرف دیکھا

مجھ سے نہیں ہو گا میں یہ نہیں کر سکتا وہ کافی ڈرا ہوا تھا شاید اسے ڈیول کا ڈر تھا

بکواس بند کرو شارف اندر چلو میرے ساتھ ورنہ تمہارے حق میں بہتر نہیں ہو گا اگر پکڑا گیا تھا تو تمہارا نام سب سے پہلے لوں گا اب وہ غصے سے بولا۔

وہ زبردستی سے اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔ جب اسے لگا کے کسی نے اس کے سر پر کچھ مارا ہے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو خضر کھڑا تھا۔

جبکہ ملک زمین پر بے ہوش پڑا تھا

❤

کسی نے اس پر ٹھنڈا پانی پھینکا وہ ہڑبڑا کر اٹھا تھا۔

آنکھیں کھول کے دیکھا تو ایک کرسی کے ساتھ بندھا تھا جبکہ خضر اس کے سر پر کھڑا تھا۔

اس نے آگے پیچھے نظر گھما کر دیکھا ڈیول سامنے کرسی پر بیٹھا تھا جبکہ شارف یہاں کہیں نہیں تھا

میں تمہارے پیچھے ہوں میرے عزیز دوست مجھے یہاں دیکھو۔ کسی نے بہت پیاری سی آواز میں کہا تھا۔

غصے سے ملک کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔

جبکہ خضر نے اس کا چہرہ دیکھ کر قہقہ لگایا تھا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے دھوکا دینے کی۔ ملک سمجھ چکا تھا کہ یہ سب کچھ شارف کی چال تھی وہ اسے پھسا رہا تھا اور کچھ حد تک کامیاب بھی رہا تھا

جب یارم آہستہ آہستہ چلتا اس کے قریب آیا

میرے خلاف جنگ کر رہے تھے مجھے برا نہیں لگا لیکن تم میرے معصوم بیوی کو اٹھنے والے تھے۔

تم میری بیوی کو کڈنیپ کرنے والے تھے۔

وہ بھی میرے آدمی کے ساتھ مل کر تمہیں لگا کہ میں ایسا ہونے دوں گا کیا واقع ہی اتنا آسان ہے یہ ملک۔ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔

جب کہ اس کے ہاتھ میں بلیڈ وہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا

تم مجھے نہیں مار سکتے ڈیول کیونکہ تم جانتے ہو اگر میں نے تمہیں نہیں بتایا کے تمہارے خلاف پلیننگ کون کر رہا ہے تمہیں اور کوئی نہیں بتا پائے گا صرف میں جانتا ہوں کہ وہ کون ہے

جو تمہیں پھنسانا چاہ رہا ہے تمہاری جگہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے تم جانتے بھی نہیں ہو تمہارے ساتھ کیا کیا کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہے ملک ہنستے نے ہوئے کہا

اس کے چہرے پر کوئی ڈر نا تھا اس کے ہنسنے پر یارم بھی ہنسنے لگا

اور تمہیں لگتا ہے ملک تم وہ واحد آدمی ہو جسے وہ بھیجے گا یہاں تمہارے بعد بھی بہت آئیں گے۔

اور تم سب لوگ صرف پلیننگ کر سکتے ہو تم اور تمہارا باس پھر مجھے ٹریپ کرنے کے بارے میں سوچ سکتے ہو کر نہیں سکتے

میری معصوم بیوی کو اس میں نہیں گھسیٹنا چاہیے تھا یارم غصے سے بولا اس کے اندر کا درندہ جاگ چکا تھا جسے وہ بہت دنوں سے سلائے ہوئے تھا۔

یارم کا بلیڈ اس کے جسم پر کسی سانپ کی طرح رنگنے لگا۔ تھوڑی دیر میں اس کا پورا جسم

لوہو لوہان ہو چکا تھا وہ چیخ رہا تھا یارم کو اس کی چیخیں سکون دے رہی تھی

یارم نے اس کے جسم کا ایک ایک حصہ الگ کیا۔

اس کی چیخوں کی آواز پورے ہال میں گونج رہی تھی یہ حال گھر سے تھوڑے فاصلے پر تھا

جس کا آج پہلی بار استعمال کیا گیا تھا۔

وہ روح کو دو گھنٹے کا وقت دے کر آیا تھا لیکن اب آدھی رات سے بھی وقت اوپر جا چکا تھا

اسے واپس جانا تھا نہ جانے روح اب تک سو چکی ہو گی۔

اس کے کپڑے خون سے رنگے ہوئے تھے۔

اس نے اب یہی دعا مانگی کہ روح سو ہی جائے کیوں کہ اگر اس نے سے اس حالت میں

دیکھ لیا تو اسے مزید بد ظن ہو جائے گی۔

ملک کو اتنی بری موت دینے کے بعد بھی اس کا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا

وہ وہی بیٹھ کر مزید وقت گزرنے کا انتظار کرنے لگا

❤_

رات کے تقریباً ڈھائی بجے وہ اپنے گھر میں داخل ہوا۔

اس کی شرٹ خون سے لت پت تھی اور جسم سے بہت گندی بدبو آ رہی تھی۔

آنکھیں سرخ انگارے کی مانند تھی بال بُری طرح بکھر چکے تھے۔اس کے اندر کا درندہ سینہ تانے کھڑا تھا۔

اسے یقین تھا وہ سو چکی ہو گی۔بیڈ روم میں جانے کی بجائے دوسرے کمرے میں گیا۔اپنے جسم سے خون آلودہ گندے بدبودار کپڑے الگ کر کے اس کمرے میں ضرورت کے وقت پہننے والا کالا کُرتا شلوار سوٹ نکالا۔

کپڑے چینج کر کے وہ باہر آیا۔اور ان گندے کپڑوں کو آگ لگا کر جلا دیا۔

پر سکون ہو کر اپنے بیڈ روم میں آ گیا۔

جہاں اس کی روح مکمل حسن اور معصومیت لیے سو رہی تھی۔

وہ دو دن سے اس سے بہت ناراض تھی۔ سنجیدگی نے شیطانی مسکراہٹ کی جگہ لے لی۔

ابھی ابھی کالا کُرتا جو پہن کر یہاں آیا تھا ایک لمحے میں اتار کے اس کے منہ پر دے مارا۔وہ بلبلا کر اٹھی۔

سامنے کھڑا یارم مکمل یقین کر کے وہ پورے ہوش و حواس میں اٹھ چکی ہے اس کے قریب بیٹھ گیا۔

ہاتھ پکڑ کے اسے گھسیٹ کے اپنے قریب کیا۔مجھے لگتا تھا تم مجھ سے ناراض ہو تو مجھے منانا

چاہیے اب تم راضی نہیں ہو رہی تو مجھے اپنا فرض پورا کرنے دو۔ بہت معصومیت سے کہا۔

جب کہ اس کے چہرے کے شیطانی مسکراہٹ صاف بتا رہی تھی کہ اس کا منانا اس کی

محبت سے بھی زیادہ شدت پسند ہو گا۔

روح نے ایک پل میں ہاتھ چھڑا کر اس سے فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کی۔

لیکن یارم کی ایک ہی گھوری سے وہ اندر تک کانپ گئی۔

یارم نے گھورنا نہ چھوڑا تو خود ہی اس کے قریب آ گئی

گڈ گرل۔ کھینچ کے اپنی باہوں میں لے کر ایک ہی پل میں ہی اسے بے بس کر کے گیا۔

لیکن سچ تو یہ تھا کہ اس کے سامنے یارم خود بے بس تھا۔

۔کیونکہ یارم کے اندر کا درندہ بھی روحِ نور سے عشق کرتا تھا۔

اور اس کے عشق کے سامنے روح بھی گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئی

❤

صبح یارم کی آنکھ کھلی تو روح اس کے بالکل قریب سو رہی تھی۔

پہلے یارم کتنی دیر اسے دیکھتا رہا پھر شرارت سے اس کے لبوں پر جھک گیا۔

روح نے اگلے ہی لمحے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کے اسے خود سے دور کیا۔

آپ کو شرم نہیں آتی کسی سوئے ہوئے انسان کے ساتھ ایسی حرکت کرتے ہوئے روح اپنی شرم ایک سائیڈ رکھتی غصے سے پوچھنے لگی۔

جبکہ یارم بہت دلچسپی سے اس کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ رہا تھا

نہیں مجھے بالکل بھی شرم نہیں آتی میں بہت ہی بے شرم انسان ہوں اور تمہارے ساتھ کچھ بھی کرتے ہوئے تو مجھے بالکل بھی شرم نہیں آتی۔

کہتے ہوئے یارم ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر جھکا اور پیاری سی شرارت کی۔

اس کے لبوں کو بخشا ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا پھر مسکرایا

اس سے پہلے کہ وہ اس کی لبوں کو دوبارہ اپنا نشانہ بناتا روح اس سے دھکا مارتی اس کے قریب سے اٹھ گئی

آپ جیسے بے شرم لوگوں کو شرم دلانا اچھے سے آتی ہے مجھے۔ وہ اپنا حیا سے دمکتا چہرہ پھیر کر بولی

اب اٹھیں فوراً رات خضر بھائی نے فون کیا تھا نہ کہ ہم گھومنے جا رہے ہیں۔

آپ کو اگر آنا ہے تو آ سکتے ہیں ہمارے ساتھ روح نے ایسے کہا جیسے اسی کا پلان ہو جانے کا

۔

میرے ہی پلان میں۔میں تم سے تو اجازت نہیں مانگوں گا جانے کی یارم نے اسے بتانا چاہا کے گھومنے کا پان اسی کا ہے۔

یارم اس وقت میں کوئی بحث نہیں چاہتی میرا موڈ بہت اچھا ہے اور میں جا رہی ہوں تیار ہونے۔

وہ خوشی خوشی جانے لگی کہ یارم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا۔

جس سے وہ سیدھی اس کے سینے پر گری

بے بی وہ جو لیلیٰ ہے نہ تیار ہونے میں تقریبا پانچ گھنٹے لگائے گی تب تک ہم اپنے ہونے والے بچوں کی پلاننگ کرتے ہیں نا۔

اس کی بات سن کو روح ایک بار پھر شرم وحیا نے آگھیرا

جبکہ یارم پیار سے کہتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ قید کر دیے۔

یارم میرے ساتھ فری ہونے کی بالکل ضرورت نہیں ہے اس وقت میں بالکل بھی آپ کی کوئی بات نہیں ماننے والی پیچھے ہٹیں۔وہ نظریں جھکا کر بولی

جبکہ ہاتھ چھڑانے کی ناکام کوشش کی۔

ہاں تم نے کہہ دیا اور میں پیچھے ہٹ گیا گویا یارم نے اس کا مذاق اڑیا۔

کبھی تو دیکھ لیا کریں دن ہے رات ہے۔اب صبح 10:00 بجے آپ کا رومینس کرنے کا موڈ ہو رہا ہے۔

غلط بیانی مت کرو میں نے رومانس کی بات نہیں اپنے ہونے والے بچوں کی پلاننگ کی بات کر رہا ہوں

اب مجھے بالکل ڈسٹرب مت کرو۔میرے بچے دنیا میں جلدی آنا چاہتے ہیں۔

وہ اسے آنکھیں دکھاتا ایک بار پھر سے اس پر جھکا۔

یارم۔۔روح نے آخری کوشش کی اسے روکنے کی مگر وہ یارم ہی کیا جو رک جائے۔

آخر روح نے اس کی شدتوں کے سامنے ہمت ہار کر اپنا آپ اس کے حوالے کر ہی دیا

❤

خضر شارف لیلیٰ معصومہ چاروں گاڑی میں بیٹھے ان دونوں کا انتظار کر رہے تھے۔

جلدی کرو یار کہا بھی تھا۔ہم لوگ جلدی نکلیں گے اسی لئے تو رات کو بتایا تھا تاکہ سب لوگ وقت پر تیار ہو جاو تاکہ ہم وقت پر نکلیں۔

خضر نے صرف پہلی لائن ہی اونچی آواز میں بولی تھی باقی تو وہ صرف منمنایا تھا۔

ہاں کیا کہہ رہے تھے تم یارم نے باہر آتے ہوئے اپنا سامان گاڑی کی ڈگی میں رکھتے ہوئے پوچھا۔

کچھ نہیں میں تو بس پوچھ رہا تھا کہ تمہیں اور وقت چاہیے تو ہم یہاں انتظار کر لیتے ہیں تم لوگ آرام سے آجاؤ خضر کی بات پر شارف کا قہقہ بلند ہوا۔

اسے کیا دورے پڑنے لگے ہیں یارم نے شارف کو قہقہ لگاتے دیکھ کر پوچھا۔

دفع کرو ڈیول تم تو جانتے ہو اس پاگل کو۔ خضر نے اس کا دھیان بٹایا۔

جب روح بھی جلدی سے باہر آگئی۔

آج یارم کی من مانیوں نے انہیں بہت لیٹ کر دیا تھا۔

اس وقت بھی یارم اسے ایسی نظروں سے گھور رہا تھا کہ روح کو اس کے ارادے خطرناک لگے۔

ہم چھ لوگ جا رہے ہیں روح نے خوشی سے پوچھا۔

چھ نہیں سات معصومہ نے ایک چھوٹا سا ڈبہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

جیسے روح نے خوشی سے تھام لیا اور یارم کی طرف دیکھنے لگی جو اسے کھولنے کا اشارہ کر رہا

تھا۔

روح نے ڈبہ کھول کے دیکھا تو اسے یقین نہیں آرہا تھا اس کا شونو زندہ تھا۔

وہ بے یقینی سے اپنے سامنے ہلتے جلتے اپنے شونو کو دیکھ رہی تھی جو اپنی دوست کو دوبارہ پا کر بہت خوش نظر آرہا تھا۔

اس دن ہم تمہیں لے کر ہسپتال چلے گئے جبکہ معصومہ اور لیلیٰ شونو کو بچانے میں لگ گئیں ان دونوں نے اسے بچا لیا

اس کے سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے حالت اتنی خراب ہو گئی تھی کہ اس کا بچنا مشکل تھا اس لئے میں نے تم سے کہا کہ وہ مر چکا ہے۔

کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ تم بعد میں زیادہ اداس ہو یا اسے اپنے سامنے مرتے ہوئے دیکھو۔

ویسے بھی لڑکیاں زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ سکتی ہیں ایسے جذبات شارف شرارت سے بولا تو معصومہ نے اسے گھور کر دیکھا۔

تم کچھ زیادہ نہیں گھورنے لگی مجھے شارف نے بدلے میں اسے گھور کر پوچھا۔

اچھا میں سمجھ گیا شارف نے فرضی کالر جاڑتے ہوئے اپنے آپ کو ہینڈسم کہنا چاہتا۔

ڈونٹ وری میرا ٹیسٹ اتنا بھی خراب نہیں ہے۔ معصومہ نے اسے آگ لگائی اور جا کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔

جبکہ یارم اور خضر دونوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے دلاسہ دیا تھا

❤

وہ لوگ اس وقت دبئی کے سب سے برے بیچ پر موجود تھے۔

یہ علاقہ ویسے بھی ہر طرف سے سمندر میں گھیرا ہوا تھا

ٹھنڈی ہوائیں چہرے کو جب کہ سمندر کی بڑی بڑی لہریں ان کے پاؤں کو چھو کر واپس چلی جاتی۔

کھلتی دھوپ میں بھی روح کو سردی کا احساس ہو رہا تھا

لیلیٰ اور خضر ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ ننگے پاؤں گیلی مٹی پر ٹہل رہے تھے

جبکہ معصومہ اور روح دونوں اپنے شونو سے کھیل رہی تھی۔ روح نے جلدی ہی اس بات کا اندازہ لگا لیا تھا کہ معصومہ بھی شونو کے ساتھ بہت اٹیچ ہو چکی ہے

اور شونو بھی کافی حد تک معصومہ کے ساتھ گھول مل چکا تھا۔

اب اس کی ایک نہیں بلکہ دو دو دوست تھی۔

تھوڑی دیر کے بعد یارم نے روح کو کچھ دور آنے کا اشارہ کیا جبکہ شارف اسی کی طرف چلا آرہا تھا

روح تمہیں ڈیول بلا رہا ہے۔

اسے یارم کا پیغام دیتا ہوں شونو کی طرف آیا

مجھے یہاں ڈیول نے بھیجا ہے کوئی غلط مطلب مت نکالنا اس نے معصومہ کو دیکھ کر بولا۔

میں کیوں غلط مطلب نکالوں گی معصومہ نے نہ سمجھی سے پوچھا۔

سوری اب تمہارا کوئی بھروسہ نہیں۔ شارف بے نیازی سے کہتا اپنی جیب میں ہاتھ ڈالے ٹہلنے لگا جبکہ معصومہ اسے گھور کر رہ گئی

یارم روح کو لے کر بیچ کے ایک سائٹ کی طرف آگیا۔

تمہیں پتا ہے ہم یہاں کیوں آئے ہیں اس نے روح کا ہاتھ تھام کے پوچھا۔

گھومنے پھرنے روح نے معصومیت سے جواب دیا۔

بے اختیار یارم کے ڈنپل نمایاں ہوئے۔

ہاں میرا بے بی وہ تو ہم آئے ہیں لیکن یہاں آج ایک اور خاص بات بھی ہے۔ یارم نے اسے خضر اور لیلیٰ کے بارے میں بتانا چاہا۔

آج تمہارا بھائی تمہاری بھابھی کو پرپوز کرنے والا ہے اس نے لیلی اور خضر کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔

کیا سچی روح نے ایکسائٹڈ ہو کر پوچھا جس پر یارم نے اس مسکراتے ہوئے ہاں میں گردن ہلائی

❤

خضر چلتے چلتے اچانک ہی زمین پر بیٹھ گیا۔

لیلیٰ نے گھبرا کر دو قدم پیچھے ہٹائے لیکن پھر مسکرا دی وہ جانتی تھی خضر کیا کرنے والا ہے۔

معصومہ نے اڑتی اڑتی خبر اس تک پہنچا دی تھی۔

خضر اس کے سامنے زمین پر بیٹھا تھا پھر اس نے اس کا ہاتھ تھاما

میں نے سنا ہے کہ تم ڈیڑھ مہینے پہلے والے پرپوزل کا کوئی جواب دینے کا ارادہ نہیں رکھتی تو میں نے سوچا کیوں نہ ایک بار پھر سے تمہیں اپنی محبت کا احساس دلا دوں۔

سو مس ام لیلیٰ۔ میں تمہیں مسز خضر بنانا چاہتا ہوں۔

کیا تم میری محبت کو قبول کرو گی۔

خضر کو پورا یقین تھا وہ انکار نہیں کرے گی لیکن اس کے باوجود بھی اس کا دل بہت تیزی

سے دھڑک رہا تھا۔

بے اختیار ہی لیلیٰ کی آنکھ سے اک آنسو گرا جو اس نے فوراً صاف کرنا چاہا لیکن دونوں ہاتھ خضر کے ہاتھوں میں ہونے کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر پائی۔

ان آنکھوں کو چھپانے کی کوشش مت کرو لیلیٰ تم بھی ایک عام لڑکی ہو ایک عام لڑکی جیسی دل رکھتی ہو بہادر مت بنا کرو۔

یہ خضر تمہارے اندر باہر ہر انداز سے واقف ہے۔

خضر کے بس کہنے کی دیر تھی جب لیلیٰ زمین پر بیٹھی اور اس کی باہوں میں سما گئی۔

جبکہ ان سے کافی دور فاصلے پر کھڑی روح۔ یارم سے چپکی ناچ رہی تھی۔

جب کے اس کی اس معصوم حرکت پر یارم اسے اپنے ساتھ لگائے مسکرائے جا رہا تھا۔

جبکہ دور معصومہ شونو کو اپنے گلے لگائے تالیاں بجانے میں مصروف تھی۔

شارف پاس کھڑا اپنے لیے ایک ایسے ہی دن کا انتظار کر رہا تھا

❤

ارے آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں آج سب یہیں رک جائیں نہ روح نے انہیں جاتے دیکھ

کر کہا۔

اب تو ہمارا گھر بھی بہت بڑا ہے یہاں آپ سب لوگ آسانی سے رہ سکتے ہیں کوئی پرابلم نہیں ہو گی۔

معصومہ ہم رات کو خضر بھائی کی شادی کی پلاننگ کریں گے اس نے پاس کھڑی معصومہ کو دیکھ کر کہا۔

جس پر کچھ فاصلے پر کھڑی لیلی کے گال سرخ ہونے لگے۔

اتنی جلدی شادی شارف نے کہا۔

ہاں تو کیا خضر بھائی لیلیٰ کو صرف پرپوز پر ٹرکانے کا ارادہ رکھتے ہیں

اب لیلیٰ نے ہاں کر دی ہے تو ہمیں شادی کے پلاننگ کرنی چاہیے۔

ارے میں تو کہتی ہوں اسے ہفتے کی کوئی اچھی سی ڈیٹ دیکھ کر ہم ان کا نکاح کریں گے

روح نے گویا ایک اور دھماکہ کیا۔

ایک منٹ ایک منٹ روح پہلے دولہا اور دلہن سے تو پوچھو نہ تم تو اپنی پلاننگ کیے جا رہی ہو

یارم نے کہا۔

بھئی جو کچھ میری گڑیا کہے رہی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے میں کسی

بھی وقت دلہا بننے کے لئے تیار ہوں خضر لیلیٰ کو دیکھ کر مسکرایا۔

ہاں لیکن لیلیٰ کو تو اعتراض ہو سکتا ہے اس سے تو پوچھ لو اس بار شارف بولا۔

جبکہ سب کو اپنی طرف متوجہ پا کر لیلیٰ اپنی آنکھیں تک نہیں اٹھا پا رہی تھی۔

مجھے کیوں دیکھ رہے ہو سارے میں کیا بولوں لیلیٰ کنفیوز سی بولی وہ بولڈ سی لڑکی آج کے دن میں انہیں اپنے بہت سارے چھپے ہوئے انداز دیکھا رہی تھی جو کوئی نہیں جانتا تھا۔

لیلیٰ بی بی شرماتی بھی ہے یہ تو کمال ہو گیا شارف نے نعرہ لگایا۔

میں شرما نہیں رہی میں تو بس بتا رہی ہوں لیلی اپنی حیا چھپانے کی ناکام کوشش کرنے لگی جس پر سب ہی قہقہے لگا کر ہنسنے لگے۔

تو بس ڈیسائیڈ ہو گیا خضر اور لیلیٰ کا نکاح اسی ہفتے ہو گا۔

یارم نے روح کو دیکھ کر کہا۔

❤

جب سے شادی کی بات ہوئی تھی روح اور معصومہ دونوں ہی لیلی کے پاس بیٹھی تھی

جبکہ یارم اور شارف خضر والے کمرے میں تھے۔

چلو اب ڈیسائیڈ تو ہو گیا کہ شادی اسی ہفتے ہو گی تمہیں کیا لگتا ہے کون سا دن سب سے بہتر

ہے نکاح کے لیے۔

میرے خیال سے اس جمعے کو نکاح کرتے ہیں

مبارک دن ہے سب کچھ مبارک ہو گا۔اور ویسے بھی کوئی شور شرابہ ہو گا نہیں صرف

سادگی سے نکاح کریں گے اور رخصتی خضر نے کہا۔

کیا مطلب شور شرابہ نہیں ہو گا۔روح جو ابھی ان کیلئے چائے لے کے آئی تھی پوچھنے لگی۔

دیکھے خضر بھائی آپ کو کوئی شوق نہیں ہو گا شور شرابہ کا لیکن لیلیٰ نے اپنی شادی کے

بارے میں کیا کیا سوچا ہو گا

نہ جانے کیا کیا خواب سجا کے بیٹھی ہو گی اور آپ ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ شور شرابہ نہیں

ہو گا ہم ساری رسم ادا کریں گے

صرف نکاح۔اور رخصتی یہ کیا بات ہوئی۔

ہم ساری رسم ادا کریں گے

میری شادی بھی اتنی سادگی سے ہوئی کوئی رسم نہیں ہوئی۔

آپ کو کیا پتا لڑکیوں کا کتنا شوق ہوتا ہے اپنی رسموں کا شادی زندگی میں صرف ایک ہی بار

ہوتی ہے۔

اسے بھرپور طریقے سے انجوائے کرنا چاہیے

مایوں مہندی کرینگے دن ڈالیں گے۔پھر دھوم دام سے نکاح ہو گا۔پھر شادی پھر رخصتی اور پھر ولیمہ ساری رسم ادا ہوں گی۔

اور اگر آپ کو اتنا ہی شوق ہے سادگی سے شادی کرنے کا تو دلہن کوئی اور لے لیں لیلیٰ آپ سے شادی نہیں کرے گی۔

روح غصے سے کہتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

گائز اب وہ ہو گا جو میری بیوی چاہے گی یار م نے آرڈر دیا۔

ہاں یار ویسے بھی روح بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے لڑکیوں کی کتنی خواہش ہوتی ہو گی شادی کی اور ہم کیسے سادگی سے شادی کے بارے میں سوچ رہے تھے۔

ویسے بھی یہ لیلیٰ کی پہلی شادی ہے ہمیں اس کے سارے ارمان پورے کرنے چاہیے

شارف نے سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے کہا۔

ابے اوئے لیلیٰ کی یہ پہلی شادی سے تیری کیا مراد تھی یہ لیلیٰ کی پہلی اور آخری شادی ہے

خضر تپ ہی گیا

ارے یار میرا وہ مطلب نہیں تھا میں تو بس یہ کہہ رہا تھا کہ لیلی کی پہلی شادی ہو سکتا ہے کچھ

دن میں اس کا موڈ بدل جائے شارف نے خود ہی اپنے لئے مصیبت بلالی لی۔

رک بیٹا پہلے میں تیرا موڈ درست کرتا ہوں خضر غصے سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھا جبکہ

ان کی حالت دیکھ کر یارم لائف شو دیکھنے کے لئے سامنے صوفے پر آ بیٹھا

❤

وہ کمرے میں آیا روح اپنی شونو کو اس کی جگہ پر رکھے بڑے آرام سے اس کے ساتھ باتوں

میں مصروف تھی۔

یہ نہیں تھا ہمارے ساتھ تو سب کچھ ٹھیک تھا یہ بھوتنا پھر سے آ گیا۔ یارم کو غصہ آیا

روح ابھی کے ابھی اس کو یہاں سے نیچے کرو

کتنی بار کہا ہے تمہیں میرے بیڈ پر مت رکھا کرو ایسے۔

وہ غصے سے تن فن کرتا اس کے پٹے کو پکڑ چکا تھا۔

یارم میں بول رہی ہوں اس کو ذرا سی بھی چھوٹ لگی تو میں کبھی آپ سے بات نہیں کروں

گی

روح نے دھمکی دی۔

جبکہ اس سے پہلے ہی یارم اسے پٹے سمیت زمین پر پھینک چکا تھا۔

یارم یہ آپ نے اچھا نہیں کیا آج سے میں آپ سے بالکل بات نہیں کروں گی وہ غصے سے کہتی اپنے شونو کی طرف لپکی جو اس کی طرف دوڑ کے واپس آ رہا تھا۔

اسے میرے کمرے سے نکالو فورا ابھی کے ابھی۔ روح کو اس کی طرف واپس جاتا دیکھ کر وہ بھی اسی کی طرف لپکا۔

شونو کہیں نہیں جائے گا یہ ہمارے روم میں رہے گا۔

روح نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

روح اگر یہ ہمارے کمرے میں رہے گا تو میں یہاں نہیں رہوں گا یارم نے اسی کے انداز میں فیصلہ سنایا

جس پر روح نے باہر کے دروازہ کی طرف اشارہ کر دیا

مطلب آپ جا سکتے ہیں۔

روح تم اس کتے کے لئے مجھے کمرے سے باہر نکال رہی ہو یارم شوکڈ میں تھا۔

آپ جب ایک کتے کے لئے اس کمرے کو چھوڑ سکتے ہیں تو مجھے بھی آپ کو کمرے سے نکالنے میں کوئی اعتراض نہیں آپ جا سکتے ہیں۔

روح نے ایک بار پھر سے دروازے کی طرف اشارہ کیا جس پر یارم غصے سے باہر نکل کر سیدھا خضر اور شارف والے کمرے میں آ گیا جہاں خضر اور شارف اسے دیکھ کر مسکرا رہے تھے

مطلب دبئی کے ڈان کو بیوی نے کمرے سے نکال دیا۔

خضر نے اونچی آواز میں قہقہ لگایا

جس پر یارم ان دونوں کو آنکھیں دکھاتا ان کے بیچ آ لیٹا

❤

صبح ہوتے ہی شادی کی تیاریاں شروع ہو گئی۔

روح کے مطابق آج کے دن ہی دن ڈالنے کا تھا تبھی جا کے جمعہ کے دن پر ان کا نکاح ہونا تھا۔

روح کے آرڈر کے مطابق نکاح تک وہ دونوں ایک دوسرے کی شکل نہیں دیکھ سکتے تھے

۔

اور آج ہی انہیں مایوں بٹھانا تھا۔

روح یہ سب کچھ کیا کر رہی ہو تم تم تو میری سائیڈ پے ہو گی ہو خضر نے اسے سمجھانا چاہا

ارے نہیں خضر بھائی میں اور معصومہ لیلی کی سائیڈ پے ہیں وہ یارم اور شارف بھائی آپ کی سائیڈ پہ۔

سو میں لڑکی والی اور آپ لوگ لڑکے والے اس نے شارف اور یارم کو بتایا

نہیں گڑیا تم میری سائیڈ پے ہو

اور تمہارے علاوہ ان سب کو میں لڑکی والی سائیڈ پے بھیج دیتا ہوں

مجھے بس میری گڑیا چاہیے اپنی سائیڈ میں خضر نے بہت پیار سے کہا۔

مطلب میں اکیلی ئے آپ کی سائیڈ اور یہ سارے لیلی کی سائیڈ

روح نے منہ بنا کر کہا

ہاں تو روح شادی ہو رہی ہے کون سا جنگ ہو رہی ہے جو تمہیں پوری ٹیم کی ضرورت ہے

۔یارم نے لقمہ دیا

ارے کیوں میں ہوں تمہارے ساتھ شارف اس کے قریب آ کر کھڑا ہوا۔

یہ معصومہ اور یارم لیلیٰ کی طرف میں اور تم خضر کی طرف۔شارف نے کہا

لیکن مجھے نیگ نہیں ملے گا نہ روح نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔جس سے یارم کے ڈمپل نمایاں ہوئے

کیوں نہیں ملے گا بہن کو تو اتنا کچھ ملتا ہے شارف اس کی شکل دیکھ کر بولا۔

ہاں شارف بھائی بہن کو بہت کچھ ملتا ہے لیکن سالیوں کو بھی تو بہت کچھ ملتا ہے نہ اس نے شارف کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کر کر بتایا۔

جس پر یارم کی مسکراہٹ ایک بار پھر سے کھل اُٹھی

ڈونٹ وری روح تمہیں زیادہ ملے گا۔ خضر فوراً سے بولا کہیں وہ سچ بھی پارٹی چینج نہ کر لے

۔

اور یہاں کھڑا ہر انسان جانتا تھا کہ روح کا خضر کی طرف ہونا کتنا ضروری ہے

ارے روح تم فلحال لڑکے والے کی طرف سے ہو جاؤ جب نیگ کی باری ہو گی تب تم لڑکی والے کی طرف ہو جانا مطلب ایک تیر سے دو شکار۔ شارف نے اس کے کان میں کہا

ٹھیک ہے بھائی میں آپ کی طرف ہوں۔ لیکن کیا جب دلہن کو آپ کے پاس لا کے بٹھائیں گے نہ میں لڑکی والوں کی طرف سے ہو جاؤں گی۔

روح نے فیصلہ کر لیا

مہمانوں میں آپ کسے کسے بلانا چاہیں گے۔ ایک لسٹ بنا دے۔ روح نے کہا

کوئی لسٹ بنانے کی ضرورت نہیں ہے ہم چند لوگ ہوں گے شادی پے۔

کیا مطلب کوئی دوست کوئی فرینڈ کوئی فیملی ممبر کیا کوئی نہیں ہو گا روح نے حیرانگی سے پوچھا۔

ہم سب ایک دوسرے کے دوست ہم سب ایک دوسرے کے فیملی ممبرز ہیں ہمیں کسی اور کی ضرورت نہیں ہے۔

خضر نے مسکرا کر بتایا۔

تو روح بھی خاموش ہو گئی جس طرح کا وہ کام کرتے تھے ان کی کوئی فیملی یا دوست ہو گی یہ وہ سوچ بھی کیسے سکتی تھی۔

ان سب کی سنگت میں بہت سے بھول ہی جاتی تھی کہ وہ لوگ آخر ہیں کون۔

یارم یہ لائٹنگ لگانے میں مدد کریں نا۔

سبھی کوئی نہ کوئی کام کر رہے تھے یہاں تک کہ لیلی اور خضر کو بھی اس نے کسی نہ کسی کام پر لگایا تھا ایک یارم ہی تھا جو آرام سے بیٹھا ہوا تھو جیسے کوئی کام نہیں کرنا۔

اپنے شونو کو بولو نہ جس کی وجہ سے مجھے کمرے سے نکالا تھا۔

یارم گھور کر پھر سے اپنے موبائل پر مصروف ہو گیا۔

آپ میرے کیوٹ سے پیالے شے بے بی سے جیلس ہو کر ضد لگا رہے ہیں۔

وہ کیوٹ شا پیالا شا بے بی میرے کمرے میں رات کو میرے بیڈ پے سویا تھا۔

اور یہ اس کی طرف سے ضد تھی اب میری طرف سے ضد ہے۔

کہو اپنے لاڈلے کو کے مدد کرے تمہاری وہ غصے سے کہتا شفا کو چائے کے لیے کہنے لگا۔

یار م آپ ناراض ہیں مجھ سے روح معصوم سی شکل بنا کر بولی

ہاں ناراض ہوں اور بہت سخت ناراض ہوں تم سے۔اب مجھ سے تقریبا دو فٹ کے فاصلے

پر رہو ناراضگی میں اتنا قریب آنا آلاؤڈ نہیں ہوتا۔

وہ اس کے قریب آنے پر چوٹ کرنے لگا

آپ کو پتہ ہے آپ جب ناراض ہوتے ہیں تب اور بھی زیادہ کیوٹ لگتے ہیں بالکل چھوٹے

بے بی کی طرح

روح نے اسے بڑی معصومیت سے بہلا چاہا۔

روح میں آٹھ سال کا بچہ نہیں ہوں جسے تم اس طرح سے بہلاؤ گی۔

کیسی بیوی ہو تم پانچ وقت کی نمازیں پڑھتی ہو تمہیں اتنا نہیں پتا اگر شوہر ناراض ہو تو بیوی

کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ہر وقت فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

چھی روح اللہ کے سامنے تمہارا اعمالنامہ تو بہت گندا ہو رہا ہے یارم نے اسے ڈرایا۔

تو میں آپ کو منع تو رہی ہوں آپ کو روح اس کی ایک ایک بات پر ایمان لاتی فوراً گھبرا کر بولی۔

کہاں منا رہی ہو کب منایا ہے مجھے تو نہیں لگتا کہ تم مجھے منا رہی ہو یارم دونوں ہاتھ کمر پے رکھتا پوچھنے لگا۔

مطلب ابھی نہیں منایا اب مناؤں گی نا روح نے فوراً ہاتھ م اس کی شرٹ کے بٹن پر رکھے ۔

روح مجھے منا رہی ہو یا چار سال کے بچے کی طرح میرے بٹن کے ساتھ کھیل رہی ہو ٹھیک سے مناو مجھے اس طرح سے نہیں ماننے والا میں۔

یارم نے اعلانیہ کہا۔

کیسے مانیں گے میں ویسے ہی آپ کو مناتی ہوں۔

روح مسکرا کر اس کے مزید قریب ہوئی تو یارم نے اس کی کمر پر اپنے ہاتھ رکھ لئے۔اس کی اس حرکت پر روح شرمائی۔

یارم نے اس کی تھوڑی پہ ہاتھ رکھ کے اس کا چہرہ اونچا کیا تو روح نے فوراً اپنی آنکھیں بند

کر لیں

اس سے پہلے کی یارم اس کے لبوں پر جھکتا شارف تیزی سے کمرے سے نکلا جو روح کو پکار رہا تھا۔

یارم نے جھٹکے سے اسے چھوڑا اس سے پہلے کہ وہ دیوار سے لگتی شارف نے اسے تھام لیا

تم لوگ بیزی ہو تو میں بعد میں آ جاتا ہوں۔ لیکن میرا مشورہ یہی ہے کہ تم لوگ رومینس بعد میں کر لینا پہلے ہم کام کر لیتے ہیں۔

وہ شارف ہی کیا جو سیدھے طریقے سے کوئی بات کر دے۔

یارم اسے آنکھیں دکھاتا وہاں سے چلا گیا۔

جب کہ وہ اپنی شرمندگی مٹانے کے لیے اسے ادھر ادھر کے کام بتانے لگی تھی

❤

آج دن ڈال دیئے گئے تھے۔ کل مایوں اور مہندی تھی۔

سب لیڈیز کو آرڈر دے دیے گئے تھے کہ اپنی اپنی شاپنگ کر لو۔

اور اس وقت لیلیٰ روح اور معصومہ شونو سمیت شوپنگ پر گئی ہوئی تھی۔

لیلیٰ نے شادی کا ڈریس روح کی مرضی سے لیا جبکہ ولیمے کا ڈریس اس نے معصومہ کی مرضی سے لیا تھا۔

مہندی کا لہنگا اس نے خود پسند کیا تھا۔

وہ روح کو بہت زیادہ اہمیت دے رہی تھی۔ شاید وہ یارم کے لئے اس کی محبت دیکھ چکی تھی یا پھر خضر کی وجہ سے۔ لیکن سچی یہی تھا کہ اب لیلی کے لیے روح بہت خاص ہو چکی تھی۔

اب تو لیلیٰ روح کی اچھی دوست بن چکی تھی جبکہ شونو کی وجہ سے معصومہ بھی روح کے بہت قریب آ چکی تھی۔

اب روح نے ان سب کو قبول کر لیا تھا وہ جانتی تھی وہ یارم سے دور نہیں جا سکتی وہ چاہے یا نہ چاہے اسے یہ سب کچھ قبول کرنا ہو گا۔

تو پھر وہ کب تک یارم کو اس بات کی سزا دیتی رہتی۔

روح یار تم یہ ساڑھی کیوں نہیں لیتی تم پر بہت سوٹ کرے گی لیلیٰ نے خوبصورت ساڑھی کی طرف اشارہ کیا۔

نہیں یار میں یہ نہیں پہن سکتی بہت عجیب سی ہے۔ اور تو اور اس کے تو سلیوز بھی نہیں ہیں۔

یارم کو بھی ایسا لباس پسند نہیں۔

روح نے منہ بنا کر کہا تو لیلیٰ نے مزید فورس نہ کیا۔

لیکن پھر بھی اس کی ساری شاپنگ اپنی مرضی سے کی۔

کیوں کہ روح کو اپنا ہوش ہی کہاں تھا وہ تو یارم خضر اور شارف کی شاپنگ کرنے میں مصروف ہو چکی تھی جو گھر پہ باقی کام سنبھال رہے تھے

حد ہے یار ہمیں کام پر لگا کے خود مزے مارنے چلی گئی ہیں مجال ہے جو ہمارے لئے ایک بھی چیز لی ہو گی۔

سب اپنی اپنی چیزیں خریدنے میں مصروف ہو گئی ہوں گی اور تو اور وہ معصومہ اسے تو بہانہ چاہیے شاپنگ کرنے کا

ہائے مجھے جلانے کے لئے سارے رنگ پہنے گی شارف نے آہ بھر کر کہا۔

وہ کیا ہوتا ہے۔چولی گگرا لہنگا۔لمبے لمبے دوپٹے۔وہ لمبی لمبی سینڈر۔اور پھر وہ کان کو چیڑنے والے جھمکے مجال ہے جو ہمارا خیال آ جائے۔

یار اتنا کیوں پریشان ہو رہے ہو اگر تمہیں چولی گگرا لمبے آئرنز اور سینڈل پہننی ہے تو میں

تمہیں لے دیتا ہوں۔

میری طرف سے تمہارے لیے میری شادی کا تحفہ خضر نے معصومیت سے کہا۔

ہاں بھائی کیوں نہیں سب کچھ لے دے لیکن اگر تو مجھے شادی کا تحفہ دینا چاہتا ہے تو میری شادی کرا دے۔تاکہ وہ سب کچھ کوئی پہن بھی سکے۔

تم دونوں یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہو لائٹنگ لگا دی تم نے باہر کی۔اس نے کمرے میں آکر خضر سے پوچھا۔

نہیں یار بس ابھی لگانے والا ہوں خضر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

یار جلدی کرو کیوں میری جان عذاب میں ڈالنے والے ہو۔روح ہر دو تین منٹ کے بعد فون کر کے پوچھ رہی ہے

پلیز یار اٹھوا گر وہ کام ہوئے بغیر پہنچ آئی تو پھر چھوڑے گی نہیں۔یار م نے مسیکن سی شکل بنا کر کہا تو دونوں کو ہنسی آگئی۔

دوبئ کا ڈان اپنی بیوی سے ڈرتا ہے۔یار یہ خبر تو صبح کے نیوز پیپر میں آنی چاہیے خضر نے شارف کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے باہر لے جاتے ہوئے کہا۔

بیٹا جلدی کام ختم کرو ورنہ اس خبر کا تو پتا نہیں یہ خبر ضرور آئے گی کہ دوبئ کا ڈان اپنی

بیوی کے ہاتھوں بے رحمی سے مارا گیا۔

یارم نے ان کی سستی دیکھ کر کہا۔

تو دونوں ہنستے ہوئے باہر نکل گئے

چل شارف بیٹا اوپر چڑھ جا میں تو نہیں چڑنے والا یار میری کل شادی ہے یہ نہ ہو شادی سے

پہلے میرا ہاتھ پیر ٹوٹ جائے۔

لیلیٰ نے تو ایک لمحہ نہیں لگانا قبول نہیں ہے کہنے میں خضر نے معصوم سی شکل بنا کر اسے

اوپر چڑھایا۔

یار کیا لڑکے والے کی طرف ہوں لیکن لڑکی والوں کا سارا کام تو مجھے کرنا پڑ رہا ہے شارف

نے منہ بنایا

ابے تُو تو صرف لڑکے والا ہے میں لڑکا ہوں مجھے اتنا کام کرنا پڑ رہا ہے میرا سوچ۔ خضر نے

کہا۔

تو شارف قہقہ لگا کر ہنس دیا

❤❤

وہ واپس آئے تو روح کے مطابق سارا کام ہو چکا تھا۔

لڑکوں نے بہت محنت کی تھی آج وہ سارے ہی تعریف کے قابل تھے۔

لیکن لڑکیوں کا ارادہ ان کی تعریف کر کے سر چڑانے کا بلکل بھی نہ تھا اسی لیے اگنور کر کے آگے بڑھیں۔

کل مہندی کی رسم میں بہت کام تھا

جبکہ ان لوگوں کا رات دیر تک بیٹھ کر انجوائے کرنے کا ارادہ تھا روح تو لڑکے والی تھی اس نے تو ڈھولکی بندوبست کر رکھا تھا۔

اسی لئے آج رات وہ خوب دیر تک انجوائے کرنے کا ارادہ رکھتے تھے

ایک طرف خضر تو دوسری طرف لیلی تھی۔

خضر کو اس طرف آنے کی اجازت نہ تھی تو لیلیٰ کو بھی اس طرف جانے کی اجازت نہ تھی۔

❤

اس وقت روح اور شارف بیٹھے گانے گا رہے تھے اور بیچ میں لوگوں نے خضر کو بٹھایا ہوا تھا

۔

دوسرے کمرے میں یارم برے آرام سے کرسی پر بیٹھا تھا جبکہ معصومہ زمین پر بیٹھی

۔لیلیٰ کو شاپنگ دیکھا رہی تھی

لڑکیوں کیا لڑکی والے کی طرف سے کوئی رسم نہیں ہوتی اس طرح خاموشی سے کیوں بیٹھی ہو کچھ ہلہ گلہ کرو

لڑکیوں کی شادی اتنی بورنگ ہوتی ہے کیا یارم نے کہا۔

یہ ساری چیزیں تو اکثر دیکھتی رہتی ہو شادی ایک ہی بار ہونی ہے ان کی طرح کوئی گانے وغیرہ گاو دیکھو باہر تک آواز آرہی ہے کس طرح سے جلا جلا کے گا رہے ہیں اوپر سے کتنے بُرے سنگر ہیں یہ لوگ۔

ڈیول اگر تم اتنے ہی اچھے سنگر ہو تو تم گالو ویسے بھی یہاں پر جلنے سے بہتر ہے کہ ہم بھی کچھ کر ہی لیں جب تو میری ٹیم میں آئے تھے نہ تبھی میں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ میری شادی بورنگ ہی ہونی ہے۔

لیلیٰ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

مطلب تمہیں لگتا ہے میں ان لوگوں کی طرح گانے نہیں گا سکتا۔یارم کے لہجے میں غرور تھا

کیا تم گا سکتے ہو لیلی نے پوچھا

ان سے بہتر یارم جواب دیتے ہوئے زمین پر بیٹھا۔

اوران کی ساری چیزیں ایک سائٹ لگانے لگا معصومہ جلدی سے ڈھولکی لے کے آو۔

دروازہ پورا کھول دو ہماری آواز بھی وہاں تک جانی چاہیے یارم نے دروازہ کھولنے کا آرڈر دیا۔

اور پھر انہی کی طرح اونچی آواز میں گانا گانا شروع کیا

"سن سونیو سن دلدار"

"خود سے بھی زیادہ تجھے کرتا ہوں پیار۔"

لیلیٰ نے منہ کھول کر اس کی طرف دیکھا اسے امید نہ تھی یارم اتنا اچھا گاتا ہے

یارم نے جسے ہی گانا گانا شروع کیا پار کمرے میں آواز پہنچ چکی تھی۔

واؤ یہ کون گا رہا ہے سب سے پہلے روح بولی۔

انکی ٹیم میں تو بس ایک ہی لڑکا ہے یارم اور کون ہو گا معصومہ سے اچھے گانے کے امید نہیں کی جاسکتی لیکن یارم

کیا میرے یارم میں اتنا اچھا گاتے ہیں۔روح دونوں ہاتھ تھوڑی کے نیچے رکھیں

معصومیت سے بولی تو خضر بے ساختہ مسکرایا

ہاں وہ کالج میں بھی بہت اچھا تھا

ہاؤسویٹ میں سن کے آتی ہوں

روح فوراً وہاں سے اٹھی اور ان کے دروازے کی طرف آئی

"لگتا ہے ڈر تو چھوڑ نہ جائے"

"جائے تو جان سنگ لے جائے"

"دل کی دھڑکن آنکھوں کا دیدار"

"خود سے بھی زیادہ تجھے کرتا ہوں پیار"

یارم اپنی خوبصورت آواز میں اپنے جذبات کا اظہار کر رہا تھا جبکہ دروازے پر روح اس کی آواز کے سحر میں پوری طرح سے رفتار بس ایسے ہی دیکھے جا رہی تھی

جب یارم کی بے اختیار نظر سامنے دروازے پر پڑی۔اور اپنی جان کو سامنے دیکھ کر بے

ساختہ اس کے ڈیمپل نمایاں ہوئے

"سن سونیا سونگ دلدار"

"خود سے بھی زیادہ تجھے کرتے ہیں پیار"

یار م گاتے گاتے اٹھا۔

دروازے کے پاس آیا اور روح کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے قریب کیا

وہ اسے اپنے ساتھ لگاتا آہستہ آہستہ موو کرنے لگا

"اپنا جہان سب سے جدا ہم بنائیں گے"

"پیاری سی خوشیاں چُن کر دنیا سے لائیں گے"

"اتنا تو کر مجھ پہ اعتبار"

"خود سے بھی زیادہ تجھے کرتا ہوں پیار"

جبکہ خضر اور شارف کو اس طرف آتا دیکھ کر معصومہ نے جلدی سے لیلیٰ کا گھونگھٹ کھینچا

روح آج تو انقلاب ہو گیا یارم سر نے تمہارے لیے گانا گایا اب تو تمہیں بھی اپنی محبت کا

اظہار کرنا ہی پڑے گا معصومہ کی کہنے کی دیر تھی کہ ساتھ ساتھ سب نے تالیاں بجانا

شروع کر دیا

روح نے ایک نظر سب کی طرف دیکھا جب یارم نے اس کا چہرہ تھام کہ اسے اپنی طرف

دیکھنے پر مجبور کر دیا

پھر آنکھوں سے اشارہ کیا

"تیری پرچھائی سے دور کیسے جاؤں گی"

"تجھ میں بسی ہوں میں تجھ میں کھو جاؤں گی"

"میری پلکوں پہ تیرا اظہار"

"خود سے بھی زیادہ تجھے کرتی ہوں پیار"

"سن سونیا سن دلدار بس"

"خود سے بھی زیادہ تجھے کرتی ہو پیار"

وہ گاتے گاتے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ گئی

"خدا کی عنایت ہے ہمیں جو ملایا ہے"

"دیا پیار والا یہ دل میں جلایا ہے"

"ہے تو سانسوں میں آنکھوں میں میرے یار"

"خود سے بھی زیادہ تجھے کرتے ہیں پیار"

اس کو شرمایا ہوا دیکھ کر یارم نے اسے مزید اپنے قریب کر لیا۔

جس پے سب نے دبی دبی ہنسی ہنسی

جبکہ خضر تو بس نظریں بچا کے لیلیٰ کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا اور معصومہ اسے خضر کی نظروں سے بچانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

چلو لڑکے والوں واپس چلو۔ شارف جوانہیں اس قدر قریب دیکھ کر انہیں یاد دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ دونوں محالف پارٹی ہیں بول اٹھا۔

اور پھر جب روح کو جیسے ہی یاد آیا کہ وہ دونوں مخالف پارٹی ہیں جلدی سے یارم کی باہوں سے اپنے ہاتھ کھینچے۔اور شرماتے ہوئے خضر کا ہاتھ تھاما جو ابھی تک لیلی کو دیکھنے کی کوشش میں لگا تھا باہر نکل گئ

واپس آنے کے بعد بھی نہ جانے کتنی دیر یارم کی آواز میں کھوئی رہی

ہائے میں صدقے

میرے یارم تو سینگر ہیں وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولی تو خضر اور شارف نے اسے دیکھا جو اپنی باتوں میں مصروف تھے

اوئے لڑکی تم تو اپنے میاں کی آواز سے باہر نہیں نکل رہی ہو وہ مخالف پارٹی ہے شارف نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

ہاں وہ تو مجھے بھی پتا ہے لیکن یارم کی آواز اللہ کسی کی نظر نہ لگے وہ پھر سے بولی

تم ایسا کرو اسی کی پارٹی میں چلی جاؤ غدار کہیں کی شارف اب جل کر بولا۔تو روح نے اسے گھور کر دیکھا

گھورو مت مجھے جس طرح سے تم اس کی آواز پر مری جا رہی ہو نا روح میں یہی کہہ سکتا

ہوں

۔آج انہوں نے ہم سے بہتر گانا گایا کل نہ جانے کیا کرینگے روح ہم لڑکے والے ہیں لڑکے والے ہمیشہ لڑکی والے سے بہتر اور زیادہ ہلا گلا کرتے ہیں شارف نے سمجھایا

ہاں شارف لیکن ہماری روح نے بہت اچھا گایا ہے ہماری روح نے بھی اچھا مقابلہ کیا ہے مخالف پارٹی کا خضر نے تعریف کی۔

ایک منٹ ایک منٹ ہم شادی کر رہی ہیں یا جنگ یہ مقابلہ مخالف پارٹی یہ سب کچھ کیا ہے ۔

روح نے پریشانی سے کہا جہاں شادی کی تقریبات میں میدانِ جنگ چڑھ چکا تھا لڑکی کبھی کسی کی شادی پر نہیں گئی کیا شارف نے اپنے ماتھے پہ ہاتھ مار کر اس کی عقل پر ماتم کیا

روح یہ ایک قسم کا وار ہے لڑکے والے کبھی لڑکی والوں کو اپنے سے بہتر نہیں ہونے دیتے ہیں ورنہ لڑکے کو ہمیشہ لڑکی کی غلامی میں زندگی گزارنی پڑتی ہے شارف نے سمجھایا

لیکن شارف بھائی خضر بھائی نے تو ویسے بھی لیلی کا غلام بن کر ہی رہنا ہے۔دیکھا نہیں تھا آپ نے کیسے دیکھ رہے تھے لیلی کی طرف چھپ کر روح نے خضر کی چوری پکڑی تو وہ

ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

مطلب ہمارا سب سے مضبوط ہتھیار ہی کمزور ہے شارف نے بے یقینی سے اسے شرم دلاتی نظروں سے دیکھا۔

یار وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ خضر نے اپنی غلطی قبول کی

تم ٹھیک کہہ رہی ہو روح اس کی حرکتیں ہی غلام والی ہیں شارف نے غصے سے کہا

وہی تو اس مقابلے کا رزلٹ ہی فیل ہے ہم سب مل کر شادی انجوائے کرتے ہیں چھوڑیں یہ مقابلہ وغیرہ روح نے کہا

تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو روح ہمیں تو رسمیں بھی ساتھ ہی کرنی چاہیے یہ کیا بات ہوئی وہ اتنی دور بیٹھی ہے اور میں یہاں خضر نے اداسی سے کہا۔

خضر بھائی مقابلہ نہ ہونے کی صورت میں بھی رسم الگ الگ ہی ہوں گی روح نے اپنی ہنسی چھپائی جس پر خضر کا منہ بن گیا۔

صبح یارم اس سے ناراضگی ظاہر کر رہا تھا دن میں اس نے کہا کہ وہ روح رات میں سے منائے گی تو وہ راضی ہو گا جبکہ وہ ناراضگی اس نے کسی پر ظاہر نہ ہونے دی

کمرے میں شونو کو کر لے جاتے ہوئے اسے اچانک ہی یارم کا خیال آ گیا

کل شونو کی وجہ سے یارم اس سے ناراض ہوا تھا اس نے شونو کو معصومہ کے پاس چھوڑا

جس نے خوشی خوشی شونو کو رکھ لیا

اب اس کا کمرہ میں جانے کا ارادہ تھا پتا نہیں وہ اس سے ناراض تھا یا نہیں لیکن فی الحال روح

اسی کے پاس جانا چاہتی تھی

وہ کمرے میں آئی تو کمرے کی لائٹ آف تھی

یارم سو گئے کیا۔۔۔؟

وہ کہتے ہوئے آگے آئی

یارم سو گئے کیا۔۔۔؟ وہ کہتے ہوئے بیڈ کے قریب آ کر پوچھنے لگی

جب کسی نے اچانک اسے اپنی باہوں میں لیا اسے ہی ابھی تو میری پیاری سی بیوی نے مجھے

منایا تک نہیں

یارم نے جھک کر اس کی گال کو چوما ڈارلنگ کیسے مناؤ گی مجھے وہ اسے باں ہوں میں اٹھاتا بیڈ

پر لے آیا۔

روح نے اس کے گلے میں باہر ڈالیں

آپ بتائیں کتنے ناراض ہیں اسی حساب سے مناؤں گی روح اسی کے انداز میں بولی

بہت بہت بہت زیادہ یارم اس کی چھوٹی سی ناک کو چھو کر بولا

بہت بہت بہت زیادہ ناراض مطلب آسانی سے نہیں ماننے والے روح نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی

بالکل نہیں بہت محنت کرنی پڑے گی میری چھوٹی سی جان کو یارم نے مسکرا کر کہا۔

پھر تو نہیں مناپاؤں گی کیونکہ میں نے کبھی اتنا زیادہ روٹھے ہوئے انسان کو نہیں منایا

یارم نے ایک جھٹکے دے کر اس کو اپنے اوپر کیا۔

ٹرائی تو کرو میں جلدی مان جاؤں گا یارم نے آفر دی

آنکھیں بند کریں روح نے کہا

کس کرو گی یارم نے مسکرا کر پوچھا

آف گندے۔۔بند تو کریں پہلے روح نے گھور کر کہا

بے بی اس اندھیرے میں تمہاری گھوڑیاں محسوس سکتا ہوں لیکن کونسا کس کرتے ہوئے تم مجھے نظر آؤ گی یارم شرارتی انداز میں بولا۔

لیکن کمرے میں اتنا اندھیرا ابھی نہیں تھا کہ یارم کو نظر نہ آئے باہر لگی لائٹنگ کی وجہ سے

اندر کبھی لائٹ آن تو کبھی آف ہو رہی تھی۔

لیکن پھر بھی تم کہتی ہو تو میں آنکھیں بند کر لیتا ہوں

یارم کا ارادہ آج پکا اس سے کس لینے کا تھا تبھی تو اس نے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں

روح نے آہستگی سے اپنا آپ اس کی باہوں سے چھڑا آیا اور اس کے دل کے مقام پر لب رکھ دیے

پھر وہی اپنا کان رکھ کر لیٹ گئی آپ کو پتا ہے مجھے یہ جگہ بہت پسند ہے اور یہ آواز یارم آپ کو پتہ ہے مجھے لگتا ہے آپ ہر دھڑکن کے ساتھ میرا نام پکار رہے ہیں

ایسا لگتا ہے آپ اپنی ہر سانس کے ساتھ مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کر رہے ہیں مجھے لگتا تھا میں آپ سے دور چلی جاؤں گی لیکن میں غلط تھی یارم میں تو آپ کی بغیر رہ ہی نہیں سکتی اسی لیے صارم کے ہاتھوں طلاق کے کاغذات منگوائے تھے تم نے یارم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا

نہیں یارم وہ پیپرز میں نے نہیں منگوائے تھے صارم بھائی خود لے کے آئے تھے کل وہ مہندی پر آئیں گے نہ آپ خود ان سے پوچھ لیجئے گا وہ کاغذات صارم بھائی خود لائے تھے

مجھے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ وہ ایسا کچھ کرنے والے ہیں

روح نے کہا تو یارم کو ایک اپنی غلطی کا احساس ہوا اس نے روح کو اتنی بڑی سزا دی وہ سزا جس میں اس کی کوئی غلطی بھی نہیں تھی لیکن اس وقت وہ روح کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ تو ٹھیک ہے بے بی لیکن میں کس پھر بھی لوں گا یارم نے معصومیت سے کہا تھا اس کے سینے پر سر رکھے وہ بے اختیار مسکرائی

اور اگر میں نہ دوں تو۔۔۔؟ اب تو نخرے دکھانا بنتا تھا

مجھے لینا آتا ہے۔۔ بہتر ہے تم خود ہی دے دو یہ شرم حیا ایک طرف رکھو اور مجھے کس کرو ورنہ پھر بعد میں تمہیں پچھتانا پڑے گا

بعد میں میں ایک کس پر تو ہرگز نہیں ٹلنے والا۔

اب کیا ایک کس پر ٹل جائیں گے روح نے بڑی معصومیت سے پوچھا

نہیں لیکن اگر تم خود ایک کس دو گی تو تمہیں زیادہ دیر پچھتانا نہ پڑے گا

یارم۔ روح نے کچھ کہنا چاہا

تم ٹائم ویسٹ کر رہی ہو وہ لڑکی کس می یارم نے اسے اپنے قریب کھینچا اور روح کی کمر پر

ہاتھ ڈالا روح نے پھر سے کچھ کہنے کی کوشش کی

روح آئی ایم ویٹنگ یارم نے کہا

یارم آپ کو پتا ہے

مجھے سب کچھ پتہ ہے روح اب کس می یارم نے اس کی بات کاٹی

او کے بے بی میں نے آنکھیں بند کر لیں یارم نے بات ختم کرتے ہوئے

یارم کی آنکھیں بند تھی روح نے آخر ہار مان کا یارم کے ہونٹوں اپنے لب رکھے اور اس

کے سینے میں چہرہ چھپا گئی

کمرے میں یارم کا قہقہ گونجا۔

آج تمہارا بوڈی گارڈ کہاں ہے یارم نے اس کے سر کے بالوں کو پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

تو روح نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

ہاں کہاں ہے تمہارا بے بی تمہارا پالا شاشو نو یارم نے اس کی نقل اتاری

وہ معصومہ کے پاس ہے وہ اسے معصومہ کی عادت ہو گئی ہے بہت پسند کرتا ہے۔

وہ بھی اسے میری طرح بہت پیار کرتی ہے روح نے سر واپس اس کے سینے پر رکھا جبکہ اس

کی باتیں پھر سے شروع ہو چکی تھی اتنے دنوں سے یارم نے اس کی یہ باتیں نہیں سنی تھی

کتنا مس کرتا تھا وہ اپنی پرانی روح کو۔ آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو رہا تھا یارم بہت خوش تھا

❤

معصومہ کچن میں پانی لینے آئی اتفاق سے شارف بھی اسی وقت سے پانی لینے آ گیا

تم میرے پیچھے آئے ہو معصومہ نے اپنے پیچھے سے دیکھ کر پوچھا

اور اس کے ساتھ دوست کی طرح رہنا چاہتی تھی لیکن پھر بھی نہ جانے کیوں وہ اس کے ساتھ اتنی روڈ ہو جاتی اس وقت بھی وہ اس سے بہت روڈلی بات کر رہی تھی۔

جو کہ شارف کو بہت تپا گئی تھی

حور ہو تم یا آسمان سے اتری کوئی پری ہو جس کے پیچھے آدھی رات کو میں کچن میں آؤں گا

معصومہ کا لہجہ اسے بالکل پسند نہ آیا تھا اس لیے اسی کی طرح تلخ لہجے میں بولا۔

تمہیں پتہ ہے معصومہ تمہارا مسئلہ کیا ہے تم اپنی ہار کو ایکسیپٹ نہیں کر پا رہی ہو

تم اپنے آپ کو اوور اسمارٹ سمجھ بیٹھی تھی لیکن بعد میں تمہیں پتہ چلا کہ تم نہیں ہو

تمہیں لگتا تھا کہ میں تمہارے پیار میں مر جا رہا ہوں لیکن بعد میں پتا چلا کہ یہ سب کچھ ہمارا پلان تھا

تم صارم کو پسند کرنے لگی لیکن وہ تمہیں دھوکا دے رہا تھا۔

اور تمہیں لگتا ہے کہ یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا تمہیں لگتا ہے کہ میں تنہائی میں تمہارا مذاق اڑاتا ہوں

لیکن ایسا کچھ نہیں ہے معصومہ۔ میں تو اپنی ہار کو قبول نہیں کر پایا۔

مجھے لگا تھا کہ میں تمہیں اپنی محبت سے قائل کر لوں گا میں تمہیں اس بات کا احساس دلانا چاہتا تھا کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں تو شاید تم بھی مجھے چاہنے لگو۔

تم اس دن سے مجھ سے ناراض ہو اس دن کے بعد تم مجھ سے ٹھیک سے بات نہیں کر رہی ۔

اور اگر کبھی تم نے مجھ سے بات کی ہے تو اتنی روڈلی۔ تم میرے جذبات کے ساتھ کھیلنے کی کوشش کر رہی تھی میں نہیں صارم تمہیں دھوکہ دے رہا تھا اور مجھے اپنا نشانہ بنا رہا تھا میں نے کبھی تم سے شکایت نہیں کہ تم نے میرے ساتھ کیا کیا ہے۔

تم سے روڈ مجھے ہونا چاہیے۔ ناراض مجھے ہونا چاہیے نخرے مجھے دکھانے چاہے۔ لیکن نجانے تم یہ سب کچھ کیوں کر رہی ہو۔

یہ سچ ہے معصومہ میں تم سے پیار کرتا ہوں تم مجھے پہلے دن سے اچھی لگتی ہو میں تمہارے

سامنے ہمیشہ سے اپنے جذبات کا اظہار کر رہا ہوں لیکن تم مجھ سے ناراض کیوں ہو تم ایک بار تو خود کو میری جگہ رکھ کر سوچو۔

اگر میری جگہ تم ہوتی اور میں تمہارے جذبات کے ساتھ ایسے بھی کھلتا تو کیا کرتی تم۔

کبھی زندگی میں مجھ سے منہ لگنا پسند کرتی کیا پھر بھی اس طرح سے اپنی محبت کا اظہار کر رہی ہوتی۔

نہیں تم تو اپنی ہی غلطی پر مجھ سے ناراض ہو گئی ہو

تم خود غلطی کر کے سزا مجھے دے سکتی ہو۔

لیکن میں پھر بھی تم سے بہت پیار کرتا ہوں میں تمہارے جواب کا انتظار کر رہا ہوں۔

مجھے جلدی سے جلدی اپنا فیصلہ سنا دو۔تاکہ میں بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھ سکوں۔

شارف نجانے کب کا جا چکا تھا۔جبکہ معصومہ کتنی دیر سوچتی رہی۔

کیا وہ سچ میں اپنی غلطیوں کی سزا اسے دے رہی تھی۔

کیا جو کچھ ہوا اس میں غلطی صرف اس کی اپنی تھی۔

❤

ابھی لیلیٰ کو لا کر اسٹیج بٹھایا گیا تھا مہندی کی رسم بس شروع ہونے والی تھی۔

سب بے فکر ہو کے بیٹھے تھے جب اچانک صارم کے آنے سے پریشان ہو گئے۔

اسے یہاں کس نے بنایا ہے۔ کوئی بھی آج کے دن اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن

صارم کو دیکھ کر سب کا منہ بن گیا تھا

جتنا بُرا تم نے کیا ہے صارم اس کے بعد تو شاید میں تمہاری کبھی شکل بھی نہ دیکھنا چاہتا

لیکن کیا ہے کہ تم ہمارے جاننے والوں میں سے ہو۔(اس نے دوست کا لفظ استعمال نہیں

کیا)اسی لئے تمہیں اس شادی پہ بلایا یارم نے مروتاً ویلکم کیا۔

جبکہ مائرہ اور عروہ کو خضر نے خود اسپیشلی انوائٹ کیا تھا۔

رسم شروع ہونے والی تھی خضر کو لیلیٰ کے ساتھ بٹھایا گیا تو وہ اسے گھورنے لگی

گھورو مت آج ہماری رسم ایک ساتھ ہو گی ویسے بھی یہ شادی ہے کوئی میدان جنگ نہیں

جہاں ہم لڑتے لڑتے شادی کریں گے۔

ایسا میری گڑیا کا کہنا ہے۔

اب آرام سے بیٹھ جاؤ کیونکہ تمہارے گھورنے سے بھی ہماری رسم ساتھ ہی ہو گی وہ تھوڑا

سامزید اس کے قریب کسکا۔

خضر زرا پیچھے ہو کر بیٹھ جاؤ میری گود میں بیٹھنا ہے کیا لیلیٰ نے تپ کر کہا۔

مجھے اعتراض نہیں ہے اگر جگہ کم پڑ گئی تو وہیں بیٹھ جاؤں گا خضر نے آنکھ دبا کر کہا۔

ساری شادی کا مزا کر کرا کر دیا تم نے لیلیٰ نے بھنا کر کہا۔

وہ جو خضر کی بے چینوں کو انجوائے کر رہی تھی خضر کا چھپ چھپ کر ان کے کمرے تک آنا چھپ چھپ کر اسے دیکھنا اس سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈنا لیلیٰ کو بہت مزا آرہا تھا اور آج بھی وہ یہ سب کچھ انجوائے کرنا چاہتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔

رسم شروع ہو چکی تھی سب سے پہلے عروہ اور صارم نے ان کو مہندی لگائی۔

اللہ تمہیں خوش رکھے تم دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رہے۔ عروہ مسکراتے ہوئے لیلیٰ سے ملی۔

اپنے لئے اپنے جیسی ڈھونڈی ہے اچھا کیا کم از کم تم تو کسی کی زندگی برباد نہیں کر رہے

صارم نے خضر کو مہندی لگاتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔

لیکن خضر جواب میں کچھ نہیں بولا اس وہ وقت اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اب یارم اور روح کی باری تھی

سب سے پہلے کیا لگاتے ہیں یارم نے پوچھا۔

اوہو یارم آپ کو تو کچھ بھی نہیں پتا یہ تیل والی پیالی اٹھائیں اور تیل خضر بھائی کے سر پر

لگائیں روح نے طریقہ بتایا اور یارم نے پیالہ اٹھایا۔

اور اس کے بعد جو حرکت یارم نے کی وہ لیلی کے ساتھ سب کے قہقہے بلند کر گئی

یارم نے پورا کا پورا پیالا خضر کے سر پر انڈیل دیا۔

کیا ہوا تم لوگ سب ہنس کیوں رہے ہو میں نے ٹھیک کیا نہ یارم معصومیت سے بولا۔

یارم کے بچے زرا سا تیل لگانے کا کہا تھا تو نے تو مجھے تیل میں نہلا دیا۔

پکا خضر دولہا بن کر کالا کلوٹا لگے گا بیٹا تیری یہ شادی تو برباد ہو گئی شارف نے لقمہ دیا

اب مہندی لگانی ہے یارم نے انجان بنتے پوچھا۔

کچھ نہیں لگانا میرے بھائی تو نے جتنا لگا دیا ہے بہت ہے تیرا آج کا کوٹا پورا ہو گیا خضر نے

اس کے سامنے ہاتھ باندھے اب وہ نجانے اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا۔

او کے فائن میں تو صرف رسم ادا کر رہا تھا یارم نے معصومیت سے کہا لیکن وہ اتنا معصوم تھا

نہیں کہ کوئی اس کی باتوں میں آ جاتا۔ وہ ہنستے ہوئے ان کے قریب سے اٹھ گیا۔

میرے پیارے بھائی کو تیل سے نہلا دیا روح ٹاول سے کا سر اور منہ صاف کرنے لگی۔

میری باری میری باری شارف نے شور مچایا۔

ہاں اب آپ کی باری روح نے مسکرا کر کہا تو وہ بھاگتے ہوئے آگے آیا اور خضر کے ساتھ بیٹھ گیا۔

معصومہ تم بھی بیٹھ جاؤ رسم کر لو بعد میں اکیلی رہ جاؤں گی یارم نے کہا تو شارف مسکرایا۔

جبکہ اس کے اس طرح سے مسکرانے پر نا جانے کیوں معصومہ کو شرم نے آگھیرا۔

چلو معصومہ یارم نے پھر سے کہا تو معصومہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آکر دوسری سائیڈ بیٹھی۔اور رسم ادا کرنے لگی۔

معصومہ نے ایک نظر اٹھا کے سامنے کھڑے صارم کی طرف دیکھا نہ جانے کیوں آج یہ شخص اسے بالکل اچھا نہ لگا تھا۔

آج اس کے مقابلے میں شارف اسے اچھا لگ رہا تھا کیونکہ شارف دوغلا انسان نہیں تھا وہ جو دل میں رکھتا تھا وہی زبان پر رکھتا تھا۔

وہ اس سے سچی محبت کرتا تھا صارم کی طرح اسے دھوکہ نہیں دے رہا تھا صارم کے ساتھ کھڑی عروہ ایک مکمل کپل تھے معصومہ کو اپنے آپ پر غصہ آیا اگر یہ سب کچھ سچ ہوتا تو کیا وہ عروہ کا گھر برباد کر دیتی۔

اس نے جلدی سے نظریں پھیر کر شارف کی طرف دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا

معصومہ نے ساری سوچیں ذہن سے جھٹک کر رسم ادا کی۔ پھر مسکرا کر شارف کی طرف دیکھا جو اس کی نقل کر کے رسم ادا کر رہا تھا۔

کاپی کیٹ وہ بڑبڑا کر اٹھی۔

تو شارف بھی اٹھ گیا

❤

رسم ادا کر کے صارم عروہ کو لے کر چلا گیا۔

جبکہ وہ سب اب بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے۔ لیلیٰ کا پردہ ختم ہو چکا تھا کیونکہ رسمیں ساتھ ہو رہی تھی

جس پر اس کا منہ بنا ہوا تھا۔

لیلیٰ یار موڈ ٹھیک کرو نا ہم ایک ہی گھر میں رہ کر چھپ تو نہیں سکتے خضر اسے سمجھانے لگا

بالکل نہیں نکاح کے وقت دیکھنا تھا ہم نے ایک دوسرے کو لیکن تم نے سب کچھ خراب کر دیا اب مجھ سے بات مت کرو وہ غصے سے منہ پھیر گئی

لیلیٰ تمہیں دکھ اس بات کا ہے رسم سے پہلے خضر نے تمہیں دیکھ لیں یا خضر نے تمہیں دیکھ لیا شارف نے شرارت سے پوچھا

میرا مطلب ہے خضر کو اپنے آگے پیچھے لگے دیکھ کر تم کافی انجوائے کر رہی تھی یہ تو تمہیں دیکھنے کے لئے مرا جا رہا تھا۔

مجھے پتا ہے یہی ریزن ہے تمہارا موڈ آف ہونے کا ابھی تمہارا ارادہ ہمارے دلہے کو مزید تنگ کرنے کا تھا جو فیل ہو چکا ہے جس کی وجہ سے تمہارا موڈ آف ہے شارف نے اس کا راز کھولا

ارے نہیں نہیں ایسا کچھ نہیں ہے لیلیٰ نے بوکھلا کر کہا۔

ہاں جیسے ہم تو کچھ جانتے ہی نہیں لیکن اگر تم کہتی ہو تو مان لیتے ہیں شارف نے شرارت سے کہا۔

سب ملے ہوئے ہو تم لگتا ہے دلہن والی میں صرف اکیلی ہی ہوں۔

تم سب تو اس کے ساتھ ہو۔

صبح میں اکیلی بیٹھی ہوں گی اور تم سب برات لے کے آؤ گے دیکھ لینا تم لیلیٰ نے منہ بسور کر کہا۔

نہیں لیلیٰ میں تمہارے ساتھ ہوں معصومہ جٹ اس کے گلے میں باہیں ڈال کر بولی۔

اور میں بھی دیکھنا تم ہم ان لڑکے والوں کی کیسے بینڈ بجاتے ہیں یار م اس کے دوسری طرف آکر بیٹھا تو وہ بے ساختہ مسکرادی۔

❤

سب لوگ سونے کے لیے جا چکے تھے۔ جبکہ روح ایک نظر سارے انتظامات پر ڈال رہی تھی کیونکہ کل نکاح تھا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ کچھ بھی گڑ بڑ ہو

جب اس نے باہر اکیلے کھڑے خضر کو دیکھا

او دلہا میاں سو جائیں ورنہ صبح روپ نہیں چڑے گا وہ شرارت سے کہتی اس کے قریب آ کر کھڑی ہوئی

جبکہ خضر کو پریشان دیکھ کر سیریز ہو گئی

کیا ہوا خضر بھائی آپ پریشان لگ رہے ہیں۔

نہیں بس اپنی فیملی کو یاد کر رہا تھا خضر نے کہا

آپ کی فیملی۔ کہاں ہیں آپ کی فیملی روح نے پوچھا

تم ہو میری فیملی خضر نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرائی۔

میں تو ہوں ہی خضر بھائی لیکن میرے علاوہ اور کون کون ہے یہ بتائیں وہ پوچھنے لگی

میری فیملی میں اب کوئی نہیں ہے روح میرے ماں باپ تو میرے بچپن میں ہی انتقال کر گئے ہم دو بہن بھائی تھے۔

میرے چاچا نے میری بہن کی شادی ایسے شخص سے کر دی جو پہلے سے شادی شدہ تھا اور مجھے بھی میری بہن کے ساتھ بھیج دیا تھا کہ بعد میں جائیداد میں ہمیں کوئی حصہ نہ دینا پڑے۔

وہ آدمی دن رات میری بہن کو مارتا پیٹتا میں اس وقت بچہ تھا روح کچھ نہیں کر سکتا تھا اتنا بے بس کہ اپنی بہن کو مار کھاتے دیکھ کر صرف رو سکتا تھا۔

عمر کم اور وقت پے علاج نہ ہونے کی وجہ سے میری بہن کے ہاں بچہ ہوتے ہی وہ مر گئی۔

اور پھر مجھے گھر سے نکال دیا گیا۔ میں بھاگ کر یہاں آ گیا خضر نے کہا

تو پھر اس بچے کا کیا ہوا بھائی وہ پوچھنے لگی۔

جب کہ اس کے جواب میں خضر کچھ بھی نہیں بول پایا وہ چاہ کر بھی اسے نہیں بتا پایا تھا کہ وہ بچہ روح ہے اور کوئی نہیں۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں یار م اچانک اس کے پیچھے سے

بولا

میں خضر بھائی سے باتیں کر رہی تھی۔

دولہے میاں تم بھی سو جاؤ باقی باتیں بعد میں کر لینا شاید وہ اس کی آنکھیں پڑھ چکا تھا تب ہی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا دلاسہ دیتے انداز میں بولا اور روح کو اندر لے گیا۔

جبکہ خضر کتنی ہی دیر وہیں کھڑا رہا اسے آج بھی وہ دن یاد تھا

جب اس کی بہن بستر پر سسک سسک کے مر گئی اور اس شخص کے کان میں جوں تک نہ رینگی

وہ کیوں اتنا بے بس تھا کہ اسے بچا نہیں پایا۔

وہ شخص اسے اپنی پہلی بیوی کے گھر لے کے گیا تھا۔

جو اسی دن رات مارتی پیٹتی تھی کھانا نہ دیتی نوکروں کی طرح دن رات کام کرواتی۔

اور شام کے سائے گہرے ہوتے ہیں اسے گھر سے باہر بٹھا دیتی وہ ساری رات سردی میں روتا تڑپتا بس ایک بار روح سے ملنے کی خواہش کرتا لیکن وہ ظالم عورت اسے روح کے پاس بھی نہ بھٹکنے دیتی۔

پھر اس نے ایک دن سوچا کیوں نہ وہ یہاں سے کہیں دور چلا جائے پیسے کمائے اور پھر روح

کو اپنے ساتھ لے کر ایک الگ گھر بنائے۔

لیکن یہاں آنے کے بعد اس نے پیسے تو کمال لیے لیکن اپنی روح کے سامنے نظر اٹھا کر جینے کے قابل نہ رہا وہ کیسے اسے کہتا تھا کہ وہ ایک قاتل ہے

ہاں وہ روح کو کبھی یہ بات نہیں بتا سکتا تھا کہ اس کا ماموں ایک قاتل ہے۔بے شک اس نے کبھی کسی معصوم کی جان نہیں لی تھی کسی بے گناہ کو اپنا نشانہ بنایا تھا۔

لیکن قانون کی نظروں میں وہ ایک قاتل تھا۔اور روح کی نظروں میں خود کو قاتل نہیں دیکھ سکتا تھا

یارم نے شادی کے تحفے میں خضر بہت خوبصورت فلیٹ دیا تھا۔

جس میں شادی کے بعد لیلیٰ اور خضر رہنے والے تھے خضر کی بارات وہیں سے چلی تھی۔

جبکہ لیلیٰ کو یارم کے گھر سے رخصت کرنے والے تھے۔

بارات کے آتے ہی معصومہ نے ایک اچھی بہن ہونے کا فرض نبھاتے ہوئے انھیں ویلکم کیا۔۔۔صارم اور عروہ ان کی چھوٹی سی برات میں شامل تھے۔

رکیں خضر بھائی آپ اس طرح سے اندر نہیں آ سکتے۔ابھی تو ہم نے دودھ پلائی کی رسم

کرنی ہے معصومہ کو اسے ایسے اندر لے جاتے دیکھ کر روح میدان میں کود ی

ارے ہاں وہ تو میں بھول ہی گئی دودھ پلائی کی رسم بھی تو ہونی ہے معصومہ نے سر پے ہاتھ مارتے ہوئے کچن کی طرف دوڑ لگائی۔

اور فوراً دودھ لا کر اس کے سامنے رکھا۔

خضر بھائی رسم کچھ یوں ہے کہ پہلے آپ کو اپنی جیب ہلکی کرتے ہوئے اس تھالی میں پیسے رکھنے ہوں گے پھر یہ دودھ کا گلاس آپ کا روح نے رسم بتائی۔

روح تم ہمارے سائیڈ ہو شارف نے یاد دلایا جسے روح اگنور کر گئی۔

مجھے بالکل پیاس نہیں لگی روح مجھے یہ دودھ نہیں چاہیے خضر نے ہری جھنڈی دکھائی۔

ارے ایسے کیسے نہیں چاہیے دودھ تو آپ کو پینا پڑے گا۔

روح نے فوراً گلاس اٹھا کر اس کے لبوں سے لگایا۔ جس کی وجہ سے بعد خضر کو جیب ہلکی کرنی پڑی۔

❤

خضر کو لا کر حال میں بھی اٹھایا گیا جہاں مولوی اور گواہ بیٹھے تھے۔

ان کے آنے کے فوراً بعد ہی نکاح شروع ہو گیا۔

لیلیٰ کو پردے کے پیچھے رکھا گیا تھا جس کی وجہ سے وہ اسے دیکھ نہیں پایا

پردے کے پیچھے سے بھی وہ اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ برائیڈل ڈریس میں نہیں ہے

اس نے بہت ہلکے کام والا ڈریس پہنا تھا جو بہت منتیں کرنے کے بعد روح اس کے لیے

لائی تھی کیونکہ شادی والے لہنگے میں تو اس سے چلا بھی نہیں جا رہا تھا۔

جس کو مد نظر رکھتے ہوئے آخر روح اس کے لئے ایک سمپل ڈریس لانے کے لیے راضی

ہو گئی لیکن وہ اتنا بھی سمپل نہ تھا۔

لیکن وہ اتنا بھی ہیوی نہیں تھا کہ لیلیٰ پہن نہ سکے

❤

نکاح کی رسم بہت سادگی سے کی گئی۔

اور پھر اس رسم کے بعد لیلی کو باہر اسٹیج پر بٹھایا گیا۔

اور یہاں بھی خضر جانتا تھا کہ اس کی جیب میں کچھ نہیں بچے گا۔

دلہا ہونا بھی ایک طرح کا عذاب ہے اس نے لیلیٰ کے ایک طرف روح اور دوسری طرف

معصومہ کو بیٹھے دیکھ کر کہا

اور اب آپ پر بھی یہ عذاب نازل ہو چکا ہے چلے اپنی جیب خالی کریں ورنہ آپ کو ہم

یہاں نہیں بیٹھنے دیں گے۔

معصومہ نے کہا

ہم ایک پیسہ نہیں دے فوراً اٹھو وہاں سے یارم اب خضر کی ٹیم میں آکر بولا

ارے یہ کیا بات ہوئی ایسے نہیں ہوتا یہ رسم ہے چلیں فوراً سے نکالیں پیسے ورنہ ہم آپ کو

اپنی دلہن نہیں دینگے روح نے کہا

تم اپنی دلہن رکھو اپنے پاس ہمیں نہیں چاہیے یارم مکمل لڑائی کے موڈ میں بولا جس پر خضر

پریشان ہو

گیا۔اس کا بس چلے تو بارات ہی واپس لے جائے

تجھے نہیں چاہیے مجھے میری دلہن چاہیے یہ لو خضر نے فوراً جیب سے ایک گڈی نوٹوں کی

نکال کے ان کے طرف بڑھائی۔

جوان دونوں نے خوشی خوشی تھام لی۔

❤

روح کھانے پینے کا انتظام کرنے لگی

جب صارم اٹھ کر اس کے پیچھے گیا یارم نے اس طرح سے جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا

وہ جا رہا تھا جب اچانک کسی نے اسے زوردار دھکا مار کر پیچھے کی طرف گھسیٹا تھا۔

تم سیدھی طرح سے کیوں نہیں مانتے تمہیں ایک بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی صارم میں

تمہاری جان لے لوں گا۔

تمہاری وجہ سے ان ہاتھوں سے میں نے اپنی روح کو تکلیف دی۔ تمہاری وجہ سے تمارے

ان طلاق کے کاغذات کی وجہ سے۔ جو تم لے کے آئے تھے جس کی سزا میں نے اسے دی

میں اس سے اس حد تک شرمندہ ہوں کہ معافی تک نہیں مانگ پایا اس سے۔

کیوں نہیں چھوڑ دیتے ہمارا پیچھا ہاں وہ اسے لگاتار مارتے ہوئے بول رہا تھا۔

یارم میں روح سے پوچھنے جا رہا تھا کہ۔ صارم ابھی بول ہی رہا تھا کہ یارم نے ایک زوردار

مکا اس کے منہ پر جھاڑا۔

اپنی زبان سے میری بیوی کا نام بھی نہیں لینا دوست بن کر آئے ہو اس شادی میں دوست

بن کر رہو یارم کاظمی کی دشمنی تمہیں بہت مہنگی پڑے گی صارم وہ اسے ایک جھٹکے سے

خود سے دور پھینک کر بولا۔

اور بنا اس کی طرف دیکھے روح کے پاس کیچن میں چلا گیا

❤

ساری رسمیں ادا ہو چکی تھی۔جب شارف نے کپل ڈانس کا شوشا چھوڑا۔

اور خضر اور لیلیٰ کو میدان میں لے آیا۔

لیلیٰ نے مسکرا کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔جس پر وہ بھی مسکرایا

آپ لوگ کیا صرف یہ سب دیکھنے آئے ہیں اٹھیں آپ ڈانس کریں اس نے عروہ کو اٹھایا

اور ساتھ میں صارم کو اشارہ کیا۔صارم مسکراتے ہوئے اٹھا اور کا ہاتھ تھام لیا۔

عروہ کا آخری مہینہ چل رہا تھا اب کبھی بھی ان کے گھر میں ننھا مہمان آنے والا تھا۔

صارم یہ آپ کے گال پے کیا ہوا وہ اس کا زخم دیکھ کر پوچھنے لگی

صارم نے ایک نظر یارم کی طرف دیکھا جس نے اسے یہ گفٹ دیا تھا۔

کچھ نہیں وہ گر گیا تھا۔صارم نے جھوٹ بولتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے کندھے پر رکھا۔

پھر شارف روح اور یارم کو بھی میدان میں لئے کیا ہے۔

اب اس کا ارادہ خود معصومہ کی طرف جا کر اسے ڈانس کے لیے آفر کرنے کا تھا۔

معصومہ اسے اپنے طرف آتا دیکھ کر مسکرائی لیکن اس سے پہلے ہی مائرہ اس کے پاس آئی

اور بولی کہ مجھے شارف بھیا کے ساتھ ڈانس کرنا ہے۔

شارف نے مسکرا کر ایک نظر اسے دیکھا اور پھر مائرہ کا ہاتھ تھام کر اسے گول گول گھمانے لگا۔

جبکہ معصومہ شونو کو اٹھائے دھیرے دھیرے ڈانس کر رہی تھی۔

روح مجھے لگتا ہے ہمیں نہ بعد میں اکیلے ڈانس کرنا چاہیے فی الحال میں مائرہ کے ساتھ ڈانس کرنا چاہتا ہوں۔

اور میرے خیال میں تمہارا شونو تمہارے ساتھ ڈانس کرنا چاہتا ہے۔اس نے روح کا دھیان شارف اور معصومہ کی طرف دلوایا۔

واو یارم آپ تو بہت اسمارٹ ہو گئے ہیں۔یارم نے کل ہی اسے بتایا تھا کہ شارف اور معصومہ ایک دوسرے میں انٹرسٹڈ ہیں لیکن اپنی محبت کا اظہار نہیں کر پا رہے

وہ اسے داد دیتی وہ شونو کی طرف آئی اور معصومہ سے اسے لے لیا۔

جبکہ یارم مائرہ کا ہاتھ تھام کر شارف کو اس کی طرف جانے کا اشارہ کر چکا تھا۔جسے سمجھتے ہی شارف فوراً معصومہ کی طرف گیا اور اسے ڈانس کی آفر کی۔

جسے معصومہ نے قبول کر لیا۔

تو پھر کیا سوچا تم نے میری اس بات کے بارے میں شارف نے پوچھا۔

معصومہ جانتی تھی کہ وہ کل رات والی کچن میں ہوئی بات کے بارے میں بات کر رہا ہے۔

معصومہ نے آہستگی سے اپنا سر کے کندھے پر رکھا۔

مجھے منظور ہے شارف لیکن میرے بابا کا بدلہ پورا ہونے کے بعد ہم شادی کریں گے

۔ معصومہ آہستگی سے بولی۔

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں معصومہ میں تمہارے بابا کی موت کا بدلہ ضرور لوں گا۔

وہ تینوں پر فیکٹ کپل لگ رہے تھے روح کر بہت خوش ہو رہی تھی جب اس نے یارم کی

طرف دیکھتے ہوئے اسے آنکھ ماری۔

جبکہ یارم اس کی اس ادا پر مسکرائے بھی نہ رہ سکا

روکیں خضر بھائی ہم آپ کو ایسے ہی کمرے میں نہیں جانے دیں گے پہلے ہمارا نیگ نکالیں

روح نے دروازے پر ہی اسے روک لیا

مطلب اب یہاں بھی پیسے دینے ہونگے بھوکی یہاں بھی مانگنے آ پہنچی۔

لیلیٰ کو رخصت کر کے خضر کے نئے فلیٹ میں لایا گیا تھا اور یہاں بھی اس کے ساتھ سب

لوگ آ گئے تھے

ہاں تو آپ کو کیا لگا ہم ایسے ہی آپ کو چھوڑ دیں گے بتائیں اندر جانے کی مرضی ہے یا نہیں

روح نے پوچھا

تم دونوں صبح سے مجھے کافی حد تک لوٹ چکی ہو اب میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے تم

دونوں کو دینے کے لئے یقین نہ آئے تو مجھے چیک کر سکتی ہو

اور اگر یقین آ گیا ہو تو میری جان چھوڑ دو خضر نے بے بسی سے منت کی تھی

بالکل بھی نہیں آپ نے سوچا بھی کیسے کہ ہم آپ کی جان چھوڑ دیں گے اس بار تو ہم کچھ

زیادہ لیں گے معصومہ نے زیادہ کہتے ہوئے روح کی طرف اشارہ کیا

زیادہ نہیں معصومہ بہت زیادہ آخر ہم نے اتنی خوبصورت لڑکی دی ہے حق بنتا ہے روح

نے کہا

دیکھا کیسے پارٹی بدلی ہے تمہاری بہن نے یارم نے کہا

ظلم کی تو انتہا ہی ہو گئی شارف نے آہ بھرتے ہوئے یارم کے سامنے ہاتھ پھیلایا تو یارم نے

سوالیہ انداز میں اسے دیکھا

میرے بھائی اب اس کے پاس کچھ نہیں ہے ہمیں ہی اسے اندر بھیجنے کے لیے اپنی جیبوں

کی قربانی دینی ہو گی شارف نے کہا

تو یار م نے اپنی جیب سے جو بھی ہاتھ آیا ان کے ہاتھ میں پکڑا دیا پھر شارف نے بھی یہی عمل دہرایا اور پیسے اس کے حوالے کر دیا

جس کے بعد دونوں نے ہنسی خوشی اس کا راستہ چھوڑ کر اسے اندر بھیج دیا

❤

لیلیٰ بہت خوبصورت لگ رہی تھی خضر کا دل چاہا کیا آج اس کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر دے

وہ اس کے قریب آ کر بیٹھا۔

لیلی زرا سی پیچھے ہٹی۔

تم شرما رہی ہو مجھ سے خضر نے مسکرا کر پوچھا

دماغ خراب ہو گیا میں کیوں شرمانے لگی تم سے لیلی اپنی شرم چھپا کر اس سے ڈاپٹتے ہوئے بولی

اچھا مجھے لگا شائد آج ہی کوئی شرم کر لو خضر شرارت سے بولا تو لیلیٰ نے اسے گھور کر دیکھا

خضر قہقہ لگا کر ہنستے ہوئے اس کی گود میں اپنا سر رکھ گیا۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو مجھے پتہ ہے تم شرمانے والی چیز بالکل بھی نہیں ہو۔

خضر نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے سینے پر رکھا

تھینک یو لیکن تم اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہو لیلی نے اس کی تعریف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کی پریشانی کی وجہ جاننا چاہی

کتنا اچھا ہوتا نا لیلیٰ آج روح مجھے بھائی کی جگہ ماموں بنا کر اس کمرے میں بھیجتی کتنا اچھا ہوتا نہ وہ میرے نکاح میں میری بہن کی جگہ میری بھانجی بن کر شریک ہوتی۔ خضر نے کہا

تم اسے بتا دیتے کہ تم اس کے بھائی نہیں اس کے ماموں ہو مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا کہ تم اس سے یہ بات چھپا کیوں رہے ہو۔ لیلیٰ نے پوچھا

کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ وہ مجھ سے نفرت کرے جانتی ہو لیلیٰ جب اسے پتہ چلے گا کہ میں اس کا ماموں ہوں اور میں یہ کام کرتا ہوں تو جانتی ہو اسے کتنا برا لگے گا وہ مجھ سے نفرت کرنے لگے گی اور میں اسکی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت نہیں دیکھ سکتا

تم اس کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت نہیں دیکھ سکتے اور یارم کو اس پر سختی کرنے کی مشورے دے سکتے ہو لیلی نے طنز کیا۔

اندازہ بھی ہے تمہیں خضر تم نے یارم کو اس پر کتنی سختی کرنے پر مجبور کیا یارم نے جو کچھ بھی کیا تمہارے کہنے پر کیا تھا بھولو مت وہ تمہاری بھانجی ہے تم اپنی بھانجی پر اتنا ظلم کیسے

ہوتے دیکھ سکتے ہو

تمہیں کیا لگتا ہے لیلیٰ کیا اس کی تکلیف دیکھ کر میں انجوائے کرتا ہوں مجھے مزا آتا ہے اپنی روح کو تکلیف میں دیکھ کر اسے درد دے کر مجھے خوشی ملتی ہے نہیں لیلیٰ اسے تکلیف میں دیکھ کر مجھے خود تکلیف ہوتی ہے اس کا درد میں محسوس کر سکتا ہوں۔

لیکن شاید تم نے یارم کا درد نہیں دیکھا

ان چار ماہ میں یارم کس حد تک بدل چکا ہے تم نے شاید کبھی نوٹ نہیں کیا لیلیٰ میں نے نوٹ کیا ہے

یارم اس حد تک بدل چکا تھا کہ اسے یاد بھی نہیں رہا تھا کہ وہ کیا ہے لیلیٰ وہ بھول چکا تھا کہ وہ ایک درندہ ہے وہ بھول چکا تھا کہ وہ لوگوں کی جان لیتا ہے وہ بھول چکا تھا کہ وہ ڈیول ہے وہ اپنی پہچان کھو بیٹھا تھا میں نے اسے اس کی پہچان واپس دی ہے

وہ روح کیلئے بدل رہا تھا روح اس کے اندر تک بس چکی ہے لیلی اگر روح اس کی زندگی میں نہ رہتی تو یارم بھی نہ رہتا یارم روح کے لیے مر سکتا ہے اگر وہ اسے یہ سب کچھ چھوڑنے پر مجبور کرے تو وہ یہ سب کچھ چھوڑ دے گا

اور اگر اس نے یہ سب کچھ چھوڑ دیا تو جو عہد ہم نے بچپن میں کیا تھا اس عہد کا کیا ہو گا وہ

فیصلہ کہ ہم کسی عورت پر ظلم نہیں ہونے دیں گے کسی عورت کی آبرو کو لوٹنے نہیں دیں گے کسی کو سرے بازار بکنی نہیں دیں گے میں مانتا ہوں ہم ہر ایک عورت کو بچا نہیں سکتے لیکن اگر یارم یہاں سے ہٹ گیا اگر اس نے یہ کام چھوڑ دیا میں تم اور شارف ہم کچھ بھی نہیں لیلیٰ

یارم ہے تو ہم ہیں

اور میں صرف اپنی بھانجی کے لیے ان ہزار ماؤں بہنوں کی عزت لوٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا لیکن میں نے یہ بھی محسوس کر لیا تھا کہ یارم روح کے بغیر نہیں رہ سکتا اسی لیے میں نے یارم کو روح کر سختی کرنے کے لیے کہا تھا کہ زبردستی ہی سہی وہ اس کے ساتھ رہے کیوں کہ اگر روح اسے چھوڑ جاتی نہ تو یارم مر جاتا اور ہم ایک مردہ انسان کے ساتھ اپنا مشن کمپلیٹ نہیں کر سکتے

تمہیں پتا ہے جس طرح سے قانون کی دنیا میں مینشنز ہوتے ہیں اسی طرح ہماری دنیا میں بھی مشن ہیں یہ بات الگ ہے کہ ہم قانون کو توڑ کر اپنا مشن پورا کرتے ہیں

میں نے یارم کو روح پر سختی کرنے کے لئے کہا تھا کہ نہ تو یارم یہ کام چھوڑے اور نہ ہی روح اسے چھوڑ کر جائے

اور ویسے بھی وہ روح کے سامنے اپنی جھوٹی پہچان بنا رہا تھا وہ روح سے ہر بات میں جھوٹ بول رہا تھا۔

وہ روح کی نظروں میں ایک بہت اچھا انسان بن کے رہنا چاہتا تھا۔ جانتی ہو لیلیٰ روح کو یہ سب کچھ قبول کرنے میں اتنا وقت کیوں لگا کیوں کہ یارم نے اس کے سامنے ایک جھوٹی پہچان بنائی تھی۔ یارم نے اپنے آپ کو غلط طریقے سے اس کے سامنے پیش کیا تھا اگر پہلے دن ہی یارم اسے بتا دیں تا کہ وہ کیا ہے اور اس کے سامنے اپنی سچی پہچان بناتا تو روح میں کبھی اتنی ہمت ہی نہ تھی کہ اسے چھوڑنے کی بات کرے لیکن ڈر سے انسان اور زیادہ بے بس ہو جاتا ہے

اب روح بھی یارم کو بہت چاہتی ہے اس سے بہت محبت کرتی ہے اور اسے یقین ہے یارم کبھی اسے خود سے دور نہیں جانے دے گا۔

اب صرف یارم ہی نہیں بلکہ روح بھی اس کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔اور میں دعا کرتا ہوں کہ وہ دونوں ہمیشہ ساتھ رہے

روح میری بچی ہے لیلیٰ اس سے زیادہ محبت میں کسی سے نہیں کرتا جو ظلم میری بہن کے ساتھ ہوا وہ میں کسی اور کی بہن کے ساتھ نہیں ہونے دیکھ سکتا۔

تم کبھی سوچ بھی نہیں سکتی میرے چاچو نے میری بہن کو بیس ہزار میں بیچ دیا۔

اور اس بیس ہزار کی قیمت میری بہن نے دن رات مار کھا کے چُکائی ہے۔ خضر نے اپنی آنکھوں میں آیا آنسو بے دردی سے صاف کیا۔

ہم جس دن پاکستان سے بھاگ کر یہاں آئے تھے نہ لیلیٰ اس دن ہم نے قسم کھائی تھی ہم اپنے سامنے آئی ہر مجبور عورت کو انصاف دلائیں گے اور ہم اپنے اس وعدے پر آج بھی قائم ہیں میں بھٹکوں کا نہیں اور یارم کو میں بھٹکنے دوں گا نہیں ہمیں مرتے دم تک اپنا عہد نبھانا ہے۔

خضر نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے لیلیٰ کو شرمندہ کر دیا تھا۔

لیکن خضر تمہیں کب پتا چلا کی روح تمہاری بھانجی

جب یارم اور روح ہنی مون پر گئے تھے اور یارم اپنا فون مجھے دے کر گیا تھا ایک دن فاطمہ بی بی کا فون آیا تھا ان سے بات کر کے بہت اچھا لگا اور میں ان سے باتیں کرنے لگا باتوں ہوئی باتوں میں مجھے روح کے بارے میں بتانے لگی۔ اپنی باتوں میں انہوں نے تعظیم باجی کا نام لیا۔

روح کے نام پر تو مجھے پہلے ہی شک تھا کیونکہ روح کا نام میں نے خود رکھا تھا۔ روحِ نور

۔پھر انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ اپنی سوتیلی ماں اور تین سوتیلی بہنوں کے ساتھ رہتی تھی اس کے بعد میں نے ان کی ساری انفرمیشن نکالیں تو ساری سچائی اپنے آپ میرے سامنے آ گئی

میں روح کا بیچینی سے انتظار کرنے لگا کہ کب وہ یہاں آئے گی اور میں اسے بتاؤں گا کہ میں اس کا ماموں ہوں۔

پھر وہ انتظار ڈر میں بدلنے لگا۔یارم نے فون پر مجھے بتایا کہ اس نے وہاں دو لوگوں کی زبان کاٹ دی ہے جس کے بعد روح کے ری ایکشن نے یارم کو ڈرا دیا

وہ سچائی جان بغیر میرے ساتھ تو ہے لیلیٰ۔۔اگر اسے سچ پتا چل گیا تو یقین مانو وہ کبھی میرا چہرہ تک نہیں دیکھنا چاہے گی

کیونکہ یارم کی سچائی پتہ چلنے کے بعد اس نے کس طرح سے ری ایکٹ کیا ہے سب جانتے ہیں میں کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت نہیں دیکھ سکتا لیلیٰ۔

خضر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

تم فکر مت کرو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا لیلیٰ نے اس کے ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھا۔

ویسے تمہیں بالکل بھی شرم نہیں آ رہی حضر نے موضوع بدلا۔

میں تم سے شرماؤ گی اتنی بھی برے دن نہیں آئے میرے لیلیٰ اترا کر بولی۔

اور اگر میں تمہیں شرمانے پر مجبور کر دوں تو خضر نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے اوپر گرایا۔

بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی۔ لیلیٰ نے ایک ادا سے کہا

اور اگر میں ابھی دکھانا چاہوں تو۔۔۔؟ خضر شرارت سے کہتے اس کے چہرے پر جھکا تھا۔

لیلیٰ نے ہنستے ہوئے اس کی پناہ میں اپنی جگہ بنائی

❤

انھیں فلیٹ میں چھوڑ کر وہ چاروں واپس اپنے اپنے گھر آ گئے تھے۔

وہ گاڑی روک کر کمرے میں آیا تو روح اپنا ایڈریس چینج کر چکی تھی۔

ارے یہ کیا تم نے چینج کر لیا یارم نے منہ بنایا۔

ہاں تو انہی کپڑوں میں سو جاتی۔

نہیں میرا انتظار ہی کر لیتی میں آتا تمہاری تھوڑی سی تعریف کرتا اور ویسے بھی ابھی تک تو

میں نے تمہارے ساتھ ڈانس بھی نہیں کیا۔

یارم نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنی باہوں میں لے لیا۔

میں بہت تھک چکی ہوں مجھے بہت نیند آرہی ہے روح نے اپنا آپ چھڑاتے ہوئے نخرے دکھائے۔

اور میں تمہیں سونے دوں گا جوک آف داڈے۔یارم نے کہتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں بھرا

روح نے شرماتے ہوئے اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ لیا۔

تمہیں پتا ہے رؤح تم کیا ہو وہ اس کا ایک ہاتھ اپنے کندھے پر رکھ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے پوچھنے لگا

کیا۔۔۔؟اس نے پوچھا

اینجل۔۔۔ایک فرشتہ جیسے شیطان کے لیے بنایا گیا ہے۔یارم بالکل سیریس انداز میں بول رہا تھا

تمہیں پتا ہے روح تمہیں میرے لیے بھیجا گیا ہے اور میں کیا ہوں

ڈیول ایک شیطان لوگوں کی جان لینے والا حیوان۔جسے کبھی کسی پر ترس نہیں آتا لیکن تم نے اسے محبت کرنا سکھایا ہے۔

مجھے کبھی چھوڑ کے مت جانا روح میں مر جاؤں گا تمہارے بغیر۔

آپ مجھ سے کبھی جھوٹ مت بولے گا یارم چھوٹا بڑا جیسا بھی ہے ہمیشہ سچ میں سب کچھ سہہ لونگی سب کچھ قبول کرلوں گی لیکن اب مزید جھوٹ میں برداشت نہیں کروں گی وعدہ کرے آپ کبھی بھی کوئی بھی سچائی مجھ سے نہیں چھپائیں گے۔اس نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا یارم نے فوراً اس کا ہاتھ تھام کر چوم لیا۔

کبھی نہیں میں تم سے کچھ نہیں چھپاؤں گا ہمیشہ سچ بولوں گا وہ اسے اپنے سینے سے لگا کر بولا یہ جانے بغیر کے ایک بہت بڑا سچ اس نے اب تک روح سے چھپایا ہے ایک بہت بڑا جھوٹ بولا ہے جس کے سامنے سارے سچ بے مول ہیں

خضر کی آنکھ کھلی تو لیلی آئینے کے سامنے کھڑی اپنی خوبصورت لمبے بال سنوار رہی تھی۔ وہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگا اور نہ جانے کتنی ہی دیر اسے دیکھتا رہا جب لیلی کا دھیان اس کی طرف گیا

خضر اچھا ہوا تم جاگ گئے یہ ڈریسز دیکھو کون سا پہنوں اسے جاگتا پا کر وہ فوراً ہی اپنے مطلب کے کام پر آگئی۔

پہلے خضر نے مسکرا کر اسے دیکھا لیکن جیسے ہی دھیان اس کی ڈریس پر گیا دل چاہا۔دونوں

ڈریسز اس کے ہاتھ سے چھین کر آگ لگا دے

لیلی تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے تم ایسی ڈریس پہنو گی وہ چاہنے کے باوجود اپنا غصہ کنٹرول نہ کر سکا

ہاں کیا خرابی ہے اس ڈریس میں اس کے غصے کی وجہ لیلی سمجھ نہیں پائی تھی

سہی کیا ہے اس ڈریس میں جو تم مجھ سے پوچھ رہی ہو

پیچھے سے سارا پھٹا ہوا ہے آگے سارا پھٹا ہوا ہے خضر کے سر سے دھماکے نکلنے لگے اس کے کپڑے دیکھ کر

حضر یہ پھٹا ہوا نہیں ہے یہ میرا ڈیزائنر ڈریس ہے۔ لیلی نے غصے سے اس کے ہاتھ سے اپنا اڈریس چھینا

لیلی ڈیزائنر ہاہاہا اسے ڈیزائنر ڈریس کون کہتا ہے حالت دیکھو اس کی۔ اس کے سامنے ڈریس کو الٹ پلٹ کر کے دکھانے کی کوشش کرنے لگا۔

یہ میں نے اسپیشل شادی کے بعد پہننے کے لیے بنوایا تھا اور تم۔۔۔۔

لیلی نے روٹھنے والے انداز میں کہا

ہاں کیونکہ یہ انتہائی بے ہودا اور بکواس ڈریس ہے۔ حضر اب بھی باز نہ آیا

کیا خرابی ھے اس میں ذرا بتانا پسند کرو گے مجھے اب لیلیٰ کو اس کی باتوں پر غصہ آنے لگا

اس میں اچھا کیا ہے لیلیٰ کیا یہ ڈریس پہننے کے لائق ہے ایسے کپڑے پہننے کا کیا فائدہ جس میں

تمہارا جسم چھپنے سے زیادہ نمایاں ہو خضر نے اسے وجہ سمجھانا چاہی

خضر میں شادی سے پہلے بھی ایسے ہی کپڑے پہنتی تھی تب تو تم نے کبھی اعتراض نہیں کیا

کیونکہ تب میں تمہیں روکنے کا تمہیں منع کرنے کا حق نہیں رکھتا تھا لیکن اب رکھتا ہوں

اور میں اپنی بیوی کو پوری دنیا کے سامنے تماشہ نہیں بننے دونگا۔ خضر نے اس کے ہاتھوں

ڈریس چھینی اور ونڈوز سے باہر پھینک دی

تم نے میرا اتنا مہنگا ڈریس اٹھا کر باہر پھینک دیا۔

لیلیٰ غصے سے اسے دیکھنے لگی۔

میں تمہیں اس سے زیادہ خوبصورت اور مہنگا ڈریس لے کر دوں گا اور اس لائق ہو گا کہ

پہنا جا سکے۔

خضر نے مسکراتے ہوئے کہا اب اس کا ارادہ اسے منانے کا تھا۔

خبردار خضر بات مت کرو مجھ سے وہ اسے مسکراتے دیکھ کر اور برہم ہوئی۔

اچھا نہ بابا سوری بول تو رہا ہوں اب کیا نئی زندگی کی پہلی صبح ہی مجھ سے لڑنے ہوئے کرو

گی۔

وہ اسے پیار سے منانے لگا

جبکہ لیلیٰ کا بھی اس سے ناراض ہونے کا کوئی موڑ نہ تھا۔

کیا بات ہے آج تو آپ صبح صبح یہاں تشریف لے آئی شارف نے اسے آفس سے اندر آتے دیکھ کر کہا

ہاں کیوں سر نے مجھے کہا تھا کہ بیچارے تم اکیلے کام کر رہے ہو تو مجھے تم پر ترس آ گیا تو سوچا کیوں نے تمہاری تھوڑی سی ہیلپ کر دوں۔

معصومہ نے مسکراتے ہوئے اسے جواب دیا۔

تو کیا کیا ہیلپ کرو گی تم میری شارف اس کے بال کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

کیا کیا ہیلپ چاہیے تمہیں میری وہ اسی کے انداز میں بولی

ہیلپ تو بہت ساری چاہیے۔

جیسے کہ خضر کے ولیمے کی تیاری کرنی ہے جس میں تمہاری بہت ساری مدد چاہیے ہو گی

شارف اب بالکل سیریز انداز میں بولا۔

اس کے لئے سب سے پہلے ہمیں حال چل کے وہاں کی ڈیکوریشن دیکھنی ہے۔

شارف نے اسے راستہ دیتے ہوئے کہا۔

تو وہ بھی مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ چل دی

کل رات صارم نے اس سے اپنے کیے کی معافی مانگی تھی

اس نے کہا تھا کہ اس نے معصومہ کے جذبات کے ساتھ کھیل کر ٹھیک نہیں کیا

جس کی وجہ سے وہ بہت شرمندہ ہے

نجانے کیوں معصومہ کو اس کا معافی مانگنا برا نہ لگا

شاید وہ اس سے یہی امید رکھتی تھی

جب اس نے کل رات شارف کا ہاتھ تھام کے اسے معاف کیا نجانے کیوں اسے شارف

اپنا مضبوط سہارا لگا شارف نے اس سے وفا نبھانے کا کوئی وعدہ نہ کیا تھا لیکن پھر بھی

معصومہ کو یقین تھا کہ وہ اسے کبھی دھوکا نہیں دے گا۔

❤

وہ کب سے روح کو جگانے کی کوشش میں لگا تھا لیکن شاید اس شادی کی وجہ سے وہ

ضرورت سے زیادہ تھک چکی تھی سارے کام بھی تواس نے خود کیے تھے

زیادہ مہمانوں کے نہ ہونے کے باوجود بھی یہ شادی بہت دھوم دھام سے ہوئی تھی۔

اوراس میں سب سے زیادہ اہم ذمہ داری روح نے سنبھالی تھی

میری جان اٹھ جاؤ کتنا سونا ہے تم نے۔وہ جو گنگ کر کے واپس آیاتب بھی وہ مزے سے سو رہی تھی۔

روح اب تم نہیں جاگی تو میں تمہیں اپنے طریقے سے جگاؤں گا۔

یارم نے ہمیشہ کی طرح دھمکی دی لیکن شاید وہ گھوڑے گدھے بیچھے سو رہی تھی

لڑکی اب میری کوئی غلطی نہیں ہے

اب تم خود مجھے مجبور کر رہی ہو کہ میں تمہارے ساتھ کچھ ایسا ویسا کروں وہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ لیٹ گیا

روح میں آخری بار کہہ رہا ہوں یارم نے اسے آخری دھمکی دی اب مجھ سے کوئی شکایت مت کرنا

یارم کہتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا اور بھرپور استحاق سے اس کے لبوں پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی۔

اپنے اوپر وزن محسوس کر کے روح فوراً جاگی۔

بہت ہی گندے انسان ہیں آپ روح اسے دھکا دیتے ہوئے بولی جب کہ یارم کا قہقہ رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا

میرے پاس تمہیں جگانے کا اتنا اچھا طریقہ ہے تو میں سوچتا ہوں میں اتنی محنت کیوں کرتا رہتا ہوں

وہ اب بھی ہنستے ہوئے بول رہا تھا۔

یارم آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں وہ اسے خود سے دور کرتی اٹھ کو واش روم میں جانے لگی

جب یارم کا فون بجنے لگا۔

❤

ہاں صارم بولو کیوں فون کیا مجھے

یارم کا موڈ صبح صبح بھگڑ گیا

پہلے اپنا موڈ ٹھیک کرو پھر بتاتا ہوں صارم خوشگوار لہجے میں مخاطب ہوا۔

صارم میرا اس وقت تم سے بات کرنے کا بالکل بھی کوئی ارادہ نہیں ہے۔

میں تمہاری بکواس سننے میں دلچسپی نہیں رکھتا ہوں وہ فون بند کرنے لگا کہ صارم بول پڑا۔

میں باپ بن گیا ہوں۔۔صارم نے جلدی سے کہا

کیا بول رہا ہے یار عروہ ٹھیک ہے نہ یارم نے فوراً پوچھا۔

میں اور روح دس منٹ میں تیرے گھر پہنچ رہے ہیں یارم نے کہا۔

ارے گھر نہیں ہم ہوسپٹل میں ہی میں تجھے ایڈریس سینڈ کرتا ہوں۔

اور اکیلے مت آنا سب کو لے کے آنا میں چاہتا ہوں میری خوشی میرے سب دوست

شامل ہوں صارم نے کہا۔

ٹھیک ہے میں سب کو بولتا ہوں۔

روح تم جلدی سے تیار ہو جاؤ میں خضر اور شارف کو فون کر لوں۔

تیار کیوں ہونا ہے روح نے پوچھا۔

صارم کے گھر بے بی ہوا ہے ہم اسے دیکھنے ہسپتال جا رہے۔

یارم نے مسکرا کر بتایا اور فون اٹھا کر باہر نکل گیا۔

ہائے اللہ چھوٹے چھوٹے بے بی تو بہت کیوٹ ہوتے ہیں میں بھی چلوں گی وہ فوراً تیار

ہونے چلی گئی

❤

یہ کتنا پیارا ہے اس کے گال کتنے ریڈ ہیں نہ۔ لیلیٰ اس کے چھوٹے چھوٹے گال چھوتے ہوئے بولی۔

یہ میلا بائی نات لیے اتنا پالا ہے (یہ میرا بھائی ہے اس لیے اتنا پیارا ہے) مائرہ نے بیڈ پہ کھڑے ہو کر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

جس پر سارے مسکرانے لگے۔

سنو مجھے بھی ایسا ہی بے بی چاہیے۔

خضر نے لیلی کے کندھے پر تھوڑی رکھتے ہوئے پیچھے سے بے بی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

مجھے بھی کب لا کے دے رہے ہو لیلیٰ اس کی طرف پلٹ کر پوچھنے لگی۔

میں نہیں لا کے دے رہا تم لا کے دو گی خضر نے فورا کہا

اب میرا دماغ اتنا بھی خراب نہیں ہے کہ میں اپنا بچہ تمہیں دے دوں گی۔

لیلی اسے گھور کر بولی۔

کیا مطلب ہے لیلی بے بی ہم دونوں کا ہو گا خضر کو آج ہی پریشانی کھانے لگی۔

بلکل نہیں پہلا بے بی میرا اکیلا ہو گا اس کے بعد تمہیں لے لینا سارے کے سارے لیلی نے دریا دلی دکھاتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب کے سارے میں لے لوں خضر پوری آنکھیں کھل گئی۔

کتنے بچے ہونگے ہمارے۔۔۔ خضر نے انگلیوں پر گنتے ہوئے پوچھا۔

دیکھو خضر مجھے بہت سارے بچے چاہیے مجھے بچے بہت اچھے لگتے ہیں۔

اور میں نے تو اتنے سارے نام سوچ کے رکھے ہیں میں سارے کے سارے نام رکھوں گی

اپنے بچوں کے لیلیٰ نے ایک نظر یے سے دیکھا اور پھر بے بی کی طرف متوجہ ہو گئی۔

جبکہ خضر صرف سر ہلا کے رہ گیا۔

ہائے کتنا پیارا ہے نہ معصومہ کب سے اسے لیے اڑے جا رہی تھی

ان شاءاللہ شارف آہستہ سے اس کے کان میں بڑبڑا کر پیچھے ہوا۔

جبکہ معصومہ شرم وحیا سے اپنا سر تک نہ اٹھا پائی تھی

اب مجھ سے صبر نہیں ہو گا مجھے میرا بے بی چاہیے یارم ضدی انداز میں اس کے کان کے

قریب بولا۔

ہم ہوسپٹل میں ہیں روح نے یاد دلاتے ہوئے اسے گھورا۔

ہاں تو کیا ہو سپٹل میں ہم اپنے بے بی کے بارے میں بات نہیں کر سکتے یارم نے اسے اور

زیادہ گھورا۔

یارم کبھی تو سیریس ہو جایا کریں۔

روح شرماتے ہوئے عروہ کے قریب جا کر روکی۔

❤

روح کی طبیعت صبح سے ہی خراب تھی لیکن آج انہیں صارم کے گھر جانا تھا عروہ نے لیلیٰ اور خضر کے لئے اپنے گھر پر دعوت رکھی تھی اور اسی لیے معصومہ اور روح نے اس کی مدد کرنے کے لیے صبح ہی صبح جانے کا فیصلہ کیا تھا۔

معصومہ یہاں آئی تو روح کو صوفے پر بیٹھا دیکھ کر پریشان ہو گئی

کیا ہوا روح تم ٹھیک ہو۔

ہاں میں ٹھیک ہوں چلو روح نے اٹھتے ہوئے کہا کیوں کہ وہ کافی دیر سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔

مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔

اس نے روح کو دیکھتے ہوئے کہا

نہیں نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں چلو۔

وہ اسے مسکرا کر یقین دلاتے ہوئے باہر کی طرف چل دی۔

❤

ارے لڑکیوں مجھے کسی کام کو ہاتھ لگانے دو۔

عروہ ہر دو منٹ کے بعد کچن میں پہنچ کر ان کی مدد کرنے کی کوشش کرتی۔

آپ کو سمجھ نہیں آرہا جا کے بے بی کا خیال رکھیں اگر آپ بے بی کا خیال نہیں رہ سکتی تو

اسے بھی ہم اپنے پاس رکھ لیں گے۔

روح کو ہر وقت بہانہ چاہیے تھا اس چھوٹے سے گول مٹول بے بی کے پاس جانے کا۔

عروہ کی ایک بھی نہ سنتے انہوں نے اسے واپس بھیج دیا۔

سب کچھ معصومہ اور روح نے بنایا تھا۔

جبکہ لیلی تو اپنے آپ کو وی آئی پی کہہ رہی تھی

آخر اس کے لئے تو یہ دعوت رکھی گئی تھی۔

اور شارف وہ تو معصومہ کے آگے پیچھے لگا تھا۔

اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھتا۔

ہر دو منٹ کے بعد اس کے پیچھے کھڑا ہوتا کچھ چاہیے میں لے آؤں۔

جبکہ اس کی یہ حرکتیں دیکھ کر روح اور لیلیٰ دل ہی دل میں مسکرائے جا رہی تھی

جبکہ خضر اور یارم دونوں ہی کام پر تھے ان کو شام کو یہاں آنا تھا۔

صارم کو معصومہ کے لئے شارف کا یہ پیار دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی تھی۔

ایک معصوم کا دل دکھانے پر وہ جتنا پریشان تھا شارف کی فکر دیکھ کر اسے اتنی ہی خوشی ہوئی تھی۔

❤

شام میں سب لوگ صارم کی طرف تھے۔

کھانا بہت آرام دہ ماحول میں کھایا گیا۔ وہ چاہے جتنا بھی انکار کریں صارم ان کے لئے بہت اہم تھا۔

وہ ان کا بچپن کا دوست تھا۔

وہ چاہے اپنی تکلیفوں میں اسے شامل نہ کر سکیں لیکن ان کی خوشیوں پر وہ پہلا حق رکھتا تھا

۔

یارم نے روح کو یہ تو کہہ دیا کہ صارم یہ سب صرف میڈلز کے لیے کرتا ہے جبکہ دل سے

وہ بھی جانتا تھا کہ صارم اس سے بہت محبت کرتا ہے اور اس کی بھلائی چاہتا ہے۔

ہنی مون پر کہاں جا رہے ہو تم دونوں صارم نے لیلی اور خضر سے پوچھا

فی الحال ہم نے کچھ نہیں سوچا۔۔ خضر نے جواب دیا

جب صارم نے ایک لفافہ اس کی طرف بڑھایا یہ ہماری طرف سے تم دونوں کی شادی کا گفٹ۔

خضر نے مسکراتے ہوئے اس لفافے کو تھام لیا جس میں ترکی ہنیمون کی دو ٹکٹس تھی۔

تھنکس۔۔ لیلی نے مسکرا کر کہا۔

صارم کے گھر سے وہ سب لوگ یارم کی گاڑی میں آئے تھے۔

ان سب کو اپنے اپنے گھر چھوڑ کر وہ روح کو لے کر گھر آ گیا روح کافی تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔

اسی لیے شاید آتے ہی سو گئی

❤

کیا ہوا روح تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔ رات کو نہ جاننے کون سا پہر تھا کہ یارم

آنکھ کھل گئی جب روح کو باہر دیکھا تو وہ بھی باہر ہی آ گیا

نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں نیند نہیں آ رہی تھی بس اسی لیے باہر آئی تھی

نیند نہیں آ رہی تو مجھے جگا لیتی وہ اس کے قریب بیٹھ کر بولا۔

آپ کو جگا لیتی تو آپ کیا مجھے لوری گا کے سولاتے وہ شرارت سے مسکرا کر بولی

بے بی تمہارے لئے یہ کام بھی میں بہت دل سے کروں گا وہ مسکراتے ہوئے اسے اپنے

قریب کر کے بولا۔

روح مسکرانے لگی۔

تمہیں نہیں لگتا کہ تم دن بادن اور زیادہ خوبصورت ہوتی جا رہی ہو۔ وہ اس لے

چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیے بہت محبت سے کہہ رہا تھا۔

آپ کو کبھی بری بھی لگتی ہوں۔ روح نے اس کے سینے پر اپنا سر رکھا۔

نہیں تم تو پہلے دن سے ہی قیامت ڈا رہی ہو۔

یار م آپ نے پہلی بار مجھے کہاں دیکھا۔ میرا مطلب ہے آپ نے مجھ سے شادی کا فیصلہ

کیسے کیا۔

روح پوچھنے لگی۔

خواب میں یارم نے مسکرا کر کہا۔

نہیں نہ میں سچی پوچھ رہی ہوں آپ کو میرے بارے میں کیسے پتہ چلا۔ میرا مطلب ہے آپ نے میرے گھر رشتہ کیسے بھیجا ہماری شادی کیسے ہوئی۔

اس نے پھر سے پوچھا تھا یارم خاموش ہو گیا۔

ہماری شادی تمہارے یہاں آنے کے بعد ہمارے فلیٹ میں ہوئی تھی۔

ہم نے آمنے سامنے بیٹھ کے دوسرے کو قبول کیا تھا یارم نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیتے ہوئے کہا۔

قبول تو میں آپ کو پہلے ہی کر چکی تھی روح مسکرائی

جبکہ اس کی اس مسکراہٹ پر یارم اس کا ساتھ نہ دے سکا

روح ہمارے نکاح کی تمہاری نظر میں کیا اہمیت ہے یارم پوچھنے لگا

یارم نکاح کی کیا اہمیت ہوتی ہے روح الٹا اسی سے پوچھنے لگی

میرا وہ مطلب نہیں تھا روح میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ فون پے ہوئے اس نکاح کی تمہاری نظروں میں کیا اہمیت ہے یارم بالکل سیریس انداز میں پوچھ رہا تھا۔

یارم وہ نکاح ہے ہمارا جس نے مجھے آپ کا کر دیا۔

جس نے مجھے آپ کے نام لکھ دیا آپ کا نام ہمیشہ کے لئے میرے نام کے ساتھ جوڑ دیا میں آپ کے پاس آگئی روح مسکراتے ہوئے بولی۔

اور اس نکاح کی جو ہم نے فلیٹ میں کیا۔ یارم پھر سے پوچھنے لگا تو روح اسے دیکھنے لگی وہ بھی نکاح تھا یارم لیکن نکاح ہمارا پہلے ہو چکا تھا۔ آپ فون پے ہوئے اس نکاح کو قبول نہیں کر پائے تھے اس لئے آپ نے دوسری بار نکاح کیا لیکن میں آپ کے پاس آئی آپ کے ساتھ رہنے لگی آپ سے محبت کرنے لگی کیونکہ مجھے آپ کے نکاح میں باندھ کر یہاں بھیجا گیا تھا۔

روح مجھے بہت ضروری کام ہے۔ یارم اتنا کہہ اٹھ کر باہر نکل گیا لیکن صبح کی ساڑھے چار بجے اسے کیا کام ہو سکتا ہے روح سوچ میں پڑ گئی۔

❤

یارم صبح تک گھر واپس نہیں آیا۔

پہلے اس کا انتظار کرتی رہی پھر اسے لگا کہ شاید وہ اپنے کام پر چلا گیا ہو گا۔

شفا اور میری کے آنے کے بعد وہ تھوڑی دیر آرام کرنے چلی گئی

کیونکہ اسے ساری رات نیند نہیں آئی تھی اس کی آنکھ کھلی جب معصومہ شونو کو واپس لے

کر آئی۔

کیا ہوا روح تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی معصومہ نے اسے دیکھ کر کہا۔

مجھے چکر آرہے ہیں کل سے طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔

آج صبح یارم کو بتانے والی تھی لیکن وہ صبح ہی صبح نکل گئے۔

ورنہ ان کے ساتھ ہو سپیٹل چلی جاتی۔روح نے اپنا چکراتا ہوا سر تھام کر بتایا۔

ارے یار تم میرے ساتھ چلو نا میں تمہیں ہسپتال لے چلتی ہوں۔اور یارم سر کو میں ابھی

فون کر کے بتا دیتی ہوں۔

چلو اٹھو معصومہ نے اپنا فون نکالتے ہوئے یارم کا نمبر ملایا۔

جبکہ روح کو اپنی طبیعت بہت خراب محسوس ہو رہی تھی۔

❤

وہ معصومہ کے ساتھ ہسپتال آگئی۔جب کہ یارم نے کہا تھا کہ وہ آدھے گھنٹے میں اسپتال

پہنچ جائے گا۔

آپ ویٹ کریں کچھ دیر میں رپورٹ آپ کو مل جائے گی ڈاکٹر اسے بول کر اندر چلی گئی

جبکہ معصومہ اسے تھام کر باہر بٹھا چکی تھی۔

تمہاری طبیعت کب سے خراب ہے تم نے ہمیں بتایا کیوں نہیں کتنی لاپرواہ ہو تم۔

ہمیں نابتاتی کم از کم سر کو تو بتا دیتی معصومہ ڈانٹتے ہوئے بولی۔

ارے یار میں کل تک بالکل ٹھیک تھی پتہ نہیں آج ہی یہ سر گھوم رہا ہے۔

ہائے ہو سکتا ہے کوئی گڈ نیوز ہو ڈاکٹر کیسے مسکرا رہی تھی۔ معصومہ نے شرارت سے کہا تو

روح شرمانے لگی۔

ہائے روح سچ میں اگر یہ ہو جائے تو تمہارا ابھی گول مٹول سا پیارا سا بے بی معصومہ دونوں

ہاتھ ایک دوسرے سے جڑے خیالی دنیا میں کھو چکی تھی۔

اللہ کرے ایسا ہی ہو معصومہ زور اسے اپنے گلے لگاتے ایکسائٹمنٹ میں دعا دینے لگی۔

آمین۔روح بے ساختہ بولی۔

❤

ارے بھابی جی آپ یہاں۔ڈاکٹر اسے رپورٹ دینے والی تھی جب پیچھے سے فرقان نے

اچانک آکر اسے پکارا۔

معصومہ فرقان کو دیکھ کر ایک سیکنڈ کے لیے گھبرا گئی لیکن پھر اسے یاد آیا کہ روح تو اب

یارم کے بارے میں سب کچھ جانتی ہے۔

کیسی ہیں آپ۔آپ نے مجھے نہیں پہچانا ہو گا میں فرقان ڈیول کا آدمی ہوں۔

جی آپ کے شوہر سے وفاداری کرنا تو میرا مقصد ہے۔انہی کیلئے کام کرتا ہوں میں جب ان کو دیکھتا ہوں آپ کے ساتھ تو دل خوش ہو جاتا ہے۔

ڈیول تو آپ سے بے انتہا محبت کرتا ہے اتنی محبت کہ آپ کی محبت میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہے اب آپ اس کی محبت کا اندازہ یہی سے لگا سکتی ہیں کہ اس نے شیخ کو قتل کر کے آپ سے نکاح کر لیا۔

اسے فرقان بہت عجیب لگ رہا تھا اس کے بات کرنے کا انداز اس طرح سے اسے مخاطب کر کے یارم کے بارے میں بات کرنا اور پھر اچانک ہی اس کے سر پر دھماکا کرنا روح اسے دیکھ کر رہ گئی۔

مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا کہ ڈیول لے شمس شیخ کا قتل آپ کے لیے کیا تھا۔

وہ آپ سے اس حد تک محبت کر بیٹھا کہ اس نے آپ کے پہلے شوہر کو ہی۔

فرقان ابھی بول ہی رہا تھا کہ اسے پیچھے سے اپنے کندھے پر بوجھ محسوس ہوا اس نے موڑ کر دیکھا تو یارم اس کے نے کندھے پر ہاتھ تھا

ارے ڈیول تم آگئے میں تمہارے بارے میں ہیں بھابھی جی سے بات کر رہا تھا فرقان

مسکراتے ہوئے بولا جبکہ وہ سرخ آنکھوں سے اب روح کو دیکھ رہا تھا

جو آنکھوں میں بے پناہ غصہ اور آنسو لیے اسے دیکھ رہی تھی

روح میری بات سمجھنے کی کوشش کرو پلیز۔

اسے یقین تھا کہ وہ روح کو بہت کچھ بتا چکا ہے شمس کا نام تو سن چکا تھا۔

یارم نے اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے ہی روح نے اس کے ہاتھ سے

جھٹک دیئے

اور اس سے دور ہوتے ہوئے ہوسپیٹل سے باہر نکل گئی

روح ہم گھر چل بات کریں گے چلو یہاں سے یارم اس کا ہاتھ تھام کر بولا

آپ کیا بات کریں گے یارم اب بات کرنے کے لیے کچھ نہیں بچا۔

آپ سے کہا تھا کہ اب آپ مجھے دھوکا نہیں دیں گے لیکن آپ نے مجھے۔

آپ نے میرے شوہر کا قتل کر کے مجھے ہی کیوں یارم کیوں آپ نے کیا ایسا۔

روح بلک بلک کر روتے ہوئے بولی

میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو ہم گھر چل بات کرتے ہیں۔

یارم نے روح کا ہاتھ تھامنا چاہا

دور رہیں مجھ سے کوئی رشتہ نہیں ہے میرا آپ سے آپ ایک انتہائی دھوکے باز شخص ہیں

دھوکہ دینے کے علاوہ کچھ نہیں آتا

آپ نے میرے شوہر کو قتل کیا کیوں یارم۔

فرقان عجیب اور غریب نظروں سے انہیں دیکھنے لگا مطلب روح کچھ نہیں جانتی تھی۔

وہ تو بس یارم کی نظروں میں اچھا ہونے کے لئے اس کی بیوی سے اتنے اچھے سے بات کر

رہا تھا۔

کہ شاید وہ روح سے اچھی سے بات کر کے یارم سے اپنا کام نکل والے

لیکن یہاں حالات اور بدل چکے تھے روح تو اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی تھی

اب ڈیول کے ہاتھوں اس کی موت پکی تھی۔

اس نے موقع دیکھ کر وہاں سے نکلنا بہتر سمجھا۔

جبکہ معصومہ نے اپنے فون پر آنے والی شارف کی کال اٹینڈ کرتے ہوئے اسے سب کچھ بتا

دیا۔

روح ہم گھر چل کر بات کرتے ہیں اس بارے میں یہاں ٹھیک نہیں ہے۔

یارم نے اسے سمجھانا چاہا لیکن وہ سمجھنے کی کوششیں نہیں کر رہی تھی وہ اسے اپنے آپ کو چھونے تک نہیں دے رہی تھی۔

سب کچھ نہ جائز آپ نے میرے ساتھ ناجائز رشتہ جوڑا۔

نکاح کے اوپر نکاح کر لیا میرے شوہر کو قتل کر دیا۔

میری عدت تک پوری نہیں ہونے دیتی۔

ڈھائی مہینے بنا کیسی رشتے کے مجھے اپنے ساتھ رکھا۔

وہ اپنا سر ہاتھوں میں تھامے بول رہی تھی

کچھ بھی ناجائز نہیں ہے ہمارا نکاح ہوا ہے۔

شرعی اور قانونی طریقے سے تم میری بیوی ہو۔

کون سی عدت تم نے اسے دیکھا تک نہیں تھا تو کون سی عدت تم پر کوئی عدت واجب نہیں

۔

اور کوئی نکاح بھی نہیں ہوا تھا صرف ایک دکھاوا تھا۔

پلیز مجھے مت چھوئیں۔ وہ اپنا ہاتھ چڑھاتے ہوئے بولی

اب یارم کے پاس سوائے زبردستی کے اور کوئی راستہ نہ تھا۔

اس نے زبردستی اس کا ہاتھ تھاما اور گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے آیا۔

❤

گاڑی سے نکل کر کمرے میں بند ہو گئی

وہ سارے راستے مسلسل روتی رہی یارم اسے سمجھانے کی کوشش کرتا رہا لیکن شاید ہی وہ اس کی بات سمجھ رہی تھی

پہلے یارم نے اسے اکیلے رہنے دیا شاید یہ جھٹکا اس کے لئے بہت بڑا تھا روح اپنے پہلے نکاح کو سب کچھ سمجھے ہوئے تھی۔

اس کے لیے وہی نکاح اہمیت رکھتا تھا فلیٹ میں ہوئے یارم کے ساتھ نکاح کو وہ صرف یارم کی ضد سمجھ رہی تھی

وہ تو کچھ جانتی ہی نہیں کہ اس کا پہلا نکاح نکاح ہی نہیں تھا۔

وہ صرف ایک ڈرامہ تھا جو روح کو بیچنے کے لیے کیا گیا تھا۔

کیا ہوا یارم سب ٹھیک تو ہے روح کو کیسے پتہ چلا کہ خضر نے اس سے پوچھا۔

فرقان کی وجہ سے اسے تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا وہ آج میرے ہاتھوں ضرور قتل ہو گا

یارم غصے سے بولا۔

اپنا غصہ کنٹرول کرو یارم اس سے زیادہ تمہاری غلطی ہے تمہیں روح کو پہلے ہی اعتبار میں لینا چاہیے تھا۔

تمہیں یہ سچائی اسے پہلے ہی بتا دینی چاہیے یارم یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے۔

تمہیں نکاح کے فورا بعد اسے سب کچھ سچ سچ بتا دینا چاہیے تھا۔

اب وہ کیا کہہ رہی ہے میرا مطلب ہے تم سے اس نے کہا کیا وہ اس نکاح کو قبول کرتی ہے یا شیخ کو ہی اپنا شوہر مان رہی ہے۔

خضر نے پوچھا۔

مجھے کچھ نہیں پتا وہ مجھ سے بات نہیں کر رہی میں اس کی سوچ پڑھ نہیں پا رہا۔

وہ ہمارے رشتے کو کس طرح سے لے رہی ہے۔

مجھے بس یہ پتا ہے کہ تم اسے سمجھاؤ کہ میں نے اسے پروڈکٹ کیا ہے۔

اگر میں اسے نہیں مارتا تو وہ شیخ اس کے ساتھ نجانے کیا کرتا۔

پلیز سمجھاؤ کہ وہ شیخ اس کا شوہر نہیں۔

اسے سمجھاؤ اس کا شوہر میں ہوں

یارم بے چینی سے بول رہا تھ خضر اس کی حالت سمجھ رہا تھا۔

تم فکر مت کرو میں کچھ کرتا ہوں۔

وہ اب تک کمرے میں ہے دروازہ نہیں کھول رہی کیا کرو گے۔یارم نے کمرے کی طرف

اشارہ کیا

چابی دو مجھے میں سنبھال لوں گا میں سمجھالوں گا اسے تم ٹینشن فری ہو جاؤ۔

وہ میری بات سمجھے گی وہ اسے دلاسہ دے کر جانے لگا

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا یا اللہ مجھے سیدھا راستہ دکھائیں مجھے سہی کی پہچان بتائیں۔

کیا صحیح ہے کیا غلط

اگر یارم میرے شوہر ہیں تو وہ کون تھا۔

میرے شوہر کو میرے شوہر نے قتل کر دیا۔

میں کیا کروں۔

کیا مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا کیا یارم کے ساتھ میرا رشتہ ناجائز

یارم کے ساتھ اس کی فلیٹ میں بنا کسی رشتے کے ڈھائی مہینے میں انہیں اپنا شوہر سمجھتی رہی

بنا کسی رشتے ان کے قریب جاتی رہی۔

ان کی کمرے میں ان کی گھر میں۔مجھے شیخ کے ہاتھوں بیچا گیا تھا۔

اگر یارم نہ ہوتے تو نجانے مجھے کس کس کے کمرے میں بھیجا جاتا کس کس کے بستر کی

زینت بنایا جاتا یارم نے میری عزت بچائی وہ میرے محافظ ہیں۔

لیکن میرے اتنے قریب رہ کر مجھے سچائی نہ بتا کر انہوں نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔

میں کسی اور کے نکاح میں تھی

یارم نے مجھے اپنے ساتھ کیوں رکھا۔

کیا انہوں نے میری وجہ سے شیخ کو قتل کر دیا۔

کیا وہ آدمی سچ کہہ رہا تھا۔

کسی اور کے نکاح میں ہوتے ہوئے یارم نے مجھ سے نکاح کر لیا

لیکن نکاح کے اوپر نکاح جائز نہیں

کیا یارم کے ساتھ میرا رشتہ جائز ہے۔

وہ یہی سب سوچ رہی تھی کہ دروازہ کھلا

❤

خضر کو اپنے کمرے میں دیکھ کر وہ کچھ بھی نہیں بولی وہ اس کے قریب آ کر بیٹھا میں تم سے

بات کرنا چاہتا ہوں

خضر بھائی میری بات سننے۔

تم میری بات سنو گڑیا اور سمجھنے کی کوشش کرو

جب تک میں بولتا ہوں تم نے ایک لفظ نہیں بولو گی

تمہاری سوتیلی ماں نے تمہیں شیخ کے ہاتھ بیچ دیا تھا۔

خضر بھائی۔۔۔

روح میری بات سنو سمجھنے کی کوشش کرو پھر تم جو ہو گی مجھے منظور ہو گا۔

تمہاری ماں نے تمہارا نکاح شیخ سے کیا لیکن وہ نکاح نہیں ہوتا شمس نے ایسی کتنی ہی

لڑکیوں کے ساتھ جھوٹا نکاح کرا کے ان کی زندگی تباہ کر دی تھی

جھوٹا نکاح اس لیے کیوں کہ وہ شیخ کی اپنی آواز نہیں صرف ایک ریکارڈنگ تھی جو دن

میں بیس بار استعمال کی جاتی تھی۔

وہ دن میں بیس لڑکیوں کی زندگی تباہ کرتا تھا۔

وہ نہ پھرا نہیں یہاں بلا کرا نہیں بیچ دیتا ہے

اور نجانے کتنے ہی لوگوں کے ساتھ مزید ایسا کر رہا تھا۔

وہ معصوم بچیوں کی زندگی کے ساتھ کھیل رہا تھا۔

جب یارم کو یہ بات پتہ چلی تو ہم نے اسے سمجھانا چاہا لیکن اس نے ہماری بات نہیں مانی۔

تمہارے نکاح سے ایک دن پہلے ہی شیخ مر چکا تھا یارم پہلے ہی اسے مار چکا تھا۔ تمہارا نکاح

کسی مردہ انسان کے ساتھ نہیں ہو سکتا نہ روح۔

تمہارا پہلا نکاح ہوا ہی نہیں صرف یارم کے نکاح میں ہوں

یارم کے ساتھ تمہارا نکاح جائز ہے۔ یارم تمہارا شوہر ہے صرف یارم اور کوئی نہیں۔

تم سمجھ رہی ہو نا گڑیا تمہارا نکاح صرف یارم کے ساتھ ہوا ہے شیخ صرف اور صرف

لڑکیوں کی زندگی برباد کرتا ہے۔

اگر یارم نہیں ہوتا تو وہ تمہاری زندگی بھی برباد کر دیتا۔

یہ تو قدرت کا انصاف تھا کہ تم یہاں ہمارے پاس پہنچی۔

اللہ نے تمہیں یارم سے ملانا تھا اسی لئے تو تم ہمارے پاس یہاں پہنچی۔

اللہ نے تمہیں یارم کے لیے بنایا تھا۔

تمہیں پہلی بار دیکھتے ہی وہ تم سے محبت کر بیٹھا۔

وہ تمہیں اس حد تک چاہنے لگا تھا کہ تمہیں اپنے فلیٹ میں لے آیا۔

لیکن اس نے کبھی اپنی حدود کراس کرنے کی کوشش نہیں کی۔وہ تمہارے لئے اپنی محبت کو پاکیزہ رکھنا چاہتا تھا

روح یارم سے غلطی ہوئی ہے کہ اس نے تمہیں سچ پہلے نہیں بتایا لیکن اس کی محبت کو ناجائز مت کہو۔

وہ تم سے بے انتہا محبت کرتا ہے۔

پلیز اسے معاف کر دو۔

خضر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

نہیں خضر بھائی میں ایسا نہیں ہے کر سکتی میں یارم کو معاف نہیں کر سکتی۔

انہوں نے ہمیشہ مجھے دھوکا دیا ہے۔

انہیں مجھے پہلے بتا دینا چاہیے تھا یہ سب کچھ میں مانتی ہوں اللہ نے مجھے یارم کے نصیب میں لکھا تھا لیکن پھر بھی انہیں مجھے سچائی بتانی چاہیے تھی میں ڈھائی مہینے ان کے ساتھ بنا کسی رشتے کے رہی۔

اگر ڈھائی مہینے بعد بھی ان کی نیت مجھ پر خراب ہوتی تو وہ کبھی مجھ سے نکاح نہ کرتے

ساری زندگی ایسے ہی مجھے اپنے ساتھ رکھتے بنا کسی رشتے کے روح ایک بار پھر سے رونے لگی۔

نہیں روح یارم تم سے محبت۔۔۔۔۔ خضر نے کچھ کہنا چاہا

یارم نے مجھے ہمیشہ دھوکے میں رکھا مجھے ان کی محبت پر شک نہیں ہے خضر بھائی۔

لیکن میں فلحال اس رشتے کو قبول نہیں کر سکتی۔ روح ابھی بھی رو رہی تھی

بھائی آپ کو یاد ہے آپ نے مجھ سے میری سالگرہ کے دن وعدہ کیا تھا کہ میں آپ سے

جو کچھ مانگوں گی آپ مجھے ضرور دیں گے اب آپ کو وہ وعدہ نبھانا ہو گا۔

جب تک یارم کو ان کی غلطی کا احساس نہیں ہو جاتا میں ان کے ساتھ نہیں رہوں گی۔

یارم کو لگتا ہے کہ میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اسی لیے وہ ہمیشہ مجھے دھوکہ میں رکھتے

ہیں لیکن اب مزید اور نہیں۔

میں پاکستان جانا چاہتی ہوں

فاطمہ بی بی کے پاس۔

مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ میں اب یارم کے ساتھ رہوں۔

خضر بھائی مجھے اس رشتے کو قبول کرنے کے لیے تھوڑا سا وقت چاہے۔

روح یارم تمہیں نہیں جانے دے گا میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو

آپ اپنا وعدہ نبھائیں۔اگر آپ مجھے دل سے اپنی بہن مانتے ہیں تو اپنا وعدہ ضرور نبھائیں گے۔

روح نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

جبکہ خضر اسے سمجھا نہیں پا رہا تھا وہ یارم کو سمجھنے کی بجائے اسے سزا دے رہی تھی۔

لیکن یہ بھی سچ تھا ہر بار یارم کی نہیں چلنی تھی یارم یہاں غلطی پر تھا اور اسے غلطی کی سزا ملنی تھی۔

روح۔۔۔۔۔۔

خضر بھائی آپ نے کہا تھا کہ میں آپ کی بات سنوں گی تو آپ میری بات مانیں گے آپ اپنا وعدہ نبھائیں

میں فلحال یارم کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔

روح آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

جبکہ خضر خاموشی سے اس کے کمرے سے باہر نکل آیا جہاں یارم بے چینی سے اس کا انتظار

کر رہا تھا۔ لیکن یارم سے وہ کیسے بات کرے گا وہ یارم سے اس کی روح چھننے جا رہا تھا

روح مجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتی۔

اور نہ ہی میں اسے کہیں جانے دوں گا۔

تم نے کیا سوچ کے اس سے وعدہ کیا خضراب وہ اس کا گریبان پکڑ کے کھڑا تھا۔

کیا تم نے اس وعدہ کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھا تھا نہیں نہ۔

میری رو حمجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جائے گی اور نہ ہی میں اسے کہیں جانے دوں گا۔

میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو کچھ نہیں سمجھنا مجھے وہ اس کی بات کاٹ کر بولا۔

دیکھو یارم۔۔۔کچھ نہیں دیکھنا مجھے وہ پھر سے دھاڑا تھا اس میں اتنی ہمت کہاں سے آگئی

کہ وہ مجھے چھوڑنے کی بات کر رہی ہے میں خود اس سے جا کر پوچھتا ہوں۔

یارم روح کے کمرے کی طرف بڑھنے لگا جب خضر نے اسے پکڑ لیا۔

دیکھو میں جو کہہ رہا ہوں سمجھنے کی کوشش کرو روح کو وقت چاہیے۔

اتنی بڑی حقیقت قبول کرنا اس کے لئے مشکل ہے۔

وہ اس بات کو قبول نہیں کر پا رہی کہ وہ بنا نکاح کے ڈھائی مہینے تمہارے ساتھ رہی ہے۔

دیکھو یارم ہر بار تمہاری نہیں چلے گی تمہیں روح کی بات سمجھنی نہیں پڑے گی۔

خضر نے اسے سمجھانا چاہتا۔

اچھا۔۔۔یارم طنزیا مسکرایا۔

اب مجھے سمجھنا چاہیے۔ صحیح کہہ رہے ہو یار مجھے سمجھنا چاہیے وہ مجھے چھوڑ کر جانے کی بات کر رہی ہے اور تم مجھے سمجھا رہے ہو

تمہیں جو بھی کرنا ہے کر لو خضر وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جائے گی میں اسے کہیں جانے نہیں دوں گا وہ غصے سے کہتا کمرے میں جانے لگا

کیا کرو گے اسے واپس سانپ والے کمرے میں قید کرو گے یا مارو گے پیٹو گے کیا کرو گے۔

بتاؤ مجھے وہ غصے سے بولا۔

سانپ کی بات کاطنہ تم مجھے نہیں دے سکتے خضر تمہارے ہی کہنے پر میں نے

میں نے یہ نہیں کہا کہ اسے سانپ کے آگے پھینک دو۔

میں نے نہیں کہا تھا یارم اسے اتنی بری سزا دو میں نے تمہیں صرف اس پر سختی کرنے کے لئے کہا تھا۔

اور میں نے کیوں کہا تھا۔۔

کیونکہ تب تمھاری کوئی غلطی نہیں تھی وہ بے وجہ تم سے دور بھاگ رہی تھی لیکن اب تم غلطی پر ہو تمہیں یہ بات روح پہلے بتانا چاہیے تھی کہ کہ تم شیخ شمس نہیں بلکہ یارم کاظمی ہو۔

غلطی یہاں تمہاری ہے اس کی نہیں۔اس بار تم اسے کچھ نہیں کہہ سکتے ورنہ۔

ورنہ۔۔۔۔۔؟تم مجھے ورنہ کی دھمکی دو گے خضر میں نے بنایا ہے تمہیں۔میری دوستی بھول گئی یا پھر بھانجی کا پیار ماموں کے لیے دوست سے زیادہ بھر گیا یارم غصے سے بولا

یارم جتنا میں تم سے وفادار ہوا تنا روح سے نہیں میں تمہارے لئے آج بھی روح کے پاس گیا تھا میں تمہارا کوئی احسان بھولا نہیں ہوں۔

اور نہ ہی تمہارے ساتھ کسی قسم کی کوئی غداری کر رہا ہوں۔

غداری نہیں کر رہے بلکہ مجھ سے میری جان چھیننے کی بات کر رہے ہو اس بار یارم پریشانی سے بیٹھ گیا تو خضر بھی اس کے قریب آ بیٹھا

میں وہاں اندر اس کا ماموں نہیں تمہارا دوست بن گیا تھا میں نے روح سے اس کی خواہش پوری کرنے کا وعدہ اسے اپنی بھانجی نہیں بھابھی بنا کر دیا تھا۔

یارم میں بھی چاہتا ہوں تم دونوں ساتھ رہو۔میری بھی یہی خواہش ہے کہ وہ تمہارے ساتھ خوش رہے۔

لیکن یارم ہر رشتے کو سمجھنے کے لئے وقت دیا جاتا ہے تم روح سے اس کے فیصلے کا حق چھین رہے ہو۔

وہ بس تم سے وقت مانگ رہی ہے جو ڈھائی مہینے بغیر نکاح کے اس نے تمہارے ساتھ گزارے ہیں

اگر وہ شمس کے ساتھ ہوتے تو نہ جانے کتنوں کے ساتھ گزارتی یارم پھر سے اس کی بات کاٹ کر بولا تھا۔

میں مانتا ہوں یارم لیکن وہ کسی شمس کے ساتھ نہیں تھی وہ تمہارے ساتھ تھی اس کے لیے تم اس کے شوہر تھے ایک لڑکی جو رشتوں کو سمجھتی ہے میاں بیوی کے رشتے کے تقاضے کو سمجھتی ہے وہ یہ بات قبول نہیں کر سکتی کہ اس نے ڈھائی مہینے کسی اسے شخص کے ساتھ گزارے ہیں جس کے ساتھ اس کا کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔

تمہاری بات ٹھیک ہے یارم اگر وہ شمس کے ساتھ ہوتی تو نہ جانے کتنے لوگوں کے ساتھ

اس سے آگے وہ کچھ نہیں بول پایا۔

وہ مجبور ہوتی یارم اسے مجبوری میں یہ سب کچھ قبول کرنا پڑتا لیکن تم سے وہ پیار کرتی ہے تمہارے نکاح میں ہے تو اسے مجبور کیوں کیا جائے۔

یارم اس کے پاس انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے تو لوٹ کر تمہارے پاس ہی آئے گی اسے یہ رشتہ قبول کرنے کے لیے تھوڑا سا وقت دے دو۔

اس سے میں نے وعدہ کیا ہے کہ میں اپنا وعدہ نبھاؤں گا اور تم سے میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں روح کو واپس لے کے آؤں گا۔

میں اسے تم سے دور نہیں جانے دوں گا یہ وعدہ ہے تمہارے دوست کا۔

اور یہ وعدہ میں تمہارا دوست بن کر رہا ہوں روح کا ماموں بن کے نہیں۔ روح چاہے میری بھانجی ہو لیکن تم سے زیادہ عزیز نہیں ہے وہ میرے لیے۔

پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو اور وہ کونسا کسی غیر کے پاس جا رہی ہے وہاں خضر نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

میں اس سے بات کروں گا اگر وہ میری بات نہیں سمجھی تو ٹھیک ہے میں اسے وقت دوں گا

۔

لیکن زیادہ نہیں۔ یارم نے کچھ سوچ کر کہتے ہوئے قدم کمرے کی طرف بھرائے۔

کتنا وقت چاہیے تمہیں اس نے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔

کیا۔۔۔روح نے پوچھا

کیا کا کیا مطلب ہے میں پوچھ رہا ہوں کتنا وقت چاہیے تمہیں اس رشتے کو سمجھنے کے لئے وہ غصے سے بولا تھا۔

دیکھیں یار م۔رؤح نے کچھ کہنا چاہا

کوئی بھی فضول بات نہیں کرنا بس مجھے بتاؤ تمہیں کتنا وقت چاہیے میرا ساتھ قبول کرنے کے لئے۔

ایک گھنٹہ دو گھنٹے ایک دن دو دن ایک ہفتہ دو ہفتے یہ ایک مہینہ اس سے زیادہ میں تمہیں ایک سیکنڈ نہیں دے سکتا۔

جلدی سے فیصلہ کرو۔

ورنہ میں فیصلہ کروں گا میرا فیصلہ تم جانتی ہو وہ پھر بھی تمہیں سنا دیتا ہوں کہیں نہیں جا سکتی تو مجھے چھوڑ کر۔

بلکہ جانے کی ضرورت بھی کیا ہے یہیں رہو سوچو سمجھو اس رشتے کے بارے میں میں تمہیں ڈسٹرب نہیں کروں گا۔

تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے روح تم یہیں رہ کر کوئی بھی فیصلہ کر سکتی ہو۔

تم مجھے میری غلطی کی سزا دینا چاہتی ہو نا کہ میں نے تمہیں کچھ نہیں بتایا تو یہی مسئلہ ہے نہ کہ میں نے تمہیں سچائی نہیں بتائی اپنے بارے میں۔وہ اس کی دونوں گالوں پر اپنے ہاتھ رکھے پوچھ رہا تھا۔

نہیں یارم مجھے اس بات سے اعتراض نہیں ہے کیا آپ نے اپنی سچائی چھپائی۔نہ ہی مجھے اس بات سے اعتراض ہے کہ آپ نے مجھ سے جھوٹ بول کر نکاح کیا۔

میں تو خوش ہوں اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ آپ نے میری عزت بچائی۔

لیکن دکھ مجھے اس بات کا ہے کہ اگر وہ نکاح جھوٹا تھا اور آپ جانتے تھے کہ میرا کوئی نکاح نہیں ہوا تو نے فورا سے نکاح کیوں نہیں کیا ڈھائی مہینے بعد کیوں

کیا آپ صرف میرے ساتھ وقت گزارنا چاہتے تھے مجھے اپنی رکھیل۔۔۔۔۔۔اس کے بات ابھی بیچ میں ہی تھی کہ یارم کا ہاتھ روح پر پھر سے اٹھا تھا۔

سوچی بھی کیسے تم نے اتنی بکواس گھٹیا بات تمہارے دماغ میں آئی کیسے۔

میں نے اگر تمہیں اپنی رکھیل بنانا ہوتا تو ہر وقت میسر تھی تم مجھے کبھی بھی استعمال کر سکتا تھا۔

مجھے تم سے نکاح کرنے کی کیا ضرورت تھی تم مجھے اپنا شوہر مانتی تھی جب چاہے میں اپنے پاس بلا سکتا تھا

لیکن روح میں نے تم سے نکاح کیا ہے تمہیں اپنی بیوی بنایا ہے اور جس سے نکاح کیا جائے وہ شہزادیاں ہوتی ہیں رکھیلیں نہیں

مجھے تو شرم آتی ہے ان لوگوں پر جو اپنی بیوی کو رکھیل کہتے ہیں اپنے بیوی کو یہ گھٹیا نام دیتے ہیں نکاح جیسے پاکیزہ بندھن کا مزق اڑاتے ہیں۔

نکاح شہزادیوں کے ہوتے ہیں تم تو شہزادی ہو میری شہزادی

لیکن میں نے تم سے ڈھائی مہینے تک نکاح نہیں کیا کیونکہ میں کوئی رشتہ نہیں بنانا چاہتا تھا کسی کو اپنی کمزوری نہیں بنانا چاہتا تھا۔

میں تمہیں باحفاظت پاکستان واپس بھیجنا چاہتا تھا۔

میں تو اپنے دل و دماغ پر کنٹرول کر چکا تھا میں نے سوچ لیا تھا کہ میں کسی سے پیار نہیں کروں گا

کبھی اپنی فیملی نہیں بناؤں گا کیوں کہ میرا مقصد کچھ اور تھا

لیکن تم نے مجھے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دیا۔

محبت بہت چھوٹا لفظ ہے میں اپنے جذبات کو لفظوں میں بیان بھی نہیں کر سکتا میں تمہیں

بتا بھی نہیں سکتا کہ میں تم سے کس حد تک محبت کرتا ہوں

لیکن چھوڑو اب باتوں کو یہ میرا آخری امتحان ہے اس کے بعد تم ہمیشہ کے لئے میرے

پاس آؤ گی میری بن کر اس کے بعد ہمارے درمیان کوئی نہیں آئے گا کوئی دوری نہیں

رہے گی۔

بولو کتنا وقت چاہیے تمہیں۔۔میں تمہیں ایک مہینے کا وقت دے رہا ہوں۔ایک مہینے کے

بعد میں لینے آوں گا۔

اور اس ایک مہینے کے بعد تم مجھے صرف میری روح بن کر ملو گی۔

سن رہی ہو نہ تم۔یارم کہتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا تھا۔

اور اس کے لبوں پر اپنی محبت کی مہر ثبت کر کے پیچھے ہٹا۔

انتظار کروں گا تمہارا اس ایک مہینے میں پل پل مرونگا

یارم کہتے ہوئے باہر نکل گیا۔

اور وہ خاموشی سے اسے جاتا ہوا دیکھتی رہی۔

رات وہ کمرے میں آیا تو روح سوتی بن گئی۔

یارم آہستہ سے اس کے قریب آیا اسے اپنی باہوں میں لے لیا

کچھ دیر کے بعد اسے یارم کا لمس گردن پر محسوس ہوا

وہ اسے اپنی باہوں میں بھیجے کتنی ہی دیر اسے دیوانہ وار دیکھتا رہا۔

پھر کچھ دیر بعد اسے اپنی گردن پر پانی محسوس ہوا روح نے بے ساختہ آنکھیں کھول کر

اسے دیکھا لیکن وہ آنکھیں بند کیے لیٹا تھا۔

شاید نہیں یقیناوہ اس کے لئے رو رہا تھا۔

وہ شخص جسے اس نے کبھی کسی کے سامنے جھکتے ہوئے نہیں دیکھا آج وہ اس کے لیے آنسو

بہا رہا تھا۔

روح کا دل چاہا کہ سب کچھ بھلا کر اس کی باہوں میں سما جائے۔

لیکن وہ یارم کو اس کی غلطی کی سزا دینا چاہتی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ یارم ہر بار اپنی من

مانی کرے وہ اپنے اور یارم کے رشتے کو برابری کا درجہ دینا چاہتی تھی۔

وہ کچھ وقت اس کے بغیر رہنا چاہتی تھی تاکہ وہ اس کے رشتے کو سمجھ سکے۔

تھوڑی دیر کے بعد یارم نے آنکھیں کھولی تو اس نے فوراً اپنی آنکھیں بند کر دیں۔

یارم نے پوری طرح اپنی باہوں میں قید کر رکھا تھا۔

جبکہ یارم کے آنسو وہ اب اپنے کندھے پر محسوس کر رہی تھی۔

اب مزید برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا اس نے ایک جھٹکے سے یارم سے اپنا آپ چھوڑوایا اور اٹھ کر باہر جانے لگی جب پیچھے سے یارم کی آواز سنائی دیتی۔

مت جاؤ مجھے چھوڑ کے تمہارے بغیر میں مر جاؤں گا میں نے تمہیں بتایا تھا نہ کہ تمہارے بغیر میری زندگی کچھ نہیں تو کیوں مجھ سے میری زندگی چھین رہی ہو رحم کرو روح مت جاؤ

یارم نے بے دردی سے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے اپنے پاس بُلانا چاہتا۔

اپنی دونوں باہیں کھلے وہ اسے یقین سے بلا رہا تھا کہ وہ اسے چھوڑ کر نہیں جائے گی۔

لیکن روح یہاں ہمت نہیں ہار سکتی تھی اسے یہ رشتہ قبول کرنے کے لئے وقت چاہیے تھا

یارم کو یہ بات سمجھانے کے لیے کہ وہ غلط ہے اسے سے دور جانا تھا۔

صرف ایک ہی پل میں پلٹی اور دروازے سے باہر نکل گئی۔

جبکہ یارم بے یقینی سے جاتا ہوا دیکھ کر رہا تھا

روح یارم کا اعتبار توڑ کے باہر آگئی تھی۔

اس کا دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر روئے لیکن وہ جانتی تھی جس کا اعتبار توڑ کے وہ باہر آئی

ہے وہ اسے چپ کروانے نہیں آئے گا

لیکن اس کے پاس یارم کو بدلنے کا آخری موقع تھا کسی بھی طرح سے اسے اک عام زندگی

دینی تھی اسے یارم کو ایک عام زندگی دینی تھی ایک عام انسان بنانا تھا۔

نجانے کتنے لوگوں کی زندگی چھننی تھی

یارم آپ تو کہتے ہیں کہ جو کام کرتے ہیں وہ بالکل ٹھیک ہے لیکن جان لینا کب سے ٹھیک

ہونے لگا۔

وہ ایک قاتل تھا اور اسے یارم کو زندگی دینی تھی

جیسی وہ چاہتی تھی آج اس نے یارم کا دل دکھایا اس کا اعتبار توڑ کے باہر آئی۔

وہ جانتی تھی شاید یارم اسے اس غلطی کے لیے کبھی معاف نہ کرے۔

لیکن اس نے سوچ لیا تھا اب وہ واپس آنے کی یہ ہی شرط رکھے گی کہ یارم کو یہ کام چھوڑنا پڑے گا۔

وہ دوسرے کمرے میں آکر لیٹ گئی نیند تو ان دونوں کو نہیں آنی تھی۔

کیونکہ آج ان دونوں کا دل برباد ہوا تھا

♥

ساری رات وہ ایک سیکنڈ کو بھی نہ سویا اور صبح روشنی ہوتے ہیں خضر اس کا ویزا اور پاسپورٹ لے کے آیا تھا۔

شاید روح نے اسے یہ سب کچھ کرنے کے لئے کہا تھا۔

۔وہ ایسے ہی کمرے میں لیٹا تھا جب روح کمرہ کھول کے اندر آئی

بنا اسے دیکھے اپنا سامان پیک کرنے لگی وہ خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتا رہا لیکن روح نے ایک نظر اس پر نہ ڈالی۔

اس کے سامنے اس نے اپنا سارا سامان پیک کیا۔

باہر شاید خضر کے علاوہ کوئی بھی نہ تھا اسی لئے اور کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی لیکن

جب روح نے باہر جا کے کہا کہ معصومہ شونو میں تمہارے حوالے کر کے جا رہی ہوں اس

کا بہت خیال رکھنا۔

یارم کو پتہ چلا کہ وہ چاروں باہر ہیں۔

لیکن شاید وہ بھی اس کی طرح اس کے جانے کا غم منا رہے ہیں۔

وہ آہستہ سے اٹھ کر باہر آیا۔روح نے ابھی بھی اس کی طرف نہ دیکھا۔

لیکن خضر نے ایک نظر دیکھا اور دوبارہ نہ دیکھ پایا۔

ایک ہی رات میں اس کی کیا حالت ہو گئی تھی اس کی آنکھیں اس کے رات بھر رونے کی چغلی کر رہی تھی۔

شارف کا دل چاہا کہ ابھی جا کے اس کے سینے سے لگ جائے اس کی حالت دیکھ کر اسے اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہوا۔

نہ جانے اس نازک سی لڑکی کو اس پر ترس کیوں نہیں آ رہا تھا۔

وہ محبت کے سارے مرحلے طے کر چکا تھا وہ عشق کی آخری سیڑھی پر کھڑا تھا۔

لیکن اس کا ساتھ دینے کے لئے روح تیار نہ تھی۔

خضر کو لگا کہ اب بھی روح یہاں سے نہ نکلی تو یارم اسے کبھی نہیں جانے دے گا۔ہمیشہ کے لئے قید کر لے گا۔

چلو روح۔

اس نے کہتے ہوئے روح کا بیگ تھاما اور باہر نکل گیا جبکہ خضر کے پیچھے وہ تینوں بھی باہر نکل گئے تھے۔

جب روح کو اپنے پیچھے سے کسی کا حصار محسوس ہوا۔

میں تو ایک ہی رات میں تمہارے بغیر تھک گیا کس کے بھروسے چھوڑ کے جا رہی ہو مجھے

۔

روح کو اپنا کندھا پھر سے بھیگتا ہوا محسوس ہوا تو اس کے حصار سے نکل کر باہر چلی گئی۔

یارم نے اپنا فون نکالا تھا۔

فرقان کو بول دو کہ اپنی قبر تیار کروالے کیونکہ اس کے پیچھے کوئی نہیں ہے جو اس کے لیئے قبر بنوائے گا بس اتنا کہہ کر وہ فون بند کر چکا تھا۔

پھر باہر آیا۔

روح کے ساتھ وہ چاروں ایئرپورٹ چھوڑنے جا رہے تھے۔

خضر اسپیشل سروسز رکھوانا اسے ڈر لگتا ہے۔

وہ خضر کو کہہ کر پیچھے ہو گیا تھا۔

جبکہ روح اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت نہ کر سکی۔

اس نے بہت ہمت سے یہ فیصلہ کیا تھا اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ ایک بار اگر اس نے یارم کی نظروں میں دیکھ لیا تو دوبارہ کبھی اسے یہ موقع نہیں ملے گا

اسے نہیں لگا تھا کہ اسے ایئرپورٹ پر صارم ملنے آئے گا صارم تو جانتا بھی نہیں تھا کہ وہ پاکستان جانے والی ہے

تو تم جا رہی ہو اسے چھوڑ کے صارم نے پوچھا۔

آپ کو تو خوش ہونا چاہیے نجانے کیوں روح تلخ۔ ہوئی

اگر مجھے تب اندازہ ہوتا نہ وہ تم سے کتنی محبت کرتا ہے تو میں اس سے اس کی زندگی چھیننے کی غلطی کبھی نہ کرتا بہت سستی نہیں نکلی تمہاری محبت۔۔۔؟

خیر خوش رہو۔ صارم بھی اسی کے انداز میں بولا۔

ایرپورٹ پے وہ اپنی فلائٹ کا اناوسمنٹ کا انتظار کرنے لگی۔

جانتی ہو روح میں نے کبھی سوچا نہیں تھا میری بھی فیملی ہو گی بہت چھوٹی سی عمر میں مجھے

ایک کلب میں بیچ دیا گیا دبئی کے ہر کلب کا ایک رول ہے جب تک لڑکی 18 سال کی نہ ہو جائے اسے کسی کے سامنے بیچا نہیں جاتا۔اسے امید نہ تھی کہ لیلیٰ اس سے اس طرح سے کوئی بات کرے گی۔

وہ خاموشی سے سننے لگی۔

مجھے کمپیوٹر کی اے ٹو زیڈ ہر چیز جانے کا شوق تھا مجھے جنون تھا کہ میں کسی کے بھی کمپیوٹر میں جا کر اس کی ہر چیز کو ہینڈل کروں۔

میں سیکھنے بھی لگی تھی۔

کہ مجھے بیچ دیا گیا کمپیوٹر سے عشق کرنے والی لڑکی ایک کلب میں ڈانس کرتی تھی۔

سارا دن ناچنے کے بعد ہمیں صرف اتنے پیسے ملتے تھے کہ ایک وقت کا کھانا کھا سکے۔

ایسے میں میرا کمپیوٹر آپریٹر بننے کا خواب ادھورا ہی رہ گیا۔لیکن پھر بھی میں نے کمپیوٹر سے کبھی دوری نہیں بنائی یہ میرے شوق تھا جسے میں نے ہر قیمت پر پورا کرنا تھا۔

ایک دن وہ کلب بند ہو گیا سب لڑکیوں کو آزادی مل گئی جانتی ہو وہ آزادی کس نے دلوائی تھی تمہارے یارم نے۔اور پھر اس نے مجھے اپنے ساتھ کمپیوٹر ہیکنگ کے کام پر رکھ لیا۔

اس نے صرف میری عزت نہیں بچائیں اس نے میرے خواب ٹوٹنے سے بچائے تھے۔

میں یہ نہیں کہتی کہ یارم صحیح ہے وہ غلط ہے ساری دنیا کے لئے غلط ہو گا لیکن وہ تمہارے لئے غلط نہیں ہے اس نے تم سے محبت نہیں کی روح اسنے تم سے عشق کیا ہے۔

میں یہ نہیں کہتی کہ تم ابھی میرے ساتھ واپس چلو لیکن پلیز واپس آجانا وہ تمہارے بغیر مر جائے گا۔

لیلیٰ خاموش ہو چکی تھی جب اسے شارف کی آواز سنائی دی۔

میں گیارہ سال کا تھا میرے موم ڈیڈ کا ڈائیورس ہو گیا۔

دونوں کو میری ضرورت نہیں تھی دونوں نے الگ الگ شادی کر لی۔

اور مجھے بھول گئے۔

میرے کچھ دوست تھے جو مجھے اپنے ساتھ ایسی جگہوں پر لے کے جاتے جہاں وہ لوگ مجھے آہستہ آہستہ نشے کا عادی بنانے لگے۔

جس کے بعد اکثر وہ اپنے کام مجھ سے نکلواتے۔

میں ایک ڈراپ کے لئے چوریاں کرنے لگا۔نشے کی لت اس حد تک بڑھ گئی کہ میں کسی کا قتل کرنے کو بھی تیار تھا۔

اسی طرح ایک دن مجھے یارم ملا۔

اور میں نے اسے قتل کرتے ہوئے دیکھا۔میں نے اس سے کہا کہ مجھے بھی پستول دو میں بھی کسی کو بھی مار دوں گا اور بدلے میں تم مجھے پیسے دینا جانتی ہو یارم نے مجھے کیا دیا۔ رائٹ گال پہ طمانچہ اور ایک طمانچے سے ہی میری عقل ٹھکانے لگ گئی شارف مسکرا کر بولا تھا۔

پھر میں نے اس کی منتیں کی کہ پلیز مجھے اپنے ساتھ رکھ لو میرا کوئی نہیں ہے۔

تو جانتی ہو اس نے کیا کہا۔

اس نے کہا کہ آج کے بعد مت کہنا تمہارا کوئی نہیں ہے میں ہوں تمہارا۔

شارف ابھی بھی مسکرا رہا تھا۔

وہ ہو گا سب کے لئے برا لیکن تمہارے معاملے میں اس سے اچھا اور کوئی نہیں ہے یارم سے زیادہ تمہیں اور کوئی پیار نہیں کر سکتا۔

جانتی ہو روح انہوں نے میری سب سے بڑی غلطی معاف کر دیں میں ان کے دشمنوں کے ساتھ مل کر انہیں دھوکا دینے لگی تھی شارف کی بات ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ معصومہ بول اٹھی۔

لیکن انہوں نے کہا کہ میں ان کی فیملی ہوں۔اس کے دوست کی بیٹی ہوں وہ مجھے سڑکوں

پر رولنے کے لئے نہیں چھوڑ سکتے

وہ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتے نہ جانے کیا سوچ کے مجھے معاف کر دیا

لیکن روح تمہاری ہر غلطی معاف کر سکتے ہیں وہ تمہاری یہ غلطی بھی معاف کر دیں گے

پلیز واپس آ جانا۔ معصومہ بہت آہستہ آہستہ بول رہی تھی

اب سب جاؤ تم لوگ۔۔۔مجھے روح سے کچھ دیر کے لیے بات کرنی ہے خضر نے سب کو

جانے کا اشارہ کیا تو وہ لوگ خاموشی سے اٹھ کر چلے گئے۔

آپ کی کہانی میں پہلے ہی سن چکی ہوں خضر بھائی وہ اس کے قریب آ کر بیٹھا تو وہ کہنے لگی

چلو ایک بار پھر سے سن لو شاید اس بار تمہیں میری کہانی اچھی نہ لگے۔

میں یہ نہیں کہوں گا کہ واپس آ جانا مت جاؤ یار م تمہارے بغیر مر رہا ہے۔

بس اتنا کہوں گا کہ تمہارے ماموں نے وعدہ کیا ہے کہ اس کی بھانجی واپس ضرور آئے گی

اور اگر تم نے اپنے ماموں کا وعدہ توڑا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔

خضر نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے سے دیکھ کر کہا تو روح بے یقینی سے

دیکھنے لگی۔

وہ تیرہ سال کا تھا جب اس نے پہلی بار اپنے باپ کا قتل کیا تھا

اس کا باپ اس کی ماں کو کسی اور کے بستر پر بھیج رہا تھا اور یار م کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ

اس کی ماں کی عزت کو اس طرح سے برباد کیا جائے۔

میری بہن کو بیس ہزار میں بیچا گیا تھا اور اس بیس ہزار کی قیمت وہ ہر روز دن رات تمہارے

باپ کی مار کھا کے چھکاتی

تمہارا باپ دن رات جانوروں کی طرح اسے مارتا تھا اور ہر رات کو استعمال کرتا۔

اور پھر وہ جب ماں بننے والی تھی تو اس کا علاج تک نہیں کروایا۔ محض سولہ سال کی تھی

تمہاری ماں جب تمہیں جنم دیتے ہوئے مر گئی۔

اور تمہیں لا کر تمہاری سوتیلی ماں اور اس کی بیٹیوں کے سامنے پھینک دیا

اور انہیں ایک نوکر کی ضرورت تھی جو میری صورت میں انہیں مل گیا۔

وہ لوگ دن رات مجھ سے کام کرواتے صرف تمہاری ایک جھلک دکھانے کے لئے میں

دن رات تمہیں ایک نظر دیکھنے کے لیے پاگلوں کی طرح دوڑتا اور اپنا کام نکلوا کر وہ مجھے گھر

سے باہر پھینک دیتے سارا دن ساری رات میں گھر سے باہر سردی میں تڑپتا رہتا

کوئی نہیں تھا پوچھنے والا۔

جس دن یارم قتل کر کے گھر سے بھاگا میں بھی اس کے پیچھے بھاگ آیا۔

وہاں سے بھاگ کر ہم ریلوے اسٹیشن پہنچے جہاں دو لڑکے ایک لڑکی کو زیادتی کا شکار بنا رہے تھے۔

میں نے اسے پتھر مارا اور یارم نے اسے اپنا چاقو دیکھتے ہی دیکھتے ہمارے سامنے ایک لڑکا مر گیا اور دوسرا بھاگنے لگا یارم نے مجھے آرڈر دیا کہ اسے بھاگنے مت دینا اور میں نے اسے بھاگنے نہیں دیا اور اس کے بعد میں آج تک اس کے آرڈرز فولو کر رہا ہوں۔

یہ کہتے ہوئے مجھے شرم نہیں آتی کہ میں یارم کا آدمی ہوں

ہم دونوں ایک سمندر کے پاس پہنچے تو وہاں کچھ لوگ چوری سے دبئ جا رہے تھے انہیں میں صدیق اور صارم بھی تھے صارم یتیم لڑکا تھا جسے صدیق اپنے ساتھ لے کے جا رہا تھا اور جب اسے پتہ چلا کہ ہم بھی یتیم ہیں تو وہ ہمیں بھی اپنے ساتھ لے گیا

ہمیں نہیں پتا تھا کہ صدیق وہاں کیا کام کرتا ہے لیکن اس نے ہمیں بہت اچھے سکول میں ڈالا تھا ہماری اچھی تعلیم کا خیال رکھنے لگا میں نے اسے بتایا کہ میں یہاں پر بہت پیسہ کما کے تمہیں اپنے ساتھ لے کے آؤں گا۔

صدیق نے میری بہت مدد کرنے کی کوشش کی لیکن ایک دن ہمیں پتہ چلا کہ وہ یہ کام

کرتا ہے وہ دبئی کے ڈان کے آگے کام کرتا ہے۔

صارم پندرہ سال کا تھا جب اسے پتہ چلا کہ صدیق یہ کام کرتا ہے تو وہ ہمیں چھوڑ کر ایک یتیم خانے میں چلا گیا اور وہیں اپنی پڑھائی مکمل کرنے لگا۔

اسے یہ سب کچھ غلط لگتا تھا لیکن مجھے اور یارم کو یہ سب کچھ بالکل ٹھیک لگتا تھا کیونکہ جو مقصد ہم نے پورا کرنا تھا وہ بس اسی کام سے پورا ہو سکتا تھا اور ہمارا مقصد تھا کہ ہم کسی بھی عورت کو استعمال نہیں ہونے دیں گے۔

اور ہم نے اپنا مقصد پورا کیا 16 سال کی عمر میں یارم نے اس ڈان کو قتل کر دیا اور خود اس کی جگہ بیٹھ گیا۔

اس کے بعد سے یارم دبئی کا ڈان ہے اور میں اس کا سب سے خاص آدمی مجھے فخر ہے یہ بات کہنے میں۔

خضر ابھی بول رہا تھا کہ روح کی فلائٹ کی اناؤنسمنٹ ہو گئی۔

جا ور روح تم یارم کو اس لیے چھوڑ کے جا رہی ہو کیونکہ وہ ایک قاتل ہے۔ کیونکہ وہ ایک غنڈہ ہے لوگوں کی جان لیتا ہے لیکن مجھے فخر ہوتا ہے یہ کہنے میں کہ میں اس کا آدمی ہوں۔

تمہیں اپنی بھانجی بنا کر اس دن گلے لگاؤں گا جب تم یارم کے پاس واپس آو گی ورنہ یہی سوچوں گا کہ تم میرے دوست کا دل دکھانے والی ایک عام سی لڑکی ہو مجھے میری بھانجی کبھی ملی ہی نہیں تھی خضر جا چکا تھا جبکہ روح آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی جہاز کی طرف جانے لگی۔

اور یہ وہ وقت ہے جب وہ سہی اور غلط میں فرق نہیں کر پا رہی تھی

وہ جہاز میں بیٹھی مسلسل رو رہی تھی

آنسو تھے جو روکنے کا نام نہیں لے رہے تھے

دل تھا جو غم سے پھٹا جا رہا تھا۔

اس کا اپنا ماموں اس کا سب سے عزیز رشتہ آج صرف اس شخص کے لئے اسے چھوڑ کر چلا گیا۔

کیونکہ وہ صحیح تھا اور اس کے ماموں نے صحیح کو چنا تھا۔

ایئر ہوسٹرز کوئی دس بار اس کے قریب آ کر پوچھ چکی تھی ہیں م آپ کو ڈر تو نہیں لگ رہا۔

ہیں م ہم آپ کی سیٹ چینج کروادیں اگر آپ کو یہاں ڈر لگ رہا ہے تو

اور وہ اسے ایک بار بھی یہ نہیں بتا پائی۔

کہ اس کا ڈر صرف اور صرف یارم کے سینے سے لگ کر ختم ہوتا ہے۔

❤

تم بے فکر ہو جاؤ یارم میں نے سارا انتظام کروادیا تھا روح آرام سے پاکستان پہنچ جائیں گی

اسے وہاں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔

میں نے ڈرائیور کا انتظام کرادیا ہے وہ اسے سیدھا فاطمہ بی بی کے گھر لے جائے گا۔

خضر نے اسے بے فکر کرنے کی ناکام سی کوشش کی جبکہ یارم کمرے میں ادھر سے

اُدھر ٹہل رہا تھا اور بار بار ایک ہی بات کر رہا تھا۔

کہ وہ بہت ڈر گئی ہو گی۔

جانتے ہو خضر جب وہ پہلی بار یہاں آئی تھی اور پہلی بار جب اس نے مجھ سے بات کی تھی تو

اس نے کیا کہا تھا۔

اس نے کہا تھا وہ جہاز میں بہت ڈر گئی ہے اسے بہت ڈر لگ رہا ہے۔

اوراس دن میں نے اپنے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ میں اس سے کبھی اکیلے سفر نہیں کرنے دوں گا۔

میں تو اپنے آپ سے کیا ہوا وعدہ نہ نبھا سکا۔

اور وہ جو کہتی تھی کبھی مجھے چھوڑ کر نہیں جائے گی وہ بھی اپنا وعدہ توڑ گئی۔

وہ جب آئے گی نہ میں اسے غلطی کی بہت بڑی سزا دوں گا۔اور تم مجھے بالکل نہیں روکو گے

۔

وہ اسے انگلی دکھاتے ہوئے بولا۔

جبکہ خضر اس کی حالت پر کچھ نہیں بول پا رہا تھا

وہ جب پاکستان پہنچ جائے تو مجھے بتا دینا خضر کمرے سے جا رہا تھا جب پیچھے سے یارم کی آواز سنائی دی وہ سن کر گردن ہلاتا باہر نکل گیا

❤

ایئرپورٹ کے باہر گاڑی اس کا پہلے ہی انتظار کر رہی تھی۔

اس سے اس کے بارے میں پوچھ کر اسے خضر کے بارے میں بتایا اور پھر اسے فاطمہ بی بی

کے گھر کے باہر چھوڑ آئے۔

اپنے محلے میں پہنچ کر بہت سارے لوگ اسے پہچان چکے تھے۔

اور وہاں پر ماریہ بھی اسے دیکھ چکی تھی۔

لیکن اپنے گھر کی طرف جانے کی بجائے وہ فاطمہ بی بی کا دروازہ کھٹکٹانے لگی۔

فاطمہ بی بی نے دروازہ کھول کر اسے اپنے سینے سے لگایا۔

تیری آنے کی خبر تیرا شوہر مجھے پہلے ہی دے چکا ہے۔

وہ اسے مسکراتے ہوئے بتاتے اندر لے آئیں۔

شاید وہ بس اس کے یہاں آنے کے بارے میں جانتی تھی

خضر نے اسے ابھی آکر بتایا تھا کہ روح پاکستان پہنچ گئی ہے۔

اور بالکل ٹھیک ہے۔

ٹھیک ہے فرقان کو بلاؤ۔ یارم نے دوسرا آرڈر دیا

تم اس کے ساتھ کیا کرنے والے ہو۔ اس بیچارے نے خضر نے کچھ کہنا چاہا

اس بیچارے نے مجھ سے میری زندگی دور کر دی ہے اسے سزا ضرور ملے گی۔

اس نے مجھ سے میری زندگی چھینی ہے

اب میں اس سے اس کی زندگی چھینوں گا۔

اگلے دس منٹ میں وہ یہاں ہونا چاہیے۔

خضر نے فرقان کا انجام سوچا تو اس کے اپنے ماتھے پر ننھے ننھے پسینے کے قطرے آنے لگے

۔

لیکن وہ جانتا تھا فرقان کو اس کے کیے کی سزا ضرور ملے گی۔

کیونکہ اس کی غلطی چھوٹی نہیں تھی

❤

وہ جب سے آئی تھی فاطمہ بی بی کی گود میں سر رکھ کے روئے جا رہی تھی۔

اگر تجھے وہاں سے آنا اتنا ہی بڑا لگ رہا ہے تو تُو کیوں آئی تھی روح۔

وہیں رک جاتی اپنے شوہر کے پاس۔اگر وہ صحیح ہے تو کیوں آئی تو اسے چھوڑ کے۔

بس میرا بچہ تو رونا بند کر اور ویسے بھی تو نے اس سے وقت مانگا ہے

وہ تجھ سے اتنی محبت کرتا ہے تیرے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہے

وہ تیرے ایک اشارے کا منتظر ہے جب تو چاہے گی وہ آجائے گا تجھے لینے۔پگلی وہ کوئی

چھوڑ تھوڑی نہ رہا ہے تجھے جو اس طرح سے رو رہی ہے

لیکن تو مجھے ایک بات کا جواب دے

۔اگر تجھے سب کچھ پتہ چل گیا تھا تو وہاں سے واپس کیوں نہیں چلی گئی۔

فاطمہ بی بی پیار سے اس کا سر اپنی گود میں رکھے آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں انگلیاں

چلاتے ہوئے بات کر رہی تھی۔

فاطمہ بی بی مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اس وقت۔

لیکن سارے راستے ایک بات میں سمجھی ہوں میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتی۔

مجھے ان کے پاس واپس جانا ہے۔

لیکن میں نہیں جا پائی۔ جہاز کے اناونسمٹ ہو چکی تھی۔ خضر بھائی میرا مطلب ہے ماموں

نے مجھے جانے کے لئے بولا۔

تو میں آ گئی۔ مجھے نہیں آنا چاہیے تھا نا مجھے وہیں سے لوٹ جانا چاہیے تھا۔ وہ روتے ہوئے

بولی۔

میں کیوں آ گئی فاطمہ بی بی۔ وہ روتے ہوئے بولی۔

کیونکہ تو عورت ہے۔

ایک عورت اپنی محبت کے درجات ہمیشہ بلند رکھتی ہے۔

لیکن مرد محبت نہیں کرتا مرد عشق کرتا ہے جب مرد عشق کرتا ہے نہ توانا، ضد، غرور سب چھوڑ دیتا ہے۔

وہ اپنی محبت کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ہے۔

لیکن عورت کی محبت میں ضد ہوتی ہے وہ محبت کے بدلے محبت چاہتی ہے۔

خاص کر جب اسے یہ پتہ چل جائے کہ وہ مرد اس سے محبت کرتا ہے تو مغرور ہو جاتی ہے ۔

تو بھی تو مغرور ہو گئی ہے۔ دیکھ اللہ نے تجھے کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔

لیکن تجھ میں اتنی ہمت نہ آئی کہ تو اس شخص کے پاس لوٹ کر چلی جائے جو تیرے لئے روتا رہ گیا۔

اس شخص نے محبت میں تجھے غرور دیا۔ اور تو اس کا غرور توڑ کے آ گئی۔

بہت برا کیا تو نے روح بہت برا۔ ایک دل کے کئی ٹکڑے کر آئی۔

لیکن ابھی بھی کچھ نہیں بدلا۔ جا لوٹ جاؤ اس کے پاس بُلا لے اسے کتنا وقت دیا ہے اس نے تجھے۔ فاطمہ بی بی نے پوچھا۔

ایک مہینہ۔۔روح معصومیت سے بولی۔

عاشق ہے تیرا پہلے آجایئے گا۔آزما کے دیکھ لے اس امتحان میں بھی پورے سو نمبروں سے پاس ہو گا

اٹھ جا کے نماز ادا کر جا خدا سے معافی مانگ۔

وہ سب کی سنتا ہے تیری بھی سنے گا۔

فاطمہ بی بی کہتے ہوئے آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھی

❤

فرقان اس کے سامنے زمین پر پڑا تھا۔

شارف اسے ایئرپورٹ سے پکڑ کر لایا تھا۔جو یارم سے ڈر کر ملک سے فرار ہو رہا تھا۔

مجھے معاف کر دو ڈیول مجھ سے غلطی ہو گئی میں نہیں جانتا تھا کہ بھابھی تمہارے بارے میں کچھ نہیں جانتی

میں تو بس انہیں یہ بتا رہا تھا۔

فرقان ابھی بول ہی رہا تھا جب یارم نے ایک پلاسٹک شاپر اس کے منہ پر چڑھا دیا۔

جانتے ہو فرقان سانس روکنا کسے کہتے ہیں۔

"اسے"

وہ شاپر کو زور سے پکڑتے ہوئے اس کی سانس بند کرنے لگا۔

کیسا محسوس ہو رہا ہے سانس روک رہی ہے نا جان جا رہی ہے۔

میری بھی جا رہی ہے۔

پچھلے آٹھ گھنٹے سے پل پل مر رہا ہوں۔

ایک ایک سیکنڈ تڑپ رہا ہوں۔

بالکل تمہاری طرح یہی میرا بھی حال ہے۔میں اس کے بغیر مر جاؤں گا لیکن تمہیں جینے نہیں دوں گا۔

اندازہ بھی نہیں ہے کہ تم نے مجھ سے کیا چھینا ہے۔وہ شاپر کو مزید کَس کر پکڑتے ہوئے بولا ۔

جب فرقان نے اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر اپنا منہ چھوڑوانا چاہا۔

ابھی تم مرے نہیں فرقان جب مر جاؤ گے میں چھوڑ دوں گا

وہ پر سکون انداز میں بولا۔

کیوں تڑپ تڑپ کے مرنا چاہتے ہو میں تمہیں آسان موت دے رہا ہوں اس نے

مزاحمت نہ چھوڑی تو یارم نے کہا۔

تم ایسے نہیں مانو گے وہ اس کی مزاحمت اگنور کرتا اسے پیچھے کی طرف دھکا دے چکا تھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے وہ آگ کی لپٹ میں آنے لگا۔

چیخنے چلانے کی آواز دور دور تک جا رہی تھی مگر اس آگ سے اسے بچانے والا کوئی نہ تھا۔

❤

ایک ہفتہ گزر چکا تھا لیکن روح میں اتنی ہمت نہ آئی کہ یارم سے بات کر سکے اور نہ ہی یارم نے اسے فون کیا۔

دونوں کی طرف سے خاموشی تھی روح اپنے فیصلے اور نادانی پر پچھتا رہی تھی۔

جبکہ یارم اس کی طرف سے پہل کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا۔

خضر نے اسے یقین دلایا تھا کہ وہ واپس ضرور آئے گی۔

تم آج بھی گھر نہیں گئے خضر جیسے ہی اپنے آفس آیا اسے آفس میں بیٹھا دیکھ کر پوچھنے لگا

جب سے روح گئی تھی وہ واپس اپنے گھر نہ گیا۔

کیوں جاؤں گھر پہ کون ہے جو میرا انتظار کر رہا ہے۔

انتظار کرنے والی تو چھوڑ کر چلی گئی۔یارم کرسی کی پشت کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں بند

کیے بول رہا تھا۔

سرخ آنکھیں رات بھر نہ سونے کی نشاندہی کر چکی تھی

شراب پی ہے تم نے۔ خضر نے اس کے قریب آ کر پوچھا۔

تم جانتے ہو میں پینا چھوڑ چکا ہوں۔ جو چیز میری روح کو پسند نہیں وہ مجھے بھی پسند نہیں۔

وہ ابھی بھی اسی انداز میں بولا تھا۔

روح کو تمہاری اداسی بھی پسند نہیں ہے وہ اس کے قریب بیٹھ کر رہنے لگا۔

اگر اسے میری اداسی پسند نہ ہوتی تو کبھی چھوڑ کر نہیں جاتی۔

گھر جاؤ یار م حالت دیکھو اپنی۔ جب سے وہ گئی ہے شیو تک نہیں کی ہے تم میں۔ روح سے پہلے بھی تمہاری ایک زندگی تھی۔ اس سے پہلے بھی تم جی رہے تھے تو اب کیوں نہیں

۔ خضر کو اب اس پر غصہ آنے لگا تھا جو روح کے لئے اپنا آپ برباد کر رہا تھا۔

تم کبھی نہیں سمجھ سکتے ہیں خضر۔ وہ لڑکی میری جان ہے۔ وہ اس دنیا کی پہلی لڑکی ہے جو مجھے میرے یار م کہہ کے پکارتی ہے جو مجھے اپنا کہتی ہے۔ وہ میری سانسوں میں بستی ہے اس کے بغیر سانس نہیں لے سکتا ہوں۔

اور تم کہتے ہو اس کے بغیر جی لو

ہاں اس سے پہلے میری زندگی تھی اس کے بعد کچھ نہیں ہے اگر وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہے

نا مر جاؤنگا تمہارے وعدے پے زندہ ہوں یاد رکھنا۔

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہتا باہر نکل گیا

فاطمہ بی بی آپ نے تو کہا تھا وہ مجھے بلا لیں گے لیکن وہ تو مجھے فون ہی نہیں کر رہے۔

تو خود کر لے فاطمہ بی بی نے مسکراتے ہوئے کہا

لیکن روح اب رونے والی ہو گئی تھی

میں کیسے کروں وہ مجھ سے ناراض ہوں گے۔اب روح کی آنکھوں میں سچ مچ آنسو بہنے لگے۔

تو کیا تجھے شوہر کو منانا نہیں آتا۔

وہ ناراض نہیں ہوتے مجھ سے روح نے بے بسی سے کہا۔

ماموں کو فون کرتی ہوں۔لیکن وہ بھی تو مجھ سے ناراض ہیں۔

وہ پھر سے اداسی سے بیٹھ گئی۔

شارف بھائی کو فون کروں لیکن ان میں سے تو کسی کا نمبر نہیں ہے میرے پاس میرے

پاس صرف یارم کا نمبر ہے۔

وہ موبائل ہاتھ میں رکھیے سوچے جا رہی تھی پھر جب سوچ سوچ کے تھک جاتی تو بیٹھ کر رونے لگتی۔

❤

وہ جب سے یہاں آئی تھی ایک چیز اس نے بہت محسوس کی تھی کہ فاطمہ بی بی کی طبیعت بہت زیادہ خراب رہنے لگی ہے وہ اکثر کھانستی رہتی۔

دو تین بار اس نے پوچھا تو انہوں نے کہا کچھ نہیں بس موسم کی وجہ سے انہیں کھانسی ہے۔

فاطمہ بی بی آپ کے بال بہت جڑنے لگے ہیں۔ وہ ان کے قریب بیٹھی تھی جب وہ اپنے بال بنانے لگی۔

ارے اب میں بوڑھی ہو گئی ہوں بال تو گرئیں گے ہی نہ

وہ ابھی یہی ساری باتیں کر رہی تھی کہ دروازہ کھول کے تعظیم اور ماریہ اندر آئی

وہ ایک ہفتے سے انہیں اگنور کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی

انہیں آتا دیکھ کر وہ اندر جانے لگی جب ماریا بول اٹھی۔

دیکھو اماں میڈم کو دبئی سے کیا ہو کے آئی ہے نخرے ہی نہیں ختم ہوتے۔

چل بیٹا بہت ہو گئے نخرے آگے چل سارا گھر گندہ پڑا ہے ذرا جھاڑو پوچا ہی لگا دے۔

تعظیم نے ماریہ کو بولنے سے روکنا چاہا۔

ارے امی چھوڑو۔ دبئی سے آئی ہے۔ آتو گئی ہے نہ اس کے نصیب میں یہی سب کچھ کرنا لکھا ہے۔

نہیں ماریہ باجی میرے نصیب میں یہ سب کچھ کرنا نہیں لکھا میرے نصیب میں کیا لکھا ہے محلے کے بیچ میں کھڑی ہو کر بتاؤں گی۔

اسے لگا تھا کہ شاید وہ لوگ ذرا سے شرمندہ ہوں گے لیکن وہ تو اسے بیچ کا سکون کی زندگی گزار رہے تھے۔

ماریہ کی بات نے اسے مزید غصہ دلایا

پورے محلے کو چلا چلا کے بتاؤں گی کہ کیسے آپ نے شمس کے ہاتھوں مجھے بیچ دیا۔

کیا لگتا ہے آپ کو لوٹ کے آئی ہوں میں۔ جی نہیں میری عزت کا محافظ میرا اللہ ہے اور اس کے بعد میرا شوہر آپ کے ارادے کامیاب نہیں ہوئے اس سے پہلے کہ میں اس پورے محلے میں آپ کی کوڑی کی بھی عزت نہیں چھوڑوں نکلیں یہاں سے۔

وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اس میں اتنی ہمت کہاں سے آئی۔ لیکن آج وہ اپنا سارا غصہ

ان پر نکال دینا چاہتی تھی وہ ماں ہو کر ایک بیٹی کو بیچ سکتی تھی تو پھر وہ بھیکی ہوئی لڑکی ہو کر اپنے حق کے لیے لڑے کیوں نہ

اور پھر جس طرح سے اس کاماموں صرف اس کو ایک جھلک دیکھنے کے لئے تڑپا تھا وہ کیوں ان سے ہمدردی جتاتی

لگتا ہے آپ لوگ ایسے نہیں جائیں گے مجھے ہی باہر نکلنا ہو گا۔

وہ قدم باہر کی طرف اٹھانے لگی جب تعظیم نے اس کا بازو پکڑ لیا۔۔

نہ جانے کیوں وہ عورت اسے صدیوں کی بیمار لگی شاید بیٹی کی جدائی نے اسے بہت بدل دیا تھا۔

تانیہ گھر سے بھاگ گئی تھی یہ خبر تو اسے یہاں آتے ہی مل چکی تھی۔

جبکہ ماریہ وہ ویسی ہی تھی جیسے چھوڑ کر گئی۔

تو کہیں مت جاہم جا رہے ہیں تعظیم کی آواز میں ندامت تھی شرمندگی تھی التجا تھی جسے نہ تو وہ سننا چاہتی تھی اور نہ ہی تعظیم کی شکل دیکھنا چاہتی تھی وہ تو کہیں باتیں لے کے آئی تھی اسے سنانے کے لیے لیکن اس کی حالت دیکھ کر مزید ایک لفظ نہ بول پائی بس اپنا ہاتھ چھڑا کر اندر کمرے میں چلی گئی

تم آج بھی گھر نہیں گئے۔

وہ آفس آیا تو اسے بیٹھے دیکھ کر پوچھنے لگا۔

تمہیں بتا چکا ہوں جب روح واپس آئے گی تب جایا کروں گا۔فی الحال مجھے وہ گھر کاٹنے کو

دوڑتا ہے۔

زہر لگتا ہے مجھے وہاں جانا۔

روح کے بغیر سب کچھ خالی خالی ہے۔

اس کی آواز ہی سنا دو خضر کتنے دن ہو گئے ہیں اس کی آواز نہیں سنی۔

یارم نے کہا۔

آج اسے گئے ہوئے 13 دن ہو چکے ہیں خضر اداسی سے مسکرایا۔

تیرہ دن نہیں خضر تیرہ دن دس گھنٹے پنتالیس منٹ یارم نے کہا۔

وہ واپس آجائے گی۔اس نے فاطمہ بی بی کا نمبر ملاتے ہوئے یارم سے کہا۔

اسے واپس آنا پڑے گا خضر۔

اسلام علیکم فاطمہ بی بی کیسے ہیں آپ۔۔ خضر کے پوچھنے کی دیر تھی کہ وہ دوڑ کے فاطمہ بی بی کے قریب آ بیٹھی۔

ہاں بیٹا میں بالکل ٹھیک ہوں میری روح کا شوہر کیسا ہے انہوں نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

جی وہ بھی بس ٹھیک ہی ہے اس کی جان تو آپ کے پاس ہے۔ وہ باہر ہے میرا روح سے بات کرنے کا بہت دل چاہ رہا تھا اس لیے فون کر لیا خضر نے مسکرا کر کہا۔

ہاں بیٹا کیوں نہیں۔ یہ لو بیٹا بات کرو وہ فون اس کی طرف بڑھا کر اٹھ کر چلی گئی۔

جب کہ خضر نے فون اسپیکر پر ڈال دیا۔

ہیلو خضر بھائی میرا مطلب ہے ماموں کیسے ہیں آپ اور وہ کیسے ہیں۔ وہ بہت مدھم سی آواز میں بولی

جبکہ اس کے ماموں کہنے پر جہاں خضر کا دل خوش ہو گیا تھا وہیں اس کے وہ کہنے پر یارم کھل اٹھا تھا۔

تمہارا وہ جیسا چھوڑ کے گئی تھی ویسا ہی ہے اور میں بالکل ٹھیک ہوں خضر نے ایک نظر یارم کی طرف دیکھا جو اسے آنکھوں کے اشارے سے اسے اپنے بارے میں کچھ بھی بتانے سے

منع کر رہا تھا۔

وہ ابھی بات کر رہئے تھے کہ روح کو باہر سے شور کی آواز آنے لگی۔

ماموں گھر سے شور کی آواز آرہی ہے میں آپ سے بعد میں بات کروں گی وہ جلدی سے فون رکھ کر باہر کی طرف چلی گئی۔

❤

امی خدا کے لئے مجھے معاف کر دیں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی مجھے لگا تھا وہ مجھے بہت پیار کرے گا

مجھ سے شادی کر لے گا لیکن اسے صرف میرے جسم سے پیار تھا۔

وہ مجھے شادی کا جھانسہ دے کر میری عزت کو دو کوڑی کا کر گیا۔

تانیہ تعظیم کے قدموں میں گرائی روئے جا رہی تھی۔

جبکہ پورا محلہ اس پر لعنت ڈالنے میں مصروف تھا۔

کس منہ سے آئی ہے یہاں واپس بیوہ ماں کو جینے دے چار دن دفع ہو جا یہاں سے۔ محلے والے اسے باتیں سنانے میں مصروف تھے جبکہ تعظیم دروازہ اندر سے بند کیے روئے جا رہی تھی۔

سب اسے باتیں سناسنا کر اپنے اپنے گھر کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔

جب فاطمہ بی بی نے آگے بڑھتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

چلو بیٹا اندر تمہاری غلطی کا بل معافی نہیں ہے لیکن وہ ماں ہے آج نہیں تو کل اس کا دل پگھل ہی جائے گا

❤

فون بند ہونے کے بعد خضر اس سے ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا وہ چاہتا تھا کہ اس کا دھیان بٹ جائے

لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یارم کا دھیان کبھی روح سے نہیں ہٹے گا۔

آج وہ انسپیکٹر ایک ضروری میٹنگ کے لیے دبئی آنے والا ہے یہ موقع اچھا ہے صدیق کا انتقام لینے کے لیے

جس طرح سے اس نے صدیق کو زمین کے اندر زندہ دفن کر دیا تھا اسے ایک ایک سانس کے لیے محتاج کر دیا تھا ہم اس سے بھی بری موت دیں گے اسے۔

یارم نے غصے سے کہا پھر اسے بتانے لگا۔

جانتے ہو خضر اگر وہ یہ سب کچھ اپنے فرص کے لئے کرتا شاید میں اسے معاف کر دیتا لیکن

یہ سب کچھ اس نے پیسے لیئے کیا۔

اس نے ہم سے ہمارا دوست ہمارا بڑا بھائی چھین لیا اس جیسے فرض سے غداری کرنے والے شخص کے لئے اس دنیا میں کوئی جگہ نہیں

تم معصومہ کو لے کر وقت پے وہاں پہنچ جانا وہ اپنے باپ کے قاتل کو اپنے ہاتھوں سے مارے گی۔

❤

وہ تانیہ کو اپنے گھر کے اندر لے کے جانے لگی جہاں وہ روح کو اپنے گلے لگا کر پھوٹ پھوٹ رونے لگی

مجھے معاف کر دو روح میں نے تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا۔

بچپن سے لیکر جوانی تک بے وجہ بے مطلب تم پہ ہاتھ اٹھاتی رہیں تمہیں ذلیل کرتی رہیں اور دیکھو آج میں خود ذلیل ہو کر رہ گئی۔

مجھے لگا تھا وہ اس دنیا کا سب سے اچھا شخص ہے مجھے بہت خوش رکھے گا لیکن اس نے تو مجھے دو کوڑی کا نہ چھوڑا۔

میں کہیں کی نہ رہی تانیہ روتے ہوئے بولی جبکہ وہ یوں ہی اسے اپنے ساتھ لگائے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔

❤

خضر نا جانے معصومہ کو اپنے ساتھ کہاں لے کے جا رہا تھا پتا تو بس اتنا کی آج وہ کسی بہت بڑے مقصد کے لئے کہیں جا رہے ہیں۔

سڑک پر اندھیرا تھا بارش کی وجہ سے سردی کی شدت میں بھی کمال کا اضافہ ہوا تھا۔

وہ لوگ وہاں پہنچے یارم ایک آدمی کو سڑک پر پھینکے اس کے سر پر کھڑا تھا۔

اس نے یونیفارم پہن رکھی تھی۔ شاید نہیں یقیناوہ پولیس والا تھا اس پولیس والے کے ساتھ انکی کیا دشمنی ہو سکتی ہے اور معصومہ کا یہاں آنا اتنا ضروری کیوں تھا

آو معصومہ میں تمہارا انتظار کر رہا تھا۔ یارم نے اسے دیکھ کر پستول اس کی طرف بڑھائیں۔

یہ ہے تمہارے باپ کا قاتل۔ میں تمہیں دس سیکنڈ دیتا ہوں ختم کرو اسے۔

وہ پستول اس کی طرف بڑھا کر کہنے لگا جبکہ اسے دیکھتے ہی معصومہ کا خون کھول اٹھا تھا تو یہ تھا اس کے باپ کا قاتل۔ جس نے ایک ایک سیکنڈ اس کے باپ کو تڑپایا تھا۔

ایسی موت اسے سوچ کر لوگ کانپ کر رہ جاتے ویسے موت اس کے باپ کو دی تھی۔

دیکھنے غصے سے کہیں زیادہ اسے اپنے باپ کی موت کا سوچ کر رونا آرہا تھا کی اس سے اس پر

رحم نہ آیا تھا۔

وہ تو سب کی بھلائی چاہنے والا انسان تھا

معصومہ مجھے نہیں لگتا ہے تم میں اتنی ہمت ہے یار م نے اس کے ہاتھ سے پشتول لینا چاہا۔

جو معصومہ کو اپنے ہاتھ پر کسی کے ہاتھ کی گرفت سخت ہوتی محسوس ہوئی اس نے پیچھے مڑ

کر دیکھا تو شارف اس کے ہاتھ پر پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا

نہیں ڈیول معصومہ کمزور نہیں ہے سامنے دیکھو وہ تمہارے باپ کا قاتل ہے

یہی ہے وہ شخص جس نے تمہارے باپ کا قتل کیا تھا کیا تم اسے ایسے ہی جانے دو گی

شارف نے پوچھا تو اس نے روتے ہوئے نفی میں گردن ہلائی۔

تو سامنے دیکھو۔اس سے اس کی زندگی چھین لو جس طرح سے اسے تمہارے باپ سے

اس کی زندگی چھین کر تمہیں یتیم کر دیا۔

معصومہ نے اس شخص کی طرف دیکھا جو زمین پر بے ہوش پڑا تھا

جب شارف نے اس ہاتھ میں پکڑے پستول کے ٹریگر پر زور ڈالا۔

دیکھتے ہی دیکھتے ایک گولی اس سے نکلی اور سامنے پڑے آدمی کو لگی۔

وہ آدمی ذرا سا ہلا پھر بے جان ہو گیا۔

مبارک ہو معصومہ صدیق کا قاتل مر گیا تمہارا بدلہ پورا ہوا۔

شارف کے کہنے کی دیر تھی کے معصومہ اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

جب کہ خضر نے خوشی سے یارم کو گلے لگایا تھا۔

تبھی یارم کا فون بجنے لگا۔

فون پر فاطمہ بی بی کا نمبر جگمگا رہا تھا اس نے فورا فون اٹھایا۔

ہیلو ماموں۔روح کی آواز گونجی۔

میں ہوں یارم۔یارم نے کہا اور اگلے ہی لمحے فون بند ہو گیا

یارم کو روح کی اس حرکت پر غصہ آیا تھا۔

اپنے ماموں سے میرا حال پوچھ سکتی ہے مجھ سے بات کرتے ہوئے جان جاتی ہے سارے حساب چکاو گی روح بی بی اتنی آسانی سے معاف تو میں بھی نہیں کروں گا۔

وہ غصے سے فون واپس جیب میں ڈال چکا تھا۔

روح نے ابھی یارم کے فون پر فون کیا تھا

بہانہ تو خضر کا تھا کہ وہ خضر سے بات کر رہی تھی

اور کچھ نہیں تو یارم کی آواز کی سن لیتی

تبھی فاطمہ بی بی بیہوش ہو گئی تانیہ کی چیخ کے ساتھ وہ واپس کمرے سے باہر بھاگ گئی تھی۔

تانیہ باجی انہیں اچانک کیا ہو گیا وہ فکر مندی سے ان کے قریب بیٹھی۔

پتا نہیں روح اچانک سے بے ہوش ہو گئی ہیں چلو جلدی سے ہو سپیٹل لے کے چلتے ہیں

تانیہ نے کہا تو فورا سے اپنی چادر لے کر اٹھ گئی

معصومہ بہت اداس تھی اور ہر کوئی اس کی اداسی کی وجہ جانتا تھا۔

معصومہ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے۔ جس مقصد کے لئے تم یہاں آئی تھی تم جو کرنا چاہتی

تھی وہ مقصد پورا ہو گیا تمہارے باپ کا قاتل اپنے انجام تک جا پہنچا ہے۔

ہم سب سمجھ سکتے ہیں تمہیں صدیق کی بہت یاد آ رہی ہے نا۔

سچ کہوں تو ہمیں بھی ان کی بہت یاد آتی ہے۔

جب بھی ایک بڑے بھائی کی ضرورت ہوتی ہے ان کی یاد آتی ہے۔

جب بھی کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تب یہ سوچنے لگتی ہوں کہ کس سے جا کے نصیحت لوں۔

جب بھی پریشان ہوتی ہوں کوئی نہیں ملتا ہدایت دینے کے لیے۔

وہ مجھے اپنی بیٹی کہتے تھے۔

اور میں ہمیشہ سوچتی تھی کہ ان کی بیٹی کتنی خوش نصیب ہے۔

جو ان کی اصلی بیٹی ہے۔

اب رونا بند کرو۔

آج تو خوشی کا دن ہے۔ تمہارا خواب پورا ہوا اب ہم تمہارا دوسرا خواب پورا کرنے کے بارے میں سوچیں گے لیلی نے کہا

دوسرا خواب دوسرا کون سا خواب۔۔۔۔؟ معصومہ نے پوچھا۔

ارے تمہیں دلہن بھی تو بنانا ہے لیلیٰ نے شرارت سے کہا تھا تو وہ شرمائی۔

اتنا مت شرماؤ یار شارف دولہا بننے سے پہلے ہی شہید ہو جائے گا۔

لیلیٰ نے مسکرا کر کہا تو شارف کے بارے میں سوچ کر وہ بھی مسکرانے لگی۔

دیکھیں ان کی طبیعت بہت خراب ہے۔

ان کا خاص خیال رکھیں رپورٹ کل تک آجائے گی۔

دعا کریں جو مجھے لگ رہا ہے ایسا کچھ نہ ہو ڈاکٹر نے انہیں اچھی امید نہ دلواتے ہوئے کہا۔

آپ کو کیا لگ رہا ہے ڈاکٹر تانیہ نے پوچھا۔

دیکھیں میں بیکار میں آپ لوگوں کو کوئی پریشانی نہیں دینا چاہتا کل تک رپورٹ آجائیں گی

میں کنفرم کر کے بتاؤں گا آپ کو بس اتنا ہی کہتا ہوں کہ اچھی خبر نہیں ہے۔

آپ دونوں ان کی بیٹیاں ہیں ڈاکٹر نے پوچھا۔

نہیں ہم ان کی بیٹیاں نہیں ہیں ہم ان کے پڑوس میں رہتی ہیں ان کا بس ایک ہی بیٹا ہے جو

یہاں نہیں ہوتا۔

تانیہ نے تفصیل سے بتایا

آپ ان کے بیٹے کو بلا لیں یہاں۔ بہتر ہو گا کہ باقی تو ہم آپ کو کل بھی رپورٹ آنے کے

بعد ہی کچھ بتا سکیں گے۔

لیکن اتنا کہہ سکتا ہوں۔

کہ انہیں اس وقت ان کے اپنوں کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر نے کہا جبکہ روح پریشانی سے تانیہ کو دیکھ رہی تھی۔

تو خود بھی بہت پریشان تھی۔

تانیہ باجی آپ فاطمہ بی بی کے بیٹے کو جانتی ہیں۔روح نے پوچھا۔

نہیں روح میں نے تو محلے والوں سے ہی سنا ہے کہ ان کا کوئی بیٹا ہے۔

جو ایک بار یہاں آیا تھا اس کے بعد واپس نہیں آیا۔تانیہ نے بتایا جبکہ اس کی بات سن کر

روح اور پریشان ہو چکی تھی۔

تو ہم ان کو کیسے بتائیں گے فاطمہ بی بی کی طبیعت کے بارے میں۔

فاطمہ بی بی سے ہی پوچھیں گے۔

❤

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ بلکل بھی ٹھیک نہیں ہے آپ

کہاں ہے آپ کا بیٹا

فون کرے اسے یہاں بلائے ڈاکٹر نے کہا ہے آپ کو آپ کے اپنوں ضرورت ہے

ویسے ہم اس سے زیادہ آپ کے اپنے ہیں لیکن پھر بھی وہ آپ کا بیٹا ہے اسے پتہ ہونا چاہئے

آپ کی طبیعت کے بارے میں۔

چلیں فون کر کے بلائیں اسے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اب آپ کا بہت سارا خیال رکھنا ہے۔

روح ان کی میڈیسن نکالتے ہوئے پانی کا گلاس لینے باہر جانے لگی

جب اچانک اسکا سر گھوما اس سے پہلے کہ وہ گر جاتی جلدی سے دروازہ پکڑ کر کھڑی ہوئی

تانیہ فورا اس کی طرف بھاگی

کیا ہوا روح تم ٹھیک تو ہو۔۔؟

جی تانیہ کا جی میں ٹھیک ہوں بس ذرا سر چکرا گیا تھا۔

یہ چکر تجھے بہت دنوں سے آ رہے ہیں روح تو ٹھیک تو ہے آج ہاسپٹل گئی تھی تو چیک کیوں نہیں کروایا۔

میں ٹھیک ہوں فاطمہ بی بی اور میں نے چیک اپ کروایا تھا رپورٹس تو معصومہ کے پاس تھی پتا نہیں کیا آیا ہو گا رپورٹس میں۔روح اداسی سے بولی۔

تجھے کیا لگتا ہے کیا ہو گا رپورٹس میں فاطمہ بی بی نے پوچھا۔

مجھے کیا لگے گا۔۔مجھے کچھ نہیں لگتا وہ شرماتے ہوئے باہر چلی گئی۔۔

فاطمہ بی بی اسے کیا ہوا ہے تانیہ نے فاطمہ بی بی کو مسکراتے دیکھ کر پوچھا۔

کچھ نہیں جھلی ہے بالکل۔جا پانی لے کے آ دیکھ گولیاں نکال کے ہاتھ میں رکھ دی ہیں میری اور پانی دینے کی جگہ شرمائی جا رہی ہے فاطمہ بی بی نے مسکراتے ہوئے تانیہ کو پانی لانے بھیجا۔

❤

آج بہت دنوں کے بعد وہ گھر آیا تھا۔

پورا گھر خالی خالی لگ رہا تھا روح کی کمی ہر چیز میں شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔

کتنا تنہا تھا وہ اس کے بغیر

لیکن بہت غصہ بھی اس کی آواز سنتے ہی اس نے فون کاٹ دیا۔

وہ اپنے کمرے میں آ کر بیٹھا۔

بس بہت ہو گیا روح اب میں مزید تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔

لیکن جب تک تم بلاؤ گی نہیں میں کیسے آؤں گا۔

پلیز بلا لو روح وہ موبائل پر اس کی تصویر دیکھتے ہوئے بولا اور پھر فاطمہ بی بی کا نمبر ملانے لگا

۔

بیٹری لو ہے۔اس نے بیٹری کو دیکھتے ہوئے کہا کون سا روح نے مجھ سے بات کر لینی ہے۔

وہ فون اٹھا کر باہر اپنے موبائل کا چارجر پلگ کرنے لگا

جب نظر ایک فائل پر پڑی

جس پر مسز یارم کاظمی لکھا تھا یہ وہی رپورٹ تھی جو اس دن وہ ہسپیٹل سے لائی تھی

معصومہ نے جانے سے پہلے بتایا بھی تھا کہ رپورٹ باہر ٹیبل پر پڑی ہے۔

اس نے جلدی سے فائل اٹھا کر کھولیں۔

لیکن رپورٹ پڑھ کر وہ بے یقینی سے بار بار پڑھنے لگا

روح پریگنٹ۔میں باپ بننے والا ہوں میرا بچہ روح ماں بننے والی ہے اس کی خوشی کی کوئی

انتہا نہ تھی۔

اس وقت وہ اپنا سارا غصہ ہر ناراضگی بھلا چکا تھا۔

اس نے جلدی سے فون نکالا۔

ہیلو ہیلو۔ہیلو صارم۔میں بات کر رہا ہوں یارم۔یارم نے جلدی سے بتایا

جبکہ اس کی آواز سے ہی صارم اس کی خوشی کا اندازہ لگا چکا تھا شاید روح واپس آ چکی تھی۔

تبھی تو وہ اسی کو فون ملا کے اپنا تعارف کروا رہا تھا

آگے بول میں جانتا ہوں تو یارم بات کر رہا ہے۔صارم نے کہا۔

میں باپ بننے والا ہوں۔یارم نے خوشی سے بتایا۔

بہت بہت بہت مبارک ہو یارم یہ تو بہت خوشی کی بات ہے میں چاچا بننے والا ہوں روح

واپس آ گئی کیا۔صارم نے پوچھا۔

یارم کی خوشی مند پڑ گئی نہیں لیکن اب آ جائے گی میں لے آؤں گا اسے۔یارم نے جلدی

سے فون بند کیا۔

اگلا فون اس نے خضر کو ملایا تھا۔

میں اپنی روح کو لینے جا رہا ہوں اس نے سلام دعا کا تکلف کیے بغیر کہا۔

خضر کو لگا کہ سس صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے

میں ٹکٹ بک کروا دوں اب وہ یارم سے یہی پوچھ سکتا تھا۔

ہاں پہلے مٹھائی منگوا سب کو بانٹ پھر میری ٹکٹ بک کروا۔

مٹھائی کس لئے روح کو واپس آنے تو دے خضر کو یارم کسکا ہوا لگ رہا تھا۔

ابے مٹھائی روح کی واپسی کی خوشی میں نہیں میرے باپ بننے کی خوشی میں ہے۔

کیا۔۔کب کی بات ہے یہ۔

جس دن روح یہاں سے گئی اس دن کی یارم نے بتایا

کیا یہ تم کیا کہہ رہے ہو مجھے کیوں نہیں بتایا اتنے دنوں سے پتہ ہے تمہیں تم نے اسے

جانے کیسے دیا خضر کو اب اس پر غصہ آنے لگا۔

او بھائی مجھے نہیں پتا تھا مجھے تو آج پتا چلا ہے مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ اس لیے اسپتال گئی

ہے۔

خیر چھوڑ ان سب باتوں کو مجھے پاکستان جانا ہے اپنی روح کے پاس

او کے باس۔ میں دو بکٹ کرواتا ہوں ایک تیرے لیے ایک اپنے لئے ہم دونوں چلتے ہیں

۔خضر نے خوشی ہے کہا۔

خضر وہ ماں بننے والی ہے بنی نہیں ہے اسی لئے تو نہیں صرف میں جا رہا ہوں میں اسے لے

کر جلدی واپس آجاؤں گا۔ یارم نے اس کے ارمانوں پر پانی پھیرتے ہوئے کہا

اب بول او کے باس یارم نے باقاعدہ اس کا مذاق اڑایا تو خضر ہنس دیا کتنے دن کے بعد وہ

خوش تھا۔

❤

رات کے بارہ ہونے والے تھے تھوڑی ہی دیر میں نے نیا سال شروع ہونے والا تھا۔

جب فاطمہ بی بی واش روم جانے کے لئے اٹھی

رکھیں رکھیں رکھیں فاطمہ بی بی ابھی مت جائیں روح نے روکنا چاہا

کیوں نہ جاؤں گا فاطمہ بی بی نے حیرانگی سے پوچھا

ارے فاطمہ بی بی پانچ منٹ میں نیا سال شروع ہونے والا ہے۔

اگر آپ کو واش روم میں پانچ منٹ لگ گئے تو آپ جائیں گی 2019 میں اور واپس آئیں گی 2020 میں روح نے تانیہ کے ہاتھ پے ہاتھ مارتے ہوئے قہقہ لگایا۔

رک جا مجھ سے مستی کرے گی تو فاطمہ بی بی اس کا کان مروڑ کر واش روم چلی گئی

کتنی شرارتی ہو گئی ہو تم تانیہ اسے دیکھ کر ہنستے ہوئے بولی تبھی دروازہ بجا۔

ہائے یہ 2020 کی شروعات ہونے سے پہلے کون ٹاپک پڑا۔

بیوقوف رات کے وقت کون ہو سکتا ہے۔

فاطمہ بی بی تو واش روم میں ہیں پتہ نہیں دروازے پر کون ہے باجی آپ جا کے دیکھیے نہ پتہ نہیں کون ہو گا مجھے تو بہت ڈر لگ رہا ہے روح بستر میں گھستے ہوئے بولی

ہاں تو کیا صرف تمہیں ڈر لگتا ہے مجھے نہیں لگتا میں نہیں جا رہی تانیہ بھی بستر میں گھس گئی

اور دروازہ مسلسل بج رہا تھا۔

مجبور روح کو اٹھ کر دروازے کی طرف جانا پڑا۔

اور بری عادت جو یارم کی ڈانٹ کھا کھانہ گئی تھی اس نے بنا پوچھے دروازہ کھول دیا۔

ہیپی نیو ایئر میرا بچہ۔وہ بے یقینی سے سامنے کھڑے مسکراتے ہوئے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔

جب کہ وہ اپنے ڈمپل کی نمائش کرتا جھک کر اس کا گال چوم چکا تھا۔

یارم۔۔۔روح بس اتنا ہی بول پائی

تمہارا یارم۔اس سے پہلے کہ یارم آگے بھر کر اسے اپنے گلے سے لگاتا۔پیچھے سے فاطمہ بی بی آ گئی۔

یارم۔۔میرے بچے فاطمہ بی بی باہیں پھیلائیں اس کی طرف آ رہی تھی جب یارم نے آگے بھر کر انہیں اپنے سینے سے لگا لیا۔

امی۔۔اور ان کے گلے لگ گیا جبکہ فاطمہ بیبی زار و قطار روتے ہوئے اس کے نقوش کو اپنے لبوں سے چوم رہی تھی

میرا بچہ تو واپس آ گیا۔

وہ روتے ہوئے بولی۔

آپ نے تو نہیں بلایا پر مجھے تو آنا ہی تھا وہ ان کے آنسو صاف کرتے ایک بار پھر سے انہیں اپنے گلے سے لگانے لگا۔

جبکہ روح دروازے پر کھڑی ابھی بے یقینی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی تو کیا یارم فاطمہ بی بی کے بیٹے

❤

رات کی تقریبا پونے دو بجے وہ اپنے گھر سے اپنی ساری جولری لے کر بھاگ گئی تھی۔

جو اس کی شادی کے لئے اس کی ماں اور بھائیوں نے بڑی محنت سے بنائی تھی۔

وہ لوگ دھوم دھام سے اسکی شادی کرنا چاہتے تھے اپنی اکلوتی بہن کی زندگی میں خوشیاں لانا چاہتے تھے۔

لیکن وہ محبت کی راہ میں بہت آگے نکل چکی تھی۔

اتنی آگے کے اسے اس محبت کے سامنے اپنی ماں اور بھائیوں کی محبت بھی بے مول لگنے لگی۔

ریلوے اسٹیشن پے ابراہیم بے تابی سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔

آپ نے جو کہا تھا میں سب کچھ لے آئی ہوں ابراہیم لیکن کاش اگر گھر والے مان جاتے

تو میں کتنی خوشی سے آپ کے ساتھ رخصت ہوتی لیکن شاید میرے نصیب میں یہ خوشی لکھی ہی نہیں ہے

تم گھبراؤ نہیں فاطمہ میں تمہارے ساتھ ہوں یہاں سے چلتے ہیں ہم نکاح کر لیں گے۔

ابراہیم اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے ٹرین میں سوار ہو گیا۔

جبکہ وہ اپنا شہر اپنے ماں بھائیوں کی عزت کو یہ پیروں تلے روندتے اس کے ساتھ ہو گئی۔

وہ بڑی مسجد کے قاری صاحب کی سب سے چھوٹی اور اکلوتی بیٹی تھی۔

اس کے تین بڑے بھائی تھے قاری صاحب کے بعد اس کے بھائیوں نے بہت لاڈ پیار سے اسے پالا تھا۔

اور آج ان بھائیوں کا سر جھکاتے ہوئے فاطمہ نے ایک بار بھی نہ سوچا۔

شاید محبت ہی ایسی ہوتی ہے باغی کر دینے والی۔ یہ بس ایک ہی انسان کے ساتھ جوڑ دیتی ہے جذبات بھی احساسات بھی۔

یہ اتنی خود غرض ہوتی ہے کہ کسی تیسرے کو بیچ میں شامل نہیں ہونے دیتی

❤

شادی کے بعد کچھ عرصے تک ہی اسے براہیم کی محبت دیکھنے کو ملی۔

جلد ہی اس پے ابراہیم کی حقیقت کھلنے لگی۔

ابراہیم ایک نشائی اور جواری انسان تھا۔

جسے وقتی طور پر فاطمہ کی خوبصورتی نے اپنی طرف راغب کیا تھا۔

جلدی ہی اس پر سے فاطمہ کا نشہ اتر گیا۔

اور وہ اپنے پرانے کاموں میں اس حد تک مگن ہو گیا کہ اسے فاطمہ کا ہوش بھی نہ رہا۔

فاطمہ کی ساری جولری اور پیسہ جو اپنے گھر سے لے کے آئی تھی وہ تو پہلے ہی اس سے لے کر اُڑا چکا تھا

اس کے لیے کسی بھی لڑکی کو اپنی طرف راغب کرنا کوئی بہت مشکل کام نہ تھا۔ وہ اتنا خوبصورت تھا کہ کوئی بھی لڑکی اسے ایک بار دیکھ کر اس کی طرف متوجہ ہو جاتی اس کی آنکھوں میں ایسا سحر تھا جو کسی بھی لڑکی کو آسانی سے اپنا شکار بنا سکتا تھا فاطمہ بھی اس کا ایک شکار تھی۔

لیکن فاطمہ کی خوبصورتی نے ہی اسے شادی کرنے پر مجبور کیا تھا جس پر اب وہ پچھتا رہا تھا کیونکہ فاطمہ کی ذمہ داری اٹھانا اس کے بس سے باہر تھا وہ بھی تب جب وہ ماں بننے والی تھی

۔

اس نے فاطمہ کو بہت مجبور کیا کہ وہ ابرشن کروالے۔ لیکن فاطمہ نے اس کی ایک بات نہ مانی۔

خود ہی گھر میں محلے کے بچوں کو پڑھا کر اپنے بیٹے کی ذمہ داری اٹھائی۔

ابراہیم تو نے اصغر کے پیسے واپس نہیں کیے۔ اب وہ تجھے نہیں چھوڑے گا۔

وہ تجھے ہر طرف ڈھونڈ رہا ہے۔

جا بھاگ جا یہاں سے اس سے پہلے کہ وہ تیری جان لے لے۔

جب نشے کی طلب حد سے زیادہ بڑھنے لگیں تو وہ لوگوں سے ادھار لینے لگا انہیں میں سے ایک اصغر بھی تھا۔

جو کہ ایک بہت ہی بدنام غنڈا تھا

لوگوں کا قتل کرنا اس کے لیے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا لیکن اس کی سب سے بڑی کمزوری تھی خوبصورت عورت۔

جس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔

وہ لوگوں کو ادھار دیتا اور جب لوگ اس کا ادھار نہ چکا پاتے تو وہ اکثر ان کی عورتوں کے

ساتھ اپنی راتیں رنگین کرتا تھا۔

اور اسی طرح سے ایک بار اس نے فاطمہ کو دیکھ لیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ ایک بارہ سالہ

بیٹے کی ماں ہے زبردستی اس نے ابراہیم کو اتنا پیسہ دے دیا جسے وہ چکا نہ پائے۔

اور ایک نشائی انسان کے لیے پیسہ اڑانا کوئی مشکل بات نہیں ہوتی۔

ابراہیم نے وہ سارا پیسہ نشے میں اڑا دیا۔

اور اب اصغر اسے ہر طرف ڈھونڈ رہا تھا۔

❤

اصغر بھائی مجھے تھوڑا سا وقت دیں میں آپ کے سارے پیسے چکا دوں گا۔

اور کتنا وقت چاہیے تجھے چھ مہینے سے تو وقت دے رہا ہوں اب مجھے میرا پیسہ ابھی اسی

وقت چاہیئے نہیں تو میں تیری جان لے لوں گا

نہیں خدا کے لئے مجھے مت ماریں میرا ایک بچہ ہے میرے بعد وہ یتیم ہو جائے گا۔

کس کے سہارے جیئے گی میری بیوی رحم کریں مجھ پر میں آپ کے سارے پیسے چکا دوں گا

۔

اگر ایسی بات ہے تو میرے سارے پیسے ایک ہی رات میں چکا سکتا ہے۔اصغر نے اپنے

شاطرانہ دماغ سے چال چلتے ہوئے کہا۔

تو اپنی بیوی کو ایک رات کے لیے میرے پاس بھیج دے وہ ایک ہی رات میں تیرا قرضہ چکا دے گی۔

اصغر ہوس زدہ لہجے میں بولا۔

نہیں میری بیوی ایسی نہیں ہے وہ بہت پاکیزہ ہے۔ وہ ایسا گھٹیا کام کبھی زندگی میں نہیں کرے گی۔

تیری جان بچانے کے لئے تو کرے گی نا۔ اگر تجھے اپنی جان پیاری ہے تو جا اپنی بیوی کو میرے پاس لے آ بلکہ آج رات میں تیرے گھر آؤں گا۔

اگر مانتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ تیرے بیوی بچے کے سامنے تیری جان لے لوں گا۔

اور پھر اسے ایک رات نہیں بلکہ جب تک چاہوں اپنے پاس رکھوں گا

ہاہاہا اصغر قہقہ لگاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

❤

فاطمہ نے ایک زوردار تھپڑ ابراہیم کے منہ پر دے مارا۔

یہ تو پتہ تھا کہ تم گھٹیا ہو نشائی ہو لیکن مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ تم میرا ہی جوا کھیل کے آ

جاؤ گے۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے بیچنے کی۔

گھٹیا انسان تمہارے ساتھ آ کر میں پچھلے چودہ سال سے پچھتا رہی ہوں۔

لیکن تم مجھے کبھی اتنے گرے ہوئے نہیں لگے کہ یہ حرکت کرو۔

میں آج تک تمہیں چھوڑ کر اس لیے نہیں گئی کیونکہ مجھے تمہاری نظروں میں اپنے لیے عزت نظر آتی تھی۔

ورنہ تم جیسی نشائی اور جواری انسان کے ساتھ ایک پل گزارنا ناممکن ہے۔

میں نے تمہارے ساتھ اپنی زندگی کے 14 سال گزار دیئے۔

اور راب تم مجھے یہ صلہ دے رہے ہو۔

ارے کب کی چھوڑ کر چلی جاتی تمہیں اپنے بچے کو لے کر صرف اس لیے میں نہیں گئی۔

کیونکہ تم میرے بچے کے باپ ہو میں اس پر سے تمہارا سایا چھین نہیں سکتی تھی۔

لیکن تم نے ہمیشہ مجھے غلط ثابت کیا ایک بار اس کی طرف مڑ کر محبت سے نہیں دیکھا۔

لیکن آج تم اپنی ہر حد پار کر چکے ہو ابراہیم۔ تمہارے ساتھ ایک پل نہیں رہ سکتی میں جا رہی ہوں اپنا بچہ لے کر۔

ابھی اس نے آگے بڑھ کر یارم کا ہاتھ تھاما ہی تھا کے زوردار دھماکے سے دروازہ کھلا۔

ابراہیم اپنے بیٹے کو لے جا یہاں سے اس نے یارم کو پکڑ کر ابراہیم کی طرف دھکا دیا۔

جبکہ اگلے ہی لمحے اس کا باپ اسے اپنے ہاتھوں میں قابو کر چکا تھا۔

اور فاطمہ کو اصغر زبردستی کمرے کی طرف لے کر جانے لگا۔

چھوڑ مجھے گھٹیا انسان میں کہتی ہو چھوڑ مجھے فاطمہ زور زور سے چلانے لگی۔

ارے میری بلبل اتنی آسانی سے چھوڑ دوں تجھے اتنی قیمت دی ہے تیری۔ قسم سے اتنے بڑے بچے کی ماں ہے پھر بھی کمال دیکھتی ہے۔

چھوڑ میری ماں کو ورنہ جان سے مار ڈالوں گا یارم غصے سے آگے بڑھا لیکن ابراہیم اسے بری طرح اپنی قید میں لیے ہوئے تھا۔

خون جوش مار رہا ہے تیرے بیٹے کا ابراہیم سنبھال اسے بچوں کی جان نہیں لیتا میں وہ فاطمہ کو گھسیٹ کے کمرے میں لے جاتے ہوئے بولا۔

جبکہ ابراہیم زبردستی یارم کو کمرے کی طرف لے جا رہا تھا۔

ابا چھوڑ دو مجھے وہ میری ماں کو مار دے گا۔ بچاؤ امی کو یارم ہر ممکن طریقے سے اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔

جب اس کے ماں کی چیخیں بلند ہونے لگی وہ زور زور سے دروازہ بجا رہی تھی جبکہ وہ شیطان اصغر اس پر ہنسے جا رہا تھا۔

ابراہیم اسے گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لے آیا جب یارم دروازے کو پکڑ کر چابیوں کا گچھا اتارا جس کے ساتھ ایک چھوٹا سا چاقو کی چین کے طور پر لٹکا تھا۔

چیخیں بلند ہونے لگی۔اس کی ماں اونچی آواز میں رو رہی تھی۔اور اس کے باپ کو مدد کے لیے پکار رہی تھی جب یارم نے کی چین سے چاقو نکال کر اپنے ہی باپ کے پیٹ میں گھوپ دیا۔

اور پھر مسلسل مارتا ہے گیا یہ حتیٰ کہ چاقو کا چھوٹا سا ٹکڑا ٹوٹ کر اس کے ہاتھ میں آ گرا۔

باہر سے رونے چلانے کی آوازیں سن کر اصغر گھبرا کر باہر نکلا اور وہاں ابراہیم کو زمین پر تڑپتے دیکھ کر بوکھلا گیا۔

فاطمہ جلدی سے اس کے پیچھے آ کر ابراہیم کو دیکھنے لگی۔

اس بچے نے قتل کر دیا اس سے پہلے پولیس یہاں پر آ جائے نکلو یہاں سے۔اصغر جلدی سے باہر کھڑے اپنے آدمی کو حکم دیتا بھاگ گیا۔

یارم تو جا یہاں سے اس سے پہلے کہ پولیس یہاں پہنچ آئے بھاگ جا یہاں سے۔

وہ یارم کو سمجھاتے ہوئے بولی جبکہ آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔

اس کا شوہر ہمیشہ کے لئے اسے چھوڑ کر جا چکا تھا جس نے اسے کبھی کوئی اچھی یاد تو نہ دی تھی۔ بلکہ اسے بیچ کر اس کی زندگی کے سیاصفات پر اپنا نام لکھ دیا تھا

نہیں امی آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا

بے شک پولیس آکر مجھے پکڑ کر لے جائے۔ یارم اپنی ماں کے گلے لگ کر روتے ہوئے بولا لیکن اسے اپنے باپ کے مرنے کا کوئی دکھ نہ تھا۔

نہیں یارم تجھے یہاں سے جانا ہو گا تجھے اپنی ماں کی بات ماننی ہو گی۔

تو اپنی ماں کا بچہ ہے نہ جا چلا جا یہاں سے میں سب سنبھال لو نگی۔

وہ اس اپنے پاس رکھے کچھ پیسے یارم کے ہاتھ کی مٹھی میں دباتی اسے زبردستی باہر کی طرف بھیجنے لگی جب کہ دور سے اسے پولیس کی گاڑی کی آواز آنے لگی۔

وہ یارم کے چہرے پر جا بجا پیار کرتی اسے باہر بھیج چکی تھی۔

پولیس کو خبر یقیناً اصغر نے ہی دی تھی۔

اسے اپنے شوہر کی موت کا دکھ تھا لیکن وہ اپنے بچے کو اس سزا میں ساری زندگی مرتے

نہیں دیکھ سکتی تھی۔

اسی لئے اس نے اپنے شوہر کی موت کا الزام اپنے سر لے لیا

یہ قتل سیلف ڈیفنس میں کیا گیا تھا۔

اس کیلئے فاطمہ کو کم سزا دی گئی۔

سات سال بعد جب وہ جیل سے واپس آئی۔ سب سے پہلے یارم اس سے ملنے آیا تھا۔

لیکن جب یارم نے اسے یہ بتایا کہ وہ کیا کام کرتا ہے تو اسے بہت افسوس ہوا وہ اپنے بیٹے کی اچھی زندگی کے لئے جیل گئی تھی اور اس کے بیٹے نے کیا کیا اپنے ہی راہ میں اپنے ہاتھوں سے کانٹے بھر لیے۔

فاطمہ نے اسے واپس بھیج دیا اور کہا کہ وہ اب اس کی کبھی شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔

جب تک وہ یہ سب کچھ چھوڑ کر نہیں آتا۔

اور پھر یارم کبھی واپس نہ آیا وہ اپنی ماں کو بہت سارے پیسے بھیجتا۔

جسے وہ ایک الماری میں بند رکھتی اس نے کبھی یارم کی رقم خرچ نہیں کی تھی۔

وہ محلے کے بچوں کو ٹیوشن اور قرآن پڑھاتی۔

اور اپنا گزارا کرتی۔

آج اتنے سالوں کے بعد وہ اپنی پہلی کی زندگی سوچتے ہوئے یارم کا سر اپنی گود میں رکھے ہوئے بیٹھی تھی۔

آج اسے یارم سے کوئی گلا نہ تھا اتنے سالوں کے بعد اپنا بچھڑا بیٹا دیکھ کر اس کی ممتا جاگ اٹھی تھی۔

جو اتنے سالوں سے اپنے بیٹے کے لئے تڑپ رہی تھی۔

یارم کا کمرہ آج بھی ویسا تھا وہ ہر روز اس کمرے کی صفائی کرتی تھی۔

وہ تو انھیں بتانے والا تھا روح کے بارے میں لیکن روح نے انہیں اس طرح سے روتے دیکھ کر یارم کو کچھ بھی بتانے سے منع کر دیا روح کا اشارہ سمجھ کر اس نے وقتی طور پر انہیں کچھ بھی نہ بتایا تھا۔

لیکن روح نے یہ بات کیوں چھپائی وہ اس سے پوچھنا چاہتا تھا۔ روح نے تو اس سے اور بھی بہت کچھ چھپایا تھا

لیکن فی الحال وہ یہ لمحات جی رہا تھا جس میں وہ اپنی ماں کے ساتھ تھا۔

اسے سوتا دیکھ کر فاطمہ آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھی جب اس نے اچانک ان کا ہاتھ

تھام لیا۔

کہاں جا رہی ہیں آپ۔۔؟ یارم نے پوچھا

تو جاگ رہا ہے مجھے لگا تو سو گیا وہ لڑکیاں ہیں یہ اکیلے کمرے میں ڈر جائیں گی اس لئے

جا رہی تھیں ان کے پاس۔

تو اب آرام کر۔ صبح بہت ساری باتیں کریں گے۔

وہ پیار سے اس کا ماتھا چومتے کمرے سے باہر نکل گئی۔

❤

روح فاطمہ بی بی کا بیٹا کتنا پیارا ہے نا۔

میں نے تو آج تک اتنا خوبصورت آدمی نہیں دیکھا۔

فاطمہ بی بی بھی تو بہت خوبصورت ہیں تو سن رہی ہے میں کیا کہہ رہی ہوں تانیہ کو جواب نہ

ملا تو وہ روح سے پوچھنے لگی۔

میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔ روح منمنائی۔

تو کچھ مت سوچ تو شادی شدہ ہے اس کے بارے میں مجھے سوچنے دے تانیہ نے شرارت

سے مسکرا کر کہا تو روح اسے گھور کر رہ گئی۔

گھورمت یار اتنا خوبصورت ہے کہ اس کے بارے میں کوئی بھی سوچ سکتا ہے۔وی ابھی تک یارم کے سحر میں کھوئی تھی۔

جبکہ روح کو یارم کے بارے میں تانیہ کی یہ بات بالکل بھی اچھی نہیں لگی تھی۔

ابھی اسے یارم سے اکیلے میں بات کرنی تھی۔

کیونکہ یہ تو پکی بات تھی کہ وہ اس کے لیے یہاں آیا تھا۔

لیکن فاطمہ بی بی سے چھپ کر وہ اس سے کیسے بات کرے گی۔

یا ہو سکتا ہے یارم ان کو سب کچھ بتا چکا ہوں۔

لیکن فاطمہ بی بی کو کتنا برا لگتا ہے یہ سوچ کر کہ جس بیٹے سے وہ اتنے سالوں کے بعد ملی ہیں وہ ان کے بغیر ہی شادی کر چکا ہے۔

فی الحال بس وہ یہ سوچ رہی تھی کہ کس طرح سے یارم سے بات کرے تھوڑی دیر کے بعد فاطمہ بی بی کمرے میں آکر لیٹ گئی۔

جبکہ وہ انتظار کرنے لگی کہ کب وہ سو جائیں اور وہ یارم کے کمرے میں اس سے بات کرنے جائے۔

اور یارم کو یقین تھا کہ وہ آج رات اس سے ملنے ضرور آئے گی۔اور وہ اس سے اگلے پچھلے

تمام حساب بے باک کرے گا۔

یارم اپنی پرانی زندگی کے بارے میں سوچ رہا تھا جب اس کا دروازہ بجا۔

سو محترمہ تشریف لے ہی آئیں۔وہ مسکراتے ہوئے اٹھا

دروازہ کھولا تو سامنے اپنے آپ کو شال سے کور کیے کھڑی تھی۔

یارم آپ فاطمہ بی بی کے۔اس کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی یارم نے اسے کمر سے

کھینچ کر کمرے کے اندر کیا اور دروازہ بند کر دیا۔

اب بولو کیا بولنا ہے بلکہ رو کو تم چپ رہو میں بولتا ہوں۔

بلکہ ایسا کرتے ہیں ہم دونوں ہی نہیں بولتے وہ کہتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا اور استحقاق

سے اس کے لبوں پر اپنی محبت کی مہر ثبت کی۔

اور پھر اس کے لبوں سے گردن تک کا فاصلہ طے کرنے میں اس نے چند سیکنڈ لگائے تھے

۔

یارم میری بات۔

شششش۔۔کوئی بات نہیں سننی میں نے تمہاری۔تم سنو میری بات کتنا تڑپیا ہے تم نے مجھے۔ہر بات کا حساب چکاو۔

میری ہر رات کا حساب دو۔

سوچنا بھی مت کے آج کی رات تم مجھ سے دور ہو گی۔میرے پاس رہو گی آج ہر دوری مٹیے گی روح بی بی۔

اپنی ہر سانس کی تڑپ کا حساب لوں گا

لیکن سب سے پہلے تو تم مجھے اس بات کا حساب دو گی کہ تم مجھ سے اتنی بڑی خوشخبری کیوں چھپائی

بہت ناراض ہوں تم سے۔تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا روح کیوں چھپائی مجھ سے اتنی بڑی بات۔

میں باپ بننے والا ہوں۔تم جانتی ہو نہ کتنی بے چینی سے انتظار کر رہا تھا میں اس خبر کا۔

اور تم مجھے بنا بتائیں یہاں آگئی۔

روح یارم کے چہرے کو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی جبکہ یارم ابھی تک اس سے اپنے شکوئے کر رہا تھا۔

روح اس طرح سے چپ رہنے سے تم بچ نہیں جاؤ گی بتاؤ مجھے کیوں نہیں بتایا تم نے اتنی بڑی خوشخبری کیوں چھپائی تم نے مجھ سے

میں تمہاری ہر غلطی معاف کرتا ہوں لیکن یہ غلطی معاف نہیں کروں گا۔

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے پوچھ رہا تھا جبکہ وہ تو ابھی تک شاکڈ تھی۔

جبکہ اس کی چہرے سے ہوائیاں اڑتی دیکھ کر اب یارم بھی پریشان ہو چکا تھا۔

روح تم ٹھیک تو ہو۔۔ یارم نے پریشانی سے پوچھا۔

میں۔۔ میں ماں بننے والی ہوں۔۔۔؟ روح نے حیرانگی سے پوچھا۔

کیا میں سچ میں پریگنیٹ ہوں۔۔؟ وہ خیرانگی سے یارم کو دیکھ رہی تھی جبکہ یارم اس کی اس طرح سے انجان ہونے پر کھل اٹھا۔

تمہیں نہیں پتا تھا۔۔ وہ اس سے پوچھنے لگا۔

نہیں آپ کو کیسے پتہ چلا۔ یارم آپ کو کس نے بتایا۔ شرم کے مارے روح سے نظریں تک نہیں اٹھائی جا رہی تھی

وہ ابھی تک شوکڈ کی کیفیت میں اس سے پوچھ رہی تھی جب یارم نے اس کا شرمایا ہوا روپ دیکھ کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

روح ہم ماں باپ بننے والے ہیں ہمارا بچہ اس دنیا میں آنے والا ہے۔

تھینک یو سو مچ مجھے اتنی بڑی خوشی دینے کے لئے۔اس نے مسکراتے ہوئے روح کے ماتھے بھی اپنے لب رکھے

یارم اب مجھے چلنا چاہیے کوئی دیکھ لے گا۔روح نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا۔

بالکل بھی نہیں یہاں لیٹو آرام سے آج کی رات میں اپنی بیوی اور بچے کے ساتھ گزاروں گا۔

اس نے روح کی کوئی دوسری بات سنیں بغیر بیڈ پر جگہ بناتے ہوا اس کا سر اپنے سینے پر رکھ دیا

❤️

تم نے امی کو مجھے یہ بتانے کے لئے کیوں منع کیا کہ تم میری بیوی ہو۔وہ یارم کے کے سینے پر سر رکھے لیٹی تھی جب یارم نے پوچھا۔

یارم آپ فاطمہ بی بی کی اکلوتے بیٹے ہیں۔

نہ جانے کتنے خواب دیکھے ہوں گے انہوں نے آپ کی شادی کے لئے۔

نہ جانے کیا کیا سوچ رکھا ہو گا۔

اوراب اگر آپ اچانک انہیں یہ کہیں گے کہ میں آپ کی بیوی ہو تو نے کتنا برا لگے گا۔اور ویسے بھی مجھے ان سے عجیب سے شرم آنے لگی ہے۔میں فاطمہ بی بی کی بہو ہوں روح مسکرائی۔اوراس کے انداز پر وہ بھی بے ساختہ مسکرا دیا

اسی لئے مجھے لگا کہ آپ کو یہ بات فی الحال انہی نہیں بتانی چاہیے۔

ہم بعد میں انہیں اپنی شادی کے بارے میں بتائیں گے۔

روح نے آہستہ سے کہا۔

وہ میری ماں ہیں آج نہیں تو کل تو یہ بات انہیں پتا چلنی ہی ہے تو کیا فرق پڑتا ہے۔بعد میں بھی تو انہیں یہ بات جان کر دکھ ہو گا نہ۔اور ویسے بھی انہوں نے خود مجھے اپنے آپ سے الگ کیا تھا۔

انہوں نے آپ کو خود سے الگ کیا تو آپ تو بالکل ہی الگ ہو گئے آپ انہیں بعد میں یہ بات اور حالات بتائیں گے تو نے برا نہیں لگے گا ہم ٹھیک سے انہیں سمجھائیں گے۔

میں خود انہیں بتا دوں گی۔

اور تم انہیں یہ بات کب بتاؤ گی روح۔میں یہاں تمہیں لینے آیا تھا اور یہ بھی جانتا ہوں کہ میں میرے ساتھ کبھی نہیں آئیں گی۔یارم کے لہجے میں اداسی تھی

بتادوں گی یارم۔

ٹھیک ہے کل ہی بتادینا۔میں نہیں چاہتا کہ تم اتنے دن مجھ سے دور رہو۔

یارم میرے خیال سے بھی مجھے چلنا چاہیے یہ نہ ہو کے تانیہ آپی جگ جائیں روح اٹھنے لگی

جب یارم نے اسے اپنے قریب کر لیا۔

اتنے دنوں کی بعد ملی ہو اور دور جانے کی باتیں کر رہی ہو۔

اور تمہیں لگتا ہے میں تمہیں جانے دوں گا۔

وہ ایک ہی جھٹکے میں اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا تھا۔

یارم فاطمہ بی بی آجائیں گی۔

روح کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی جب یارم نے اس کے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ

دیے۔

شاید وہ آج اسے بخشنے کے بالکل موڈ میں نہ تھا۔

یارم تانیہ آپی۔۔۔۔

روح تم میرا موڈ خراب کر رہی ہو۔کسی اور کے ساتھ نہیں ہوں اپنے شوہر کے ساتھ ہو تم

۔

کوئی آئیں جائیں جاگے اٹھے سوئیں آئی ڈونٹ کیئر۔میں بس تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں

۔

جو تم نے میرے ساتھ کیا ہے نہ اس کی بہت بری سزا دینی چاہیے مجھے تمہیں لیکن میں تم سے پیار کر رہا ہوں۔

لیکن چھوڑوں گا نہیں سارے حساب لونگا لیکن اس وقت مجھے بالکل تنگ مت کرو۔

اچھے بچوں کی طرح اپنا منہ بند رکھو اور مجھے میرا کام کرنے دو۔

ورنہ میں ابھی امی کو جا کے بتاؤں گا کہ تم میری بیوی ہو اور ہمیشہ کے لئے لے آؤں گا۔

یارم کہتے ہوئے پھر سے اس کے لبوں پر جھک گیا اور اس بار روح نے کوئی مزاحمت نہ کی۔

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ آدمی جو کہتا ہے وہ کرتا ہے۔

❤

یارم اب مجھے جانے دیں نا تھوڑی دیر میں آزان شروع ہو جائیگی فاطمہ بی بی جاگ جائیں گی۔

روح نے اس کے قریب سے اٹھنے کی ایک اور ناکام سی کوشش کی۔

جب یارم نے اسے پھر سے پکڑ کے اپنے قریب کر لیا۔

چلی جاؤ لیکن جانے سے پہلے میری ایک شرط ہے۔

آج اس نئے سال کی پہلی صبح میں تم سے اس نئے سال کا تحفہ مانگتا ہوں۔

یارم نے اس کے لبوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے کہا۔

میں آپ کو تحفہ دے چکی ہوں۔آپ مزید میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ کو دینے کے لیے۔روح اس کا اشارہ سمجھ کر گھبرا کر بولی۔

لیکن وہ تحفہ تو میں نے دیا ہے۔تمہاری باری تو اب آئی ہے۔

وہ کہتے ہوئے ایک بار پھر سے اس پر جھکا تھا۔

نہیں یارم پلیز جانے دیں۔

وہ جانتی تھی یہاں سب مزاحمتیں بے کار ہیں پھر بھی ناکام سی کوشش کرنے لگی۔

جبکہ یارم اس کی کسی بھی بات پہ دھیان نہ دیتے ہوئے اپنے کام میں مگن تھا۔

جب اذان شروع ہو گئی۔

یارم چھوڑیں مجھے۔وہ اسے پیچھے دھکیل کی باہر بھاگی تھی۔

جبکہ یارم اس کی سپیڈ دیکھ کر ہسنے لگا۔

اس کی بات ٹھیک تھی اگر یارم اچانک اپنی ماں کو یہ کہتا ہے کہ وہ شادی کر کے آیا ہے تو

انہیں برا لگے گا۔

لیکن روح کو ان سے شرم کیوں آ رہی تھی۔

محترمہ کے لاجک ہی عجیب ہیں۔

وہ مسکراتے ہوئے دوبارہ لیٹ گیا

تم پاس نہیں ہوتی تب بھی نیند حرام ہوتی ہے تم پاس ہوتی ہو تب بھی نیند کی قربانی دینی پڑتی ہے۔

روح بے بی کیوں میری نیند کی دشمن بنی ہوئی ہو۔ وہ ایک بھرپور انگڑائی لے کر اپنے اوپر کمبل ڈالنے لگا

جب نظر اس جگہ گی جہاں ابھی تھوڑی دیر پہلے روح اس کے ساتھ تھی وہ بے ساختہ مسکرایا۔

بہت ظالم ہو یار۔ وہ اس جگہ پر ہاتھ پھیر تا سونے کی کوشش کرنے لگا۔

❤

وہ جلدی سے کمرے میں آئی اور اپنی جگہ پر لیٹ گئی۔

جبکہ تقریبا دو منٹ بعد ہی فاطمہ بی بی نے اسے پکارنا شروع کیا۔

روح اٹھ نماز پڑھ لے۔

ان کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

ارے یہ دروازہ کس نے کھلا چھوڑ دیا میں نے تو آتے ہوئے بند کیا تھا فاطمہ بی بی

سوچتے ہوئے اٹھی۔

وہ میں پانی لینے گئی تھی روح نے فورا جھوٹ بولا

فاطمہ بی بی ہاں میں ہلاتی اٹھ کر واش روم چلی گئی۔

اللہ پوچھے آپ کو یارم نئے سال کی پہلی صبح ہی مجھ سے جھوٹ بلوایا پورے سال ہی

جھوٹ بولتی رہوں گی۔

وہ یارم کو کوستی اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی۔

کیا ہوا روح تجھے نیند آ رہی ہے رات کو ٹھیک سے نہیں سوئی کیا۔ فاطمہ بی بی نے اسے سست

دیکھ کر پوچھا۔

اب ان کو وہ کیا بتاتی کہ ان کی بیٹے نے ساری رات اسے ایک پل کو بھی نہ سونے دیا۔

نہیں فاطمہ بی بی ایسی تو کوئی بات نہیں۔

میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔

مجھے تو ٹھیک نہیں لگ رہی آج میری رپورٹ لینے ڈاکٹر کے پاس جائے گی نہ تو وہاں سے اپنا بھی چیک اپ کروالینا۔

ہو سکتا ہے کوئی خوشخبری ہی ہو فاطمہ بی بی نے پیار سے اس کے گال کو چھوا۔

خوشخبری ہی ہے مجھے پتا ہے روح نے شرماتے ہوئے کہا تو فاطمہ بی بی خوشی سے کھل اُٹھیں۔

کیا سچ تجھے کیسے پتہ چلا۔۔؟ فاطمہ بی بی نے پوچھا۔

تو وہ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی جب یارم نے پیچھے سے انہیں پکارا۔

امی کچھ بنادے بہت بھوک لگی ہے وہ لاڈ سے ان کے گلے میں باہیں ڈال کر بولا۔

میرا بچہ ابھی بناتی ہوں۔ بلکہ روح تجھے پراٹھا بنا کے دے گی بہت اچھا کھانا بناتی ہے۔ فاطمہ بی بی نے تعریف کی۔

ارے امی اس کا تو میں کھاتا رہتا ہوں آپ کا بہت عرصے سے نہیں کھایا۔ یارم بے ساختا بولا تو روح اسے گھورنے لگی جبکہ فاطمہ بی بی حیران اور پریشان نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

میرا مطلب ہے مجھے میری امی کے ہاتھ کا پراٹھا کھانا ہے اور کسی کے ہاتھ کا نہیں یارم نے

بات بدلی۔

فاطمہ بی بی مسکرائی۔

اچھا ٹھیک ہے میں تیرے لیے کچھ بناتی ہوں جب تک تم اورتانیہ جاؤاور رپورٹ لے آؤ۔

فاطمہ بی بی نے کہا۔

بلکہ ایسا کرو تھوڑی دیر رک جاؤ یارم کھانا کھالیں پھر تم دونوں کو اپنے ساتھ لے جائے گا۔

کہاں بازاروں میں خوار ہوتی پھرو گی۔ماحول نہیں ہے لڑکیوں کو اکیلے بھیجنے والا۔فاطمہ بی بی یارم کو کہتی کچن میں جا چکی تھی۔

جبکہ روح نظریں زمین پہ گاڑے نہ جانے کیا سوچ رہی تھی جب اپنے گالوں پر نرم لمس محسوس ہوا۔

روح نے چونک کر اسے دیکھا۔

یارم کیا کر رہے ہیں آپ روح آگے پیچھے دیکھتی ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔

میں نے کیا کیا یارم نے معصومیت سے کہا۔

یارم آپ پر نہ یہ معصومیت سوٹ نہیں کرتی تو ڈرامے مت کیا کریں۔وہ انگلی دیکھا کر بولی

۔

جب یارم نے وہی انگلی پکڑ کے سے اپنی طرف گھسیٹااور اب نشانہ اس کے ہونٹ تھے۔

اس کے لبوں پر بھرپور مہر ثبت کر کے اب دو قدم کے فاصلے پر کھڑا ہوا تھا۔

اگر معصومیت سوٹ نہیں کرتی تو دکھانے بھی نہیں چاہیے مجھ پر صرف رومانس سوٹ کرتا ہے یہی کہنا چاہتی تھی نہ تم۔وہ آنکھوں میں شرارت لئے پوچھ رہا تھا۔

جب فاطمہ بی بی کی آواز آئی۔

آجا یارم پراٹھا بن گیا۔

فاطمہ بی بی کی آواز پر وہ ہنستے ہوئے کیچن میں چلا گیا۔جب کہ روح کا نیند سے برا حال ہو رہا تھا۔

اللہ پوچھے آپ کو یارم۔بالکل بھی اچھا نہیں کر رہے آپ میرے ساتھ

❤

امی میں آپ سے کہنا چاہتا تھا کہ اس دوسری لڑکی کو میرے ساتھ بھیجنے کی کیا ضرورت ہے صرف روح کو ہی بھیجیں نہ۔وہ بڑے مزے سے انہی کے ہاتھوں سے پراٹھا کھاتے ہوئے بولا۔

کیوں روح بھی تو ایک لڑکی ہے اسے میں تیرے ساتھ اس طرح سے کیوں بیجوں وہ اسے گھور کر پوچھنے لگی۔

امی۔اگر آپ کو یہ لگتا ہے کہ مجھے پتا نہیں ہے کہ آپ کو یہ پتہ ہے کہ روح میری بیوی ہے تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے

یارم نے بھرپور اپنے ڈمپلز کی نمائش کرتے ہوئے کہا

اچھا تو تجھے سب پتا ہے۔اس بار فاطمہ بی بی بھی مسکرائی تھی۔

جی ہاں مجھے سب پتہ ہے آپ کو کیا لگتا ہے وہ آپ ایسے ہی کسی لڑکی کو باہر اتنی دیر اپنے بیٹے کے پاس کھڑا کر دیں گی۔

اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ آپ آج سے نہیں بلکہ بہت پہلے سے یہ بات جانتی ہیں۔

میں آپ کو کل رات ہی سب بتانے والا تھا پر روح نے منع کر دیا وہ نہیں چاہتی یہ بات آپ کو دکھ پہنچائیں۔

اسے لگتا ہے میری شادی کے بارے میں سن کر آپ کو برا لگے گا۔

اور میں جانتا ہوں کہ آپ اس دن سے سب جانتی ہیں جس دن ہم نے پہلی بار فون پہ بات کی تھی۔

روح کا آپ کا نام لے کر پکارنا ہی مجھے شک میں ڈال گیا تھا

لیکن میں آپ سے زیادہ دیر یہ بات نہیں چھپا سکتا تھا۔وہ بھی تب جب میں جانتا ہوں کہ آپ سب سچ جانتی ہیں۔

یارم نے ان کا ہاتھ چوما۔

وہ لڑکی بچپن سے جانتی ہے میری ہر بات وہ اپنا سارا وقت میرے ساتھ گزارتی تھی میں اکثر اسے بتاتی تھی کہ میرا بیٹا آئے گا اس کی شادی کروں گی۔

کچھ خواب تھے جو میں نے سجائے تھے تیری شادی کے لیے اسی لیے روح کو لگا کے مجھے برا لگے گا تیری شادی کا سن کے۔

لیکن سچ تو یہ ہے کہ تیری شادی کا روح کے ساتھ سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔

وہ کیا سچ میں ماں بننے والی ہے فاطمہ بی بی نے مسکرا کر پوچھا تو یارم نے ہاں میں سر ہلایا۔

میں دادی بننے والی ہوں۔فاطمہ بی بی کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔

جبکہ یارم ان کی خوشی دیکھ کر بہت خوش تھا۔

اب تو سارے غلط کام چھوڑ دے۔صرف اپنی بیوی اور بچے کے بارے میں سوچ فاطمہ بی بی کی کہنے کی دیر تھی یارم کا موڈ پھر سے آف ہو گیا۔

امی آپ سب کچھ جانتی ہیں پھر بھی اس طرح سے کیوں کہتی ہیں میں یہ کام نہیں چھوڑ سکتا

۔اور نہ ہی کبھی چھوڑنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

وہ بس اتنا کہہ کر اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔

جبکہ فاطمہ بی بی آج بھی اسے اس راستے سے ہٹا نہیں پائی تھی جس راستے وہ بارہ سال کی عمر

سے چلا تھا۔

❤❤

یارم جی دبئی تو ہمارے ملک سے بہت الگ ہوتا ہو گا نہ۔

ویسے ہماری روح بھی پانچ مہینے دبئی میں رہ کے آئی ہے۔

لیکن وہ دبئی کے بارے میں زیادہ بات نہیں کرتی وہ کہتی ہے کہ پاکستان زیادہ اچھا ہے

لیکن آپ تو اتنے سالوں سے دبئی میں تھے تو بتائیں نہ دبئی آپ کو کیسا لگتا ہے

تانیہ اس کے سامنے بیٹھی دبئی کی باتیں کر رہی تھی جبکہ روح بار بار دروازے سے جھانک

کر یہ دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی آخر تانیہ اس کے شوہر سے کیا بات کر رہی ہے

جبکہ کل رات تانیہ کا یارم کی خوبصورتی پر تبصرہ اسے پسند نہ آیا تھا۔

تانیہ اسے باہر کھڑے دیکھ کر دانت پیستے ہوئے باہر آئی

کیامسئلہ ہے تجھے کوئی کام کر مجھے ان سے باتیں کرنے دے۔

کیاپتا تیرے ساتھ ساتھ میں بھی دبئ چلی جاؤں۔

تانیہ نے اسے جانے کو کہا۔

آپ کیسے چلیں گی تانیہ باجی روح نے حیران ہو کے اس سے پوچھا آخر اس کے ارادے کیا تھے۔

ارے بے وقوف لڑکی جسے میں نے دل دیا وہ تو بے غیرت مجھے چھوڑ کر چلا گیا اب اپنی زندگی کے بارے میں مجھے کچھ تو سوچنا ہے اسی لئے میں نے سوچا کیوں نہ ان پہ ٹرائی کروں ویسے بھی ماشااللہ سے اتنے خوبصورت ہیں کہ ہمارا تو پورا خاندان جل کر راکھ ہو جائے۔

اب اگر میری شادی ان کے ساتھ ہو گئی تو ہم دونوں دوبئ جائیں گے تو اپنے شوہر کے ساتھ میں اپنے یارم جی کے ساتھ

تُو اپنا کام کر میں ٹرائی مارتی ہوں۔

تانیہ نے اسے پوری بات سمجھا کر وہاں سے جانے کا اشارہ کیا۔

جبکہ یارم کے پتلے کان اس کا سارا پلان سن چکے تھے۔

اور روح کا چہرہ دیکھ کر یارم کا دل چاہا کہ قہقہ لگا کر ہنسے لیکن اپنا قہقہ کنٹرول کرنے میں اس کا

چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔

تانیہ جی میں بور ہو رہا ہوں پلیز تھوڑی دیر مجھے کمپنی دیں نا۔۔۔یارم نے تانیہ کے پیچھے سے آ کر کہا۔

روح جی تب تک ایک کپ چائے بنا دیجئے یارم نے اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے اسے آرڈر دیا۔

جبکہ تانیہ اس کے ساتھ آ کر واپس بیٹھ گئی۔

اور روح اس کی شکل دیکھتے ہوئے باہر چلی گئی

❤

جناب کو چائے چاہیے اور کمپنی چاہیے تانیہ باجی کی۔

وہ ایک ایک برتن پٹکتی اپنا رونا رو رہی تھی جبکہ فاطمہ بی بی کب اس کے پیچھے آ کر کھڑی ہوئی اسے پتہ بھی نہ چلا۔

روح کیا کر رہی ہے بیٹا برتن ٹوٹ جائیں گے۔وہ اپنی ہنسی چھپائے پوچھنے لگی

کچھ نہیں فاطمہ بی بی چائے بنا رہی ہوں آپ کے بیٹے کے لیے۔

وہ اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے بولی

جب دیکھتے ہی دیکھتے روح نے پتی کے دو نہیں بلکہ چار پانچ چمچ بھر کر ڈال دیئے۔

روح بیٹا یہ کیا کر رہی ہے اتنی کڑوی چائے کس کے لیے بنا رہی ہے۔

فاطمہ بی بی پریشانی سے آگے بڑھ کر اس سے پوچھنے لگی

فاطمہ بی بی ان کے سر میں درد ہے اس لئے کڑوی چائے پینے گے تو جلدی آرام آئے گا۔

پھر ہم نے جانا بھی تو ہے آپ کی رپورٹس لانے۔

روح اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے چائے کی پتی والا ڈبہ بند کرنے لگی۔

جبکہ فاطمہ بی بی اپنے بیٹے کی شرارت پر اس کو ملنے والی سزا کے بارے میں سوچ کر بہت خوش تھی۔

جائیں فاطمہ بی بی یہ چائے اپنے بیٹے کو دے آئیں۔

اس نے ٹرے ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

تو نے بنائی ہے تو جا کے تو ہی دے فاطمہ بی بی مسکراتے ہوئے سبزی کاٹنے لگی۔

اور روح ٹرے اٹھا کر باہر نکل آئی

❤

ابھی روح نے کمرے میں قدم رکھا ہی تھا جب فاطمہ بی بی نے تانیہ کو آواز دے کر اپنے

پاس بلایا۔

اور وہ اٹھ کر باہر چلی گئی۔

یارم کی زبان کا ذائقہ تو چائے کا پہلا سیپ لیتے ہیں بہت خراب ہو چکا تھا۔

یہ چائے بنالی ہے تم نے ایسی ہوتی ہے چائے تانیہ کے جاتے ہی وہ پھٹ پڑا۔

ہاں چائے بنائی ہے اور ایسی ہی چائے بنانی آتی ہے مجھے۔وہ بھی کمر پہ ہاتھ رکھے لڑاکا عورتوں کی طرح بولی۔

جب یارم نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کے اسے اپنے قریب کیا۔

بہت خراب چائے بنانی آتی ہے تمہیں لیکن کیا ہے نہ مجھے اس کا ذائقہ ٹھیک کرنا آتا ہے وہ اس کے لبوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے بولا۔

نہیں یارم تانیہ باجی واپس آنے والی ہونگی وہ فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

جب یارم نے ایک جھٹکے سے مزید اپنے قریب کر لیا۔

تو میں کیا کروں۔۔تم نے مجھے اتنی کڑوی چائے بنا کر دی ہے اب کچھ میٹھا ہو جائے۔

نہیں یارم۔تانیہ باجی اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی۔

اس کے انداز میں شدت دیکھ کر روح نے پیچھے ہٹنے کی ناکام کوشش کی۔

جب تانیہ کے قدموں کی آواز سن کر یارم نے اسے خود سے دور کیا۔

یارم جی آپ نے چائے پی لی چلیں۔وہ کیا ہے نہ روح کو بھی ہم نے چیک کروانا ہے۔ورنہ یہ ہمارے ساتھ نہیں آنا چاہتی تھی۔

تانیہ نے مسکراتے ہوئے بتایا جبکہ وہ یہ بھی نوٹ نہ کر پائی کہ اس کے کچھ فاصلے پر کھڑی روح اپنی حالت کو نارمل کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

جب کہ یارم آرام سے بیٹھا چائے پی رہا تھا

لگتا ہے چائے بہت اچھی بنی ہے تانیہ نے مسکرا کر کہا تھا یارم بھی مسکرایا

اس سے زیادہ مزیدار چائے تو میں نے آج تک نہیں پی شاید آپ بناتی تو اس سے بھی زیادہ اچھی بنتی۔یارم نے چائے کا آخری گھونٹ بھرا۔اور اسے جلاتا ہوا باہر نکل گیا۔جبکہ تانیہ بھی کمرے سے باہر نکل گئی

آپ بناتی تو اس سے بھی اچھی بنتی وہ اس کی نقل اتارتی پیچھے آئی۔

❤

یارم مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آرہا کہ ہمارا اتنا بڑا دشمن کون ہے جو تمھارا پورا گھر جلا گیا ہے

آخر کس میں اتنی ہمت آگئی ہے جس نے اتنا بڑا قدم اٹھایا ہے۔

ایک بار میرے ہاتھ لگ جائے وہ زندہ نہیں چھوڑوں گا وہ تو خدا کا شکر ہے کہ تم لوگ یہاں نہیں ہو۔وہ آدمی تم سے دشمنی لے کر تمہارے بارے میں مکمل انفارمیشن نہیں رکھتا اسے پتہ ہی نہیں تھا کہ تم گھر پر نہیں ہو

یا شاید وہ آدمی جانتا ہے کہ تم لوگ یہاں نہیں ہو لیکن اسنے پھر بھی تمہارے گھر پر حملہ کیوں کیا۔

تمہارے گھر سے کیا دشمنی ہے اگر اس کی کوئی دشمنی ہو گی تو تم سے ہو گی۔

ایک تو ہم نے اس ملک کو بھی مار دیا ہماری ٹیم میں کون کون ہمارے خلاف کام کر رہا ہے ہم اب کچھ نہیں جانتے

خضر کیا ہو گیا ہے اتنی پریشانی کی بات نہیں ہے جتنا تم پریشان ہو رہے ہو۔

ہاں اس نے میرا گھر جلا کے غلط کیا کیونکہ اس گھر میں میری بہت ساری چیزیں تھیں۔

جس کا حساب اسے دینا ہو گا۔

لیکن روح کو اس بارے میں کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے وہ بے کار میں پریشان ہو جائے گی۔

صرف گھر ہی جلا ہے کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا اور وہ جو بھی آدمی ہے مجھ سے دشمنی لے رہا ہے وہ یہ تو جانتا ہی ہو گا کہ میں کیا ہوں۔

تم گھر کو پھر سے ٹھیک کروا دینا اور باقی تم فکر مت کرو میں آ کر سب کچھ سنبھال لوں گا۔

اس بار میں کوشش کر رہا ہوں کی امی بھی میرے ساتھ آنے کے لئے مان جائیں۔

جانتے ہو میں اور امی مل کر روح کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ روح کو لگتا ہے کہ امی کو پتہ ہی نہیں کہ روح کا شوہر انکا بیٹا ہے۔

یارم نے اپنے ڈمپل کی نمائش کرتے ہوئے بتایا۔

مطلب فاطمہ بی بی جانتی تھی کہ وہ تم ہو خضر نے حیرانگی سے پوچھا۔

ہاہاہا خضر میں ان کا بیٹا ہوں وہ میری ماں ہے کیا وہ مجھے فون پر پہچان نہیں سکے گی۔

فون رکھتا ہوں میں امی کی رپورٹ لانے ڈاکٹر کے پاس جا رہا ہوں روح بھی میرے ساتھ ہے۔

اور وہ اس کی بہن بھی اس کی بہن سے مجھے اچھا خاصا فائدہ ہو رہے ہو رہا ہے۔ یارم نے ہنستے ہوئے کہا

فائدہ مطلب۔ خضر نے پوچھا

فائدہ مطلب میں اس کی بہن کو لے کر اسکو بہت جلا رہا ہوں اگلے پچھلے سارے حساب نکال رہا ہوں۔

اب اس نے مجھے اتنے دن تنگ کیا ہے تھوڑا تنگ کرنا تو میرا بھی بنتا ہے نہ۔

چل بعد میں بات کرتا ہوں۔

یارم نے ہنستے ہوئے فون رکھا۔

❤

چلیں تانیہ جی۔اس نے روح کو اگنور کر کے تانیہ سے پوچھا۔

جب تانیہ اس کی گاڑی کی پچھلی سیٹ کھولنے لگی۔

اور روح اگلی

۔تانیہ جی پلیز آپ آگے بیٹھے نہ مجھے راستہ ٹھیک سے نہیں پتا۔اور آپ نے ہی تو بتایا کہ روح جی بھی دبئی سے آئی ہیں۔تو انہیں کہاں راستہ پتہ ہو گا۔

یارم کے کہنے کی دیر تھی تانیہ تو کھل اٹھی۔

اور روح کو پیچھے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

روح نے ایک زوردار دھماکے سے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور پچھلی سیٹ کھولنے لگی۔

جب یارم نے اپنے ہاتھ میں پکڑے ریموٹ سے گاڑی لاک کر دی۔

یہ تو کھل ہی نہیں رہی روح نے غصے سے دیکھ کر کہا۔

یارم نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے گاڑی کھولی۔

اتنی آسانی سے تو کھل گئی آپ بھی نا روح جی یارم نے اس کے گال پر میٹھی سے جسارت کرتے ہوئے کہا۔

جبکہ اس کی کھلے عام اس حرکت پر روح غصے اور شرم سے سرخ ہو گئی۔

جب کہ تانیہ بے خبر آگے بیٹھی ہے یارم کے ساتھ بیٹھنے کی خوشی منا رہی تھی۔

❤

کیوں نہ پہلے آئسکریم کھالی جائیں یارم نے سامنے آئسکریم پالر دیکھتے ہوئے کہا۔

روح جو کب سے ان کی باتوں سے اریٹیٹ ہو رہی تھی فوراً انکار کر گئی۔

جی نہیں ہم جو کام کرنے آئے ہیں پہلے وہ کر لیتے ہیں وہ غصے سے بولی۔

روح جی انسان کا موڈ بھی ہوتا ہے کچھ کرنے کا ہم وہیں جا رہے ہیں صرف رپورٹس ہی تو لانی ہیں۔

لے آئیں گے پہلے کچھ کھالیں کیوں تانیہ جی وہ مسکراتے ہوئے تانیہ سے پوچھنے لگا۔

جی بالکل یارم جی آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

تو کونسا فلیور کھائیں گی آپ یارم نے ایک بار پھر سے مسکرا کر اسے دیکھا۔

جبکہ تانیہ کو اس کے ڈمپل میں اپنا دل میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

اسٹوبری وہ شرماتے ہوئے بولی۔

کیا چوائس ہے آپ کی بالکل آپ کی طرح بہت میٹھی۔یارم نے تو آج لائن مارنے کے

سارے ریکارڈ ہی توڑ دیے۔

جبکہ روح کا دل چاہا کے پوری آئس کریم مشین اٹھا کر اس کے سر پر دے مارے۔

روح جی آپ کونسا فلیور پسند کریں گی۔اب وہ پیچھے مڑ کر اسے دیکھنے لگا جب روح نے

بہت لاڈ سے چاکلیٹ کہا جو کہ یارم کا فیورٹ فلیور تھا۔

بہت بورنگ چوائس ہے آپ کی مگر تانیہ جی آپ کا ٹیسٹ بہت اچھا ہے۔

ہم دونوں اسٹوبری کھائیں گے۔یارم کے کہنے کی دیر تھی کہ روح کی آنکھوں میں موٹے

موٹے آنسو آ گئے۔

وہ اس پر کسی اور کو فوقیت دے رہا تھا۔وہ اپنے آنسو پیچھے دکھیلتی گاڑی سے باہر دیکھنے لگی۔

جبکہ یارم اس کے آنسوؤں کا نوٹس لیے بغیر ہی باہر نکل گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ آئسکریم لے کے واپس آیا

ارے یارم جی آپ اپنے لیے نہیں لائے اس نے روح کو اور تانیہ کو آئسکریم دی تو تانیہ نے پوچھا

وہ ایک ہی اسٹوبری فلیور تھی۔یارم نے اداسی سے بتایا تو روح خوش ہو گئی۔

یارم جی آپ یہ کھالیں۔تانیہ نے فورا آفر کی

اب میں اکیلا کھاتا ہوں اچھا لگا ہم دونوں شیر کر لیتے ہیں وہ میں نے سنا ہے کہ شیئر کرنے سے پیار۔۔۔۔یارم نے بات ادھوری چھوڑی تو روح نے گھور کر اسے دیکھا جبکہ یارم کی بات سن کر تانیہ کا چہرہ ایک بار پھر سے گلاب کی طرح کھلا دیا۔

پھر تانیہ نے تھوڑی سی آئسکریم کھا کر اس کی طرف آئسکریم بڑھائیں اور جب یارم نے آئس کریم کا بائیٹ لیا روح کے ساتھ اس کا دل بھی کانپنے لگا۔

اب مزید دیکھنا اس کے بس سے باہر تھا۔

اور نہ ہی اب اس کے آنسوؤں نے کنٹرول ہونا تھا۔

روح تم بھی اپنی آئسکریم یارم جی کے ساتھ شئیر کرو نہ یارم جی یہ چاکلیٹ بھی بہت اچھا ہوتا ہے آپ کو ٹرائی کرنا چاہیے۔تانیہ نے جیسے اس کی مشکل آسان کر دی

روح جی آپ میرے ساتھ اپنے آئسکریم شیئر نہیں کریں گی یارم کا تانیہ کے ساتھ آئس کریم شیئر کر کے کھانا اسے بالکل پسند نہ آیا تھا اس کا دل چاہا ایک سیکنڈ میں اس کے منہ انکار پر دے مارے لیکن پھر اسے اچانک یاد آ گیا کہ یارم اس کا شوہر ہے تانیہ کا نہیں۔

اور پھر یارم نے اس کا ہاتھ پکڑ کے آئیس کریم کا بائیٹ لیا تو روح کا دل خوش ہونے لگا۔

اس کا معصوم چہرہ اس کے دل کی خوشی بیان کر رہا تھا۔

یارم بے اختیار اس کی معصومیت پر مسکرایا۔

ابھی دو منٹ پہلے وہ کتنی اداس تھی۔

یارم چاہے اس سے اپنا بدلہ لے اس سے حساب پورے کرے لیکن سچ یہ تھا کہ وہ اس کے چہرے پر اداسی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

❤

حد ہو گئی ڈاکٹر کو اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں ہے کیا۔ پاکستان میں سب لوگ ایک جیسے ہیں کسی کو اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں۔ دبئی میں چل کے دیکھو ایک دکان بند نہیں ہو گی

اور یہاں پورا بازار بند ہے

یارم جی غلطی ان کی نہیں ہماری ہے ہمیں گھر سے سوچ سمجھ کر نکلنا چاہیے تھا آج جمعہ کا

دن ہے اور جمعہ کے دن کلینکس بند ہوتے ہیں۔

تانیہ نے اس کا غصہ دیکھ کر کہا جب یارم کا غصہ کنٹرول نہ ہوا تو روح بولی

یہ پاکستان ہے اور پاکستان میں جمعے کی قدر کی جاتی ہے آپ کے دبئی کی طرح نہیں کہنے کو

تو وہ بھی اسلامی ملک ہے لیکن جمعے کے دن ساری دکانیں کیا پورا بازار کھلا ہوتا ہے۔

روح نے غصے سے کہا۔

بھانجی بھی ماموں کے جیسی ہی ہے بول کے دکھاؤ پاکستان کے خلاف۔ یارم کی بڑبڑاہٹ

روح نے سن لی۔

لیکن اگنور کر کے وہ واپس گاڑی کی پچھلی سیٹ پر جا بیٹھی۔

کوئی بات نہیں آرام پھر چلے جانا۔ فاطمہ بی بی نے اس سے کہا۔۔

جبکہ گھر آنے کے بعد روح نے اپنی شکل نہ دکھائی تھی۔

شاید اسے ضرورت سے زیادہ ہی جلا دیا۔

ہاں ٹھیک ہے ہم صبح دوبارہ جائیں گے

وہ تانیہ کو ساتھ نہیں بھیجنا۔یارم نے فاطمہ بی بی سے کہا۔

اور میں روح سے کیا کہوں گی کہ میں اسے کسی غیر مرد کے ساتھ کیوں بھیج رہی ہوں۔

حد ہو گئی ہے کچھ بھی کہہ دیجئے گا مجھے پروا نہیں۔بس یہ میرا آخری فیصلہ ہے کل میں اور روح جائیں گے۔

یارم بس اتنا کہہ کر چلا گیا۔

جبکہ فاطمہ بی بی اپنے ضدی بیٹے کو دیکھ رہی تھی

بیٹا ماں کو پھسا کے خود نکل گیا ہے۔

روح بھی چاہیے اور اسے تنگ بھی کرنا ہے۔

یا اللہ شکر ہے آپ کا آپ نے یارم کے دل میں روح کے لیے محبت ڈالی۔وہ مسکراتے ہوئے اللہ سے کہتی پھر کچن میں آ گئی آج پھر انہوں نے یارم کی پسند کی کوئی چیز بنانی تھی

❤

دیکھا کیسے فاطمہ بی بی نے ہمیں نیچا دکھانے کے لیے تانیہ کو اپنے گھر میں رکھ لیا۔

امی آپ نہیں سمجھتی پورے محلے میں ہماری تھو تھو ہو رہی ہے۔

انکے گھر میں جوان جہان آدمی آیا ہے۔اور وہ دونوں چلو روح تو شادی شدہ ہے لیکن تانیہ

۔تانیہ کی وجہ سے پورا محلہ باتیں سنا رہا ہے آپ تو گھر سے نکلتی نہیں ہیں کیا آپ کو کیا پتہ چلے۔

ماریہ روز کی طرح آج بھی باتیں سناتیں اپنے کمرے میں چلی گئی۔

جبکہ وہ سوچ رہی تھی۔

کہ ایک بیٹی کی شادی روح کے بھیجے ہوئے پیسوں سے کر دیں۔اس حرام پیسے کی وجہ سے آج بھی ان کی بیٹی سکھ میں نہیں۔

تانیہ گھر سے بھاگ گئی۔اور ماریہ کی لڑکوں کے ساتھ دوستی ان بیٹیوں کے لیے اس نے روح کو بیچ دیا تھا۔

اور 18 سال پہلے اس معصوم لڑکے کے ساتھ کیا کیا نہ کیا۔

اج اسے اپنی غلطیوں کا شدت سے احساس ہو رہا تھا۔اگر فاطمہ بی بی کی طرح وہ بھی قابل ماں بنتی تو آج اسے اپنی اولاد کی بد تمیزیاں نہ سہی پڑتی

❤

رات وہ اس کے سامنے نہ آئی۔اب اسے بے چینی ہونے لگی تھی۔

یہ تو پکی بات ہے روح اس سے ناراض ہے۔لیکن وہ اس کے سامنے کیوں نہیں آ رہی۔

تین بار وہ اس کے کمرے تک گیا۔ لیکن وہ سامنے آنے کا نام تک نہیں لے رہی تھی وہ تو

کھانا کھانے کے لئے بھی باہر نہ آئی

اب یارم کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔

اس نے تو فاطمہ بی بی سے بھی اچھی خاصی شکایتیں کر دی۔

لیکن انہوں نے کہا کہ وہ سو چکی ہے۔

ایسے کیسے سو گئی۔ ابھی تو میں نے بات بھی نہیں کی اس سے۔

بالکل ٹھیک نہیں کر رہی آپ کی بہو میرے ساتھ وہ غصے سے کہتا ان کی گود میں لیٹ گیا۔

جبکہ وہ اس کی بچپنی پر ہنستے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی۔

خود اسے تنگ کرتا ہے پھر خود ہی اس کی بے رخی برداشت نہیں کر سکتا۔ فاطمہ بی بی نے

ہنستے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر کے بعد فاطمہ بی بی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

جبکہ یارم کو نیند نہ ائی۔

رات کے تقریبا ایک بجے وہ ان کے کمرے میں آیا۔

بنا آواز پیدا کیے آرام سے روح کو اٹھا کے اپنے کمرے میں لے آیا۔

اس نے یہ سب کچھ اتنے نہ محسوس انداز میں کیا کہ روح جاگی تک نہیں۔

یارم نے اسے آہستہ سے لا کر بیڈ لٹیا۔اور پیار سے اس کے لبوں کو چھوا اور دوسری طرف آ کے خود لیٹ گیا۔

اسے دیکھتے دیکھتے نہ جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

روح کی آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو خواب میں سمجھ کر مسکراتے ہوئے یارم کے گال پہ ہاتھ رکھا۔

لیکن چاروں طرف گونجتی اذان کی آواز نے اسے احساس دلایا یہ کوئی خواب نہیں بلکہ یارم سچ میں اس کے ساتھ ہے۔

میں فاطمہ بی بی کے ساتھ ان کے کمرے میں تھی تو یہاں کیسے آئی۔

اپنے آپ کو یارم کے حصار میں قید پا کر فٹافٹ اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کی۔

لیکن یارم نیند میں بھی اسے رہائی دینے کو تیار نہ تھا۔

یارم چھوڑیں مجھے میں یہاں کیسے آئی یارم چھوڑیں مجھے۔وہ اٹھتے ہوئے یارم کا حصار توڑنے کی کی کوشش میں تھی۔

لیکن یارم تھا جو اسے مزید اپنے آپ میں بھیجے جا رہا تھا۔

یارم آپ مجھے چھوڑ رہے ہیں یا میں۔

یا کیا کر لو گی تم اب وہ براہ راست اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھنے لگا۔یعنی وہ کب سے جاگ کر اسے ستانے میں لگا تھا۔اور روح کو لگا کے وہ نیند میں اسے تنگ کر رہا ہے

۔

آپ مجھے یہاں کیوں لائے وہ غصے سے پوچھنے لگی۔

مجھے میری بیوی کے بغیر نیند نہیں آتی۔جواب کے ساتھ ہی وہ اسے ایک بار پھر سے اپنے ساتھ لگانے لگا۔

میرے بغیر نیند نہیں آتی یا تانیہ باجی کے بغیر ہاں دیکھا تھا کل کیسے چپک کر رہے تھے دونوں ایک ساتھ آئسکریم کھا رہے تھے وہ بھی شیئر کر کے۔اب بھی جائیں نہ انہیں کے پاس انہیں اٹھا کے لانا تھا یہاں مجھے کیوں لائے۔

روح بنا سوچے سمجھے بولی۔

یار وہ میری بیوی تھوڑی ہے جو میں اسے لاؤں گا۔اب اس کے لیے ویٹ کرنا ہو گا فی الحال تمہارے ساتھ ہی گزارہ کروں گا۔اس کی آدھی بات پر وہ خوش ہو گئی لیکن اگلی ہی بات پر

اس کے سینے پر درادر اپنے نازک ہاتھوں سے مکے مارنے لگی

جو یارم ہستے ہوئے بڑے مزے سے کھا رہا تھا۔

جب یارم نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اوپر کی طرف سرہانے سے لگائے۔

اور اپنی بات کی صفائی دی ہے بغیر اس کی گردن پر جھکا۔

جبکہ اس کے اس طرح سے قریب آنے پر ہی روح گھبرا کر بات بدلنے لگی

یارم آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ فاطمہ بی بی آپ کی ماں ہیں۔وہ مکمل بہکے جا رہا تھا

جب روح بولی۔

تم نے موقع ہی کب دیا۔جب ساری سچائی تم پہ کھلی کی میں شیخ نہیں بلکہ یارم ہوں تب تم

مجھے چھوڑ کر یہاں چلی آئی۔

اچھا یارم اب چھوڑ دیں نا فاطمہ بی بی ابھی نماز کے لیے جاگ جائیں گی۔اگر انہوں نے مجھے

۔وہاں نہ دیکھا تو ڈھونڈنے لگیں گی اور یہاں آگئی تو۔پلیز جانے دیں مجھے۔روح نے بہت

محبت سے کہا۔

ٹھیک ہے جاؤ لیکن آج رات تم یہاں میرے ساتھ گزارو گی اور اب میں کوئی بہانہ نہیں

سننا چاہتا۔

کیونکہ اگر تم نہیں آئی تو میں تمہاری تانیہ باجی کو بلالوں گا یارم نے ڈمپل کی نمائش کرتے ہوئے دھمکی دی

یارم آپ وہ غصے سے بس اتنا ہی بول پائیں

چلو جاوورنہ نہیں جانے دوں گا یارم نے اسے آزادی دیتے ہوئے کہا۔

تو وہ فوراً ہی اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

جبکہ اس کی جلن پر وہ کھل کر ہنسا تھا

تمہاری ہر ادا جان لیوا ہے۔

❤

روح نے بہت محبت سے یارم کے لیے ناشتہ بنایا لیکن اس کا دھیان تانیہ کے بنائے ہوئے ناشتے پر تھا یہ کس کے لیے اتنی محنت کر رہی تھی۔

لیکن تب پتہ چلا جب وہ ٹرے میں سجاتی یارم کمرے میں لے گئی۔

وہ بھی اس کے پیچھے آئی۔

یارم جی آج صبح صبح میں نے آپ کے لئے ناشتہ بنا ہے۔

وہ کمرے میں قدم رکھتے ہوئے کہنے لگی۔

تھینک یو سو مچ تانیہ جی آپ کو میرا کتنا خیال ہے روح کو پیچھے دیکھ کر یارم نے فورا کہا۔

جب روح بنا کچھ بولے پلٹ کر جانے لگی۔

لیکن میں تو انڈے نہیں کھاتا۔یارم نے فورا کہا۔

تو روح خوشی سے فورا پلٹی میں نے چھولے پوری بنائی ہے

آواز میں اتنی ایکسائٹمنٹ تھی کہ یارم کے انکار کرنے کی کوئی چانس ہی نہ تھے۔

کیوں نہیں آج وہی کھالیں گے۔یارم نے کہا تو وہ فوراً کچن کی طرف بھاگی۔

یہ کیا یارم بھائی آپ نے تو کہا تھا کہ روح کو جلانا ہے تانیہ نے بدمزہ ہوتے ہوئے اسے دیکھا۔

بس بہت ہو گیا تانیہ اب نہیں اب میں اسے اداس نہیں دیکھ سکتا یارم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی

ہائے آپ کتنا پیار کرتے ہیں اس سے تانیہ خوشی سے کہا۔

تو یارم بھی مسکرا دیا۔

میں خود بھی نہیں جانتا کہ میں اس سے کتنا پیار کرتا ہوں وہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

روح تانیہ نے مشین لگالی ہے تم یارم کے ساتھ ڈاکٹر سے رپورٹ لے آؤ۔

گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میرا بیٹا ہے فاطمہ بی بی نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرائی۔

ٹھیک ہے فاطمہ بی بی میں چلی جاؤنگی میں تیار ہوتی ہوں۔

وہ خوشی خوشی کمرے میں چلی گئی شکر ہے آج تانیہ باجی ان کے ساتھ نہیں جارہی تھی۔

وہ کافی اچھے سے تیار ہوئی۔آخر یارم کے ساتھ کہیں باہر جارہی تھی۔

وہ تیار ہو کے باہر آئی تو یارم اس کا انتظار کر رہا تھا۔وہ اسے آتا دیکھ کر مسکرایا اس کی ماں نے اس کی بات مان لی تھی۔

اس کی خوشی بتارہی تھی کہ یارم کے ساتھ آکر وہ بہت خوش ہے۔

یارم اس کے ساتھ بہت خوش تھا۔

اس کا فی الحال ہسپتال جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا وہ واپسی پے ہسپتال جانے والا تھا فلحال وہ روح کے ساتھ انجوائے کرنے والا تھا۔

یارم جلدی گھر چلتے ہیں نہ وہ لوگ کیا سوچیں گے۔

ارے یار کہہ دیں گے ٹریفک بہت ہے ویسے بھی پاکستان میں ٹریفک بہت ہے۔یارم ایک بار پھر سے پاکستان کو بیچ میں لے آیا تو روح نے گھور کر اسے دیکھا۔

سوری میں بھول گیا تھا تمہارے پاکستان کے خلاف ایک لفظ نہیں بولنا۔یارم نے اس کا آف موڑ دیکھ کر فوراً سوری کہہ دیا۔

یارم میں آپ سے ایک بات کہوں مانیں گے۔روح اس کے کندھے پر سر رکھ کر بولی۔

میری جان جو کہیں گی میں سب مانوں گا۔وہ اس کے ماتھے پے اپنے لب رکھتے ہوئے بولا

جب روح نے اس کا ہاتھ تھام کے اپنے سر پر رکھا۔

یارم قسم کھائے کہ آج کے بعد آپ کسی کی جان نہیں لیں گے۔وہ اتنی یقین سے اسے کہہ رہی تھی یارم چاہ کر بھی انکار نہ کر پایا

روح میں کوئی غلط کام نہیں کرتا اس نے یقین دلانا چاہا میں جانتی ہوں یارم پھر بھی آپ کسی کی جان نہیں لیں گے قسم کھائیں۔

یارم نے کچھ سوچتے ہوئے ہاں میں گردن ہلائی۔

اور اب اس کا ارادہ سیدھا ہسپتال جانے کا تھا۔

❤

آپ کی مدد کو کینسر ہے

لاسٹ اسٹیج ہم انہیں نہیں بچا سکتے اب ان کا کوئی علاج نہیں۔

ڈاکٹر نے ان کے سروں پر دھماکہ کیا تھا۔

ڈاکٹر کوئی چانس ہو گا کوئی تو علاج ہو گا۔

روح نے یارم کو دیکھا جو خاموشی سے بیٹھا ڈاکٹر کی بات سن رہا تھا۔

کوئی چانس نہیں ہیں انہوں نے بہت دیر کر دی ہے شاید وہ اپنی بیماری کے بارے میں خود بھی جانتی تھی۔

ایم سوری اب انکے بچنے کے کوئی چانس نہیں ہیں اسی لیے ہم نے جلد سے جلد ان کے کسی قریبی رشتہ دار کو بلانے کے لئے کہا تھا۔

ڈاکٹر رپورٹ ان کے ہاتھ میں تھما کر جا چکا تھا۔

جبکہ یارم کتنی ہی دیر بت بنا وہیں بیٹھا رہا

❤

ابھی ابھی تو یارم کو اس کی فیملی واپس ملی تھی وہ خوش رہنے لگا تھا جینے لگا تھا اور ابھی یہ خبر۔

ابھی تو اپنی ماں کو جی بھر کے دیکھ بھی نہیں پایا تھا۔

ٹھیک سے اس کی گود میں سر رکھ کر سو بھی نہیں پایا تھا۔

کیسے گزاری اس نے اس کے بغیر زندگی پوچھ تک نہیں پایا تھا۔

یہ خبر یارم کا اندر تک ہلا گئی تھی اس کی ماں جانتی تھی کہ اسے کوئی بیماری ہے

لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اتنی بڑی بیماری سے لڑ رہی ہے۔

یارم بنا کچھ بولے چپ چاپ گھر آیا تھا۔

اس کی اداسی دیکھ کر روح بھی کچھ نہ بولی سارا راستہ خاموشی میں کٹ گیا۔

وہ گھر آیا تو روح نے خاموشی سے رپورٹ ان کو تھما دی۔

ارے کیا لکھا ہے رپورٹ میں فاطمہ بی بی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

اس میں لکھا ہے کہ آپ کو کینسر ہے۔

وہ بھی لاسٹ اسٹیج۔ آپ کی طبیعت بہت عرصے سے خراب تھی لیکن آپ نے چیک اپ

نہیں کروایا۔

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اب آپ نہیں بچ سکتی ایک مہینے سے بھی کم وقت ہے آپ کے پاس۔

ڈاکٹر نے کہا ہے کنسر ایسی بیماری ہے جو شروع ہوتے ہی اپنے سائیڈ فیکٹ دکھانے لگتی ہے

۔

ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ آپ کو اندازہ تھا کہ آپ کو کوئی بیماری ہے لیکن آپ نے اپنا علاج نہیں کروایا۔

کیا آپ مجھے بتانا پسند کریں گی کہ آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا اس بارے میں فائل کو ایک سائیڈ پر پٹکتا وہ ان سے پوچھنے لگا۔

یارم یہ ذرا سی بات۔۔۔۔

ذرا سی بات نہیں ہے یہ امی آپ مرنے والی ہیں ایک مہینہ تک نہیں ہے آپ کے پاس آپ کا کینسر لاسٹ اسٹیج پر پہنچ چکا ہے نہیں بچ سکتی آپ۔اور آپ کو لگتا ہے یہ معمولی بات ہے۔وہ اتنی اونچی آواز میں دھاڑا کہ روح کانپ کر رہ گئی۔

یارم بیٹا تم بات تو سنو میری فاطمہ بی بی نے کچھ کہنا چاہا جب یارم نے اپنا ہاتھ اٹھا کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا

اور بنا کچھ کہیں اندر چلا گیا

یارم تو یہاں کیا کر رہا ہے باہر چل میں نے تیرے پسند کی بریانی بنائی ہے۔

آج میں تجھے اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں گی جس طرح سے بچپن میں کھلاتی تھی۔

بہت ضدی تھا تو ہے تو اب بھی بہت ضدی لیکن تیرے بچپن میں تیری ماں کی چلتی تھی

تو جب بھی ضد کرتا تھا میں دو لگا کے تیرا منہ بند کر دیتی تھی فاطمہ بی بی ہستی ہوئی اس کے

قریب بیٹھی۔

جو بیڈ سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھا تھا۔

آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ آپ کو کوئی بیماری ہے وہ بنا ان کی طرح دیکھے بولا۔

میں بالکل ٹھیک ہوں یارم بس میرا وقت پورا ہو گیا ہے اور یہ بیماری یہ تو بس ایک بہانہ

ہے سبھی انسان مرتے ہیں سب کو اپنے گھر جانا ہے اور ہر انسان کا اصل کر وہ دو گز زمین

ہے جس میں وہ ہمیشہ کے لئے سما جاتا ہے یہ دنیا فانی ہے عرضی ٹھکانا ہے۔

مجھے تو ویسے بھی جانا تھا۔اور پھر آپ میرا اللہ مجھے بلا رہا ہے۔

وہ سب کو بلائے گا اور اس طرح سے پریشان ہو کر کیوں بیٹھا ہے ہاں اُٹھ میں نے تیرے

لئے بریانی بنائی ہے اور فکر مت کر مسالے بھی تیز رکھے ہیں جس طرح سے تجھے بچپن

میں پسند تھی۔

فاطمہ بی بی پیار سے اسے بہلاتے ہوئے اس کے قریب سے اٹھنے لگی جب اگلے ہی لمحے یار

م نے ان کی گود میں سر رکھا۔

میں بہت برا ہوں میں آپ کے لئے کبھی کچھ نہیں کر پایا میں اولاد ہونے کا حق نہیں نبھا پایا

میں نے آپ سے نہیں پوچھا آپ کو کیا چاہیے آپ کی خواہش کیا ہے آپ نے میرے لئے

اپنی زندگی برباد کر دی۔

اور میں آپ کو چھوڑ کر چلا گیا کتنا خود غرض ہوں میں اب بھی آپ کو نہیں جانے دینا چاہتا

۔اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں۔

میں چاہتا ہوں آپ میرے پاس رہیں میں آپ کی گود میں سر رکھ کر سو جایا کروں آپ

سے باتیں کیا کروں آپ کے ہاتھ کا کھانا کھایا کروں۔

کچھ بھی تو نہیں کر پایا میں آپ کے لئے کچھ بھی نہیں یار م اپنی آنکھ سے آنسو صاف کرتا

ان کی گود میں لیٹا بتانے لگا

اچھا تو اس لیے رو رہا ہے کہ تو میرے لیے کچھ کر نہیں پایا۔

کس نے کہا ہے تجھ سے کہ تو نے میرے لیے کچھ نہیں کیا تجھے پتا ہے تیرے یہاں سے

جانے کے بعد میرے دل کی سب سے قریب میری روح تھی۔

میں بہت پیار کرنے لگی تھی اس سے لیکن اس کی ماں بہنوں نے اس کے ساتھ کیا کیا اسے بیچ دیا۔

نہ جانے وہ اس کے ساتھ کیا کیا ہوتا لیکن تو نے میرے بیٹے نے اسے بچا لیا۔

اسے اپنا نام دیا۔اس سے نکاح کیا۔میری خواہش تھی میری روح کی زندگی سمبھل جائے اور تو نے اس کی زندگی سنبھال لی بس ایک خواہش تھی میری کہ میں اپنے بیٹے کی شادی اپنے ہاتھ سے کروں۔

ساری رسم اپنے ہاتھوں سے ادا کروں۔

لیکن تو نے وہی روح سے شادی کر لی۔

بچپن میں جب میں روح کو دیکھتی تھی نہ تو اکثر سوچتی تھی کہ اس کو میں اپنے گھر کی بہو بنا لوں گی۔

پھر دیکھ اللہ نے میری کیسے سن لی۔

وہ آہستہ آہستہ اس کے سر پر ہاتھ پھیر دی بتا رہی تھی۔

جب تانیہ نے انہیں کھانا لگنے کی خبر تھی۔تو وہ زبردستی یارم کو اپنے ساتھ باہر لے آئیں

میں شادی کر رہا ہوں تاکہ میری ماں میری شادی کی ساری رسمیں ادا کر سکے اس نے کھانے کے میز پر دھماکہ کیا۔

آپ کی خواہش ہے نہ امی کہ آپ میری شادی کی ساری رسمیں اپنے ہاتھ سے کریں تو میں آپ کی یہ خواہش ضرور پوری کروں گا۔

میری شادی کی ساری رسمیں آپ اپنے ہاتھوں سے کریں گی میں کل ہی اپنے سب دوستوں کو یہاں بلاؤں گا۔

اور پھر روح سے شادی کروں گا۔

اور آپ جس طرح سے چاہتی ہیں ویسے ہی ہو گی میری شادی۔

یارم نے فاطمہ بی بی سے کہا تھا جبکہ روح اسے دیکھ رہی تھی۔

تو کیا وہ انہیں سب کچھ بتا چکا ہے۔

فاطمہ بی بی نے مسکراتے ہوئے ہاں میں گردن ہلائی۔

وہ ڈاکٹر کہتا ہے آپ کے پاس بہت کم وقت ہے۔ شاید ایک مہینے سے بھی کم اور میں اس ایک مہینے میں آپ کی ساری خواہش پوری کروں گا۔

وہ جو میں نہیں کر سکا۔ یارم نے اپنی آنکھ میں آیا آنسو گرنے سے پہلے ہی صاف کر دیا۔

ہاں لیکن میری ایک اور خواہش بھی ہے کہ شادی دھوم دھام سے ہو اس میں بالکل بھی کوئی اداس نہ ہو سب کچھ خوشی خوشی ہو اور میرا بیٹا بہت خوش ہو۔

کیونکہ اگر دولہا اداس ہو گیا تو میں بھی اداس ہو جاؤں گی میں اداسی سے سب کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی یارم میں تم سب کو ہنستے مسکراتے ہوئے چھوڑ کر جانا چاہتی ہوں۔

میری یہ خواہش پوری کرو گے نہ۔

فاطمہ بی بی نے اس کا اداس چہرہ دیکھ کر کہا تو اس نے مسکراتے ہوئے ہاں میں گردن ہلائی لیکن پھر بھی آنکھ میں آیا آنسو گال پر گر گیا۔

بچپن میں نہ پورے محلے کی لڑکیاں تیرے ڈمپل پر مرتی تھی۔ میں سارا دن تیری نظر اتارتی رہتی تھی۔

فاطمہ بی بی نے بات بدلتے ہوئے کہا وہ یارم کو مزید اداس نہیں کرنا چاہتی تھی

پتا ہے روح بچپن سے ہی تیرا شوہر پورے محلے کی لڑکیوں کا وہ کیا بولتے ہیں ہاں کراش بنا ہوا تھا۔

کبھی ایک اٹھا کے لے جاتی کبھی دوسری اٹھا کے لے جاتی میں تو ہر ایک کا دروازہ کھٹکھٹا کر

پوچھتی کہ میرا بیٹا کہاں ہے۔

کبھی ایک کے گھر پر ملتا تو کبھی دوسرے کے گھر فاطمہ بی بی مسکرا کر اسے بتانے لگی۔

نہ انہوں نے یارم سے شادی کی وجہ پوچھی اور نہ ہی روح کے سامنے اس بات کا اظہار کیا

کہ وہ اس بارے میں کچھ جانتی ہیں

❤

دو دن بعد خضر شارف لیلی معصومہ شونو سب لوگ پاکستان پہنچ چکے تھے۔

فاطمہ بی بی جس طرح سے کہہ رہی تھی تیاری بالکل اس طرح سے ہو رہی تھی۔

یارم ان کے سامنے مسکراتا لیکن تنہائی میں اداس رہتا۔

اس کی اداسی کی وجہ ہر کوئی جانتا تھا۔فاطمہ بی بی جانتی تھی کہ اس کی مسکراہٹ صرف

انہیں کے سامنے ہے۔

لیکن اس معاملے میں وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی

یہ اللہ کا فیصلہ تھا۔

اور اب انہیں کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔

ان کی طبیعت بہت عرصے سے خراب تھی سب کچھ جاننے کے باوجود بھی وہ کبھی ڈاکٹر کے پاس نہ گئی وہ جانتی تھی انہیں کوئی بڑی بیماری ہے۔

وہ اکثر بے ہوش ہو جاتی نے اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوتی ان کے سر کے بال اب نہ ہونے کے برابر تھے۔

لیکن ان سب کے باوجود بھی وہ کوئی دوائی نہیں کھاتی تھی۔

لیکن اب یارم انہیں زبردستی میڈیسن دینے لگا تھا

اور کسی کی مانے نہ مانے لیکن یارم کی باتوں ہمیشہ مان لیتی تھی۔

تعظیم کو جب سے پتہ چلا تھا کہ یارم فاطمہ کا بیٹا ہے جو روح کا شوہر ہے اور اس سے ملنے جانا چاہتی تھی

کیونکہ انہیں پتہ تھا 18 سال پہلے جب یارم یہاں سے غائب ہوا تھا اسی دن خضر بھی غائب ہو گیا تھا۔

ہو سکتا ہے یارم خضر کے بارے میں کچھ جانتا ہوں اگر ایسا ہوا تو ان کے پاس یہ آخری موقع ہو گا اپنی غلطی کو سدھارنے کا

وہ اپنی ساری غلطیاں سدھاڑنا چاہتی تھی

یہاں تک کہ روح سے مل کر اسے معافی مانگنا چاہتی تھی لیکن ماریہ انہیں کہیں جانے ہی نہیں دے رہی تھی۔

وہ روح کے سامنے اپنی ماں کا جھکنا برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

آج صبح سے ماریہ گھر سے غائب تھی

اس کی لڑکوں کے ساتھ دوستی نے تعظیم کو تنگ کر رکھا تھا۔

اب نجانے ماریہ نے کب گھر لوٹ کے آنا تھا۔

وہ اٹھ کر فاطمہ کے گھر آ گئی۔

پورے محلے کو ہی یارم کی شادی کا کارڈ مل چکا تھا۔

اور فاطمہ کو سب نے یہی بتایا کہ تعظیم نے روح کی شادی فون پر بھی یارم سے ہی کروائی تھی تب یارم یہاں نہیں آ سکتا تھا اس لیے فون پر نکاح ہوا۔

لیکن اب وہ سارے رسم و رواج کے ساتھ دوبارہ ان کی شادی کریں گی

❤❤

تنظیم یہاں آ کر روح سے ملی اور اس سے اپنے کیے کی معافی مانگنے لگی۔ وہ نازک دل لڑکی

اس عورت کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکی۔

بس کریں امی آپ کیوں مجھے گناہگار کر رہی ہیں

نہیں روح مجھے میرے کیے کی معافی مانگنے دے میں نے تیرے ساتھ بہت برا سلوک کیا

دن رات تجھے مارتی پیٹتی رہی جانوروں کی طرح تجھ سے کام لیتی رہی۔

اپنی بیٹیوں کے لئے اور ان بیٹیوں نے میرے ساتھ کیا کیا مجھے کہیں منہ دکھانے کے

لائق نہیں چھوڑا۔

بس تو مجھے معاف کر دے روح میں تو تجھ سے معافی مانگنے کے بھی قابل نہیں ہوں وہ

روتے ہوئے بولی۔

امی میں نے آپ کو معاف کیا پلیز آپ رونا بند کریں۔

روح انہیں چپ کرواتے ہوئے بولی۔

روح مجھے تیرے شوہر سے ملنا ہے تیرا اماموں اسی دن سے غائب ہے جس دن سے تیرا

شوہر یہاں سے غائب ہوا تھا۔

ہو سکتا ہے تیرے ماموں کے بارے میں پتہ چل جائے۔

تنظیم نے اک آس سے پوچھا۔

جب روح نے پیچھے کھڑے خضر کی طرف اشارہ کیا۔

وہ ہیں خضر ماموں۔

دبئی میں سب سے پہلے میں انہیں سے ملی تھی روح نے مسکرا کر بتاتے ہوئے ان کی پریشانی دور کی۔

ماشااللہ کتنا بڑا ہو گیا ہے مجھے تو دیکھنا تک گوارا نہ کرے گا۔

تعظیم نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

پھر شرمندگی سے ایک بار پھر نظریں جھکا گئی۔

ہمیں آپ سے کوئی گلہ نہیں تعظیم باجی جو نصیب میں لکھا ہوتا ہے وہ ضرور ملتا ہے۔

شادی میں ضرور آئے گا۔

خضر ایک پل کو ان کے قریب رکا اور اپنی بات مکمل کر کے واپس چلا گیا۔

لیکن اس بات نے تعظیم کو بہت راحت پہنچائی تھی۔

❤

سب بیٹھیں باتوں میں مگن تھے جبکہ یارم زمین پر فاطمہ بی بی کی گود میں سر رکھے بیٹھا تھا

تعظیم ان کے ساتھ تیاریاں کر رہی تھی جب ان کا فون بجا

تعظیم نے ماریہ کا نمبر دیکھتے ہوئے فون اٹھالیا۔

رات کے آٹھ بج رہے تھے ماریہ کی اب تک کوئی خبر نہ تھی

وہ اکثر ہی اتنی دیر سے گھر آتی تھی اسی لئے فاطمہ بی بی نے اتنا دھیان نہ دیا لیکن آج اس نے انہیں فون کیا تھا۔

فون اٹھاتے ہی انہیں ماریہ کی آواز سنائی دی

امی مجھے بچالیں خدا کے لیے مجھے بچالیں یہ آدمی مجھے مار ڈالے گا۔

پلیز مجھے بچالے امی۔ماریہ چلاتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ تعظیم کھڑی ہو گئی۔انہیں دیکھتے ہوئے سارے ہی اپنی اپنی جگہ پریشان تھے کہ اچانک ہوا کیا ہے

تو کہاں ہے کیا ہوا ہے تجھے بول بتا مجھے۔

ماریہ تو کچھ بول کیوں نہیں بول رہی۔

امی وہ میرے پاس آرہا ہے پلیز امی بچالیں مجھے

امی۔۔۔۔ایک چیخ کے ساتھ فون بند ہو گیا

پتا نہیں ماریہ کو کیا ہوا ہے بہت چیخ رہی تھی۔

نہ جانے وہ کہاں ہے نہ جانے کس حال میں ہو گی میری بیٹی۔

تعظیم روتے ہوئے فاطمہ بی بی کو بتاتے ہوئے باہر کی طرف جانے لگی۔

ایک منٹ مجھے ماریہ کا نمبر دیں۔

ہم اس کا نمبر ٹریس کر کے اس تک پہنچنے کی کوشش کریں گے اللہ سب بہتر کرے گا۔

آپ پلیز ٹینشن نہ لیں

خضر نے ان کے ہاتھ سے فون لیتے ہوئے کہا۔

تب ہی دروازہ بجا۔

صارم اور عروہ اپنے بچوں کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔

اچھا ہوا صارم تم آ گئے جلدی سے یہ نمبر ٹریس کرو ہمیں جلدی سے جلدی یہاں تک پہنچنا

ہے ماریہ کی جان خطرے میں ہے۔

خضر موبائل صارم کی طرف بڑھانے لگا۔

آپ گھبرائیں نہیں ماریہ کو کچھ نہیں ہو گا شارف نے ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے

دلاسہ دیا۔

جبکہ وہ بے جان سی وہی کرسی پر بیٹھ گئی۔

یااللہ میری بچی کی عزت کی حفاظت کرنا۔یااللہ میں لاکھ گناہ گار سہی میری بیٹی کی جان بچالیں۔

یااللہ میری غلطیوں کی میرے گناہوں کی سزا میری بچیوں کو نہ دے

تعظیم روتے ہوئے بول رہی تھی

تانیہ اور روح اسے سنبھالنے میں لگ چکی تھی

نمبر ٹریس ہو چکا تھا۔

وہ جلد سے جلد اس جگہ پر جا پہنچے جہاں سے انہیں ماریہ کی لاسٹ لوکیشن ملی تھی۔

جگہ مکمل ویران تھی۔

یقینا یہ کوئی زیرِ تعمیر بلڈنگ تھی۔

لوکیشن تو یہی کی ہے لیکن یہاں پر تو کوئی بھی نہیں صارم نے کہا۔

صارم پولیس والا بن کے مت سوچ قاتل بن کے سوچ ان کے لوکیشن اپنے آپ پتا چل

جائے گی۔

شارف اس کے کندھے پہ ہاتھ مارتا آگے بڑھ چکا تھا۔

اب ایک غنڈا مجھے سکھائے گا کہ مجھے کسی کو کیسے بچانا ہے۔

وہ دونوں ہاتھ سامنے باندھے پوچھنے لگا۔

جبکہ خضر اور یارم انہیں اپنی باتوں میں الجھا دیکھ کر آگے بڑھ چکے تھے۔

یارم یہ دیکھو یہ تو کسی لڑکی کا ایئر رنگ ہے۔

کافی بے دردی سے نوچا گیا ہے اس نے ایئر رنگ پر لگے خون کو دیکھتے ہوئے کہا۔

خون تازہ ہے مطلب کے وہ لوگ زیادہ دور نہیں گئے۔

❤

چھوڑ دو مجھے خدا کے لیے چھوڑ دو۔ وہ اپنے آپ کو بچاتے ہوئے بولی

ایسے کیسے چھوڑ دوں جانے من یہ اتنا میگا فون اتنے مہنگے کپڑے یہ پیروں میں پہنی ہوئی

سینڈل۔ یہ بیگ فری میں تو نہیں آیا۔

ہر وقت مجھے چکمہ دے کر بھاگ جاتی ہے آج کیسے بھاگے گی۔

آج تجھے ان سب چیزوں کی قیمت چکانی ہے بہت خرچہ کر لیا تیرے اوپر۔

تم کہتے تھے کہ تم مجھ سے پیار کرتی ہو مجھ سے شادی کرو گے۔اب تو میرے ساتھ اس طرح سے کر رہے ہو۔اتنا پیار کرتے تھے تم مجھ سے تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو تمہیں تمہاری محبت کا واسطہ۔ماریہ روتے ہوئے اسے اپنی محبت کا واسطہ دینے لگی۔

ہاہاہاہا کون سی محبت۔یہ سب کچھ تو میں نے تمہیں ایک رات کے لیے پانے کے لیے کیا اتنا خرچہ کیا تم پر اتنا کچھ دیا تو میں اور تم سیدھے طریقے سے میرے ہاتھ ہی نہیں آ رہی میں کسی بھی لڑکی کے ساتھ ایک مہینے سے زیادہ وقت نہیں گزرتا لیکن تمہارے ساتھ کتنے عرصے سے ہوں۔

اور تم مجھے ہی نخرے دکھا رہی ہو۔

کیا تمہاری محبت سچی ہے۔کیا تم سچ میں مجھ سے پیار کرتی ہو۔

ھاھاھا نہیں سب جھوٹ ہے

کسی غریب سے تو تم لوگوں کو محبت ہوتی نہیں۔کیونکہ کوئی غریب تم لوگوں کو یہ ساری چیزیں نہیں دے سکتا۔

اگر تم لوگوں کو سچی محبت کی قدر ہوتی نا پھر کبھی تم مجھ سے شاپنگ کے لیے پیسے نہیں مانگتی۔

اگر تمہیں مجھ سے سچی محبت ہوتی نہ ماریا تو اپنے گھر والوں سے چھپ کر مجھ سے بات نہ کرتی۔

جو محبت سچی ہو نا اس میں ڈر نہیں ہوتا۔

تم جیسی لڑکیوں کو کسی کی محبت کی ضرورت نہیں ہوتی تم لوگوں کو صرف پیسہ چاہیے اور مجھے تم جیسی لڑکیاں۔

بس اب یہ رونا دھونا بند کرو اور میری اب تک کی ساری عنایتوں کی قیمت چکاو۔

یار یہ تو بہت شور مچا رہی ہے۔اس کے ساتھ کھڑے دوسرے آدمی نے کہا۔

کوئی بات نہیں اس کا منہ میں ابھی بند کرتا ہوں تیسرا اس کے قریب آتے ہوئے بولا

وہ اس کا منہ پکڑ کے زبردستی اپنے قریب کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

جب ایک زوردار دھکے سے وہ دور جا گرا۔

اس سے پہلے کے باقی دونوں کو سنبھلنے کا موقع ملتا خضر اور شارف ان پر ٹوٹ پڑے۔

یارم نے اپنی جیب سے پستول نکال کر اس کے ماتھے پر رکھا۔

نہیں یارم تم قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتے صارم نے اسے سمجھاتے ہوئے پیچھے کرنا چاہا۔

صارم ان لوگوں کو جینے کا کوئی حق نہیں۔جو مرد عورت کی عزت نہیں کر سکتا میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔

یہ لوگ محبت کے نام پر لڑکیوں کو بیوقوف بناتے ہیں اور ایسے لوگوں کو جینے کا کوئی حق نہیں اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا اسے روح کو دی ہوئی قسم یاد آگئی۔

خضر میں اسے مارنا چاہتا ہوں لیکن نہیں مار سکتا وہ صارم کو اگنور کرتا خضر سے بولا۔

تمہاری بھانجی مجھے بہت مہنگی پڑ رہی ہے خضر۔اس بار وہ چلایا تھا جب خضر نے اپنا پستول نکال کے زمین پر بیٹھے اس آدمی پر گولی چلادی۔

اب ٹھیک ہے ریلیکس خضر اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

جبکہ صارم ان کی اس حرکت پر سرد آہ بھر کر رہ گیا

اور دوسرے دونوں خوفزدہ نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

پلیز ہمیں جانے دیجئے ہم نے کچھ نہیں کیا ہمیں معاف کر دیجیے ہماری کوئی غلطی نہیں ہے

۔

آج سے ہم کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھیں گے پلیز ہمیں جانے دیجئے۔لڑکے بری طرح روتے ہوئے بول رہے تھے۔

لیکن جس لڑکی کی طرف دیکھا ہے اس کا حساب تو چکانہ ہو گا اس سے پہلے نہ جانے کتنی لڑکیوں کے ساتھ تم یہ حرکت کر چکے ہو گے۔

اور ڈیول کے قانون میں اس گناہ کی کوئی معافی نہیں۔

تم لوگ ماریہ کو لے کر یہاں سے نکلو۔میں اور خضر تھوڑی میں آتے ہیں۔

اس نے شارف کی طرف اشارہ کیا تو وہ اس کے حکم کی تکمیل کرتا ہوا ماریہ کو لے کر وہاں سے نکل گیا

❤

آپ لوگ پولیس میں ہے کیا ماریہ جو بہت بری طرح ڈری ہوئی تھی شارف نے اسے پانی لا کر دیا جیسے پیتے ہوئے وہ ان سے پوچھنے لگی۔

شارف کچھ نہ بولا لیکن صارم نے ہاں میں گردن ہلائی۔

کچھ ہی دیر میں خضر اور یارم آ چکے تھے۔

تھینک یو سو مچ یارم بھائی آپ نے میری جان بچالی اگر آپ نہیں ہوتے تو نہ جانے وہ لوگ میرے ساتھ کیا کرتے تھے میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہتی ماریا نے روتے ہوئے کہا

ماریا آج جو کچھ بھی ہوا اس میں ان سے زیادہ تمہاری غلطی ہے۔

وہ لڑکے تمہیں دیکھنے کی بھی ہمت کیوں کر پائے کیونکہ تم نے ان کو موقع دیا ہے ایسا کرنے کے لئے۔اس نے تمہیں تحفے دیے تم نے لے لیے اس نے تمہیں شاپنگ کے لیے پیسہ دیا تم نے اڑا لیا۔اس نے تمہیں مہنگی سے مہنگی چیز خرید کر دیں تو خوشی سے لیتی رہیں اور ان سب کو اسکی محبت سمجھتی رہی لیکن یہ سب محبت نہیں ہے ماریہ۔

محبت ان سب چیزوں کی محتاج نہیں ہوتی۔

کیا منہ دکھاتی اپنی ماں کو اگر یہاں تمہارے ساتھ کچھ غلط ہو جاتا تو۔

وہ عورت جیتے جی مر جاتی اس کی ایک بیٹی اپنے ہی گھر میں سکھی نہیں ہے۔دوسری بیٹی گھر سے بھاگ کر اس کا نام بدنام کر چکی ہے اور تم کیا کرنے جا رہی تھی تم خدانہ خاستہ اگر ہم وقت پر نہیں پہنچتے تو کیا ہو جاتا آج کل کی لڑکی اس کو سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتی ہیں

۔

جو آدمی تم پر پاگلوں کی طرح پیسہ لوٹاتا ہے وہ تمہاری محبت کی لالچ میں نہیں تمہارے جسم کی لالچ میں کرتا ہے۔

میں ہر مرد کو غلط نہیں کہتا۔کچھ ہوتے ہیں سچی محبت کرنے والے لیکن وہ ایسے نہیں

ہوتے۔

ماریا خدا کیلئے سمجھ جاؤ۔

یہ لوگ تم سے محبت نہیں کرتے محبت ایسی نہیں ہوتی۔

آج جو کچھ بھی ہوا اس میں جتنی غلطی ان لوگوں کی تھی اتنی ہی تمہاری ہے اگر وہ غلط ہے

تو سہی تم بھی نہیں ہو۔

تم لوگ محبت کو کونسے ترازو میں تولتے ہو دولت کے جس کے پاس دولت زیادہ ہے وہ

محبت زیادہ کرتا ہے تو یہ صرف غلط فہمی ہے اور کچھ نہیں

گھر چلو تعظیم آنٹی تمہارا انتظار کر رہی ہیں۔ وہ ایسے سمجھانے کی آخری کوشش کرتے

ہوئے گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔

ماریہ روتے ہوئے ان کے ساتھ آ بیٹھی

❤

امی خدا کے لئے مجھے معاف کر دیں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گی

آپ ٹھیک کہتی تھی امی وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا اس نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر

میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی۔

وہ تو خدا کا شکر ہے کہ یارم بھائی اور ان کے دوست وہاں پہنچ گئے ورنہ میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتی۔

مجھے معاف کر دیں امی میں نے آپ کی ساری باتوں کو غلط سمجھا میں آپ کو اپنا دشمن سمجھ بیٹھی تھی

ماریہ روتے ہوئے تعظیم کے گلے لگ کر بولی۔

جبکہ وہ شکر گزار نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

فاطمہ بی بی فخر سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔

مبارک ہو تم بھی غنڈوں میں شامل ہو گئے شارف نے صارم کے کان کے قریب کہتے ہوئے اپنی بتیسی کی نمائش کی۔

جسے گھور کر دیکھتے ہوئے صارم فاطمہ بی بی سے باتوں میں مگن ہو گیا

❤

فاطمہ بی بی میں اپنے بچوں کے لیے کچھ نہیں کر سکی روح نے ہر مشکل میں میرا ساتھ دیا

آج خضر نے ہمارے گھر کی عزت بچائی۔

میں کبھی ان بچوں کو ان کا حق نہیں دے پائی اگر آپ برا نہ منائیں تو کیا روح کی رخصتی میرے گھر سے ہو سکتی ہے۔

تعظیم نے ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تو فاطمہ نے ان کے ہاتھ فورا تھام لیے

یہ تم کیسی باتیں کر رہی ہو تعظیم روح تمہاری بیٹی ہے۔

وہ تمہارے ساتھ ضرور جائے گی۔

فاطمہ بی بی نے کھلے دل سے اجازت دی تو وہ خضر کو دیکھنے لگی۔

خضر تم میرے گھر کے بیٹے ہو لیلیٰ میرے گھر کی بہو ہے تم بھی ہمارے ساتھ چلو اس بار

اس نے خضر کے سامنے ہاتھ جوڑنا چاہے جب خضر نے بھی ان کے ہاتھ تھام لئے

میں تو آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں تعظیم باجی لیکن یارم روح کو جانے کی اجازت نہیں دے گا۔ خضر نے کہا۔

وہ کون ہوتا ہے منع کرنے والا ابھی صرف شادی کی بات چلی ہے شادی ہوئی نہیں ہے جو وہ اس پر حکم چلائے گا تعظیم تم اپنی بیٹی کو لے جاؤ میں دھوم دھام سے اپنی بہو بیا کے لاؤں گی۔

فاطمہ بی بی نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا تو وہ شرمائی۔

پگلی اتنا یارم سے نہیں شرماتی جتنا مجھ سے شرماتی ہے یہ۔فاطمہ بی بی نے مسکراتے ہوئے اس کی بلائیں لیں

❤

سب لوگ شادی کی تیاریوں میں جٹ چکے تھے جبکہ فاطمہ بی بی آرام سے بیٹھی ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

کیا ہوا امی آپ کو یہ سب کچھ پسند نہیں آرہا ہوں یارم انہیں خاموش بیٹھے دیکھ کر پوچھنے لگا

۔

کیا ہے یہ سب کچھ یارم میں نے کہا شادی کیلئے ارے یہ کون سا طریقہ ہے شادی کرنے کا نہ لڑکا لڑکی ملے ہیں نہ ایک دوسرے سے بات ہوئی ہے نہ ایک دوسرے کو پسند کیا ہے اور نہ ہی منگنی ہوئی ہے تم لوگ تو ڈائریکٹ ہی دن ڈالنے لگ گئے ہو۔

ایسی شادی کی خواہش نہیں ہے میری۔

میں کوئی زبردستی کر رہی ہو تمہاری شادی پہلے تم روح سے ملوا سے باہر لے کے جاؤ ڈنر کرواؤ پیار محبت کی باتیں کرو

پھر لڑکی کو یہاں لے کے آؤ۔

مجھ سے ملاوا گر مجھے پسند آئی تو میں کرو نگی تمہاری شادی فاطمہ بی بی نے سیر یس انداز میں کہا

لیکن اس سب کے دوران یارم کے لبوں سے مسکراہٹ ایک سیکنڈ کو بھی جدا نہ ہوئی

تو آپ میری لو میرج کروانا چاہتی۔ یارم نے انہیں کے انداز میں پوچھا تو انہوں نے ہاں میں گردن ہلائی۔

تو میں اپنی پسند کی ہی لڑکی نہ لے آؤں پہلے اس کے ساتھ چکر چلاتا ہوں پھر دھیرے دھیرے بات آگے بڑھاتے ہوئے اس کے ساتھ ڈیٹ مارتا ہوں۔

پھر جب کنفرم ہو جائے کہ اس کے ساتھ شادی کرنی ہے تب آپ سے ملانے لاتا ہوں ورنہ وہیں چھوڑ کر کوئی دوسری پٹاتا ہوں۔

یارم انہیں دیکھتے ہوئے بولا جبکہ انکی گھوری پر وہ خاموش ہو گیا۔

میری بہو بن کے روح ہی اس میں آئے گی۔ شرافت سے روح کو جا کر پٹاؤ۔

تاکہ میں اس کے گھر رشتہ لے کے جاؤں۔ فاطمہ بی بی کے انداز پر وہ قہقہ لگا کر ہنسا

یعنی اب میں لو میرج بھی میں آپ کی مرضی سے کروں گا۔ وہ انہیں کہہ رہا تھا جب کہ وہ

دروازہ بند کر کے اندر چلی گئی یارم قہقہ ایک بار پھر سے بے ساختہ تھا

دیکھو روح میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو کل تم اور یارم ایک ہوٹل میں ملنے والے ہو

۔

اور وہاں سب کچھ پرفیکٹ رہنا چاہیے۔یارم کو نہ جینز میں لڑکیاں بہت ایکٹ کرتی ہیں۔

تم کل جینز پہن کے اس سے ملنے جاؤ گی۔

اور میری ہائی ہیل چیک کرو وہ تمہیں فٹ آ رہی ہیں۔

معصومہ جاؤ میرے میک اپ کا سامان نکالو کوئی بھی چیز مس نہیں ہونی چاہیے میں کل

تمہیں بہت خوبصورتی سے تیار کر کے بھیجوں گی کہ یارم انکار ہی نہ کر سکے۔

ایک منٹ ایک منٹ لیلیٰ تمہیں کس نے کہا کہ یارم کو جینز میں لڑکیاں پسند ہیں ایسا کچھ

نہیں ہے روح نے یقین سے کہا۔

پہلی بات کان کھول کا سن لو میں تمہاری مامی ہوں مجھے میرے نام سے نہ بلایا کرو میرے

رشتے کی تھوڑی عزت کرو لیلیٰ نے اتراتے ہوئے کہا۔

تو معصومہ نے نظریں گھمائیں۔

اور یارم کو کیا پسند ہے کیا نہیں میں تم سے بہتر جانتی ہوں پوچھو کیسے لیلی نے اس کے سامنے جواب دیتے ہوئے سوال کیا۔

کیسے۔۔۔؟روح نے نہ چاہتے ہوئے پوچھا۔

لیلیٰ کو کوئی جواب نہ سوجا

کیسے کیا اتنے ٹائم سے اس کے پاس رہی ہو تم تمہیں نہیں پتہ۔ خیر میں بتا ہی دیتی ہوں دیکھو روح یارم کو کل تم سے مل کر ایسا محسوس ہونا چاہیے جیسے وہ پہلے کبھی تم سے نہیں ملا

۔

مطلب کہ اگر اسے وہی پرانی والی روح ملنی ہے تو وہ دوسری شادی کیوں کرے گا پہلے والے نکاح میں بھی کوئی برائی تو نہیں ہے۔ تمہیں تو ویسے بھی حاصل کر چکا ہے ہمیں اس کی آکسائیڈ مینٹ بھرانی ہو گی۔

اس پر یہ ظاہر کرنا ہو گا کہ اس بار اسے پرانے والی نہیں بلکہ ایک نئی روح ملے گی اور اس روح کو دیکھتے ہی وہ پہلی نظر کا عاشق بن جانا چاہیے وہ تمہیں دیکھتے ہی تم پر فدا ہو جائیے میں کل تمہاری کچھ لک بناؤں گی کہ وہ تمہیں دیکھتا رہ جائے گا اور فوراً زمین پر بیٹھ

کر تمہیں پرپوز کر دے گا۔

لیلیٰ نے کہا۔

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے لیلی۔میرا مطلب ہے لیلیٰ مامی لیلیٰ کی گوری نے اثر کیا تھا۔

میں ان کے سامنے جینز پہن کے کیسے جاؤں گی اور ہائی ہیلز میں تو مجھے چلنا بھی نہیں آتا

۔روح نے اپنی پریشانی بتائیں۔

یہ لو میڈم پریکٹس کرو بیٹھ کے اس نے اپنی ہائی ہیلز کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

اور جینز کی تمہیں ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں یہاں سے تو تم عبایا پہن کے جاؤ گی وہاں

ہوٹل کے روم میں جا کر اتار دینا اور اس کے بعد جو میں کہوں تم یارم کے سامنے بالکل سیم

ٹو سیم وہی کہو گی۔

یار یارم کو کچھ نیو فیلنگ آنی چاہیے اس نے معصومہ کی طرف نظریں گھما کے دیکھا اور

شرارت سے ہنسی۔

جبکہ معصومہ اپنا قہقہ روکتی کمرے سے باہر بھاگ گئی

❤

میں پہلے بتا رہا ہوں آپ کی مرضی کی لڑکی مجھے پسند نہیں آئی تو میں فوراً انکار کر دوں گا۔

یارم ان کی گود میں سر رکھے ہوئے مسکرا کر بولا۔

زیادہ اڑنے کی ضرورت نہیں ہے بے شک تو جوان ہو گیا ہے لیکن مرضی اب بھی میری ہی چلے گی۔

فاطمہ بی بی نے اسے گھورتے ہوئے کہا

مجھے نہیں پتہ بس آپ کان کھول کر سن لیں۔مجھے روح جیسی بورنگ لڑکیاں بالکل بھی نہیں پسند۔مجھے تو کوئی کانفیڈنٹ اور اسٹائلش لڑکی چاہیے

روح جیسی لڑکی کا کیا فائدہ۔یارم نے انہیں مزید تپا دیا

یارم تم بہت پیٹو گے میرے ہاتھوں وہ غصے سے اپنا جوتا نکالتے ہوئے بولی۔

اچھا اچھا دل کھول کے پیٹ لیجئے گا پہلے دوائی کھا لیں۔

وہ میڈیسن اٹھاتے ہوئے بولا۔

مجھے نہیں کھانی بہت گندا ذائقہ ہے اس کا فاطمہ بی بی نے منہ بنایا۔

بالکل بھی گندا ذائقہ نہیں ہے اس کا رنگ دیکھیں کتنا پیارا یارم نے شرارت سے کہا جس طرح بچپن میں وہ اسے دوائی دیتے ہوئے کہتی تھی۔

اس کے اس طرح سے کہنے پر وہ بے اختیار مسکرا اٹھی۔یارم بھی اپنے بچپن کو یاد کرتے

ہوئے مسکرایا۔لیکن نہ چاہتے ہوئے بھی آنکھوں میں آنسو آ گئے

ان کا ساتھ صرف چند دنوں کا تھا وہ انہیں دوائیاں کھلا کر باہر نکل گیا۔

آج اسے روح کی ضرورت تھی جس کے ساتھ وہ اپنا ہر غم شیئر کر سکتا تھا لیکن دو دنوں سے وہ اسے دیکھ تک نہیں پا رہا تھا۔

کل کا سارا دن تم میرے ساتھ ہو گی تو تم سے اپنی باتیں شئیر کروں گا یہ صبح کب ہو گی اس نے اندھیرے کو ایک خطرناک گھوری سے نوازتے ہوئے کہا۔

لیکن افسوس اندھیرے پر یارم کی گھوری کا کوئی اثر نہ ہونا تھا

وہ ابھی ابھی ہوٹل میں پہنچا تھا سر آپ کا روم سیٹنگ فلور پر ہے بیرا نے آ کر بتایا

روم کیوں بک کروا دیا ہم تو بس ملنے والے تھے

مطلب خضر نے اسے روح کے ساتھ وہ پر سکون سا وقت دینے کے لیے روم بک کیا۔

وہ مسکراتے ہوئے روم کی طرف جانے لگا اسے لگا تھا روح ابھی تک نہیں آئی ہو گی لیکن بیڈ پر اس کا عبایا دیکھ کر وہ مسکرایا

واش روم کا دروازہ بند تھا وہ مسکراتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگا

ہیلو لیلیٰ میرا مطلب ہے لیلیٰ مامی یار م کمرے میں آ گئے ہیں میں کیسے ان کے سامنے جا سکتی ہوں لیلیٰ اور خضر اسے روم میں چھوڑ کر جا چکے تھے اور وہ واش روم میں خود کو قید کئے ہوئے تھی

روح دیکھو جو میں نے کہا ہے اگر تم نے نہیں کیا تو دیکھنا میں تمہاری وہ پٹائی کروں گی کہ بس بھولو مت میں تمہاری مامی ہوں اور مامیاں بہت ظالم ہوتی ہیں لیلیٰ نے اسے ڈراتے ہوئے فون بند کر دیا

کیوں کہ سامنے سے خضر آ رہا تھا اس کے لیے آئسکریم لے کر یہ لیں میڈم آپ کی آئس کریم خضر نے آئس کریم اسے دیتے ہوئے کہا

تھینکیو لیلیٰ مسکرائی

ویسے ایک بات تو بتاؤ یہ تانیہ تمہارے ساتھ زیادہ نہیں چپکتی لیلیٰ نے جتا نچتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا اچھا شاید خیر کیا فرق پڑتا ہے وہ بھی میری بھانجی لگتی ہے خضر نے

لاپرواہی سے کہا

اوہیلو مجھے فرق نہیں پڑتا کہ وہ رشتے میں تمھاری کیا لگتی ہے اور ویسے بھی تمہاری بھانجی کے طور پر میں صرف روح کو ہی قبول کر سکتی ہوں اس لیے بہتر ہو گا کہ اس سے کہ پاس زیادہ مت جاؤ ورنہ لیلی نے سیریس انداز ماس سے دور رہو ورنہ لیلیٰ نے واڑن کیا وہ تو خضر نے مسکرا کر ہاں میں گردن ہلائی

گڈ بوائے لیلیٰ نے کہتے ہوئے بے ساختہ اس کے گالوں کو اپنے لبوں سے چھوا

لیلی یہ پاکستان ہے خضر نے یاد دلایا

تو کیا پاکستان میں اپنے بیبی کو پیار کرنا الاؤڈ نہیں ہے لیلی نے معصومیت سے پوچھا

الاؤڈ ہے میری جان لیکن صرف اپنے کمرے میں

یوں باہر سر عام نہیں خضر نے سمجھایا تو لیلیٰ سوری بول کر بات ختم کر چکی تھی جبکہ خضر جانتا تھا کہ اس کی بات کو وہ بالکل بھی نہیں سمجھی

❤

سنیں امی کی بہو باہر نکل آئیں

ورنہ مجھے بتادیں میں چلا جاتا ہوں یارم اسے دیکھنے کے لئے جتنا بے چین تھا وہ اتنا ہی اس کا ضبط آزما رہی تھی اب یارم نے باقاعدہ واش روم کا دروازہ کھٹکھٹایا

جی یارم میں بس آرہی ہوں روح بڑی مشکل سے یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے اپنے آپ کو کونفیڈینس ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہوئے دروازہ کھولنے لگی

ہمت کر روح یارم پر تو نے یہ بات ثابت کرنی ہے کے تو پرانی نہیں بلکہ نئی روح اسٹائلش اور کانفیڈنٹ روح نے اپنے آپ کو ہمت دیتے ہوئے قدم باہر کی طرف اٹھائے

جہاں یارم بیچینی سے کمرے کے چکر کاٹتے ہوئے سگریٹ پی رہا تھا۔

جب موڑا تو نظر اسکی جینز پر شوٹ ریڈ ٹوپ پر پڑی سارے بال پونی ٹیل میں باندھے ہونٹوں پر گہری لال لپسٹیک لگائی پیروں میں ہائی ہیل پہن کسی بھی اینگل سے وہ اس کی سیدھی سادی روح نہیں لگ رہی تھی

ایک پل کے لیے یارم اس کے روپ میں کھو سا گیا جبکہ اس کی نظروں سے کنفیوز ہوتے آگے بڑھی اور آگے ہی قدم پر ثابت ہو گیا کہ وہ اس کی معصوم سی سیدھی سادی روح ہی ہے

یارم نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے تھام لیا ورنہ وہ بری طرح زمین پر گرتی

اس کی باہوں میں جھولتی وہ آنکھیں بند کئے اس کی گرفت میں کانپ رہی تھی خوبصورت لب لریزر ہے تھے یارم کا دل بیمان ہونے لگا ان لبوں کو چھونے کی حسرت شدت سے جاگی

جس پر لبیک کہتے ہوئے وہ اس کے لبوں پر جھکا روح کو یقین ہوتے ہی کہ وہ گرنے سے بچ گئی ہے فوراً اس کی گرفت سے نکلی اور یارم کی حسرت حسرت ہی رہ گئی وہ بڑی مشکل سے اپنے آپ کو گرنے سے بچاتی بیڈ پر آ بیٹھی اپنی خواہش پوری نہ ہونے پر یارم نے اسے گھورا جبکہ وہ اس کی خواہش سے انجان اپنے آپ کو پر سکون کر کے لیلیٰ کی بتائی ہوئی باتوں کو سوچنے لگی

جی تو مسٹر یارم آپ سگریٹ پیتے ہیں اس نے زمین پر پڑے سگریٹ کے ٹکڑے کی طرف اشارہ کیا

جو شاید اسے بچاتے ہوئے اس نے زمین پر گرا دیا تھا اس کے انداز پر وہ مسکرایا یعنی اسے مکمل تیاری کے ساتھ بھیجا گیا تھا

جی ہاں میں سگریٹ پیتا ہوں آپ کو کوئی پرابلم ہے میرے سگریٹ پینے سے یارم بھی اس کے سامنے بیٹھ کر بولا مجھے کیوں پرو بلم ہو گی کونسا ہماری شادی ہو گئی ہے روح نے لاپروائی

سے کہا

مطلب شادی کے بعد پرو بلم ہو سکتی ہے یارم نے دلچسپی سے پوچھا

یہ شادی کے بعد سوچیں گے اگر شادی ہوئی تو میرا مطلب ہے ہم ایک دوسرے کو پسند آئے تو روح تو کانفیڈنس کے بھی سارے ریکارڈ توڑ کر بولی

تو کس طرح کا شوہر چاہیے آپ کو یارم نے پوچھا

(مجھے تو بس آپ ہی چاہیے) روح نے دل میں سوچا بیچاری نے صرف کپڑے ہی بولڈ پہنے تھے وہ اندر سے وہی بیوقوف سی روح تھی۔

ویل ایجوکیٹڈ ہینڈسم کیئرنگ اس نے لیلیٰ والا جواب دیا جس پر وہ مسکرایا

آپ کو کس طرح کی بیوی پسند ہے روح کہتے ہوئے اس کے نزدیک آئی اور اس کے ہاتھ کو اپنے نرم سے ہاتھوں سے چھوا (لیلی تم بہت پیٹنے والی ہو میرے ہاتھوں میری معصوم سی روح کو کیا سے کیا بنا ڈالا) یارم نے سوچا

اور اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا

خیر مجھے سیدھی سادھی یارم نے ابھی بولنا شروع ہی کیا تھا کہ روح اس کے مزید نزدیک آئی

میری جیسی روح نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کرتے ہوئے کہا

سیدھی سادی بھولی بھالی معصوم سی جیسے دیکھتے ہی سکون ملے میں دن میں ایک بار اس کی شکل دیکھ لوں تو پورا دن خوشگوار گزرے یارم نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر تھام لئے

جیسی کہ میری روح ہے یارم نے محبت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

اس کا مطلب اس دو گھنٹے کی محنت کا کوئی فائدہ نہیں ہوا روح اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کھڑے ہو کر بولی۔

تمہیں کس نے کہہ دیا کہ مجھے اس ٹائپ کی لڑکیاں پسند ہیں

یارم نے اس کے حلیے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کی تیاری پر ایک مکمل نظر بھی ڈالی۔

لیلیٰ نے روح نے منہ بنا کر کہا جیسے لیلیٰ کی شکایت لگا رہی ہو

میرا بچہ مجھے اس طرح کی لڑکی اگر پسند ہوتی تو وہاں کیا ایسی لڑکیوں کی کمی ہے مجھے تو میری روح کا انتظار تھا یارم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے واپس اپنے قریب بٹھایا تو روح نے سب سے پہلے اپنے پیروں میں پہنے ہوئے ہائی ہیلز اتار کر دور پھینکے پیروں میں بھی درد ہو گیا

میرے تو۔

یارم دو منٹ انتظار کریں میں کپڑے چینج کر کے آتی ہوں روح نے اپنے پاس پڑا بیگ اٹھایا مطلب کہ وہ اس کی بھی تیاری کر کے آئی تھی یارم نے اسے اجازت دی تو وہ 5 منٹ کے بعد سادہ سا سفید رنگ کا سوٹ پہن کے آئی۔

اور یارم کے قریب آ کر بیٹھی

بے بی لپسٹک کیوں اتری کتنی پیاری تو لگ رہی تھی۔

یارم نے آج پہلی بار اسے اس رنگ کی لپسٹک میں دیکھا تھا جس کی اکثر وہ اس سے فرمائش کرتی تھی

ابھی نہیں وہ شادی کے بعد روح نے ہمیشہ کی طرح لارہ لگایا

میں بہت مس کر رہا تھا تمہیں وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کرنے لگا اور اپنے دل میں مچلتی خواہش پوری کرنے لگا

یہ بھی شادی کے بعد روح جلدی سے بول کر پیچھے ہٹی

تو یارم بھی مسکرا کر پیچھے ہٹ گیا وہ اپنی ماں کی خواہش کیلئے اتنا تو کر ہی سکتا تھا اسے پیچھے ہٹتا دے کر وہ پر سکون ہو کر بیٹھی

یارم میں جانتی ہوں آپ بہت پریشان ہیں لیکن یارم آپ اتنے کیوں بے بس ہو گئے ہیں ہم فاطمہ بی بی کو دبئی یا کسی دوسرے ملک لے چلتے ہیں جہاں ان کا علاج اور بہتر طریقے سے ہو سکے روح نے فکر مندی سے کہا

روح تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں نے اپنی ماں کو بچانے کی کوئی کوشش نہیں کی تمہیں کیا لگتا ہے اگر ان کے بچنے کے چانس ہوتے تو کیا میں کوشش نہ کرتا روح وہ کینسر کے لاسٹ اسٹیج پر پہنچ چکی ہیں جو دماغ سے پورے جسم میں پھیل چکا ہے وہ پہلے تکلیف برداشت کرتی رہی ہیں اور کسی کو کچھ بتایا نہیں

اور جب ہم کچھ نہیں کر سکتے ہمیں پتہ چلا روح ان کے پاس بس یہی چند دن ہیں میں نے ان سے کہا کہ میں نے کسی دوسرے ملک علاج کے لیے لے چلتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ وہ اپنا آخری وقت اپنے اپنوں کے ساتھ گزارنا چاہتی ہیں

آزاد اور بے فکر یارم نے روح کو فاطمہ بی بی کے بارے میں بتایا تو وہ اور پریشان ہو گئی یارم مطلب ہم کچھ نہیں کر سکتے آنکھوں میں پانی آ چکے تھے

روح نے پھر سے پوچھا ایک آس ایک یقین کے شاید یارم کہہ دے کے کچھ ہو سکتا ہے لیکن یارم نے اسے جھوٹی امید بھی نہ دلوائی

نہیں روح ہم کچھ نہیں کر سکتے سوائے ان کا آخری وقت خوبصورت بنانے کے

یارم نے روح کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا

ابھی تو سب کچھ ٹھیک ہوا تھا یارم سب کچھ خراب ہو گیا روح نے روتے ہوئے کہا

روح پلیز رونا بند کرو یہ ان کے آخری دن ہیں ہمیں یہ دن خوبصورت بنانے ہیں انہیں وہ

خوشیاں دینی ہیں جن کی وہ تمنا کرتی ہیں وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولا تو روح نے

اثبات میں سر ہلایا

❤

یہ تم کیا لڑکی کو تاڑ رہے ہو لڑکے تمہیں کیا لگتا ہے مجھے پتہ نہیں چل رہا میرے گھر میں

کونسی کبوتر گری ہو رہی ہے

فاطمہ بی بی نے باہر دھوپ میں بیٹھے شارف کے کان پکڑ کر کہا جو کب سے معصومہ کو اپنی

نظروں کے حصار میں لیے بیٹھا تھا۔

اور اس کی نظروں سے کنفیوز ہوتے وہ اپنا کام نہیں کر رہی تھی

وہ جو کبھی اس کے اس طرح سے گھورنے پر شرماتی تو کبھی غصے سے گھورتی

لیکن شارف ڈھیٹ بنا اسے گھورے جا رہا تھا جو فاطمہ بی بی تو کیا گھر میں آئے قرآن پڑھنے

والے بچوں نے بھی نوٹ کر لیا

فاطمہ بی بی میں تو دیکھ رہا تھا کہ یہ اپنا کام ٹھیک سے کر رہی ہے یا نہیں

شارف نے اپنا کان سہلاتے ہوئے کہا

تو کیا جنرل لگا ہے تو اس پر وہ اپنا کام ٹھیک سے نہیں کرے گی تو سزا دے گا اسے چل جلدی سے جھاڑو اٹھا اور جا کر چھت کی صفائی کر ایک ایک کونہ چمکا کے اور اگر صفائی ٹھیک سے نہ ہوئی تو میں تیری وہ حالت کروں گی کہ پورا محلہ دیکھے گا فاطمہ بی بی غصے سے بولی

یارم کیا کم ہیلڑ کا جانشین تھا کہ فاطمہ بی بی اس سے بھی زیادہ خطرناک نکلی

وہ بڑا بر آتے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگا

آجائے یارم تو کہتی ہوں یہ کبوتر گریاں مجھے پسند نہیں اس کی بھی شادی کر پھر دل کھول کے ایک دوسرے کی آنکھوں کی پیاس بجھانا وہ اپنے کمرے میں جاتے ہوئے بولی

جبکہ ان کے باتیں سن کر معصومہ کا چہرہ غصے اور شرم سے سرخ ہو گیا حد ہے شارف کبھی باز نہیں آئے گا

معصومہ کمرے میں فاطمہ بی بی کو کھانا دینے آئی تو وہ سو رہی تھی

یارم نے سختی سے کہا تھا کہ انہیں وقت پر کھانا دیا جائے اور میڈیسن بھی

معصومہ نے سوچا اور انہیں جگاتے ہوئے ان کے قریب آئی ویسے بھی نماز کا وقت ہونے والا تھا

فاطمہ بی بی کھانا کھالیں اور نماز کا وقت ہونے والا ہے وہ ان کے قریب آکر کہنے لگی

لیکن وہ نہ ہلی جبکہ انکی نیند بہت کچی تھی وہ ذرا سی آہٹ سے جاگ جاتی تھی

فاطمہ بی بی معصومہ نے انہیں ہاتھ لگا کر جگانا چاہا لیکن وہ نہیں اٹھی معصومہ کو پریشانی ہونے لگی

شارف چھت کی صفائی کر کے خضر کے پاس جا چکا تھا جبکہ صارم اور عروہ شادی کی شاپنگ کے لیے گئے ہوئے تھے

اس نے ایک بار پھر سے فاطمہ بی بی کو جگانے کی کوشش کی

فاطمہ بی بی اٹھیں آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا وہ ان کے پاس جا کر پوچھنے لگی

لیکن اس بار بھی وہ نہ جاگی تو معصومہ گھبرا گئی انہیں جگانے کی کوشش میں ناکام ہوتی وہ باہر کی طرف بھاگی اور تعظیم کے گھر کی دیوار تک آئی

آنٹی پلیز جلدی سے کسی کو بھیج دیں فاطمہ بی بی کو کچھ ہو گیا ہے وہ اتنا کہتی واپس کمرے کی طرف بھاگ گئی

❤

فی الحال وہ ٹھیک ہیں لیکن آگے بھی ٹھیک رہیں گی ہم اس بات کی گارنٹی نہیں دے سکتے دیکھیں انہیں اسپتال کی ضرورت ہے انہیں سانس لینے میں بھی دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے

آپ ان کس ہسپتال میں ایڈمیٹ کروائیں تاکہ ان کی صحت کو مزید نقصان نہ پہنچے ڈاکٹر نے سمجھاتے ہوئے کہا

کیا آپ کے ہسپتال میں رہنے سے میں بچ جاؤں گی فاطمہ بی بی نے مسکراتے ہوئے پوچھا میں جانتی ہوں کہ میں نہیں بچوں گی میں آخری وقت اپنے بچوں کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں

میں جانتی ہوں میں سکون سے جی نہیں سکتی لیکن میں سکون سے مرنا چاہتی ہوں یارم اب گھر چلو مجھے اس ماحول میں گھٹن ہو رہی ہے فاطمہ بی بی نے ڈاکٹر کو اگنور کرتے ہوئے یارم سے کہا تو وہ انہیں واپس گھر لے جانے کے لئے اٹھا

❤

لڑکی پسند آئی وہ منہ سے آکسیجن ماسک اتار کر بولی جو یارم نے پکڑ کر دوبارہ لگا دیا

جی پسند آئی یارم نے جواب دیا

تو پھر جلدی سے رشتہ لے کے چلتے ہیں زیادہ دن نہیں ہیں میرے پاس یارم میرے دن

ختم ہو رہے ہیں وہ بے بسی سے بولی تو یارم رو دیا۔

پلیز مت جائیں مجھے چھوڑ کر آج آخر وہ مرد سے بچہ بن گیا

جانا تو پڑے گا نا اللہ کا بلاوا آیا ہے اب انکار کی گنجائش نہیں ہے

آپ کہیں نہ ان سے کہ آپ کے بیٹے کو آپ کی ضرورت ہے وہ ویسے بھی تو آپ کی ساری

باتیں مانتے ہیں یارم کسی چھوٹے بچے کی طرح ان سے لپٹ کر رو رہا تھا

ایسے روتے ہوئے بھیجے گا تو میں خوشی خوشی نہیں جا پاؤں گی

میں تم سب کو خوشی خوشی چھوڑ کر جانا چاہتی ہوں مگر تم اس طرح سے روتے ہوئے

رخصت کرو گے تو مجھے سکون نہیں آئے گا

فاطمہ بی بی بھی اس کے آنسو دیکھ کر رو دی تو یارم نے فوراً ان سے الگ ہو کر اپنی آنسو

صاف کیے

نہیں رو رہا میں بالکل بھی پریشان نہیں ہوں

میں بالکل ٹھیک ہوں اور خوش ہوں وہ ان کے ماتھے پر بوسہ دے کر باہر نکل گیا شاید مزید ان کے سامنے اپنے آنسو روک نہیں سکتا تھا

باہر خضر صارم اور شارف اس کا انتظار کر رہے تھے اس کی آنکھیں دیکھ کر خضر نے آگے بڑھ کر اسے اپنے گلے سے لگایا تو صارم بھی ان دونوں کے ساتھ آ لگا شارف بھی اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتا ہے ان کے ساتھ آ گیا

سب اداس تھے لیکن وہ جانتے تھے کہ انہیں خوش رہنا ہو گا اپنے لیے نہ سہی اپنی ماں کے لئے تاکہ وہ اسے خوشی خوشی رخصت کر سکیں

ارے فاطمہ بی بی آئیں نہ تعظیم نے انہیں دروازے پر دیکھ کے کہا

ڈاکٹر نے تو آپ کو آرام کرنے کے لیے کہا تھا آپ اس طرح تعظیم انہیں دیکھ کر حیران ہوئیں تھی۔

ہاں میں اپنے بیٹے یارم کا رشتہ مانگنے آئی ہوں تمہاری بیٹی روح کے لئے

ویسے تو یہ دونوں ایک دوسرے سے مل ہی چکے ہیں اور پسند بھی کر چکے ہیں۔

تو میں نے سوچا نیک کام میں دیر کیسی۔۔

میرے بیٹے کو تو تمہاری بیٹی بہت پسند آئی اپنی بیٹی سے بھی پوچھ لو کہ اسے میرا بیٹا پسند ہے یا نہیں پھر ہم باقی باتیں بھی کر لیتے ہیں فاطمہ بی بی نے ڈراتے ہوئے کہا تو تعظیم مسکرا دیں

آپ اندر چل کے بیٹھیں تو سہی پھر ساری باتیں آرام سے کرتے ہیں تنظیم نے انھیں ویلکم کیا

لڑکیوں روح کو جلدی سے لے کے آؤ تعظیم نے کہا۔

ایسے ہی نہ لے کے آؤ چائے لے کے آؤ چائے بتاؤ سے کہ ساس آئی ہے اس کی فاطمہ بی بی نے اونچی آواز میں کہا۔

باہر کی طرف دوڑ لگاتی روح کچن کی طرف بھاگی۔

اور پھر کچھ ہی دیر میں چائے لے کے آئی۔

یارم نے نظر بھر کر اس کی طرف دیکھا

ہاں تو کھانا بنانا آتا ہے تمہیں سوال پوچھا

جی آتا ہے روح نے شرماتے ہوئے کہا

برتن جھاڑو کپڑے وغیرہ

جی۔جی سب آتا ہے روح نے جلدی سے بتایا

اچھی بات ہے بُلاو مولوی کو فاطمہ بی بی نے دھماکہ کیا

اتنی جلدی مولوی یارم نے پوچھا

ہاں سب سے پہلے نکاح ہو گا سب سے ضروری تو نکاح ہی ہوتا ہے اگر نکاح ہو جائے تو

سمجھو شادی ہو گئی اب باتیں مت بناؤ جاؤ جا کر مولوی کو بلاؤ

انہوں نے سختی سے کہا اور خضر اور صارم کو پاس والی مسجد میں مولوی صاحب کو بُلانے کے

لیے کہا تو وہ فورا ہی حاضر ہو گئے اور پھر کچھ ہی دیر میں نکاح کی رسم ادا کی گئی

ہاں تو تعظیم اب سے تمہاری بیٹی میری ہوئی آج رات مہندی کی رسم ہو گی

پھر کل صبح ہم بارات لے کے آتے ہیں فاطمہ بی بی نے فیصلہ سنایا

لیکن فاطمہ بی بی اتنی جلدی میرا مطلب ہے پورا محلہ مدعو ہے تعظیم نے پریشانی سے کہا

تعظیم میری صحت اس بات کی اجازت نہیں دے رہی مجھے میری طبیعت ٹھیک نہیں لگ

رہی مجھے نہیں لگتا کہ میں چند دن بھی ابھی وہ کچھ کہہ ہی رہی تھی کہ یارم نے ان کے

کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔تو وہ خاموش ہو گئی

پھر بولی بس تم لوگ تیاری کرو مہندی کی رسم آج ہی ہو گی اور صبح بارات دھوم دھام سے

لے کے آؤں گی اس بار تعظیم کچھ نہ بولی

مہندی کا سن کر مریم بھی آج ہی پہنچ آئی اور سب تیاریوں میں ان کا ساتھ دینے لگی

روح کو بیچی ہوئی رقم میں انہوں نے مریم کی شادی تو اچھے طریقے سے کر دی لیکن اس

کے لیے خوشیاں نہیں خرید پائی

لیکن ہمیشہ کی طرح آج وہ اداس نہیں تھی

مریم بیٹا سب کچھ ٹھیک تو ہے آج تم بہت خوش لگ رہی تعظیم نے پوچھ ہی لیا کیونکہ ان کی

بیٹی اکثر اداس ہوتی تھی

وہ شادی کا ماحول تھا اسی لیے میں آپ کو بتا نہیں پائی میں آپ کو بتانا کچھ چاہتی تھی مریم

نے شرماتے ہوئے کہا۔

امی میں ماں بننے والی ہوں اور اب راحیل میرا بہت خیال رکھتے ہیں

انہیں نے اپنی ماں بہن سب سے کہا اگر کسی نے مجھے کچھ کہا تو وہ گھر چھوڑ دیں گے اس کے

بعد سے کچھ ٹھیک ہو گیا ہے

ان کی ماں بھی بچے کی خبر سن کر آج کل بہت خوش رہنے لگی ہیں

اور سب میرا بہت خیال رکھے رہے ہیں اب تو ماشاءاللہ سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے مریم نے خوشی خوشی بتایا تو تعظیم نے شکر خدا کا کیا اللہ کے کرم سے اب انکی بیٹی بھی اپنے گھر میں خوش تھی

❤

مشکل تھا لیکن پھر بھی لڑکے اور لڑکیوں نے مل کر سارا انتظامات سنبھال لئے

یارم کی رسم اپنے گھر میں کی گئی جس میں خضر نے دوست کا فرض نبھاتے ہوئے اس کے گھر آکر خوب بھنگڑے ڈالے

اور تو اور خضر نے اپنی مہندی کا بدلہ لیتے ہوئے پورا تیل کا پیالہ اس پر انڈیل دیا جب کہ شارف کو جیسے ہی پتہ چلا کہ دلہے کی بچی ہوئی مہندی لگانے سے شادی جلدی ہوتی ہے تو شارف نے یارم کو بھی مہندی نہ لگانے دی بلکہ ساری کی ساری خود لگالی۔

جس کی وجہ سے اس کے دونوں ہاتھ ہی مہندی سے رنگے ہوئے تھے اور پھر تصویر بنا کے معصومہ کو سینڈ کر دی صارم اور مائرہ نے بھی بھنگڑے ڈالے

یارم کی رسم ادا کرنے کے بعد وہ سارے روح کی طرف آ گئے

لیلیٰ نے خضر کے نام کی مہندی لگا کر اس کا دل خوش کر دیا جبکہ معصومہ نے اپنی مہندی کی

تصویر واٹس اپ پر شارف کو سینڈ کر کے اسے بھی خوش کر دیا

جبکہ روح یارم دونوں بچھڑے ہوئے عاشقوں کی طرح بیٹھے تھے سب کے سامنے تو وہ خوش تھے لیکن اصل میں بہت اداس تھے۔ کیونکہ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو نہیں دیکھ پائے تھے جبکہ سب ہی ان کی تعریفیں کیے جا رہے تھے

❤

آج صبح سے ہی فاطمہ بی بی کی طبیعت بہت خراب تھی یارم نے بارات کنسل کرنے کے لیے کہا لیکن فاطمہ بی بی نہیں مانی

اور اب دھوم دھام سے بارات لے کر اس کے ساتھ آئیں لیکن یارم کو آج صبح سے ہی عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی

اس کا دل گھبرا رہا تھا لیکن فاطمہ بی بی کو بتا کر وہ انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ فاطمہ بی بی کو اپنے ساتھ رکھ رہا تھا اس کا دل نہیں چاہ رہا تھا وہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی انہیں خود سے دور کرے۔

فاطمہ بی بی نے بہت سمجھایا

یارم میں بالکل ٹھیک ہوں

آپ بالکل ٹھیک ہیں میں جانتا ہوں لیکن آپ میرے ساتھ رہیں یارم ابھی بھی اپنی بات

پر اڑا ہوا تھا

جب محلے کی عورتوں فاطمہ بی بی کے پاس آئی تو نہ چاہتے ہوئے بھی یارم کو ان سے دور ہونا

پڑا

لیکن پھر بھی اس کا سارا دھیان انہی کی طرف رہا

❤

پھر روح کو لا کر یارم کے پہلو میں بٹھایا گیا دلہن کے سرخ لہنگے میں روح غضب ڈھا رہی

تھی تو دلہے کے لباس میں یارم بھی اپنی مثال آپ تھا۔

وہ عربی شہزادہ آج اپنی دلہن کا دل دھڑکا رہا تھا

روح بے اختیار اسے دیکھتی ہی رہ گئی اسے اس طرح سے اپنی طرف دیکھتے ہوئے یارم نے

آنکھ ماری۔

جس پر روح شرما دی

پھر شروع ہوا محلے کے لوگوں کے ساتھ فلم بنانے کا سلسلہ جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا

تھا یارم بری طرح سے اکتا چکا تھا جب کہ روح اس کی حالت پر ہنس رہی تھی۔

ہنس لو بے بی ہنس لو رات کو بتاتا ہوں تمہں وہ اس کے کان میں بولا تو روح نے اسے گھور کر دیکھا

گھورو مت مجھے لوگ کیا سمجھیں گے کتنی بے شرم دلہن ہے جو اپنی شوہر کو گھور رہی ہے یارم نے مزے سے کہا۔

یارم آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں روح نے ہمیشہ والے ڈائیلاگ بولا

ہاں ہاں بابا جانتا ہوں میرا صرف ڈمپل ہی اچھا ہے یارم نے اپنے ڈمپلز کی بھرپور نمائش کرتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی

❤

یارم آج میں بہت خوش ہوں آج میں مر جاؤں تو بھی مجھے غم نہیں تو نے میری آخری خواہش پوری کر دی میں نے تیری شادی دھوم دھام سے کی یہی تو خواہش تھی میری جب سے تو پیدا ہوا تھا تب سے ہی تیری شادی کے خواب دیکھنے لگی تھی

بس آج میری ہر خواہش پوری ہو گئی۔ فاطمہ بی بی نے خوشی سے کہا

لیکن ایک خواہش ہے وہ بھی پوری کرے گا فاطمہ بی بی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو یارم ان

کی طرف دیکھ کر مسکرایا

آپ حکم کریں امی۔

میری خواہش ہے کہ میں مر جاؤں نہ تو کسی کو رونے مت دینا یارم میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے کسی کی آنکھوں میں آنسو آئے میں نہیں چاہتی کہ میں کسی کے غم کی وجہ بنوں کسی کے درد کا سبب بنوں بس تو میری یہ خواہش پوری کر دینا کسی کو ایک آنسو مت بہانے دینا۔

تو پوری کرے گا نہ میری یہ خواہش فاطمہ بی بی نے یقین سے پوچھا تو اس نے اثبات میں گردن ہلا دی

میں وعدہ کرتا ہوا میں کسی کو نہیں رونے دوں گا لیکن کیا میں رو سکتا ہوں اس نے پوچھا اس کے لہجے میں غم تھا درد تھا تکلیف تھی لیکن اس کی ماں نے نہ میں گردن ہلا دی۔

یارم نے بے دردی سے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے۔

جو آپ چاہیں گی وہی ہو گا۔

❤

فاطمہ بی بی نے ساری رسموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

ہر رسم ادا کی بلکہ محلے کی عورتوں کے ساتھ مل کر نہ جانے کون کون سے پرانی رسم بھی ادا کی۔

یارم نے مسکرا کر اپنی ماں کی ہر بات کو مانا۔

اب وہ بالکل بھی نہیں اکتایا ہوا تھا۔

بلکہ بہت فریش لگ رہا تھا جیسے ان سب چیزوں کو انجوائے کر رہا ہوں۔

روح کو یارم کے کمرے میں بٹھایا گیا جسے شارف اور معصومہ نے سجایا تھا۔

یارم کی صبح کی بے چینیاں بھرنے لگی تھی۔

اس کا دل نہیں کر رہا تھا کہ وہ فاطمہ بی بی کو اپنی نظروں سے دور کرے۔

وہ اپنے کمرے میں آیا تھا جہاں روح بیٹھی انتظار کر رہی تھی۔

وہ اس کے قریب آ کر بیٹھا تب بھی پریشان لگ رہا تھا۔

یارم کیا ہوا آپ اتنے پریشان کیوں ہیں روح نے پوچھا

روح دل بہت گھبرا رہا ہے چلو امی کے پاس چلتے ہیں یارم کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ روح کا انکار نہ کر پائی۔

❤

یہ دونوں فاطمہ بی بی کے کمرے میں آئے تو فاطمہ بی بی سو رہی تھی یارم ابھی تو آئی اتنی جلدی کیسے سو گئی معصومہ اپنا ڈریس چینج کرنے گئی تھی جبکہ فاطمہ بی بی اسی ڈریس میں سو رہی تھی

یارم نے آکر انہیں ہاتھ لگایا تو اسے کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا امی آپ ٹھیک تو ہیں۔

یارم نے انہیں ہاتھ لگا کر پوچھا لیکن وہ کچھ بھی نہ بولیں۔

اس دن بھی امی کی طبیعت ایسی ہی خراب ہو گئی تھی یارم نے بیچینی سے کہا جب روح نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

یارم مجھے لگتا ہے امی کی طبیعت نہیں خراب۔ بلکہ وہ روح کی آنکھ سے بے اختیار آنسو گرا

معصومہ جو واش روم کے دروازے پر

کھڑی تھی جلدی سے ان کی طرف بڑھی۔

فاطمہ بی بی۔ معصومہ نے ان کو ہاتھ لگایا۔

اسے اچانک۔۔۔۔ معصومہ کچھ کہہ نہیں پائی۔ جب کہ اپنے منہ پے ہاتھ رکھ کے رونے لگی۔

روح نے اپنا سر یارم کے کندھے پر رکھا

نہیں روح ایک آنسو بھی مت بہانہ میں نے امی سے وعدہ کیا ہے کہ میں ان کی موت پر کسی کو رونے نہیں دوں گا تم بھی چپ کرو معصومہ اس نے سختی سے کہا

کوئی نہیں روئے گا شارف خضر اور صارم کو بلاؤ

ہم امی کو روتے ہوئے رخصت نہیں کریں گے بلاؤ سب کو۔ یارم نے حکم دیا۔

جبکہ اپنی آنکھ سے گرتے آنسوؤں کو بڑی مشکل سے روکتے ہوئے بے دردی سے اپنی آنکھیں صاف کر رہا تھا

آج ڈیڑھ مہینہ ہو گیا تھا فاطمہ بی بی کو گزرے ہوئے۔

تقریباً سب لوگ ہی سنبھل جاتے تھے۔

یارم نے سب کو رونے کے لیے منع کیا تھا۔

اور ان کی آخری خواہش کا احترام کرتے ہوئے سب نے یارم کے اس فیصلے میں اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔

یارم بیٹا یہ تم کیا کہہ رہے ہو ابھی تمہیں آئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں کچھ وقت اور رک جاتے تعظیم نے اس کی جانے کی بات سن کر کہا۔

نہیں آنٹی۔بہت دن ہو گئے اب مجھے چلنا چاہیے اور ویسے بھی آپ یہاں ہے ہی کون میرا

پاکستان سے جڑا میرا آخری رشتہ بھی اب ختم ہو چکا ہے۔

لیکن بے فکر رہیں روح آئے گی آپ سے ملنے کے لیے یارم نے مسکرا کر انہیں دلاسہ دیا۔

❤

یارم کل تک تو آپ نے جانے کی بات نہ کی تھی اب اچانک آپ نے واپسی کا کیسے سوچا۔

روح کو بھی آج ہی پتہ چلا تھا کہ یارم واپس جانا چاہتا ہے

روح ہمارا یہاں رہنے کا اب کوئی مقصد نہیں وہاں میرا کام ہے۔

اور میں وہ کام نہیں چھوڑوں گا یہ تم جانتی ہو اسی لیے میں نے واپس جانے کا فیصلہ کیا ہے۔

شارف لیلیٰ لوگ بھی یہاں پر کنفرٹیبل نہیں ہیں یہ ان کا اپنا گھر نہیں ہے۔

ہر انسان کو اس کے اپنے گھر کی ضرورت ہوتی ہے۔

اور انہیں بھی تو اپنے گھر جانا ہے اور اب ہمارا یہاں رہنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔

تم تیاری کر لو ہم پرسوں یہاں سے نکلیں گے۔

یارم اس سے کہہ کر اندر چلا گیا۔

سچ ہی تو کہہ رہا تھا یارم اب وہ یہاں کیوں رکھتے اکلوتا رشتہ تھا اس کا اس گھر ست۔ وہ بھی ختم ہو چکا تھا فاطمہ بی بی کے ساتھ گزارہ اپنا بچپن وہ کبھی بھولا تو نہیں سکتی تھی اور نہ ہی ان کی اچانک موت کو قبول کر پا رہی تھی

ڈاکٹر کا کہنا تھا۔

کہ ان کی موت کینسر سے نہیں ہوئی بلکہ وہ اچانک ہی وفات پا گئی ہیں کیونکہ کینسر کے مریض بہت تکلیف سہتے ہیں۔ شاہد اللہ نے انھیں تکلیف سے بچانے کے لیے جلدی اپنے پاس بلا لیا۔

❤

روح میرے ساتھ شاپنگ مال چلو گی مجھے کچھ چیزیں لینی ہے ضروری نہ ہوتی تو تمہیں نہ کہتی لیلی نے اس کے قریب آ کر کہا۔

ہاں کیوں نہیں لیلیٰ میں تمہارے ساتھ چلوں گی لیکن ایک بار یارم سے پوچھ لوں۔

کل ان لوگوں کو یہاں سے جانا تھا اس سے پہلے لیلی اپنے لئے کچھ چیزیں خریدنا چاہتی تھی۔

اسے خضر کا روک ٹوک کرنا اس پر حکم چلانا اسے اپنی مرضی کے کپڑوں میں دیکھنا یہ ساری

چیزیں لیلی بہت اچھی لگتی تھی۔

آج تک کوئی نہ تھا جو اس کے ڈریسنگ سینس پر کومنٹ کرتا یا پھر اسے صحیح غلط کی پہچان بتاتا۔

لیکن خضر اس کے ایک ایک موومنٹ کو نوٹ کرتا تھا اور لیلیٰ کو یہی چیزیں اچھی لگتی تھی۔

کہ کس طرح سے وہ اس کی ہر ایک بات ہر ایک چیز کو نوٹ کرتا ہے۔

لیلیٰ کو اس کا حکم چلانا اپنے آپ پر حق جتانا اچھا لگتا تھا اسی لیے وہ چاہتی تھی کہ وہ اس کی پسند کے کچھ ڈریسز خرید لی۔

اور کچھ نہ سہی خضر خوش ہی ہو جائے گا۔

❤️

ٹھیک ہے تم دونوں جاؤ خضر تم دونوں کو چھوڑ آئے گا۔

اور جب آنا ہو مجھے فون کر دینا میں تمہیں لینے آ جاؤں گا۔ یارم نے اسے اجازت دیتے ہوئے کہا

معصومہ کو بھی اپنے ساتھ لے جاو وہ بیچاری یہاں اکیلی رہ کر کیا کرے گی

اس سے پوچھا تھا لیکن اس نے انکار کر دیا۔ وہ کہہ رہی تھی کہ ایک بار پورا گھر ٹھیک سے

صاف کروائے گی اپنی نگرانی میں۔اور اس سے کچھ خریدنا بھی نہیں تھا

روح اسے بتا کر جا چکی تھی۔

جب وہ فاطمہ بی بی کے کمرے میں آیا تو دیکھا معصومہ بیٹھی فاطمہ بی بی کی تصویر پکڑے رو

رہی تھی وہ اس کے قریب آ کر بیٹھ گیا

کیا ہوا۔۔۔وہ جانتا تھا اس تھوڑے سے وقت میں معصومہ فاطمہ بی بی کے بہت قریب آ

چکی تھی۔

یارم سر میری ماما کو بھی کینسر تھا اور ان کے آخری وقت میں کوئی بھی ان کے ساتھ نہیں

تھا۔

وہ بابا کو بہت مس کرتی تھی روزانہ فون کر کے کہتی کہ واپس آ جائے۔

اور بابا کہتے یہاں اور لوگوں کو ان کی ضرورت ہے۔

مجھے تب بابا پر بہت غصہ آتا تھا مجھے غلط لگتے تھے لیکن اب نہیں سر میرے بابا ٹھیک تھے

انہوں نے کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا۔

معصومہ نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

ہاں معصومہ تمہارے بابا بالکل ٹھیک تھے انہوں نے کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا انہوں نے

جو کچھ بھی کیا اچھے کے لئے کیا۔

اب یہ رونا دھونا بند کرو اور میرے لیے اچھی سی چائے والا۔

میں بھی تو دیکھوں میری چھوٹی سی بہن کیسی چائے بناتی ہے۔

یارم نے اس کا دھیان بٹانا چاہتا تو وہ مسکراتے ہوئے اٹھ گئی۔

سچ کہتے ہیں لوگ ماں باپ ایک نعمت ہوتے ہیں اللہ کی طرف سے دیا گیا سب سے حسین تحفہ لیکن نہ جانے کیوں کچھ لوگوں کو اس رشتے کی قدر ان کے جانے کے بعد ہوتی ہے۔

❤

وہ شاپنگ مال میں اس وقت شاپنگ کر رہے تھیں۔

جبکہ ایک لڑکا نہ جانے کب سے انہیں گھورے جا رہا تھا۔ہاتھ میں سیگرٹ لیے اجڑی ہوئی حالت میں وہ کوئی غنڈا ہی لگ رہا تھا۔

لیلی کا دل چاہا کہ جا کر اس کا دماغ ٹھکانے لگا دے جو کب سے ان کا پیچھا کیے جا رہا ہے لیکن پھر اس نے یہاں تماشہ کرنا بہتر نہ سمجھا اور خضر کو فون کیا۔

اور پھر اسے ساری بات بتائی اور خضر نے کچھ ہی دیر میں آنے کا وعدہ کرتے ہوئے فون بند کر دیا

وہ کافی دیر سے پارکنگ میں اس کا انتظار کر رہی تھی جب کہ وہ لڑکا نہ جانے کہاں جا چکا تھا

جب خضر کی گاڑی سامنے آ کر رکی۔

خضر تم نے اتنی دیر لگا دی اور لڑکا نہ جانے کہاں چلا گیا ورنہ۔

ڈونٹ وری میں اسی لڑکے کا دماغ ٹھکانے لگانے گیا تھا لیکن یارم کو غصہ آیا اور اس کا بازو

توڑ دیا۔

غلطی کی اسے بتا کر پہلی بار تمہارے سامنے ہیرو بننے کا موقع مل رہا تھا وہ بھی ہاتھ سے نکل

گیا خضر نے ٹھنڈی آہ بھر کر لیلیٰ کی طرف دیکھا

میرے ڈیئر ہیبی تم ہمیشہ میرے ہیرو رہو گے۔ لیلیٰ نے چہکتے ہوئے کہا جبکہ روح اس

لڑکے کا بازو ٹوٹنے کے بارے میں سن کر پریشان ہو چکی تھی

اور گھر جاتے ہی اس نے یارم سے اس بارے میں بات کرنے کے بارے میں سوچا تھا

لیکن گھر جا کر اسے یارم سے بات کرنے کا وقت ہی نہ ملا۔

اب رات کا کھانا کھا کے وہ اپنے کمرے میں آئی تو یارم پہلے سے کمرے میں تھا

❤

یارم آپ نے اس لڑکے کا بازو توڑ دیا روح افسوس سے بولی۔

دل تو میرا اس کی آنکھیں نکالنے کو کر رہا تھا جو تمہیں دیکھ رہی تھی۔یارم نے پر سکون انداز میں بیڈ کی کروان سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

یارم آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ کسی کو نہیں ماریں گے روح نے اسے اس کا وعدہ یاد دلاتے ہوئے اس کے اندر احساس جگانے کی کوشش کی۔

جب یارم نے اپنا سر اس کی گود میں رکھ لیا

ہاں جانم میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں کسی کو نہیں ماروں گا لیکن کسی کے ہاتھ پیر نہیں توڑوں گا یہ وعدہ تو نہیں کیا میں نے۔

یارم کاظمی اپنے دشمن کو اگر مارے نہ تو اسے جینے کے قابل بھی نہیں چھوڑتا یارم نے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا جب وہ پیچھے ہٹی

میری بات نہ ماننے والا بھی میرا دشمن ہے اس نے روح کے اس طرح سے پیچھے ہٹنے پر کہا

۔

ہاں میں بھی دشمن ہوں آپ کی مار ڈالیں مجھے بھی روح نے روٹھتے انداز میں کہا۔

مارنا ضروری تو نہیں میں اپنے ہر دشمن پر اپنے دماغ کے حساب سے وار کرتا ہوں۔

تو کیا کہتا ہے آپ کا دماغ میرے بارے میں مجھے کس طرح سے ماریں گے۔روح نے در بہ

درجواب دیا

ہاہاہا یہی تو مسئلہ ہے جانم تمہارے معاملے میں دماغ کام نہیں کرتا صرف دل کام کرتا ہے۔

اسے اپنے قریب کرتے ہوئے فرار کی ساری راہیں بند کر دی

وہ سب لوگ جانے کے لئے بالکل تیار تھے سارا سامان گاڑی میں رکھ چکے تھے۔

انہیں دس منٹ میں نکلنا تھا۔وہ سب تعظیم کے گھر سے ان سے مل کر نکلے تھے جبکہ روح کو گلے لگائے مسلسل رو رہی تھی۔

سب لوگ باہر گاڑی میں بیٹھ کر ان کا انتظار کرنے لگے جب یارم اسے جلدی آنے کا کہہ کر نکلا۔

اس نے گاڑی گلی کے نکر پر کھڑی کی تھی کیونکہ اگر یہاں کوئی گاڑی رکے تو دوسری گاڑی کے نکلنے کی جگہ نہیں بچتے تھی۔

روح سب سے مل کر تیزی سے باہر نکلیں جب یارم کے قریب سے ایک گاڑی اس گلی میں داخل ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے روح گلی سے غائب ہو گئی۔

بس اگر اسے کچھ سنائی دیا تھا تو وہ روح کی آخری یارم کے نام کی چیخ تھی۔

یارم تیزی سے گلی کی طرف بھاگا اور اسے دیکھتے ہوئے خضر اور شارف بھی اس کی طرف دوڑے۔

لیکن نا جانے گاڑی کہاں غائب ہو چکی تھی وہ لوگ روح کو کہاں لے کر گئے

پتا تھا تو بس اتنا کی اس کی روح کو کڈنیپ کر لیا گیا ہے۔

لیکن کس میں اتنی ہمت آگئی کہ یارم کی بیوی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے

❤

یارم کون ہو سکتا ہے اتنی ہمت کون کر سکتا ہے خضر پریشانی سے بولا۔

جو بھی ہے بچے گا نہیں اتنی بیانک موت دوں گا کے اس کی روح تک کانپ جائے گی یارم غصے سے کہتا گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔

جبکہ اسے کہیں جاتا دیکھ کر خضر فورا گاڑی میں بیٹھ گیا۔

لیلیٰ اور معصومہ صارم کی گاڑی میں ایئرپورٹ جا رہے تھے۔

لیلی معصومہ تم لوگ عروہ اور بچوں کو اندر لے کے جاؤ ہم روح کو ڈھونڈنے جا رہے ہیں ابھی وہ لوگ زیادہ دور نہیں گئے ہوں گے صارم نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا جبکہ یارم

گاڑی لے کر خضر کے ساتھ نکل چکا تھا

نہیں میں تم لوگوں کے ساتھ آوں گی لیلیٰ نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

دیکھو لیلیٰ اگر تم ہمارے ساتھ آؤں گی تو دبئی سے کانٹیکٹ کون کرے گا یہ کام تم سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا صارم نے لیلی کو سمجھاتے ہوئے کہا

ہاں لیلیٰ وہ جو کوئی بھی ہے اس نے بہت سوچ سمجھ کر یہ کام کیا ہے یا تو وہ کوئی بہت پاور فل انسان ہے یا ضرورت سے زیادہ بے وقوف جس نے یارم جیسے انسان کو للکارا ہے

یہ کوئی عام آدمی نہیں ہو سکتا شارف نے صارم کی بات کی تصدیق کی

ٹھیک ہے میں دبئی سے کانٹیکٹ کرتی ہوں ہمارا کوئی ایک دشمن نہیں ہے میں پتہ لگانے کی کوشش کرتی ہوں کہ کون ہو سکتا ہے جو ڈیول کی سب سے بڑی کمزوری سے واقف ہے لیلیٰ نے عروہ اور معصومہ کو چلنے کا اشارہ کیا

تو وہ دونوں بچے اٹھا کر گھر کے اندر چلی گئی جبکہ صارم اور شارف خضر اور یارم کے پیچھے جا چکے تھے اوہو شونو تو شارف کی گاڑی میں رہ گیا معصومہ نے پریشانی سے کہا

کوئی بات نہیں وہ بہت سمجھدار ہے

فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

❤

ہائے نہ جانے کون سی مصیبت انتظار کر رہی تھی میری معصوم بچی

یااللہ میری روح کی حفاظت کرنا اس معصوم بچی نے بہت تکلیفیں سہی ہیں

اسے اپنی حفظ وامان میں رکھنا میری روح کی جان اور عزت آپ کے ہاتھ ہے

عروہ معصومہ اور لیلیٰ جب سے بچوں کے ساتھ واپس آئیں تھی تعظیم روئے جا رہی تھی

جبکہ ماریہ اور تانیہ انہیں دلاسہ دے رہی تھی

آپ فکر نہ کریں آنٹی یارم سر اسے کچھ نہیں ہونے دیں گے معصومہ نے حوصلہ دیا جبکہ

لیلی اپنے لیپ ٹاپ پر نہ جانے کیا کر رہی تھی

اس نے دبئی میں ہر بندے سے رابطہ کیا لیکن ڈیول سے دشمنی لینے کی ہمت کسی میں نہ تھی

لیلی مسلسل کام کر رہی تھی

عروہ اپنی جگہ پریشان تھی جبکہ معصومہ بے چینی سے ٹہل رہی تھی

ہم پولیس میں رابطہ کرتے ہیں تعظیم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

نہیں آنٹی اس کا کوئی فائدہ نہیں اور ویسے بھی صارم ہمارے ساتھ ہیں اگر انہیں ضرورت

محسوس ہوئی تو وہ ضرور پولیس سے رابطہ کریں گے عروہ نے سمجھانے والے انداز میں کہا

جبکہ اتنے میں لیلیٰ کو خضر کا فون آیا

اور اب تک لیلیٰ کو جتنی بھی انفارمیشن ملی تھی وہ خضر کو بتانے لگی

❤

یارم لیلیٰ کہہ رہی ہے تمہارے دشمنوں میں تمہارے خلاف جانے کی ہمت کوئی نہیں کر سکتا

اس نے دبئی کے سب لوگوں سے کانٹیکٹ کرنے کی کوشش کی ہے۔اور جتنی انفارمیشن اسے ملی ہے اس کے مطابق کوئی تمہارے خلاف نہیں جا سکتا

خضر نے کہا جبکہ یارم پاگلوں کی طرح گاڑی سڑک پر دوڑا رہا تھا

وہ کوئی بھی ہے میرے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے اسے پتہ ہے روح میری کمزوری ہے اسنے میری کمزوری پر ہاتھ ڈالا ہے اور میں اسے زندہ زمین میں گاڑ دوں گا یارم غصے سے چلایا

وہ تقریبا ایک گھنٹے سے مسلسل گاڑی چلا رہا تھا اس کی نظر سڑک پر چلتی ہر گاڑی پر تھی

جب اسکے فون پر انجان نمبر سے فون آیا یارم نے ایک نظر خضر کو دیکھا پھر فون اٹھا لیا

❤

ہاہاہا کیسے ہو ڈیول واللہ یہ کیا پوچھ لیا میں نے تم ٹھیک کیسے ہو سکتے ہو تمہاری جان تو میرے پاس ہے

یارم کے ماتھے پر لاتعداد بل نمایاں ہوئے

تمہاری جان تمہاری سب سے بڑی کمزوری تمہاری بیوی میرے پاس ہے ڈیول

لیکن تمہارے یہاں آنے سے پہلے میں اس کے اتنے ٹکڑے کرونگا

راشد۔۔۔یارم غصے سے چلایا

ہاں راشد وہی راشد جس کے بھائی کے منہ میں تیزاب ڈال کر تم نے مار ڈالا تھا

جس کے سامنے تم نے اس سے اس کا اکلوتا رشتہ چھین لیا تھا میرے بھائی نے مجھے باپ بن

کر پالا اور تم نے پل بھر میں میرے سامنے اس کو موت کی نیند سلا دیا

اب میں تم سے بدلہ لوں گا۔ہاں میں ڈیول یقین نہیں آرہا نہ کہ مجھ جیسا کمزور انسان کیسے

تم جیسے انسان سے پنگا لے بیٹھا۔

محبت۔۔۔محبت سب کچھ کرواتی ہے ڈیول جس طرح سے تم نے مجھ سے میرا پیارا عزیز

بھائی چھین لیا اسی طرح سے میں تم سے تمہاری عزیز و جان بیوی کو چھینوں گا

اب میں تم سے تمھارا اکلوتا رشتہ چھینوں گا مجھے پتا ہے تو مجھے ڈھونڈ کر مار دوں گا۔اور مجھے

موت کا خوف بھی نہیں ہے میں مرنے کے لئے تیار ہوں لیکن مرنے سے پہلے میں تمہیں ہاروں گا اپنا بدلہ پورا کروں گا۔

خیر یہ تو تم سمجھ چکے ہوں گے کہ تم سے پنگا لینے سے پہلے میں نے اپنے دل سے موت کا خوف ختم کر ہی لیا ہو گا۔

تم جلدی سے یہاں آ جاؤ

لیکن تمہارے آنے سے پہلے تمہاری روح کے جسم سے اس کی روح پرواز کر جائے گی

تم کبھی کسی سے ہارے نہیں ہو ناڈیول لیکن اب تم ہارو گے میں جانتا ہوں تم مجھے زندہ نہیں چھوڑو گے لیکن اب زندگی سے زیادہ ضروری مجھے تمہیں ہارانا ہے تمہارا جھکا ہوا سر دیکھنا ہے۔

میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا یارم پھر سے چلایا

شوق سے مار دینا لیکن پہلے اپنی روح کو تو بچالو بیچاری تکلیف سے تڑپ رہی ہے میں تمہیں ایڈریس سینڈ کرتا ہوں۔اگر ہے ہمت تو جلدی سے آ کر اپنی روح کو مرتے ہوئے دیکھو جتنی جلدی آؤ گے اتنی ہی جلدی اس کی جان بچا پاؤ گے

غلطی کی میں نے تجھے چھوڑ کر تیرے بھائی کے ساتھ تجھے بھی ختم کر دینا چاہے تھا یارم غصے

سے بولا

ہاں لیکن اب کوئی فائدہ نہیں تمہارے پچھتاوے کا کیونکہ جس کے صدقے تم نے میری جان بخشی تھی آج وہ بھی مرنے جا رہی ہے

فون بند ہو چکا تھا اگلے چند سیکنڈ میں یارم کو ایک میسیج آیا اور یارم نے گاڑی فل سپیڈ میں آگے بڑھا دی

❤

ہیلو خضر کچھ پتہ چلا۔۔۔؟

صارم کہہ رہا تھا کہ ہمیں پولیس کو انفارم کرنا چاہیے

شارف نے کہا

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے یہ سب کچھ راشد کا کام ہے۔

میں تمہیں لوکیشن سینڈ کرتا ہوں تم پہنچو خضر نے کہہ کر فون بند کر دیا۔

یہ کتا یہاں کیا کر رہا ہے کس نے چھوڑ دیا اسے یہاں صارم نے ایک نظر پیچھے دیکھا

شاید معصومہ ٹنشن میں اسے بھول گئی

یہ سب راشد کا کام ہے خضر لوکیشن سینڈ کرنے والا ہے شارف نے بتایا

راشد میں اتنی ہمت کہاں سے آئی میرا مطلب ہے صارم نے کچھ کہنا چاہا.

اکثر سب سے کمزور کھلاڑی سب پے بھاری ہوتا ہے راشد سمجھ چکا تھا کہ اس کے بھائی کا بدلہ لینے کے لیے کوئی اس کا ساتھ نہیں دے گا بس کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی۔ کہ کوئی یارم سے پنگا لیتا۔ اس لیے اس نے یارم کے بارے میں ساری انفارمیشن نکالی اور اس کی سب سے بڑی کمزوری پر حملہ کیا شارف نے تحمل سے اس کی بات کا جواب دیا اور خضر کے میسج کا انتظار کرنے لگا

❤

کہاں ہو تم راشد میں یہاں پہنچ چکا ہوں یارم نے راشد کو فون کیا

مجھ سے ملاقات کر کے کیا کرو گے ڈیول میں مرنے کے لیے تیار ہوں تم اپنی روح کو ڈھونڈو مجھے بعد میں سکون سے مار لینا راشد نے پر سکون انداز میں جواب دیا

کہاں ہو تم یارم غصے سے چلایا

اف ایک تو تم بھی نا یہاں ہوں اوپر سامنے دیکھو آ رہا ہوں نیچے وہ چڑ کر بولا اور مسکراتے ہوئے زینے اترنے لگا۔

یہ کوئی بہت پرانی کھنڈر نما جگہ تھی اور وہ سامنے ٹوٹی پھوٹی سیڑھیوں سے اتر رہا تھا۔

جب یارم تیزی سے اس کی طرف آیا اور اسے بُری طرح پیٹنے لگا اسے مارتے مارتے یارم نے اپنی جیب سے پستول نکالی۔اور اسے شوٹ کرنے لگا

یارم ہوش میں آؤ پاگل ہو گئے ہو کیا خضر نے کہا

ڈونٹ خضر اسے روکو مت ڈیول مارو مجھے قسم سے مار ڈالو لیکن اگر میں مر گیا تو روح کے بارے میں کون بتائے گا تم ملک کو مار کر خود پر رسک لے سکتے ہو لیکن اگر تمہاری روح کو کچھ ہو گیا تو وہ آنکھوں میں شیطانیت لئے بولا۔

تمہارے پاس بہت کم وقت ہے راشد اپنی موت کا انتظار کرو یارم نے اپنے سرخ انگارے نما آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا اور تمہاری روح کے پاس تھوڑا سا وقت بھی نہیں ہے

ڈیول

میں اس کی دونوں نسیں کاٹ چکا ہوں

وہ اپنی آخری سانسیں گن رہی ہے یا شاید گن چکی ہو گی وہ مکروانداز میں ہنسا تم ہار گئے یارم کاظمی میں نے تم سے تمہاری سب سے عزیز چیز چھین لی۔

لیکن شاید وہ ابھی زندہ ہو وہ اس کھنڈر میں ہے اسے ڈھونڈ لو اگر ڈھونڈ سکتے ہو تو جاؤ ڈھونڈو اسے وقت ضائع مت کرو کہیں وہ مر نہ جائے۔

جاؤاپنی روح کو تلاش کرو وہ مر جائے گی ڈیول اگر زندہ ہوئی تو راشد چھپا چھپا کر بولا

اس کی ہنسی میں پاگل پن شامل تھا جیسے اس کا مقصد ہی یارم کو برباد کرنا ہو۔

اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہا تھا وہ یارم کو بے بس دیکھنا چاہتا تھا اور دیکھ رہا تھا

یارم پاگلوں کی طرح کھنڈر کا چپہ چپہ چھاننے لگا لیکن روح کہیں نہ ملی۔

میں نے اس کی دونوں نسیں کاٹ دی ہیں

اگر زندہ ہوئی تو

بچالو اسے

راشد کے الفاظ اس کے ذہن میں گونجنے لگے

نہیں روح کو کچھ نہیں ہو گا میری روح کو کچھ نہیں ہو گا۔

❤

شارف اور صارم متعلقہ جگہ پہنچ چکے تھے

راشد کو وہاں پاگل کی طرح ہنستے دیکھ کر وہ خضر اور یارم کی طرف آئے جو بے چینی سے

شاید روح کو تلاش کر رہے تھے۔

ارے ڈیول تم نے اپنے ساتھیوں کو بلا لیا

جاؤ جاو تم لوگ بھی ڈھونڈو کہیں وہ مر نہ جائے ہاہاہاوہ پاگلوں کی طرح ہنستا ان کی بے بسی کا مذاق اڑا رہا تھا۔

کتنے سست ہو تم لوگ اتنی دیر میں تو وہ مر جائے گی وہ قہقہ لگا کر بولا۔

جب یارم نے اسے گھسیٹ کر سامنے کیا

کہاں ہے میری روح بولو وہ دھاڑا تھا

ڈھونڈ لو راشد پر سکون انداز میں بولا۔

راشد بہت برداشت کر چکا ہوں میں بہت کم وقت ہے تمہارے پاس میں مجھے میری روح چاہیے ورنہ وہ اپنی پستول کو لوڈ کرتے ہوئے بولا

نہیں ڈیول میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ تم مجھے موت سے ڈرا رہے ہو تمہیں کیا لگتا ہے اگر مجھے موت کا ڈر ہوتا تو میں یہاں تمہارے سامنے کھڑا ہوتا۔ وہ بے خوفی سے بولا جبکہ یارم اس پہ گن تانے کھڑا تھا

نہیں یارم پاگل ہو گئے ہو کیا۔ روح کے بارے میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا صارم اسے سمجھانے کے لئے آگے بڑھا۔

جب پیچھے سے اچانک گولی چلنے کی آواز آئی وہ جھٹکے سے مڑا سامنے زمین پر راشد تڑپ رہا

تھا۔اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ان کے سامنے دم توڑ گیا۔

اس شخص نے یارم کو ہارانے کے لیے اپنا آپ ختم کر دیا یارم تیزی سے اس کی طرف بڑھا

۔

نی نہیں نہیں راشد تم ایسے نہیں مر سکتے مجھے میری روح کے بارے میں بتائے بغیر نہیں

مر سکتے تم اٹھو میں کہتا ہوں ڈیمائٹ۔

I say open your eyes you .b.....

میں کہتا ہوں اٹھو وہ غصے سے اس کے بے جان وجود کو مارنے لگا اٹھو بتاؤ مجھے میری روح

کہاں ہے بولو اٹھو ورنہ میری روح میری روح نہیں اس نے اس کی نسیں کاٹ دی ہیں اس

باسٹر کو بولو اٹھے

خضر بولو اسے اٹھے میری روح مر جائے گی۔

یارم پاگلوں کی طرح اسے جھنجھوڑ رہا تھا۔

دیکھ میں تیرے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں پلیز مجھے بتا دے میری روح کہاں ہے وہ مر جائے

گی خضر میری روح مر جائے گی یارم نے اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا اور ایک بار پھر سے

اسے جھنجوڑنے لگا

یارم چلو یہاں سے روح یہاں نہیں ہم نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی اگر وہ یہاں ہوتی تو اب تک مل چکی ہوتی صارم نے اسے سمجھایا

نہیں صارم مرتا ہوا انسان جھوٹ نہیں بولتا وہ مجھے بے بس دیکھنا چاہتا تھا مجھ سے بدلہ لینا چاہتا تھا دیکھو اس نے بدلہ لے لیا

میری روح کو مجھ سے دور کر دیا اس نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا میری روح کو مجھ سے چھین لیا۔اس نے روح کو یہیں کہیں پر چھپایا ہے

یارم اگر وہ یہاں ہوتی تو کیا ہمیں نہیں ملتی ہم نے ہر جگہ ڈھونڈ لیا خضر نے کہا۔

نہیں خضر اگر یہ اس کی پلاننگ ہوتی تو وہ کبھی نہیں مرتا وہ کبھی میرے سامنے ہی نہیں آتا مجھے لگتا تھا یہ آدمی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا لیکن دیکھا اس نے کس طرح سے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا۔

دیکھا تم نے کس طرح سے اس نے میری دکھتی رگ پر وار کیا ہے یارم بے بسی سے بولا

شونو جو کب سے بھونک بھونک کر اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

شارف نے اسے ہاتھ مار کر پیچھے کیا

ٹھیک ہے یارم اگر تمہیں لگتا ہے کہ روح یہاں ہے تو ہم اسے ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں صارم نے اٹھتے ہوئے کہا تو شونو اسے دیکھ کر بھونکنے لگا

اف یہ کتا یہاں کیوں آیا ہے صارم جھنجھلا کر بولا

ایک تو وہ پہلے ہی اتنے پریشان تھے اوپر سے شونو انہیں مزید تنگ کیے جا رہا تھا

شارف ایک بار پھر اوپر چلا گیا۔

جبکہ خضر کھنڈر کی پچھلی طرف اور صارم وہاں کے ٹوٹے پھوٹے کمروں کی طرف چلا گیا

جبکہ یارم راشد کے بے جان وجود کو دیکھ رہا تھا جسے اسے گھورنے سے وہ زندہ ہو کر اسے روح کے بارے میں بتا دے گا۔

بے ساختہ ہی اس کا دھیان شونو کی طرف گیا جو ایک پرانے کمرے کی طرف جاتا اور پھر مڑ کر اسے دیکھتا پھر اس کی طرف آتا اسے دیکھ کر بھونکتا پھر لوٹ جاتا وہ کب سے یہی عمل دہرایا جا رہا تھا۔

یارم کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا اسے شونو کے پیچھے جانا بے وقوفی لگا لیکن پھر بھی وہ یہ بے وقوفی کر گیا کمرے میں داخل ہوا تو شونو زمین پر پڑا کپڑا منہ کی مدد سے کھینچتے ہوئے یارم کو اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا

یارم نے اس جگہ کو دیکھا جس کے اوپر بہت سارا کوڑا پھینکا گیا تھا۔

پھر اس نے شونو کے منہ میں دباہوا کپڑا دیکھا جو تقریباً سارا ہی زمین کے اندر تھا اس کا بس

تھوڑا سا ٹکڑا زمین کے باہر تھا اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔

کالے رنگ کا دوپٹہ صبح روح نے اسی رنگ کے کپڑے پہنے تھے۔

وہ جلدی سے اس جگہ کی طرف آیا اور کچرا اٹھانے لگا دل میں بے چینی سی ہونے لگی۔

اس کے دل نے بے ساختہ دعا کی تھی کہ جو وہ سوچ رہا ہے وہ نہ ہو اس کا دل بری طرح

دھڑکنے لگا۔

اسے لگا جیسے یہ زمین ابھی کھودی گئی ہو نرم زمین پر یارم کے ہاتھوں کے حرکت تیز

ہو گئی۔ کپڑے کا کچھ اور ٹکڑا سامنے آیا شاید نہیں یقیناً زمین کے اندر اس کی روح دفن تھی

❤

خضر ناامید ہو کر واپس آیا تو یارم کو نہ پا کر ڈھونڈنے لگا اسے ڈھونڈتے ہوئے وہ سارے

کمرے دیکھنے لگا

پھر اس کمرے میں آیا جہاں یارم زمین کھود رہا تھا خضر جلدی سے آگے آیا اب روح کا

آدھے سے زیادہ دوپٹہ باہر نکل چکا تھا۔

خضر نے پہلے اونچی آواز میں شارف اور صارم کو پکارا اس کی پکار سن کر وہ دونوں بھاگے جبکہ خضر تیزی سے آگے بھرا اور یارم کے ساتھ مل کر زمین کھودنے لگا شارف اور صارم کمرے میں آئیں تو انہیں بات کی تہہ تک پہنچتے دیر نہ لگی۔

ان دونوں نے آگے بھر کر ان کا ساتھ دیا۔

وہ کھودنے میں احتیاط برت رہے تھے۔

جب شارف کے ہاتھ میں روح کا کٹا ہوا ہاتھ آیا۔

اس کے ہاتھ کی نس کو بری طرح سے کاٹا گیا تھا۔

اور اس کا ہاتھ دیکھ کر شارف کے ہاتھ میں مزید تیزی آگئی۔

ان چاروں نے مل کر کافی ساری زمین کھود لی تھی وہ روح ہی تھی اس بات کا یقین وہ پہلے ہی کر چکے تھے

لیکن جب روح کا مٹی سے بھرا ہوا چہرہ سامنے آیا یارم نے بے چینی سے اس کا چہرہ صاف کیا۔

نہ جانے کتنی دیر سے وہ زمین کے اندر تھی

یارم کو صدیق کی موت یاد آئی اس نے صدیق کو اسی طرح سے زمین کے اندر سے نکالا تھا

اسے لگا جیسے روح کی سانسیں رک چکی ہوں

خضر فوراً گاڑی کی طرف بھاگا

روح آنکھیں کھولو

روح تمہیں کچھ نہیں ہو گا

اٹھو میری جان میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا

یارم اسے باہوں میں بھرے گاڑی کی طرف بھاگا

❤

کیا ہوا ہے ان کو ڈاکٹر نے حیرانگی سے دیکھا

ڈاکٹر پلیز آپ پہلے اس کی جان بچائیں اس وقت سب سے ضروری پیشنٹ کی جان بچانا ہے

صارم نے اپنا آئی ڈی کارڈ نکالا اور ڈاکٹر کو دیکھایا

کچھ دیر میں پولیس یہاں پہنچ جائیگی میں جانتا ہوں یہ پولیس کیس ہے

اس کو ایک مہرے کے طور پر ہمارے خلاف استعمال کیا گیا ہے

پلیز اس کی جان بچائیں صارم نے کہانی بنائی اور ڈاکٹر کو اپنی بات پر یقین دلاتے ہوئے

روح کو چیک کرنے کے لیے راضی کیا۔

ان کی ہارٹ بیٹ بہت سلو ہے دعا کریں اب سب اللہ کے ہاتھ میں ہے ڈاکٹر نے تسلی دیتے ہوئے کہا

یہ لیڈی تین منتھ سے پریگنیٹ تھی ڈاکٹر نے افسوس سے کہا

تھی مطلب۔۔۔۔! خضر نے یارم کے کندھے پر رکھا۔

جو خاموشی سے کھڑا تھا جیسے جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب سے انجان ہے

جی ان کا مس کیرج ہو چکا ہے اور لیڈی کی جان بھی خطرے میں ہے دعا کریں کہ وہ کومہ میں نہ چلی جائیں اگر ایسا ہوا تو ہم انہیں نہیں بچا سکیں گے

ڈاکٹر نے کہا اور واپس چلا گیا

یارم تم خاموش کیوں ہو سنا تم نے ڈاکٹر نے کہا کہ اگر روح کر ہوش نہ آیا تو وہ مر سکتی ہے

خضر نے اس کے بے تاثر چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

یارم تم خاموش کیوں ہو خضر نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

سب کچھ ختم ہو گیا خضر یہ میرے گناہوں کی سزا دی گئی ہے میرا بچہ مر گیا ہے میری بیوی

اندر بے جان پڑی ہے اور میں یہاں بیٹھا اپنی بے بسی کا تماشا دیکھ رہا ہوں

میں کچھ نہیں کر سکتا راشد مجھے ہارنا چاہتا تھا دیکھو اس نے مجھے ہرا دیا اس نے میری کمزوری

پر وار کیا میرا سب کچھ چھین لیا کچھ بھی تو نہیں میرے پاس

یارم کاظمی ہار گیا خضر یارم کاظمی اپنا سب کچھ ہار گیا یارم تم ایسے نہیں ہار سکتے تم ایسے کیسے

ہمت ہار سکتے ہو روح کو کچھ نہیں ہو گا یار پلیز صبر کرو تم تو روح سے پہلے مر رہے ہو۔

خضر نے سمجھاتے ہوئے کہا

ہاں کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ روح نہیں بچے گی یہ اللہ کی طرف سے میرے لیے سزا ہے

میرے گناہوں کا انجام یہی ہونا تھا اللہ نے مجھے میرے گناہوں کی سزا دے دی ہے خضر

یارم نے اپنی آنکھوں سے بہتے آنسو کو صاف کرنے کی زحمت نہ کی

کون سے گناہ یارم کونسی سزا وہ گناہ جو تم معصوم عورتوں لڑکیوں اور بچیوں کو ان درندوں

سے بچانے کے لیے کیے ہیں۔

نہیں یارم وہ گناہ نہیں ہیں وہ تیری نیکیاں ہیں تو نے جن لوگوں کو ختم کیا نہ وہ اللہ کی

نظروں میں بھی گنہگار تھے اور ویسے بھی دنیا میں ایک پتا بھی اس مالک کی مرضی کے بغیر

نہیں ہلتا اللہ نے تجھے ان معصوم لڑکیوں کا محافظ بنایا ہے

تجھے اتنی ہمت دی ہے کہ تو ان کی حفاظت کر سکے تجھے تو اللہ سے اپنا انعام مانگنا چاہیے اور تو اس کا عذاب سمجھ رہا ہے اللہ اپنے پیاروں کا امتحان لیتا ہے تا کہ اس کے پیارے مصیبت میں اسے مدد کے لیے پکاریں جا جا کے تو اللہ سے مدد مانگ بے شک وہ نوازنے والا ہے

خضر نے اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔

لیکن یہ ڈاکٹر۔۔۔۔۔یارم نے بے بسی سے کہا

یہ ڈاکٹر تجھے کیا دیں گے یہ ڈاکٹر خدا نہیں ہیں۔

نوازنے والی ذات صرف اللہ کی ہے۔یہ لوگ تجھ سے تیری روح کو چھینے گے تو ان کی بات پر یقین کر رہا ہے

یہ کسی کو کچھ نہیں دے سکتے۔

ان کی بات پر یقین کرنے سے بہتر ہے تو اللہ سے مانگ خضر نے اسے سمجھایا

تو ٹھیک کہہ رہا ہے خضر میں اللہ سے مانگوں گا یہ ڈاکٹر مجھے کچھ نہیں دے سکتا مجھے یقین ہے

میرا اللہ مجھے مایوس نہیں کرے گا

وہ مجھے میری روح کو واپس کر دے گا میں اس کی آزمائش پر پورا اتروں گا

خضر میری روح کو کچھ نہیں ہو گا میں ان ڈاکٹروں سے اپنی روح کو نہیں مانگوں گا میں اللہ

سے مانگو گا یارم یقین سے کہتا ہوں وہاں سے اٹھا اور باہر نکل گیا خضر جانتا تھا کہ وہ کہاں گیا ہے۔

❤

آئی ایم سوری سر آپ کی بیوی ریکور نہیں کر پا رہی وہ بہت زیادہ ڈری ہوئی ہیں انہیں لگتا ہے کہ وہ ابھی تک زمین کے اندر ہیں

سانس نہیں لے پا رہی وہ ابھی تک زندہ ہیں مجھے حیرت ہے۔

جبکہ ایسے کیس میں کسی کا بچنا ناممکن ہے مجھے نہیں لگتا کہ وہ بچ پائیں گی۔

میں آپ کو اس کیس میں کوئی امید نہیں دے سکتا ڈاکٹر نے ناامیدی سے کہا تو یارم نے اس کا گریبان پکڑ لیا۔

میری روح کی زندہ ہونے پر حیرت ہو رہی ہے تمہیں تم ہوتے کون ہو میری روح کے بارے میں ایسی بکواس کرنے والے۔

کیا ہو تم خدا ہو۔۔۔ بولو خدا ہو تم نہیں نا۔۔ پھر کیوں یہ بکواس کی تم نے تم نہیں بچاؤ گے میری روح کو اللہ بچائے گا اسے وہ زندگی دے گا تم نہیں میری روح کو میرا اللہ بچائے گا اور

تم حیرت کرتے رہ جاؤ گے یارم ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا ڈاکٹر لڑکھڑا کر دیوار کے ساتھ لگا

میں اپنی روح کا اچھے سے اچھا اور بہتر سے بہتر علاج کرواؤں گا۔

پیپرز بنواؤ میں اسے کسی بہتر ہسپتال میں لے کے جاؤں گا جہاں تم جیسے نااہل ڈاکٹر نہیں ہوں گے۔

یارم اسے سخت نگاہوں سے گھورتا باہر نکل گیا جبکہ ڈاکٹر نے سامنے بیٹھے خضر کو دیکھا جو اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے یہاں کے منظر سے بے خبر ہو ڈاکٹر اپنے کپڑے ٹھیک کرتا وہاں سے چلا گیا

💞

ڈاکٹر نے باہر قدم رکھا تو یارم لپک کر اس کے قریب آیا یارم نے پاکستان کے سب سے بیسٹ ہسپتال میں روح کو شفٹ کر دیا تھا

کیونکہ اُس ہسپتال کے ڈاکٹرز نا امیدی سے روح کو بچانے سے انکار کر چکے تھے۔

ایم سوری مسٹر یارم وہ نہیں بچ سکتی وہ کوما میں جا چکی ہیں اب ان کا علاج بیکار ہے ان کا دماغ کام کرنا چھوڑ چکا ہے

اور اب نہیں بچ سکتی وہ اپنے آپ کو مردہ تصور کر چکی ہیں اور اب اپنی موت کو محسوس کر چکی ہیں ان کا بچنا ناممکن ہے ڈاکٹر نے جواب دیا

کیا مطلب ہے اس کا بچنا ناممکن ہے کچھ نہیں ہو گا میری روح کو تم ہوتے کون ہو اس طرح اسے کہنے والے وہ بھی یہی بکواس کر رہا تھا اور تم بھی یہی کہتے ہو

تم دو ٹکے کے ڈاکٹر کچھ نہیں کر سکتے میں اپنی روح کو دبئی لے جاؤ نگا دیکھنا تم بالکل ٹھیک ہو جائے گی میری روح یارم غصے سے بولا

اب کہیں بھی لے جائے لیکن وہاں کے ڈاکٹر بھی یہی کہیں گے وہ نہیں بچ سکتی آپ اپنا وقت اور پیسہ ضائع کر رہے ہیں یارم کے غصے کو دیکھ کر ڈاکٹر نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

دیکھیں مسٹر یارم اب اس مشینری کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپ کی وائف نہیں بچ سکتی۔ ڈاکٹر اس کے غصے کو نظر انداز کیے اس سے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا

سب بیکار ہو تم لوگ کچھ نہیں ہو گا میری روح کو میں اسکا علاج کرواؤں گا کچھ نہیں ہونے دوں گا میں اس کو لے جاؤں گا یہاں سے سب کے سب بے کار ہو تم وہ غصے سے بولا ۔ جبکہ ڈاکٹر صرف اس کی حالت پر افسوس ہی کر سکتا تھا

یارم اسے دبئ لے آیا تھا لیکن دوبئ کے ڈاکٹر کا بھی یہی کہنا تھا کہ وہ اب ایک زندہ لاش کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اس کا بچنا ناممکن ہے اگر وہ کبھی کومے سے باہر نکلیں تو مردہ حالت میں ہو گی وہ تقریبا مر چکی ہیں بس کوما میں ہونے کی وجہ سے اسے زندہ کہا جا سکتا ہے ورنہ ایسے لوگ زندہ میں شامل نہیں ہوتے۔

ڈاکٹر نے جواب دے دیا تھا یارم نے دنیا کے سب سے بہترین ڈاکٹر سے رابطہ کیا لیکن سب کا یہی کہنا تھا کہ روح کے اندر اب کچھ نہیں ہے وہ مردہ موجود ہے۔

وہ خود ہی اپنے آپ کو ریکور نہیں کر رہی وہ اپنے آپ کو مردہ تصور کر چکی ہے سات دن گزر چکے تھے روح نے کوئی رسپونس نہ دیا دنیا کا کوئی ڈاکٹر اسے اچھی امید نہ دلا سکا یارم کا غصہ بڑنے لگا تھا وہ کسی سے بات نہیں کرتا سوائے روح کے۔

وہ اپنا سارا وقت کے ساتھ گزارتا وہ اسے واپس گھر لے آیا تھا اس کے لیے اسپیشل نرس کا انتظام کیا تھا جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتی شارف لیلی معصومہ خضر تقریبا ہر روز ہی اسے ملنے آتے۔

اسے روزمرہ کے بات بتاتے اسے دوبارہ زندگی کی طرف لانے کی کوشش کرتے۔

وقت گزرنے لگا تھا یارم واپس ویسا ہی ہوتا جا رہا تھا ظالم درندہ اس نے پھر سے ترس کھانا چھوڑ دیا وہ سارا دن گناہوں کی دنیا میں رہتا اور ہر رات روح کا یارم بن جاتا۔

سب لوگ ناامید ہو چکے تھے لیکن یارم کو یقین تھا کہ روح ایک نا ایک دن ٹھیک ہو جائے گی۔

جبکہ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ ایک دن اسی حالت میں وہ مر جائے گی

لیکن یارم کو یقین تھا کہ اس کی روح ٹھیک ہو جائے گی

❤

دیکھو روح آج میں ضرورت سے زیادہ ہینڈسم تو نہیں لگ رہا ایسا کرو تم نظر اتار لو میری یہ نہ ہو کہ مجھے نظر لگ جائے

وہ اکثر اس کی نظر اتارتی تو یارم کو یہ سب اس کی بیوقوفی لگتی اور وہ اس کا مذاق اڑاتا۔

جبکہ روح اپنی اس بات پر مذاق پسند نہیں کرتی تھی جبکہ یارم کو اس کو چڑانے میں مزا آتا لیکن اب وہ اس کی یہی باتیں یہی سب بے وقوفیاں مس کرتا تھا وہ پل پل تڑپ رہا تھا اس کی زندگی اس کے ساتھ ہونے کے باوجود اس سے بہت دور تھی۔

روح میری غلطی اتنی بری نہیں جتنی سزا تم دے رہی ہو وہ نرمی سے اس کا گال چھوتا اس

کے ساتھ لیٹ گیا روح ٹھیک ہو جاؤ تم جانتی ہو نہ میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر

بہت بے رحم ہوتی جا رہی ہو روح۔ پلیز ٹھیک ہو جاؤ۔

پلیز میری زندگی میں واپس آ جاؤ دیکھو تمہارا یارم پل پل مر رہا ہے تمہارے بغیر۔

پلیز ترس کھاؤ مجھ پر۔

یارم اپنی بے قراریاں بیان کرتا اس کے قریب سے اٹھا

اچھا سنو مجھے کچھ ضروری کام ہے میں جلدی آ جاؤں گا تب تک تم اٹھ جاؤ یہ کیا تکتی نہیں ہو ہر وقت سوئی رہتی ہو۔

وہ اپنے لہجے کو سخت بنا کر اسے ڈانٹ رہا تھا جبکہ اس سے بے خبر وہ گہری نیند سو رہی تھی

اتنی گہری نیند کے اپنے یارم کی بے چینیوں سے بھی واقف نہ تھی

❤

چلو روح میں تمہیں باہر لے کے چلتا ہوں تم یقیناً گھر میں رہ کر بور ہو گئی ہو گی

چلو ہم تمہیں سیر کروا کے لاتے ہیں خضر نے کہا۔

خضر روز کی طرح آج بھی اس سے ملنے آیا تھا۔

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ وہ اپنی موت کو قبول کر چکی ہے اب اگر وہ کومہ سے باہر آئی تو مردہ

حالت میں ہو گی

وہ کبھی بھی مر سکتی ہے

دو ماہ گزر چکے تھے روح کی حالت میں کوئی بہتری نہ آئی یارم اس کا کسی بچے کی طرح خیال رکھتا

جبکہ روح کسی اور ہی دنیا میں تھی اسے اپنے آس پاس کا احساس نہ ہوتا یا شاید ہوتا لیکن ڈاکٹر کے مطابق وہ اپنا سارا جسم چھوڑ چکی تھی اس کا دل دماغ جسم کا کوئی حصہ نورمل کام نہیں کر رہا تھا

اسے مشینوں کے سہارے زندہ رکھا جا رہا تھا اور ڈاکٹر کے مطابق اب یہ مشین اپنا فرض ادا کر چکی تھی

❤

یارم گھر واپس آیا تو نرس جا چکی تھی اس کے کپڑوں پر خون لگا تھا۔

وہ دوسرے کمرے میں جانے لگا

کہ دل میں ایک عجیب سے ڈر نے جنم لیا

وہ بھاگ کر اپنے کمرے میں آیا اور روح کو دیکھنے لگا اس پر خوف طاری ہونے لگا

اس نے نرمی سے روح کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔

اسے کچھ عجیب لگا پھر اسے مشین کی طرف دیکھا

وہ لائن جو روح کی چلتی ہوئی سانسوں کو ظاہر کرتی تھی

وہ بالکل سیدھی ہو چکی تھی

حقیقت قبول کرنا مشکل تھا لیکن یارم کی روح سے بہت دور جا چکی تھی۔

اتنی دور کے واپسی کا سفر اب ممکن نہیں تھا اس کی روح زندگی سے موت کا سفر طے کر چکی تھی۔

روح تم اپنے یارم کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی

روح اٹھو پلیز دیکھو نہ میں مر جاؤں گا

پلیز اٹھ جاؤ میں کیسے رہوں گا تمہارے بغیر تم جانتی ہو میں نہیں رہ سکتا جانتی ہو نہ تم

چلو شاباش اٹھ جاؤ پلیز ہاتھ جوڑتا ہوں میں تمہارے سامنے دیکھو روح میں ہاتھ جوڑتا

ہوں پلیز اٹھ جاؤ

وہ کسی دیوانے کی طرح بول رہا تھا

پلیز مجھے چھوڑ کے مت جاؤ روح میں مر جاؤں گا تمہارے بغیر میں نے کہا تھا نہ تم سے میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا کہا تھا نا

پھر کیوں جا رہی ہو اٹھ ورنہ ورنہ یار م کہتے ہوئے اٹھا اور آگے پیچھے دیکھنے لگا۔

اس کی آنکھوں میں عجیب سی دیوانگی تھی۔

وہ کمرے کی ہر چیز کی طرف نظریں دوہراتا جو چیز ہاتھ آئی اسے توڑتا چلا گیا۔

اس کے سر پر جنون سوار تھا

کچھ ہی دیر میں صاف ستھرے کمرے کا نقشہ بدل چکا تھا ہر چیز بکھر چکی تھی صاف ستھرا کمرہ کچھ ہی دیر میں پھیلا ہوا تھا

لیکن روح کے وجود میں کسی قسم کی کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی وہ اس کے قریب آیا اسے جنجھوڑ کر رکھ دیا

بس بہت ہو گیا مزاق اٹھو ورنہ میں تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کروں گا روح میں بہت برے طریقے سے پیش آؤں گا تم میرے غصے سے واقف ہو نا جانتی ہو نہ میں کیا کر سکتا ہوں اٹھو بہت ہو گیا

وہ اسے اپنے سینے میں بھیجے بولے جا رہا تھا جبکہ روح اس سے بے خبر بے جان پڑی تھی۔

❤

کیاہوا ہے خضر اداس لگ رہے ہو وہ ابھی کچھ دیر پہلے کام سے واپس آئے تھے لیلی کب سے اس کی بے چینی کو نوٹ کر رہی تھی

لیلی آج صبح سے ہی نجانے کیوں مجھے لگ رہا ہے کہ کچھ بہت برا ہونے والا ہے

مجھے روح کے پاس جانا ہے میں اسے ملنے جا رہا ہوں۔

کچھ دیر میں واپس آجاؤں گا خضر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

میں بھی چلتی ہوں بہت دنوں سے میں مل نہیں سکی روح سے آج میں اور معصومہ جانے کے بارے میں سوچ رہی تھی لیکن کام کی وجہ سے نہیں جا سکی لیلیٰ نے کہا۔

رو کو میں معصومہ کو بھی بولتی ہوں

اس نے اپنا فون اٹھاتے ہوئے کہا

لیکن معصومہ تو شارف کے ساتھ ڈنر پر گئی ہے خضر نے کہا ارے اب تک تو ڈنر کر چکے ہوں گے تم جانتے ہو نہ اگر اسے نہیں بتایا تو پھر بعد میں بہت ہنگامہ کرے گی لیلیٰ نے فون کیا

سنو معصومہ میں اور خضر روح سے ملے جا رہے ہیں اگر تم فری ہو تو شارف کے ساتھ وہی

آجاؤ

لیلیٰ نے اسے فون کر کے دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے خضر باہر نکل چکا تھا۔

❤

وہ لوگ گھر میں داخل ہوئے تو کچھ عجیب سا محسوس ہوا عجیب سناٹا تھا کچھ تو گڑبڑ ضرور تھی

یارم۔۔۔شارف نے یارم کو پکارا لیکن کوئی جواب نہ آیا سامنے والا کمرا یارم کا ہی تھا

معصومہ کو خاموشی سے عجیب سا خوف محسوس ہوا تو وہ شارف کے پیچھے ہو گئی

خضر بھی کافی گھبرایا ہوا تھا اس خاموشی میں کچھ تو ایسا تھا جو انہیں بے چین کر رہا تھا ان سب کو دیکھتے ہوئے لیلیٰ نے ہمت کی اور کمرے کے اندر داخل ہوئی لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی ہمت بھی جواب دینے لگی

یارم بیڈ پر بیٹھا روح کے بے جان وجود کو اپنے سینے میں بھیجے ہوئے تھا لیلیٰ نے ایک نظر مشین کی طرف دیکھا اور سب کچھ سمجھ گئی اس نے یارم کو حوصلہ دینا چاہا لیکن ہمیشہ کی طرح آج وہ یارم کو یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا کیونکہ سب کچھ خراب ہو چکا تھا۔

کبھی نہ ٹھیک ہونے کے لیے شارف کو لگا جیسے کوئی دیوانہ اپنے محبوب کا آخری دیدار کر رہا

ہے۔

جبکہ معصومہ اپنی سیسکیاں روکے وہی دروازے پر رک چکی تھی۔

خضر کو اب تک یقین نہ آیا کہ اس کی گڑیا جا چکی ہے ہمیشہ کے لئے لیکن اس نے آج بھی ہمت نہیں ہاری اسے ماموں ہونے کا نہیں بلکہ دوست ہونے کا فرض ادا کرنا تھا اس نے آگے بھر کر یارم کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا۔

یارم کو اس کے ارد گرد کوئی محسوس ہوا تو اس کی آنکھوں میں نہ جانے کب سے رکے آنسو بارش کے قطروں کی طرح بہہ نکلے۔

اور پھر یارم اپنی روح کو اپنے سینے میں بھیجے دھاڑیں مار مار کے رویا پھوٹ پھوٹ کر رویا۔

ایک درندہ ایک ڈیول ایک شیطان جسے ایک فرشتہ صفت لڑکی سے عشق ہو گیا۔

اور پھر یارم نے اپنی روح کو کھو دیا۔

جسے اس کے لیے بنایا گیا تھا یارم کو اس طرح اسے روتا دیکھ کر کوئی بھی اپنے آپ پر کنٹرول نہ کر سکا

❤

وہ کچھ محسوس نہیں کر رہا تھا اگر اسے کچھ پتہ تھا تو بس اتنا کہ اس کی روح اسے چھوڑ کر جا

چکی ہے

اس کا سب کچھ ختم ہو چکا ہے اسے لگا جیسے وہ اپنی آخری سانس لے رہا ہے

اس کی روح کے ساتھ اس کی روح بھی پرواز کر رہی ہے سب اسے دلاسہ دے رہے تھے

لیکن وہ انہیں سن کہاں رہا تھا۔

اس سے اپنے کندھے پر حرکت محسوس ہوئی پھر اس کی شرٹ کو کسی نے اپنی مٹھی میں

بھینچا یارم نے بے یقینی سے اپنی دائیں طرف دیکھا خضر اس کے قریب بیٹھا رو رہا تھا جبکہ

لیلیٰ بیڈ پر بیٹھی تھی شارف کچھ فاصلے پر تھا اور معصومہ دروازے کے قریب کھڑی تھی۔

پھر اسے اپنے سینے پر ٹھنڈی سانسیں محسوس ہوئی

یا۔۔۔۔ر۔۔۔م۔۔۔۔ ہلکی سرگوشی نما آواز میں اسی کسی نے پکارا تھا

لیکن اس نے اپنے سینے کی طرف دیکھنے کی بجائے مشین کی طرف دیکھا جس پر کوئی

حرکت نہ تھی اس نے اپنا وہم سمجھ کر جھٹلا دیا

پھر اسے اپنے دل کے ساتھ ایک اور دل دھڑکتا محسوس ہوا اب مزید اس حرکت کو اگنور

نہیں کر سکتا تھا وہ حقیقت میں جینے والا آدمی تھا حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتا تھا۔

لیکن وہ اسے دیکھنے پر مجبور ہو گیا۔

روح۔اس نے اسے اپنے سامنے کرتے ہوئے پکارا جیسے یقین کر رہا ہو کہ وہ اسے چھوڑ کر نہیں گئی۔

روح کی آنکھیں بند تھی لیکن وہ سانس لے رہی تھی۔

اس کے لب لریز رہے تھے خضر نے بے یقینی سے دیکھا یارم روح تو زندہ ہے۔

یارم دیکھو دیکھو روح خضر نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا۔

اس کی بات سن کا شارف تیزی سے آگے بھرا۔

لیکن یہ مشین اسے مونیٹر کیوں نہیں کر رہی شارف کا دل چاہا مشین اٹھا کر باہر پھینک آئے۔

کیونکہ روح اس مشین کے ساتھ کنیکٹ ہی نہیں ہے دیکھو وائر زمین پر پڑی ہے لیلی نے وائر کو دیکھتے ہوئے کہا

لیکن روح بغیر مشین کے زندہ کیسے ہے مطلب

روح کیسے مشین کے بغیر سانس لے رہی ہے

وہ مجھے پکار رہی تھی میں نے روح کی آواز سنی روح بتاؤ سب کو کہ تم نے مجھے پکارا آنکھیں کھولو شاباش پلیز آنکھیں کھولو روح بتاؤ سب کو کہ تم نے مجھے پکارا تھا بتاؤ سب کو یارم اس

کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے اس سے پوچھ رہا تھا۔

لیکن روح کے جسم میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی روح بولو پلیز وہ اسے اپنی باہوں میں لیتے ہوئے یارم نے کہا تو روح نے پھر سے ذرا سی آنکھیں کھولی ہو اس کے ہونٹ ذرا سے کھلے شاید وہ مسکرانے کی کوشش کر رہی تھی۔

یارم کی سانس میں سانس واپس ایسے لگی جیسے وہ جی اٹھا ہو اس کی زندگی پھر سے شروع ہو چکی ہو۔

اسے لگا جیسے اس کو اس کی سب سے بڑی خوشی مل گئی اسے اس کی زندگی مل گئی سے سب کچھ مل گیا

روح نے اسے دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ اٹھانا چاہا لیکن نہیں اٹھا پائی تو یارم نے فوراً اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگایا آئی لو یو آئی لو یو سو مچ پلیز مجھے چھوڑ کے مت جانا پلیز مت جانا میں مر جاؤں گا۔

آئی لو یو سو مچ کسی کی پرواہ کیے بغیر اس نے اپنے لبوں سے اس کے ماتھے کو چھوا۔

روح پلیز مجھے کبھی چھوڑ کے مت جانا میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔

مجھے کچھ نہیں چاہئے تمہارے علاوہ اسے اپنی محبت کا یقین دلاتے ہوئے بولا تو سب بے

ساختہ مسکرائے

وہ ابھی کومہ سے باہر آئی ہیں انہیں نارمل ہونے میں وقت لگے گا ان کی بوڈی پارٹس سن ہو چکے ہیں

فی الحال ان کے لیے یہ سب کچھ بالکل نیا ہے جیسے چھوٹے بچے کے لیے ہوتا ہے جس طرح سے آہستہ آہستہ وہ سب کچھ سیکھتا ہے روح کو واپس اب کچھ سیکھنا ہو گا۔

کومہ سے باہر جانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی فوراہی دوڑنے بھاگنے لگے گی ان کے لئے سب کچھ بالکل نیا ہو چکا ہے

جس کے بعد انہیں ایک نئے طریقے سے نئی زندگی شروع کرنی ہو گی۔

ان کا جسم 2 ماہ سے بے جان تھا نارمل ہونے میں واپس آنے میں واپس اپنی روٹین میں آنے میں تھوڑا وقت لگے گا لیکن بہت جلدی وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔

وہ خطرے سے باہر ہیں اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ وہ جینے کی امید چھوڑ چکی تھی وہ اپنے آپ کو بے جان محسوس کر رہی تھی لیکن وہ نہ صرف ہوش میں آئیں ہیں بلکہ سب کچھ سمجھ رہی ہیں آپ ان کا بہت سارا خیال رکھیں ان شاءاللہ وہ جلدی پہلے جیسی ہو جائیگی

ڈاکٹر یارم کو سب کو سمجھا کر چلا گیا

تو وہ روح کے پاس آیا اسے اپنے قریب دیکھ کر وہ مسکرائی۔

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ تم جلدی بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی پھر سے سب کچھ اچھا ہو جائے گا بس تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ

ہو جاو گی نا۔۔۔؟ یارم نے محبت سے پوچھا۔

تو روح ہلکے سے نفی میں سر ہلا دیتے ہوئی شرارت سے مسکرائی۔

ہمم ستالو تم مجھے لیکن جب تم ٹھیک ہو جاؤ گی تب میں بھی تمہیں بہت ستاؤں گا یارم نے شرارت سے کہتے ہوئے اس کے گالوں پر اپنے لب رکھے تو روح نے گھور کر اسے دیکھا۔

ہاں ہاں جانتا ہوں کہ میں بالکل بھی اچھا نہیں ہوں بس یہ میرے ڈمپلز بہت اچھے ہیں یارم نے اس کی مخصوص لائن بولتے ہوئے کہا

اوہ سوری میرے نہیں تمہارے ڈمپلز بلکہ صرف ڈمپلز ہی کیوں پورا کا پورا یارم کاظمی تمہارا ہے یارم نے اس کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا

روح تمہیں پتا ہے میں نے ساری نمازیں پڑھی ہیں تم بیمار تھی تو میں نے تمہاری جائے نماز پر بیٹھ کر لمبی لمبی دعائیں مانگیں۔

اس سے جو کچھ مانگو وہ ضرور دیتا ہے صرف تم نے مجھے نہیں میں نے بھی تمہیں دعاؤں میں مانگا ہے۔

اور میں نے بھی لمبی لمبی دعائیں مانگی ہیں اب اسپیشل چیز مانگنے میں وقت تو لگتا ہے نہ وہ کبھی روح کی بولی ہوئی باتیں دہرا رہا تھا وہ کھل کر مسکرائی جب یارم نے اسے اپنے سینے میں بھیج لیا۔

❤

دو ماہ بعد۔

روح کی حالت میں کافی سدار آچکا تھا اب وہ خود سے چلنے پھرنے باتیں کرنے لگی تھی۔

ہاں لیکن کچھ سوچتے سوچتے بھول جاتی کچھ کرتے کرتے رہی ہوتی تو یاد نہ رہتا یارم صبح اسے کچھ بتاتا تو وہ شام تک بھول جاتی۔

لیکن پھر بھی وہ کافی بہتر ہو چکی تھی تعظیم روز اسے فون کرتی ایک آدھ مارے انسان کو واپس زندگی کی طرف لانا بہت مشکل ہوتا ہے

یارم نے بڑے بھائی کا فرض نبھاتے ہوئے تانیہ اور ماریہ کی شادی اچھی جگہ پر طے کر دی تھی۔

اوراس نے شارف اور معصومہ کی شادی بھی اسی مہینے کرنے کا فیصلہ کیا ہے اسے یقین تھا اس سے نہ صرف شارف اور معصومہ خوش ہو جائیں گے بلکہ روح کی بھی صحت پر اچھا اثر پڑے گا

اور ایسا ہی ہوا روح ابھی سے شادی کی تیاریوں میں مصروف ہو چکی تھی اس گھر میں بہت ساری چیزیں یاد آتی تو وہ پوچھنے لگتی۔

یارم نے اسے گھر کے جلنے کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کی روح کو پرانی کوئی بھی بات یاد آئے وہ چاہتا تھا وہ بیانک دن کسی خواب کی طرح بھول جائے جوان کی زندگی میں بہت کچھ بدل گیا تھا۔

اور اب روح آہستہ آہستہ وہ دن بھولتی جا رہی تھی

❤

شارف اور معصومہ کی شادی بہت دھوم دھام سے ہوئی تھی اس بار روح نے زیادہ تو کچھ نہ کیا تھا لیکن پھر بھی ساری رسموں میں بھرپور حصہ لیا تھا۔

اور شادی کو کافی انجوائے بھی کیا تھا۔

شارف اور معصومہ کی شادی خضر اور لیلی کی شادی سے بھی زیادہ مزیدار تھی کیونکہ

شارف خود بہت شرارتی تھا۔

لیلیٰ کی طرح معصومہ کی رخصتی بھی یارم کے گھر سے دھوم دھام سے ہوئی تھی۔

اور شارف کو بھی یارم نے ایک فلیٹ گفٹ میں دیا تھا۔

جبکہ صارم کی طرف سے ان دونوں کے ہنیمون ٹکٹ بک تھے۔

❤

زندگی کافی بدل چکی تھی اب یارم بہت کم وہ کام کرنے لگا تھا۔

جو کچھ اس کی زندگی میں ہو چکا تھا اس کے بعد یارم نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر یہ کام چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا۔

سچ تھا وہ کچھ غلط نہیں کرتا تھا وہ ان لوگوں کی جان لیتا تھا جینے کا حق نہیں۔

لیکن اس سب کی وجہ سے جو کچھ روح اور اس کے بچے کے ساتھ ہوا وہ بھی بھولا نہیں جا سکتا تھا۔

روح بھی اس کے کام میں غیر دلچسپی محسوس کر رہی تھی۔ لیکن اس معاملے میں وہ کچھ نہیں بولی

❤

شارف پریشانی سے ان کے گھر پے آیا تھا۔

کیا ہوا شارف بھائی آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں روح نے پوچھا۔

کچھ نہیں مجھے یارم سے ایک بہت ضروری کام ہے وہ اسے بنا کچھ بتائے اندر کمرے میں چلا گیا۔

یارم صارم نے بتایا ہے کہ کچھ لوگوں نے ایک چار سال کی بچی کو زیادتی کا شکار بنا کر مار ڈالا ۔

اور پھر وہ لوگ ہاتھ بھی نہیں لگ رہے بہت بڑے لوگوں کے آدمی ہیں صارم کا کہنا ہے کہ وہ اس معاملے میں بالکل بے بس ہے۔

شارف نے یارم کو بتایا تو اس کا خون کھولنے لگا۔ لیکن اس نے اپنے چہرے کو بے تاثر بنانے کی کوشش کی۔ جیسے اسے کوئی فرق ہی نہ پڑ رہا ہو

شارف مجھے ان سب باتوں سے کوئی مطلب نہیں ہے میں یہ سب کچھ چھوڑ دینا چاہتا ہوں ۔میں اپنی روح کی زندگی کو مزید مشکل میں نہیں ڈال سکتا

میں اپنی روح کی جان پر رسک نہیں لے سکتا۔

یارم یہ تم کیا کہہ رہے ہو تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہوئے ایک معصوم سی بچی کو ان لوگوں نے

اپنی درندگی کا نشانہ بنا کر موت کے گھاٹ اتار دیا اور تم۔۔۔۔۔ تم اتنے خود غرض کیسے ہو سکتے ہو۔۔ کیا تم بھول گئے وہ کہ تم کون ہو کیا تم بھول گئے وہ وعدہ جو تم نے بچپن میں کیا تھا۔

یارم اس راہ پر چلتے ہوئے تم نے نہ جانے کتنی لڑکیوں کی عزت بچائی ہے تو ایک چار سال کی بچی کو انصاف نہیں دلاؤ گے۔

شارف نے اسے بے بسی سے سمجھانا چاہا۔

خضر نے شارف کو یہاں آنے سے پہلے منع کیا تھا خضر نے اسے بتایا تھا کہ یارم یہ سب کچھ چھوڑ دینا چاہتا ہے لیکن شارف نہیں مانا

نہیں۔۔۔۔۔ نہیں شارف میں فیصلہ کر چکا ہوں اب تم جاؤ یہاں سے۔

یارم نے بیٹھتے ہوئے کہا جب روح کمرے میں داخل ہوئی۔

یارم نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر نظریں جھکا گیا جبکہ وہ شارف کو اگنور کرتی تھی آہستہ آہستہ اس کے قریب آئی۔

اور اپنے ہاتھ میں پکڑا ٹوٹا ہوا کی چین اس کے طرف بڑھایا۔

یارم اسے زندہ مت چھوڑیے گا اس شخص کو جینے کا کوئی حق نہیں۔اس نے اس معصوم بچی کو جتنی بھیانک موت دی ہے اس سے زیادہ خطرناک موت آپ اسے دیں گے جب تک وہ شخص مر نہ جائے تب تک میں آپ کی شکل نہیں دیکھنا چاہوں گی۔

روح چاقو اس کے ہاتھ میں پکڑ آتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔

جبکہ یارم بے یقینی سے باہر جاتا دیکھ رہا تھا۔

یارم نے ایک نظر سامنے کھڑے شارف کی طرف دیکھا۔

کیا اب بھی تم اس بچی کو انصاف نہیں دلواؤ گے یارم شارف نے پوچھا۔

نہیں شارف میں اس شخص کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔

وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے باہر نکل گیا

جبکہ شارف نے ایک شکر گزار نظر باہر بیٹھی روح پر ڈالی۔

جو اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔

روح کو یقین آ چکا تھا کہ یارم کچھ غلط نہیں کر رہا تو پھر وہ اسے کیوں روکتی بلکہ وہ تو اس محاذ میں یارم کا ساتھ دینا چاہتی تھی۔

تین سال بعد۔

صارم اپنی زندگی میں بہت خوش تھا۔وہ یہ بات سمجھ چکا تھا کہ کچھ کام قانون کے دائرے میں رہ کر نہیں کیے جا سکتے ایسے کام سرانجام دینے کے لیے یارم جیسے لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس لیے اب وہ یارم کو تنگ کرنا چھوڑ کر اپنے باقی فرائض سرانجام دینے لگا تھا۔

لیکن شارف کو تنگ کرنے کا کوئی موقع پر وہ اب بھی ہاتھ سے نہ جانے دیتا

خضر آ کے اپنی بیٹیوں کو سنبھالو ورنہ میں نے ان دونوں کو باہر کوڑے کے ڈبے میں پھینک دینا ہے۔

لیلیٰ نے غصے سے اسے فون کیا۔اس کی دو سال کی بیٹیوں نے لیلی کو تنگ کرنے کی قسم کھا رکھی تھی جبکہ جب سے یہ دو شہزادیاں پیدا ہوئی تھی لیلی نے اپنے کام میں کافی کمی کر لی تھی اب وہ صرف ضرورت کے وقت ہی کام کرتی تھی۔۔اس نے اپنی ایک بیٹی کا نام عنایت دوسری کا مہر رکھا تھا

نہیں نہیں پلیز تم دونوں کو باہر مت پھینکنا میں تھوڑی دیر میں واپس آجاؤں گا۔

بس کچھ لوگوں کا دماغ ٹھکانے لگانا ہے۔۔خضر نے سمجھاتے ہوئے منت کی تھی کہیں وہ سچ میں ہی نہ اس کی شہزایوں کو باہر نہ پھینک آئے۔

ٹھیک ہے تمہارے پاس 15 منٹس ہیں اگر تم ان 15 منٹس میں واپس آگئے تو میں کچھ نہیں کروں گی۔

اور اگر تم نے سولو امنٹ لگایا تو اپنی اور اپنی بیٹیوں کی خیر منانا وہ فون بند کر کے باہر آئی۔

جہاں پر ایک کو اس نے بیڈ کے ساتھ منی ہتھکڑی میں باندھ کے رکھا تھا تو دوسری کو اس کے کچھ فاصلے پر دیوار کے ساتھ۔

اور وہ اپنے باپ کی لاڈلیاں اپنے ہاتھ چھڑانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔وہ دونوں بہت شرارتی تھی۔اور صرف دو سال کی ہونے کے باوجود بھی لیلی کو تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتی

جبکہ خضر کے حساب سے لیلی ایک بہت ظالم ماں ثابت ہوئی تھی۔جبکہ اس کی بیٹیاں تو معصوم تھی

پریگننسی کے دوران لیلی نے ہمیشہ یہی کہا کہ ایسے بیٹا چاہیے۔

جبکہ خضر کو بیٹی چاہیئے تھی۔وہ خضر کے کہنے کے مطابق وہ اسی بات کا بدلہ اپنی بیٹیوں سے لے رہی تھی

❤

جبکہ شارف معصومہ اپنے چھوٹے سے معصوم بچے کے ساتھ اپنی زندگی کو حسین بنا رہے تھے۔

مصارف شکل میں بالکل اپنے باپ پر تھا۔لیکن اس کی معصومیت بالکل اپنی ماں جیسی تھی ۔کبھی کبھی وہ اتنا معصوم بن جاتا کہ شارف حیران رہ جاتا۔اور کبھی کبھی اس کی شرارتیں پورا گھر ہلا کے رکھ دیتی۔

لیکن اس کے باوجود وہ ان کے گھر کی رونق تھا

❤

روح کو بالکل ٹھیک ہوتے کافی وقت لگا تھا۔

لیکن اس دوران یارم نے شونو سے اچھی خاصی دوستی کر لی تھی وہ اس کے لئے بہت اہم ہو چکا تھا جب سے اس نے روح کو بچایا تھا وہ اسے اور بھی زیادہ اہمیت دینے لگا تھا۔

یارم بہت وقت تک اس کے قریب نہ گیا۔اور پھر آہستہ آہستہ ان دونوں میں سب کچھ

ٹھیک ہو گیا

اور پھر بہت جلد ہی ایک ننھے سے فرشتے نے ان کی زندگی کو بھی جنت بنا دیا۔

یارم اب بھی خون سے سنے ہوئے کپڑے لے کر گھر آتا جو اکثر دوسرے کمرے میں اتار دیتا۔ روح سب کچھ سمجھنے کے باوجود اکثر اس سے کہتی کہ آپ فکر نہ کریں میں یہ کپڑے صاف کر دوں گی لیکن وہ کبھی بھی اس بات کو گوارا نہ کرتا کہ اس کی روح کسی کے گندے خون کو ہاتھ لگائے۔

اس نے اپنے گناہوں کی دنیا کو روح سے ابھی بھی بہت دور رکھا تھا۔

وہ سب کو جانتی تھی۔ لیکن پھر بھی یارم اس کے سامنے اس طرح سے ظاہر کرتا جیسے وہ ان سب چیزوں سے انجان ہے وہ روح جلد ہی سمجھ گئی کہ یارم کو اس کا ان سب چیزوں میں انوولو ہونا پسند نہیں تو روح نے بھی ان باتوں کو اگنور کرنا شروع کر دیا۔

جبکہ یارم کا سب سے بڑا دشمن اس کا اپنا ہی بیٹا تھا جو اسے روح کے پاس نہ بھٹکنے دیتا۔

دیکھ رویام یہ تیری ماں بعد میں میری بیوی پہلے ہے۔

وہ اپنے نو ماہ کے بیٹے کو سمجھاتے ہوئے بولا۔

جو کہ اسے اپنی ماں کے قریب بیٹھنے نہیں دے رہا تھا۔

وہ کب سے اپنے ننھے ہاتھوں سے اسے مکے مارے جا رہا تھا۔

جس کا مطلب صاف تھا کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ بیڈ پر سوئے گا اور وہ اپنی جگہ کہیں اور ڈھونڈ لے۔

یارم نے اسے کسی برے آدمی کی طرح سمجھانا چاہا کہ یہ جتنی تمہاری ماں ہے اتنی میری بیوی ہے لیکن رویام صاحب سمجھیں تب نہ۔اس کے لئے اس کا باپ اس کا سب سے بڑا دشمن تھا جو اسے بے بی کاٹ میں سولاتا تھا اور خود اس کی ماں کے ساتھ سوتا تھا۔

یارم کیوں میرے معصوم بچے کے ساتھ ضد لگا رہے ہیں آپ جا کے سو جائیں نہ صوفے پہ جب یہ سو جائے گا تب واپس آ جائے گا نا

۔روح نے ہمیشہ کی طرح اپنے معصوم سے بچے کا ساتھ دیا تو یارم اسے گھور کر اٹھا کر صوفے پہ آ گیا۔

دنیا کے ہر دشمن کا مقابلہ کر سکتا ہوں لیکن اس ایک فٹ کے دشمن کا کیسے کروں۔وہ زبردستی رویام اس کے گال کو چومتا صوفے پر آ کر لیٹا

تو رویام نے بری طرح سے رونا شروع کر دیا۔

جبکہ روح اسے گھورتی رویام کو چپ کروا رہی تھی جو روتے ہوئے بھی اپنے ڈمپلز

کے خوب نمائش کر رہا تھا۔

وہ ایک پرسنٹ بھی روح پے نا تھا۔

اس کی آنکھیں بھی یارم کی طرح تھی

جب کہ یارم نے پہلے دن ہی اسے اپنی روح کے ساتھ سوتا دیکھ کر اسے اپنا دشمن کہا تھا جو اس کی گود میں آتے ہی بری طرح سے رونے لگا۔ روح اور یارم نے اپنا نام جوڑ کر اس کا نام رویام رکھا تھا۔ جس نے ان کی زندگی کو جنت بنایا تھا۔

❤

ختم شدہ

Www.NovelHiNovel.Com

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL